

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد اول ○ حصہ چہارم

کتاب البیوع	کتاب السلم	کتاب الشفیعہ	کتاب الاجارۃ
کتاب الحوالہ	کتاب الوکالہ	کتاب المساقاۃ	کتاب فی الخصومات
کتاب فی اللقطہ	کتاب الہبۃ	کتاب الرهن	کتاب المکاتب
کتاب الشہادۃ	کتاب الصلح	کتاب الشروط	کتاب فی المظالم والغصب

دارالاشاعت
لاہور
فون: 373-2133

دارالاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
امادیت معارف نوی علی ندوی علم کاندہا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اولیٰ دارالاشاعت
طباعت بیکل پبلشنگ پریس اسلام آباد، کراچی
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	معنا میں	صفحہ	باب	معنا میں	صفحہ	باب	معنا میں	صفحہ
۹۲۳	بس نے کمائی کے ذرائع کو {	۱۲۸۲						
	اجمیت مذہبی							
۹۲۴	خشکی کی تجارت	۱۲۸۳						
"	تجارت کے لئے ٹکڑا	۱۲۸۴						
۹۲۵	بحری تجارت	۱۲۸۵						
"	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۸۶						
۹۲۶	اپنی پاک کمائی سے خرچہ کر دے	۱۲۸۷						
"	جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو	۱۲۸۸						
۹۲۷	آپ ادھار خرید لیتے تھے	۱۲۸۹						
"	اپنے ہاتھ سے کماتا اور کام کرنا	۱۲۹۰						
۹۲۸	خرید و فروخت کے وقت نرمی	۱۲۹۱						
"	جس نے کھائے کمائے کو مہلت دی	۱۲۹۲						
"	جس نے تنگ دست کو مہلت دی	۱۲۹۳						
۹۲۹	جب خرید و فروخت کرنے والوں {	۱۲۹۴						
۹۳۰	محنت قسم کی کھجور ملا کر بیچی	۱۲۹۵						
"	دعاؤں سے مشقِ احادیث	۱۲۹۶						
"	بیچتے وقت جھوٹ بولنے الخ	۱۲۹۷						
۹۳۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۹۸						
"	سود خور، اس کا گواہ اور کھینچنے والا	۱۲۹۹						
۹۳۲	سود دینے والا	۱۳۰۰						
۹۳۳	اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے	۱۳۰۱						
"	بیچتے وقت قسم کھانا ناجائز ہے	۱۳۰۲						
"	سنار کے پیشے سے متعلق احادیث	۱۳۰۳	۹۱۵	کتاب البیوع				
۹۳۴	کاریگر اور نوکار کا ذکر	۱۳۰۴	۹۱۶	{ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اس کے {	۱۲۷۶			
"	ورزی کا ذکر	۱۳۰۵		متعلق احادیث				
"	نور بات کا ذکر	۱۳۰۶	۹۱۹	حلال و حرام ظاہر ہے	۱۲۷۷			
۹۳۵	براصحی	۱۳۰۷	۹۲۰	شبہات کی تفسیر	۱۲۷۸			
۹۳۶	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۱۳۰۸		شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنے {	۱۲۷۹			
۹۳۷	گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری	۱۳۰۹	۹۲۲	یا نے سے مشق				
۹۳۸	دور جاہلیت کے وہ بازار جہاں {	۱۳۱۰	۹۲۳	جن کے نزدیک دوسرے وغیرہ {	۱۲۸۰			
۹۳۹	اسلام کے بعد بھی خرید و فروخت ہوئی {			شبہات میں ہے نہیں ہیں {				
۹۴۰	خارش زدہ یا مرنے والی خریدنا	۱۳۱۱		اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۸۱			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۳۱۲	فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کی فروخت	۹۴۰	۱۳۳۲	جب کوئی سامان یا جانور خریدنے پھر اسے بیچنے والے ہی کے الحظ	۹۵۵	۱۳۵۵	چاندی، سونے کے بدلہ میں نقد بیچنا	۹۴۰
۱۳۱۳	عطر فروخت اور مشک فروش	"	۱۳۳۳	کوئی اپنے بھائی کی بیوی میں براخت نہ کرے	۹۵۶	۱۳۵۶	سونہ چاندی کے بدلہ میں نقد بیچنا	۹۴۱
۱۳۱۴	پھینکا لگانے والے کا ذکر	۹۴۱				۱۳۵۷	بیع مزاجہ	"
۱۳۱۵	ان کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے کر دے	"	۱۳۳۴	خیلام	۹۵۷	۱۳۵۸	درخت پر پھل سونے اور چاندی کے بدلہ بیچنا	۹۴۲
۱۳۱۶	سامان کے مالک کو قیمت بتین کر کے کا زیادہ حق ہے	۹۴۲	۱۳۳۵	خشب	۹۵۷	۱۳۵۹	حرب کی تفصیل	۹۴۳
۱۳۱۷	اختیار کب تک صحیح ہوگا؟	"	۱۳۳۶	دھوکے کی بیع اور حق کے عمل کی بیع	۹۵۸	۱۳۶۰	پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا	۹۴۴
۱۳۱۸	اگر اختیار کے لیے کسی وقت کا قین نہ کیا تو بیع باطل ہوگی؟	۹۴۳	۱۳۳۷	بیع حرامہ	۹۵۸	۱۳۶۱	کھجور کے باغ قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا	۹۴۵
۱۳۱۹	جب تک خریدنے اور بیچنے والے آزاد ہوں اختیار باقی رہتا ہے	۹۴۴	۱۳۳۸	بیع منابذہ	۹۵۹	"	اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچ دیے	"
۱۳۲۰	اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کیا تو بیع نافذ ہوگی	۹۴۵	۱۳۳۹	بیچنے والے کو تنبیہ	"	۱۳۶۲	میتین کے فرض پر غلط خریدنا	"
۱۳۲۱	اگر بائع کے لیے اختیار باقی رکھا تو بیع نافذ ہو سکے گی؟	"	۱۳۴۰	اگر چاہے تو معرکہ کو واپس کر سکتا ہے	۹۶۱	۱۳۶۳	اگر کوئی کھجور، اس سے اچھے کھجور کے بدلہ میں بیچنا چاہے؟	۹۴۶
۱۳۲۲	ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہلکی کو بہرہ بردی	۹۴۶	۱۳۴۱	زانی غلام کی بیع	۹۶۲	۱۳۶۴	جس نے تاخیر کئے ہوئے کھجور کے بدلہ میں بیچنے کی؟	"
۱۳۲۳	خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے	۹۴۷	۱۳۴۲	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت	"	۱۳۶۵	جس نے تاخیر کئے ہوئے کھجور کے بدلہ میں بیچنے کی؟	"
۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	۹۴۸	۱۳۴۳	کیا شہری، بدوی کا سامان بیچ سکتا ہے	۹۶۳	۱۳۶۶	کھیتی کو غلہ کے بدلہ ناپ کر بیچنا	۹۴۸
۱۳۲۵	بازار میں شور وغل پر ناپسندیدگی	۹۵۰	۱۳۴۴	جنھوں نے اسے مکروہ سمجھا الحظ	۹۶۴	۱۳۶۷	کھجور کے درخت کی بیع	"
۱۳۲۶	ناچنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر	۹۵۱	۱۳۴۵	کوئی شہری کسی دیہاتی کو دالی نہ کرے	۹۶۴	۱۳۶۸	بیع غنہ	۹۴۹
۱۳۲۷	ناپ تولی کا استنباب	۹۵۲	۱۳۴۶	تجارتی قاتلوں کی پیشوائی کی ممانعت	۹۶۵	۱۳۶۹	جوار کی بیع اور اس کا کھانا	"
۱۳۲۸	آپ کے صاع اور دہ کی برکت	"	۱۳۴۷	مقام پیشوائی کی حد	۹۶۶	۱۳۷۰	جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ الحظ	"
۱۳۲۹	غلہ بیچنے اور ذخیرہ کرنے کے مستحق احادیث	۹۵۳	۱۳۴۸	جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں جو جائز نہیں تھیں	"	۱۳۷۱	کاروبار کے شرکاء کی باہم خرید و فروخت	"
۱۳۳۰	غلہ کا اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے	۹۵۴	۱۳۴۹	کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ	۹۶۸	۱۳۷۲	مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو تقسیم نہ ہوئے ہوں	۹۸۱
۱۳۳۱	جن کے نزدیک شلہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے خریدے الحظ	"	۱۳۵۰	زیب کی بیع زیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں جو کے بدلہ جو کی بیع	"	۱۳۷۳	جن کی اجازت کے بغیر چیز خریدی اور پھر وہ راضی ہو گیا	۹۸۲
			۱۳۵۱	سونے کی بیع سونے کے بدلہ میں	۹۶۹	"	مشترک اور دارالحکومت یا شہر کے ساتھ خرید و فروخت	۹۸۳
			۱۳۵۲	چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ میں	۹۷۰	۱۳۷۴	حربی سے غلام خریدنا وغیرہ	۹۸۴
			۱۳۵۳	دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھائی پنا	"	۱۳۷۵		

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۱۰۱۱	زائید کی کمائی اور باندی کی کمائی	۱۳۷۸	۹۹۹	کون پڑوسی زیادہ قریب ہے؟	۱۳۹۸	۹۸۶	دباغت سے پہلے مردار کی کھال	۱۳۷۶
۱۰۱۲	فری جنتی پر اجرت	۱۳۱۹	۱۰۰۰	نواں پارہ	"	"	سور کا مار ڈالنا	۱۳۷۷
"	زمین اجارہ پر لی پھر فریقین میں سے ایک کا انتقال ہو گیا؟	۱۳۲۰	"	کتاب الاجارہ	۹۸۷	"	مردار کی چربی پگھلائی جائے؟	۱۳۷۸
"	کتاب الحوالہ	"	"	کرایہ کا ذکر	۱۳۹۹	"	اور نہ اس کا دودھ بیجا جائے؟	۱۳۷۹
۱۰۱۳	قرض کو دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات	۱۳۲۱	۱۰۰۱	چند قیراط کی اجرت پر کرباں پرانا	۱۳۰۰	۹۸۸	غیر جائیداد چیزوں کی تصویریں بیچنا	۱۳۸۰
۱۰۱۴	جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے؟	۱۳۲۳	۱۰۰۱	مزدوری لینا	۱۳۰۱	"	شراب کی تجارت کی حرمت	۱۳۸۱
"	میث کا قرض اگر کسی کی طرف منتقل کیا جائے؟	۱۳۲۳	۱۰۰۲	اگر کسی مزدور سے مزدوری دقت میں تک لی جائے؟	۱۳۰۲	"	اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیجا	۱۳۸۲
۱۰۱۵	قرض کے معاملہ میں کسی کی شخصی ضمانت	۱۳۲۴	"	غزوے میں مزدور	۱۳۰۳	۹۸۹	غلام کی اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیچنا	۱۳۸۳
۱۰۱۶	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۳۲۵	۱۰۰۳	جبکہ مدت متعین اور کام کی تسبیح نہ کی گئی ہو	۱۳۰۴	۹۹۰	غلام کی بیع	۱۳۸۴
۱۰۱۸	جو شخص کسی مرد سے قرض کا ضمانت ہو وہ رجوع نہیں کر سکتا	۱۳۲۶	"	گرتی ہوئی دیوار کو درست کرنے کا کام	۱۳۰۵	۹۹۱	مدیر کی بیع	۱۳۸۵
۱۰۱۹	آپ کے عہد میں ابو بکرؓ کو ایک مشرک کی امان	۱۳۲۷	"	آدھے دن کی مزدوری	۱۳۰۶	۹۹۲	کیا کسی باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جاسکتا ہے؟	۱۳۸۶
۱۰۲۱	قرض	۱۳۲۸	۱۰۰۴	عصر تک کی مزدوری	۱۳۰۷	"	مردار اور بچوں کی بیع	۱۳۸۷
"	کتاب الحوالہ	"	"	مزدور کو مزدوری ادا نہ کرنے کا گناہ	۱۳۰۸	۹۹۳	کتنے کی قیمت	۱۳۸۸
"	اگر کوئی مسلمان دارالرب کے باشندے کو دارالرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے؟	۱۳۲۹	۱۰۰۵	عصر سے رات تک کی مزدوری	۱۳۰۹	۹۹۴	کتاب السلم	۱۳۸۹
۱۰۲۲	صرف اور وزن میں وکالت	۱۳۳۰	۱۰۰۶	جب کہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا ہو	۱۳۱۰	۹۹۵	بیع سلم متعین بھائے کے ساتھ	۱۳۹۰
۱۰۲۳	بیمہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۱	"	جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر اسے الٹ کر چلا گیا ہو	۱۳۱۱	۹۹۶	بیع سلم متعین وزن کے ساتھ	۱۳۹۱
۱۰۲۴	برکی کو مرتے دیکھ کر فریج کر دینا یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر درست کر دینا	۱۳۳۲	۱۰۰۸	کیا مسلمان دارالرب میں ہی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟	۱۳۱۲	۹۹۷	اس شخص کی بیع سلم جس کے پاس اصل مال موجود نہ ہو	۱۳۹۲
۱۰۲۵	حاضر یا غیر حاضر کو وکیل بنانا	۱۳۳۳	۱۰۰۹	سورہ فاتر سے جھاڑ پھونک پر جو دیا جائے	۱۳۱۳	۹۹۸	کھجور کی درخت پر بیع سلم	۱۳۹۳
"	قرض ادا کرنے کے لیے وکیل بنانا	۱۳۳۴	۱۰۱۰	غلام اور لونڈیوں کا خراج	۱۳۱۴	"	بیع سلم میں ضمانت دینے والا	۱۳۹۴
"	وکیل کے نام جہر جائز ہے	۱۳۳۵	۱۰۱۱	پچھنا لگانے والے کی اجرت	۱۳۱۵	"	بیع سلم میں رجھ	۱۳۹۵
۱۰۲۶	کچھ دینے کے لیے کسی کو وکیل بنانا	۱۳۳۶	"	غلام کے حصول میں کسی کی گفتگو	۱۳۱۶	۹۹۹	بیع سلم متعین مدت تک کے لئے	۱۳۹۶
							ذبحی کے بچے تک کے لئے	۱۳۹۷
							نئے بیع	۱۳۹۸
							کتاب الشفعہ	۱۳۹۹
							شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تسبیح ہوئی ہوں الخ	۱۴۰۰
							شفعہ کا حق رکھنے والے کے لئے	۱۴۰۱
							ساتھ بیچنے سے پہلے شریک کی بخشش	۱۴۰۲

باب	معنایں	صفحہ	باب	معنایں	صفحہ	باب	معنایں	صفحہ
۱۴۲۷	عورت اگر نکاح میں کم کر لیں	۱۰۲۷	۱۴۶۱	زمین کے مالک نے کہا میں نہیں	۱۰۲۷		حق یا کمی تختان کے لیے بانی	۱۰۵۹
۱۴۲۸	کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا	۱۰۲۸		اس وقت تک باقی رکھوں گا	۱۰۴۲		اس کا کچھ حصہ ہو	
۱۴۲۹	پھر وکیل نے کوئی چیز چھوڑ دی			جب تک نہ اچھا ہے گا			نیز قرض لینے، ادا کرنے، تصرفات	
۱۴۳۰	جسٹیس نے خراب چیز بیچی	۱۰۲۹	۱۴۶۲	آپ کے اصحاب زراعت ادا	۱۰۴۳	۱۴۸۴	سے روکنے، غیرہ کا ذکر	
۱۴۳۱	دقت اور اس کی آمد و فرج	۱۰۳۰		پہلوں سے ایک دوسرے کی طرح			کسی نے کوئی چیز قرض خریدی	۱۰۶۱
۱۴۳۲	کے لیے وکیل بنانا			اد کیا کرتے تھے		۱۴۸۵	جس نے لوگوں سے مال لیا	
۱۴۳۳	حد و دیں وکالت		۱۴۶۳	زمین کو سونے یا چاندی کے	۱۰۴۵	۱۴۸۶	قرض کی ادائیگی	
۱۴۳۴	قربانی کے ادا نموں اور ان کی	۱۰۳۱		مکان پر دنیا		۱۴۸۷	اور نہ قرض پر لینا	۱۰۶۳
۱۴۳۵	بگرنی کے لیے وکیل بنانا		۱۴۶۴	بانتھ			تقاضے میں نرمی	
۱۴۳۶	وکیل سے کہنا کہ جہاں مناسب ہو		۱۴۶۵	پر داگانے سے متعلق احادیث	۱۰۴۶	۱۴۸۹	قرض پر ری طرح ادا کرنا	
۱۴۳۷	خرچہ کر دو			کتاب المساقاۃ	۱۰۴۷	۱۴۹۰	اگر مقرر قرض خواہ کے حق ہے	۱۰۶۴
۱۴۳۸	کسی کو خزانہ وغیرہ کا وکیل بنانا	۱۰۳۲	۱۴۶۶	پانی کا حصہ		۱۴۹۱	قرض میں زیادہ کرنا اور نہ	
۱۴۳۹	کھیتی باڑی سے متعلق روایات		۱۴۶۷	پانی کی تقسیم		۱۴۹۲	قرض کی صدمت میں جب کھجور کھجور	۱۰۶۵
۱۴۴۰	کھیتی باڑی میں اشتغال	۱۰۳۳	۱۴۶۸	پانی کا مالک پانی کا زیادہ	۱۰۴۹		کے یا کوئی دوسری چیز بدلے میں	
۱۴۴۱	کھیتی کے لیے کتا پان			حق دار ہے		۱۴۹۳	جس نے قرض سے پناہ مانگی	۱۰۶۶
۱۴۴۲	کھیتی کے لیے بیل کا استعمال	۱۰۳۴	۱۴۶۹	اپنے ملک میں کتوں کو کھدنا		۱۴۹۴	مقرر قرض کی ناجائز زہ	
۱۴۴۳	مالک نے کہا کہ کھجور یا اس کے		۱۴۷۰	کنز کا ٹھکانہ اور اس کا فیصلہ	۱۰۵۰	۱۴۹۵	مالدار کی طرف سے مال موٹی	
۱۴۴۴	علاوہ باغ کا سارا کام کر دے	۱۰۳۵	۱۴۷۱	مسافر کو پانی نہ دینے کا گناہ		۱۴۹۶	حق دانے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے	
۱۴۴۵	کھجور اور دوسری طرح کے		۱۴۷۲	ہنر کا پانی روکنا	۱۰۵۱	۱۴۹۷	جسے دیو الیہ قرار دیا جا چکا ہو	۱۰۶۷
۱۴۴۶	درخت کا ٹٹا		۱۴۷۳	بالائی زمین کی سیرانی	۱۰۵۲	۱۴۹۸	قرض خواہ کو ایک دودن کے	
۱۴۴۷	بانتھ		۱۴۷۴	بالائی زمین کو ٹھکانوں تک سیر کرنا			لے مال دینا	۱۰۶۸
۱۴۴۸	آدھی یا اس کے قریب پیداوار	۱۰۳۶	۱۴۷۵	پانی پلانے کی تفصیل	۱۰۵۳	۱۴۹۹	دیو الیہ کا مال بچے کو قرض خواہ	
۱۴۴۹	پر مزارعت		۱۴۷۶	جس کے نزدیک حوض اور تنگ			میں تقسیم کر دینا	
۱۴۵۰	اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا	۱۰۳۷		کا مالک ہی پانی کا حق دار ہے	۱۰۵۴	۱۵۰۰	مستین مدت تک کسی کو قرض دینا	۱۰۶۹
۱۴۵۱	بانتھ		۱۴۷۷	کسی کی چراگاہ مستین نہیں		۱۵۰۱	قرض میں کمی کی سفارش	
۱۴۵۲	یہود کے ساتھ بانی کا معاملہ	۱۰۳۸	۱۴۷۸	انسانوں اور جانوروں کا	۱۰۵۵	۱۵۰۲	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۱۰۷۰
۱۴۵۳	مزارعت میں جو شکلیں کردہ ہیں			ہنرے پانی پینا	۱۰۵۶	۱۵۰۳	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران	۱۰۷۱
۱۴۵۴	جب کسی کے مال کی مدد سے کئی		۱۴۷۹	سوکھی کردی اور گھاس پینا	۱۰۵۷		کتاب فی الخصومات	
۱۴۵۵	اجازت کیغیر کاشت کی		۱۴۸۰	قلعات اراضی	۱۰۵۸	۱۵۰۴	مقرر قرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ	۱۰۷۲
۱۴۵۶	آپ کے اصحاب کے اوقات	۱۰۳۹	۱۴۸۱	قلعات اراضی کو کھنا	۱۰۵۹		منتقل کرنا	
۱۴۵۷	جس نے بنجر زمین کو آباد کیا؟		۱۴۸۲	اوٹنی کو پانی کے قریب دونا		۱۵۰۵	بیوقوف کے معاملہ کو جس نے	
۱۴۵۸	بانتھ	۱۰۴۰	۱۴۸۳	کسی شخص کو یا غ سے گذرنے کا			تسیم نہیں کیا	۱۰۷۳

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۵۰۶	مٹی اور مٹی ملی کی ایک دستک	۱۰۷۵	۱۵۳۰	مظلوم کی مدد	۱۰۹۱	۱۵۵۵	مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھانا	۱۱۰۶
	کے بارے میں گفتگو		۱۵۳۱	ظالم سے انتقام	"	۱۵۵۶	صلیب توڑ دی جائے گی	"
۱۵۰۷	منہ کو خیرالوں اور رونے والوں		۱۵۳۲	مظلوم کی طرف سے معافی	"	۱۵۵۷	کیا شراب کا مٹا کر ڈالا جاسکتا ہے؟	۱۱۰۷
	کا گھر سے نکلنا	۱۰۷۷	۱۵۳۳	ظلم و قیامت کے دن تارکینوں	۱۰۹۲	۱۵۵۸	اپنے مال کی حفاظت میں دھانا؟	۱۱۰۸
۱۵۰۸	میت کے دمی کا دعویٰ	"		کی شکل میں ہوگا	"	۱۵۵۹	کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ	"
۱۵۰۹	شرارت کے اندیشے پر قید	۱۰۷۸	۱۵۳۴	مظلوم کی فریاد سے بچو	"		یا کوئی اور چیز توڑ دی ہو	"
۱۵۱۰	حرم میں کسی کر بانہ نہ پایا قید کرنا	"	۱۵۳۵	کسی کا دوسرے شخص پر نکلوتا تھا	"	۱۵۶۰	اگر کسی کی دیر اور گرا دی	"
۱۵۱۱	موقوف کا بیچ کرنا	۱۰۷۹	۱۵۳۶	سب ظلم کو صاف کر دیا	۱۰۹۳	۱۵۶۱	کھانے، زار و راہ اور سماں میں شرکت	۱۱۰۹
۱۵۱۲	تفصیل کرنے کا ذکر	"	۱۵۳۷	ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی	"	۱۵۶۲	دوسرے کے پاس میں صدمہ کی	"
	کتاب فی اللقطات	۱۰۸۰	۱۵۳۸	کسی کی زمین ختمائے بیٹے کا گناہ	۱۰۹۴		تقسیم کر لیں	۱۱۱۱
۱۵۱۳	جب لقطہ کا مالک نفاذی بناؤ	"	۱۵۳۹	اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو پیچھے	"	۱۵۶۳	بکریوں کی تقسیم	"
	تو اسے دے دینا چاہیے			کی اجازت دے؟	"	۱۵۶۴	شرکاء کی اجازت کے بغیر کوئی بکری	۱۱۱۲
۱۵۱۴	ادب جو راستہ بھول گیا ہو	۱۰۸۱	۱۵۴۰	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہو"	۱۰۹۵		ایک ساتھ کھانا	"
۱۵۱۵	بکری جو راستہ بھول گئی ہو	۱۰۸۲		سخت جیگر الود ہے	"			"
۱۵۱۶	لقطہ کا مالک اگر ایک سال تک		۱۵۴۱	ناحق کے لیے رونے کا گناہ	"			"
	نہ لے تو وہ پانی پائے گا		۱۵۴۲	جب جیگر دیکھ لیا تو بے زبانی پڑا	۱۰۹۶	۱۵۶۵	شرکاء کے درمیان انصاف کے	"
۱۵۱۷	دریا میں کسی نے ٹکڑی ڈھری پائی	۱۰۸۳	۱۵۴۳	مظلوم کا بدلہ اگر اسے ظالم کا مال	"	۱۵۶۶	ساتھ بیرون کی قیمت لگانا	"
۱۵۱۸	بشرخص راستے میں بھول پائے	"		لی جائے	"		تقسیم میں قرعہ اندازی	"
۱۵۱۹	اہل مکہ کے لقطہ کا اعلان	"	۱۵۴۴	چوہ پال سے متعلق احادیث	۱۰۹۷	۱۵۶۷	یتیم کی شرکت وارثوں کے ساتھ	۱۱۱۴
۱۵۲۰	موتی مالک کی اجازت کے بغیر		۱۵۴۵	کوئی شخص اپنے پرہیز کو اپنی	"	۱۵۶۸	زمین وغیرہ میں شرکت	۱۱۱۵
	نہ دوسرے جائیں	۱۰۸۵		دیواریں کھنڈنے سے نہ روکے	۱۰۹۸	۱۵۶۹	شرکاء جب تقسیم کر لیں تو انھیں	"
۱۵۲۱	لقطہ کا مالک اگر سال بعد آئے؟	"	۱۵۴۶	راستے میں شراب بہانا	"		رجوع یا شفعہ کا حق نہیں رہتا	۱۱۱۶
۱۵۲۲	کیا لقطہ اٹھا لینا چاہیے؟	۱۰۸۶	۱۵۴۷	گھروں کے سامنے کا حق	"	۱۵۷۰	سرنے چاندی اور لوہے میں اشتراک	"
۱۵۲۳	جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا	"	۱۵۴۸	راستے کے کنویں	۱۰۹۹	۱۵۷۱	شرکاء اور ذمیوں کے ساتھ	"
۱۵۲۴	بازار	۱۰۸۷	۱۵۴۹	تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	"		مزارعت میں شرکت	"
	کتاب فی المطالم والعقب	۱۰۸۸	۱۵۵۰	بالائے میں جھروکے	۱۱۰۰	۱۵۷۲	بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ	"
۱۵۲۵	بازار	"	۱۵۵۱	اپنا اونٹ مسجد کے دروازے	"	۱۵۷۳	غلو وغیرہ میں شرکت	۱۱۱۷
۱۵۲۶	مظالم کا بدلہ	۱۰۸۹		پر بانہ نہ	۱۱۰۱	۱۵۷۴	ظالم میں شرکت	"
۱۵۲۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگلا ہو"	"	۱۵۵۲	کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا	۱۱۰۲	۱۵۷۵	قرابی کے جانوروں وغیرہ میں	"
	جاؤ ظالموں پر اللہ کی لعنت		۱۵۵۳	جس نے تکلیف دہ چیز راستے	"		شرکت؟	۱۱۱۸
۱۵۲۸	کوئی مسلمان پر مسلمان پر ظلم نہ کرے	۱۰۹۰		سے ہٹائی	"	۱۵۷۶	جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا	"
۱۵۲۹	اپنے بھائی کی مدد کر دو	"	۱۵۵۴	ایسی جگہ جو عام گزرگاہ کی طرح ہو	"	۱۵۷۷	حقہ ایک اونٹ کے برابر رکھا	۱۱۱۹

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۵۷۷	کتاب الرهن	۱۱۲۰	۱۶۰۱	غلام اپنے آقا کے مال کا گرواؤ	۱۱۳۹	۱۶۲۳	جس نے کسی غلام کو قید قبول نہ کیا	۱۱۵۷
۱۵۷۸	حضر میں رہن رکھنا	"	۱۶۰۲	اگر کوئی غلام کو مارے ؟	"	۱۶۲۴	ایک شخص نے دوسرے کو ہدیہ دیا	۱۱۵۸
۱۵۷۹	جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی	"		کتاب المکاتب	۱۱۴۰	۱۶۲۵	غلام یا سامان پر قبضہ نہ مقرر ہوگا ؟	۱۱۵۹
۱۵۸۰	ہتھیار رک نہ ہوں	"	۱۶۰۳	جس نے اپنے غلام پر کوئی جہت لگائی	"	۱۶۲۶	کسی نے دوسرے کو ہدیہ دیا	۱۱۶۰
۱۵۸۱	رہن پر سوار ہوا جاسکتا ہے	۱۱۲۱	۱۶۰۴	مکاتب اور اس کی قسمیں	"	۱۶۲۷	اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا حق کسی کی جگہ کرے	"
۱۵۸۲	یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا	"	۱۶۰۵	مکاتب سے کس طرح کی شرطیں جائز ہیں ؟	۱۱۴۱	۱۶۲۸	ایک چیز کا جہت کی اشخاص کو	۱۱۶۱
۱۵۸۳	راہن اور مرتب کا اختلاف	۱۱۲۲	۱۶۰۶	مکاتب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا	۱۱۴۲	۱۶۲۹	بہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو	۱۱۶۲
۱۵۸۴	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۱۱۲۳	۱۶۰۷	مکاتب کی بیع	۱۱۴۳	۱۶۳۰	جب متعدد اشخاص نے متعدد اشخاص کو کوئی چیز ہدیہ میں دی	۱۱۶۳
۱۵۸۵	کس طرح کے غلام کی آزادی نقص	"	۱۶۰۸	مکاتب کے بیع	۱۱۴۴	۱۶۳۱	کسی کو ہدیہ ملا	۱۱۶۴
۱۵۸۶	سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا استحباب	۱۱۲۴	۱۶۰۹	مکاتب سے کس سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کرو	۱۱۴۵	۱۶۳۲	کسی نے دوسرے شخص کو اونٹ بیہ کیا	۱۱۶۵
۱۵۸۷	وہ اشخاص کے مشترک غلام	"	۱۶۱۰	کتاب العتہ	"	۱۶۳۳	ایک چیز کے کا ہدیہ جس کا بیعت	"
۱۵۸۸	جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا	۱۱۲۵	۱۶۱۱	مکاتب کی بیع	۱۱۴۶	۱۶۳۴	پسندیدہ نہ ہو	"
۱۵۸۹	آزادی، طلاق وغیرہ میں بھولی کچ	۱۱۲۶	۱۶۱۲	مکاتب کی بیع	۱۱۴۷	۱۶۳۵	مشترکین کا ہدیہ قبول نہ کرنا	۱۱۶۶
۱۵۹۰	ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کو کہا کہ وہ اٹھ کیلے ہے	۱۱۲۷	۱۶۱۳	جس نے اپنے دوستوں سے ہدیہ مانگے ؟	"	۱۶۳۶	مشروکوں کا ہدیہ دنیا	۱۱۶۷
۱۵۹۱	ام ولد	۱۱۲۸	۱۶۱۴	جس نے پانی مانگا ؟	۱۱۴۸	۱۶۳۷	یہ جائز نہیں کہ اپنا دیا ہو ہادیہ یا صدقہ واپس لے	۱۱۶۸
۱۵۹۲	ام ولد کی بیع	۱۱۲۹	۱۶۱۵	شکار کا ہدیہ قبول کرنا	"	۱۶۳۸	باجب	۱۱۶۹
۱۵۹۳	ام ولد کی بیع اور اس کا ہدیہ	"	۱۶۱۶	ہدیہ قبول کرنا	۱۱۴۹	۱۶۳۹	عری اور دینی کے سلسلے کی روایات	"
۱۵۹۴	اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اس کا ہدیہ دیا جاسکتا ہے	۱۱۳۰	۱۶۱۷	جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا	۱۱۵۰	۱۶۴۰	جس نے کسی سے گھوڑا مستحق رہا	۱۱۷۰
۱۵۹۵	جب کہ وہ مشرک ہی ہو ؟	۱۱۳۱	۱۶۱۸	جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے	۱۱۵۱	۱۶۴۱	دہن کے زلفان کیسے کوئی چیز مستحق	"
۱۵۹۶	مشرک کو آزاد کرنا	"	۱۶۱۹	ہدیہ کا بدلہ	"	۱۶۴۲	منہج کی فضیلت	۱۱۷۱
۱۵۹۷	جس نے کسی عرب کو غلام بنایا ؟	۱۱۳۲	۱۶۲۰	اپنے راکے کو ہدیہ کرنا	"	۱۶۴۳	عرف عام کے مطابق کسی نے ہام	۱۱۷۲
۱۵۹۸	اپنی باندی کو تعلیم دینے کی فضیلت	۱۱۳۳	۱۶۲۱	ہدیہ کے گواہ	۱۱۵۲	۱۶۴۴	کہ یہ باندی تمہاری خدمت کیسے دی تو جائز ہے	۱۱۷۳
۱۵۹۹	آپ کا ارشاد کہ غلام تمہاری بی بی کا فرما نہ روا رہو	"	۱۶۲۲	مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ	۱۱۵۳	۱۶۴۵	جب کوئی شخص گھوڑا سواری کرے ؟	"
۱۶۰۰	غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا فرما نہ روا رہو	۱۱۳۴	۱۶۲۳	عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ہدیہ کرتی ہے	"	۱۶۴۶	کتاب الشہادۃ	۱۱۷۴
	غلام پر بڑائی جتانے کی کراہت	۱۱۳۵		ہدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے ؟	۱۱۵۴	۱۶۴۷	گواہینوں کا پیش کرنا ہدیہ کا درست	"
	جب کسی کا خادم کھانا لائے	۱۱۳۶				۱۶۴۸	جب ایک شخص دوسری اچھی عادت والواری کا بیان کرے	۱۱۷۵

باب	معانی	صفحہ	باب	معانی	صفحہ	باب	معانی	صفحہ
۱۶۲۶	پچھے ہوئے آدمی کی شہادت	۱۱۶۷	۱۶۶۷	مدعی علیہ پر جہان قسم واجب ہوئی	۱۶۶۷	۱۶۲۷	جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملہ میں	۱۱۶۷
۱۶۲۷	جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملہ میں	۱۱۶۸	۱۶۶۸	قرآن ہی اس سے قسم لی جائیگی	۱۶۶۸	۱۶۲۸	گواہی دیں	۱۱۶۸
۱۶۲۸	عادل گواہ	۱۱۶۹	۱۶۶۹	جب لوگوں نے قسم واجب ہوئی	۱۶۶۹	۱۶۲۹	کسی کی تبدیلی کے لیے کھٹے آدمی	۱۱۶۹
۱۶۲۹	کسی کی تبدیلی کے لیے کھٹے آدمی	۱۱۷۰	۱۶۷۰	ہی ایک دوسرے سے پہلے قسم کھانے	۱۶۷۰	۱۶۳۰	کی شہادت ضروری ہے	۱۱۷۰
۱۶۳۰	نسب، مشہور رفاقت اور ہرقی	۱۱۸۰	۱۶۷۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ"	۱۶۷۱	۱۶۳۱	موت کی شہادت	۱۱۸۰
۱۶۳۱	موت کی شہادت	۱۱۸۱	۱۶۷۲	اللہ کے مہر اور اپنی قسموں کے	۱۶۷۲	۱۶۳۲	کسی پر دنیا کی تہمت لگانے والے	۱۱۸۱
۱۶۳۲	کسی پر دنیا کی تہمت لگانے والے	۱۱۸۲	۱۶۷۳	دریہ معمولی پر کئی میل کرتے ہیں	۱۶۷۳	۱۶۳۳	حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا	۱۱۸۲
۱۶۳۳	حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا	۱۱۸۳	۱۶۷۴	قسم کیسے لی جائے گی؟	۱۶۷۴	۱۶۳۴	جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے	۱۱۸۳
۱۶۳۴	جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے	۱۱۸۴	۱۶۷۵	جس مدعی نے مدعی علیہ کی قسم	۱۶۷۵	۱۶۳۵	جھوٹی گواہی پر وعید	۱۱۸۴
۱۶۳۵	جھوٹی گواہی پر وعید	۱۱۸۵	۱۶۷۶	کے بعد گواہ پیش کئے	۱۶۷۶	۱۶۳۶	تابیہ کی گواہی	۱۱۸۵
۱۶۳۶	تابیہ کی گواہی	۱۱۸۶	۱۶۷۷	جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا	۱۶۷۷	۱۶۳۷	عورتوں کی شہادت	۱۱۸۶
۱۶۳۷	عورتوں کی شہادت	۱۱۸۷	۱۶۷۸	غیر مسلموں سے شہادت	۱۶۷۸	۱۶۳۸	رضاعی ماں کی شہادت	۱۱۸۷
۱۶۳۸	رضاعی ماں کی شہادت	۱۱۸۸	۱۶۷۹	وغیرہ نہ طلب کی جائے	۱۶۷۹	۱۶۳۹	عورتوں اور غلاموں کی گواہی	۱۱۸۸
۱۶۳۹	عورتوں اور غلاموں کی گواہی	۱۱۸۹	۱۶۸۰	مشکلات کے مواقع پر	۱۶۸۰	۱۶۴۰	عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی	۱۱۸۹
۱۶۴۰	عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی	۱۱۹۰	۱۶۸۱	قرعہ اندازی	۱۶۸۱	۱۶۴۱	اچھی عادات کے متعلق گواہی دینا	۱۱۹۰
۱۶۴۱	اچھی عادات کے متعلق گواہی دینا	۱۱۹۱	۱۶۸۲	کتاب الصلح	۱۶۸۲	۱۶۴۲	صحت ایک شخص اگر کسی کی تبدیلی	۱۱۹۱
۱۶۴۲	صحت ایک شخص اگر کسی کی تبدیلی	۱۱۹۲	۱۶۸۳	لوگوں میں باہم صلح کرانے	۱۶۸۳	۱۶۴۳	کر دے تو کافی ہے	۱۱۹۲
۱۶۴۳	کر دے تو کافی ہے	۱۱۹۳	۱۶۸۴	کے متعلق	۱۶۸۴	۱۶۴۴	تقرایف میں بمانہ پر ناپسندیدگی	۱۱۹۳
۱۶۴۴	تقرایف میں بمانہ پر ناپسندیدگی	۱۱۹۴	۱۶۸۵	جو شخص لوگوں میں باہم صلح	۱۶۸۵	۱۶۴۵	بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت	۱۱۹۴
۱۶۴۵	بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت	۱۱۹۵	۱۶۸۶	کی کوشش کر لے وہ جھوٹا	۱۶۸۶	۱۶۴۶	قسم لینے سے پہلے حاکم کا سوال	۱۱۹۵
۱۶۴۶	قسم لینے سے پہلے حاکم کا سوال	۱۱۹۶	۱۶۸۷	نہیں ہے	۱۶۸۷	۱۶۴۷	اموال اور حد و دسب میں	۱۱۹۶
۱۶۴۷	اموال اور حد و دسب میں	۱۱۹۷	۱۶۸۸	امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے	۱۶۸۸	۱۶۴۸	مدعی علیہ کے ذمہ صرف قسم ہے	۱۱۹۷
۱۶۴۸	مدعی علیہ کے ذمہ صرف قسم ہے	۱۱۹۸	۱۶۸۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر	۱۶۸۹	۱۶۴۹	باہم صلح	۱۱۹۸
۱۶۴۹	باہم صلح	۱۱۹۹	۱۶۹۰	دونوں فریق آپس میں صلح کریں	۱۶۹۰	۱۶۵۰	جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا	۱۱۹۹
۱۶۵۰	جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا	۱۲۰۰	۱۶۹۱	اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی تو قبول	۱۶۹۱	۱۶۵۱	کسی پر تہمت لگائے	۱۲۰۰
۱۶۵۱	کسی پر تہمت لگائے	۱۲۰۱	۱۶۹۲	نہیں کی جائے گی	۱۶۹۲	۱۶۵۲	عصر کے بعد کی قسم	۱۲۰۱
۱۶۵۲	عصر کے بعد کی قسم	۱۲۰۲	۱۶۹۳	صلح کی دستاویز کس طرح	۱۶۹۳	۱۶۵۳		
۱۶۵۳			۱۶۹۴	لکھی جائے	۱۶۹۴	۱۶۵۴		
۱۶۵۴			۱۶۹۵		۱۶۹۵	۱۶۵۵		
۱۶۵۵			۱۶۹۶		۱۶۹۶	۱۶۵۶		
۱۶۵۶			۱۶۹۷		۱۶۹۷	۱۶۵۷		
۱۶۵۷			۱۶۹۸		۱۶۹۸	۱۶۵۸		
۱۶۵۸			۱۶۹۹		۱۶۹۹	۱۶۵۹		
۱۶۵۹			۱۷۰۰		۱۷۰۰	۱۶۶۰		
۱۶۶۰			۱۷۰۱		۱۷۰۱	۱۶۶۱		
۱۶۶۱			۱۷۰۲		۱۷۰۲	۱۶۶۲		
۱۶۶۲			۱۷۰۳		۱۷۰۳	۱۶۶۳		
۱۶۶۳			۱۷۰۴		۱۷۰۴	۱۶۶۴		
۱۶۶۴			۱۷۰۵		۱۷۰۵	۱۶۶۵		
۱۶۶۵			۱۷۰۶		۱۷۰۶	۱۶۶۶		
۱۶۶۶			۱۷۰۷		۱۷۰۷	۱۶۶۷		
۱۶۶۷			۱۷۰۸		۱۷۰۸	۱۶۶۸		
۱۶۶۸			۱۷۰۹		۱۷۰۹	۱۶۶۹		
۱۶۶۹			۱۷۱۰		۱۷۱۰	۱۶۷۰		
۱۶۷۰			۱۷۱۱		۱۷۱۱	۱۶۷۱		
۱۶۷۱			۱۷۱۲		۱۷۱۲	۱۶۷۲		
۱۶۷۲			۱۷۱۳		۱۷۱۳	۱۶۷۳		
۱۶۷۳			۱۷۱۴		۱۷۱۴	۱۶۷۴		
۱۶۷۴			۱۷۱۵		۱۷۱۵	۱۶۷۵		
۱۶۷۵			۱۷۱۶		۱۷۱۶	۱۶۷۶		
۱۶۷۶			۱۷۱۷		۱۷۱۷	۱۶۷۷		
۱۶۷۷			۱۷۱۸		۱۷۱۸	۱۶۷۸		
۱۶۷۸			۱۷۱۹		۱۷۱۹	۱۶۷۹		
۱۶۷۹			۱۷۲۰		۱۷۲۰	۱۶۸۰		
۱۶۸۰			۱۷۲۱		۱۷۲۱	۱۶۸۱		
۱۶۸۱			۱۷۲۲		۱۷۲۲	۱۶۸۲		
۱۶۸۲			۱۷۲۳		۱۷۲۳	۱۶۸۳		
۱۶۸۳			۱۷۲۴		۱۷۲۴	۱۶۸۴		
۱۶۸۴			۱۷۲۵		۱۷۲۵	۱۶۸۵		
۱۶۸۵			۱۷۲۶		۱۷۲۶	۱۶۸۶		
۱۶۸۶			۱۷۲۷		۱۷۲۷	۱۶۸۷		
۱۶۸۷			۱۷۲۸		۱۷۲۸	۱۶۸۸		
۱۶۸۸			۱۷۲۹		۱۷۲۹	۱۶۸۹		
۱۶۸۹			۱۷۳۰		۱۷۳۰	۱۶۹۰		
۱۶۹۰			۱۷۳۱		۱۷۳۱	۱۶۹۱		
۱۶۹۱			۱۷۳۲		۱۷۳۲	۱۶۹۲		
۱۶۹۲			۱۷۳۳		۱۷۳۳	۱۶۹۳		
۱۶۹۳			۱۷۳۴		۱۷۳۴	۱۶۹۴		
۱۶۹۴			۱۷۳۵		۱۷۳۵	۱۶۹۵		
۱۶۹۵			۱۷۳۶		۱۷۳۶	۱۶۹۶		
۱۶۹۶			۱۷۳۷		۱۷۳۷	۱۶۹۷		
۱۶۹۷			۱۷۳۸		۱۷۳۸	۱۶۹۸		
۱۶۹۸			۱۷۳۹		۱۷۳۹	۱۶۹۹		
۱۶۹۹			۱۷۴۰		۱۷۴۰	۱۷۰۰		
۱۷۰۰			۱۷۴۱		۱۷۴۱	۱۷۰۱		
۱۷۰۱			۱۷۴۲		۱۷۴۲	۱۷۰۲		
۱۷۰۲			۱۷۴۳		۱۷۴۳	۱۷۰۳		
۱۷۰۳			۱۷۴۴		۱۷۴۴	۱۷۰۴		
۱۷۰۴			۱۷۴۵		۱۷۴۵	۱۷۰۵		
۱۷۰۵			۱۷۴۶		۱۷۴۶	۱۷۰۶		
۱۷۰۶			۱۷۴۷		۱۷۴۷	۱۷۰۷		
۱۷۰۷			۱۷۴۸		۱۷۴۸	۱۷۰۸		
۱۷۰۸			۱۷۴۹		۱۷۴۹	۱۷۰۹		
۱۷۰۹			۱۷۵۰		۱۷۵۰	۱۷۱۰		
۱۷۱۰			۱۷۵۱		۱۷۵۱	۱۷۱۱		
۱۷۱۱			۱۷۵۲		۱۷۵۲	۱۷۱۲		
۱۷۱۲			۱۷۵۳		۱۷۵۳	۱۷۱۳		
۱۷۱۳			۱۷۵۴		۱۷۵۴	۱۷۱۴		
۱۷۱۴			۱۷۵۵		۱۷۵۵	۱۷۱۵		
۱۷۱۵			۱۷۵۶		۱۷۵۶	۱۷۱۶		
۱۷۱۶			۱۷۵۷		۱۷۵۷	۱۷۱۷		
۱۷۱۷			۱۷۵۸		۱۷۵۸	۱۷۱۸		
۱۷۱۸			۱۷۵۹		۱۷۵۹	۱۷۱۹		
۱۷۱۹			۱۷۶۰		۱۷۶۰	۱۷۲۰		
۱۷۲۰			۱۷۶۱		۱۷۶۱	۱۷۲۱		
۱۷۲۱			۱۷۶۲		۱۷۶۲	۱۷۲۲		
۱۷۲۲			۱۷۶۳		۱۷۶۳	۱۷۲۳		
۱۷۲۳			۱۷۶۴		۱۷۶۴	۱۷۲۴		
۱۷۲۴			۱۷۶۵		۱۷۶۵	۱۷۲۵		
۱۷۲۵			۱۷۶۶		۱۷۶۶	۱۷۲۶		
۱۷۲۶			۱۷۶۷		۱۷۶۷	۱۷۲۷		
۱۷۲۷			۱۷۶۸		۱۷۶۸	۱۷۲۸		
۱۷۲۸			۱۷۶۹		۱۷۶۹	۱۷۲۹		
۱۷۲۹			۱۷۷۰		۱۷۷۰	۱۷۳۰		
۱۷۳۰			۱۷۷۱		۱۷۷۱	۱۷۳۱		
۱۷۳۱			۱۷۷۲		۱۷۷۲	۱۷۳۲		
۱۷۳۲			۱۷۷۳		۱۷۷۳	۱۷۳۳		
۱۷۳۳			۱۷۷۴		۱۷۷۴	۱۷۳۴		
۱۷۳۴			۱۷۷۵		۱۷۷۵	۱۷۳۵		
۱۷۳۵			۱۷۷۶		۱۷۷۶	۱۷۳۶		
۱۷۳۶			۱۷۷۷		۱۷۷۷	۱۷۳۷		
۱۷۳۷			۱۷۷۸		۱۷۷۸	۱۷۳۸		
۱۷۳۸			۱۷۷۹		۱۷۷۹	۱۷۳۹		
۱۷۳۹			۱۷۸۰		۱۷۸۰	۱۷۴۰		
۱۷۴۰			۱۷۸۱		۱۷۸۱	۱۷۴۱		
۱۷۴۱			۱۷۸۲		۱۷۸۲	۱۷۴۲		
۱۷۴۲			۱۷۸۳		۱۷۸۳	۱۷۴۳		
۱۷۴۳			۱۷۸۴		۱۷۸۴	۱۷۴۴		
۱۷۴۴			۱۷۸۵		۱۷۸۵	۱۷۴۵		
۱۷۴۵			۱۷۸۶		۱۷۸۶	۱۷۴۶		
۱۷۴۶			۱۷۸۷		۱۷۸۷	۱۷۴۷		
۱۷۴۷			۱۷۸۸		۱۷۸۸	۱۷۴۸		
۱۷۴۸			۱۷۸۹		۱۷۸۹	۱۷۴۹		
۱۷۴۹			۱۷۹۰		۱۷۹۰	۱۷۵۰		
۱۷۵۰			۱۷۹۱		۱۷۹۱	۱۷۵۱		
۱۷۵۱			۱۷۹۲		۱۷۹۲	۱۷۵۲		
۱۷۵۲			۱۷۹۳		۱۷۹۳	۱۷۵۳		
۱۷۵۳			۱۷۹۴		۱۷۹۴	۱۷۵۴		
۱۷۵۴			۱۷۹۵		۱۷۹۵	۱۷۵۵		
۱۷۵۵			۱۷۹۶		۱۷۹۶	۱۷۵۶		
۱۷۵۶			۱۷۹۷		۱۷۹۷	۱۷۵۷		
۱۷۵۷			۱۷۹۸		۱۷۹۸	۱۷۵۸		
۱۷۵۸			۱۷۹۹		۱۷۹۹	۱۷۵۹		
۱۷۵۹			۱۸۰۰		۱۸۰۰	۱۷۶۰		
۱۷۶۰			۱۸۰۱		۱۸۰۱	۱۷۶۱		
۱۷۶۱			۱۸۰۲		۱۸۰۲	۱۷۶۲		
۱۷۶۲			۱۸۰۳		۱۸۰۳	۱۷۶۳		
۱۷۶۳			۱۸۰۴		۱۸۰۴	۱۷۶۴		
۱۷۶۴			۱۸۰۵					

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی غار کے بعد اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے شیے دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۵۔ متکف دھونے کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حالضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے جمرہ سے لٹکھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَدَا لَهُ أَنْ يَنْخَرِجَ ۖ
۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَّدَ أَنْ يُعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأُذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْهَا فَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَأَيْتُ ابْنَةَ جَحْشٍ أَهْرَتْ بِسَاءٍ فَبَيَّنْتُ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ الثَّوْبَ إِلَى بَيْتِهِ قَبَضَ بِإِلَافِيَّةٍ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَرَأَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَرَدَنْ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعُ فَلَمَّا أَفْطَرَ اخْتَلَفَ عَشْرًا مِنْ سُؤَالٍ ۖ

بِأَوَّلِهِ ۖ
۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَائِفَةٌ وَهِيَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا تَلَاوُلُهَا رَأْسَهُ ۖ

کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً

حَاضِرَةً تَدِيرُؤَهَا بَيْنَكُمْ

۷۔ لیکن یہ کہ ہو تجارت ان کے درمیان ہاتھوں ہاتھ اس طرح کہ ایک قیمت دے رہا ہو اور دوسرا اس کے عوض میں بیڑ۔

۱۳۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق احادیث کہ وہ چھریا پوری ہو چکے نماز تو پھیل پڑوز میں میں اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کا فضل روزی، بیع و فروخت وغیرہ کے ذریعہ اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کہ بہت زیادہ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ اور جب انہوں نے سوچا بکتے دیکھا یا کوئی ناشاد دیکھا تو اس کی طرف متفرق ہو گئے اور تھجہ کو کھڑا چھوڑ دیا، تم کہہ دو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تماشہ اور سودا گری سے بہتر ہے، اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لا تم لوگ ایک دوسرے کا مال غلط طریقوں سے نہ کھا جاؤ لیکن یہ کہ تمہارے درمیان کوئی تجارت کا معاملہ ہو، آپس کی رضامندی کے ساتھ۔

۱۹۱۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہیں مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم کی طرح کیوں نہیں بیان کرتے اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازار کی خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں پیٹ بھرنے کے بعد چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اس لئے جب یہ حضرات غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر ہوتا۔ اور میں روہ باتیں آپ سے سن کر یاد کر لیتا تھا جسے ان حضرات کو اپنے کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے یاد کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا یا بھول جاتے تھے۔ اسی طرح میرے بھائی انصار اپنے اموال (کھیتوں اور باغوں) میں مشغول رہتے تھے لیکن میں صف میں مسکینوں میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ جب یہ حضرات بھولتے تو میں اسے یاد دیکھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے اور اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو نہ پوری کروں پھر (جب میری گفتگو پوری ہو جائے تو) اس کپڑے کو میٹ لے تو وہ میری باتوں کو اپنے (دل و دماغ میں ہمیشہ) محفوظ

بَابُ ۱۳۷۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَفَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الْبَاقِينَ وَقُولُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونِ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكَلِّمُ الْخَلِيفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِلُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّ أَخُوَنِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُسْأَلُونَ عَنْهُمُ صَفَقَاتُ الْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ بَغْدَادِ فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَخْفَظُ إِذَا أَسْوَاقًا يَسْأَلُ أَخُوَنِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا وَمِنْ مَسَاكِينِ الصُّعْفَةِ أَيْ حَمِيْنٍ يُنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يَحَدِّثُهُ أَنَّهُ لَنْ يُبْسَطَ أَحَدٌ ثَوْبُهُ حَتَّى أَقْضَى مَقَالَتِي هَذَا ثُمَّ يَخْتَمُ إِلَيْهِ ثَوْبُهُ إِلَّا وَحْدِي مَا أَقُولُ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عَلَى حَتَّى إِذَا أَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتَهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا لَسِيْتُ مِنْ مَقَالَةٍ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَدَّ مِنْ شَيْءٍ ۖ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلِدْ ابْنِي حَدِيثٌ مَبْرُكٌ ختم کی تو میں نے اسے سمیٹ کر سینے سے لگا لیا اور اس کے بعد پھر کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی کوئی حدیث نہ بھولا۔

۱۹۱۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ

بنی سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
 ان کے دادا نے بیان کیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب ہم
 مدینہ آئے (ہجرت کئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد
 بن ربیع انصاری کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) کر لی۔ سعد بن ربیع رضی
 اللہ عنہ نے کہا کہ میں انصار کے سب سے زیادہ مال دار افراد میں سے ہوں اس
 لئے اپنا آدھا مال میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ خود دیکھ لیں کہ میری دو بیویوں
 میں سے آپ کو کون زیادہ پسند ہے۔ میں آپ کے لئے انھیں اپنے سے جدا کر
 دوں گا، جب ان کی عدت پوری ہو جائے گی تو آپ ان سے شادی کر لیں۔ بیان
 کیا کہ اس پر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں
 ہے۔ (یہ بتائیے کہ) کیا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں کا دوبارہ ہوتا ہے؟ سعد رضی
 اللہ عنہ نے "سوق فینقاع" کا نام لیا۔ بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمان
 رضی اللہ عنہ بنیر اور گھی لائے (بیچنے کے لئے) بیان کیا کہ پھر وہ برابر خرید و فروخت
 کے لئے بازار (جائے گئے) کچھ دنوں بعد ایک دن آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زرد رنگ کا نشان دیکرے یا جسم پر لگا ہوا تھا۔

لے قریش تجارت پیشہ تھے اور مدینہ کے لوگ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی تو ہاجرین نے جو انٹرولیشن تھے
 مدینہ میں بھی تجارت اور کاروبار ہی زندگی اختیار کی اور انصار تو کھیتی اور باغبانی کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تجارت، کھیتی
 اور دنیاوی کاروبار زندگی کی ضروریات میں سے ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا مذہب ہے اللہ ہی نے ہمیں پیدا کیا ہے پھر زندگی کی ضروریات کو
 پوری کرنے سے کسی طرح روک سکتا ہے، البتہ اس کی تاکید ضرور کر دی گئی ہے کہ تمام کاروبار، تجارت اور زندگی کی دوڑ میں اپنے نفع کے لئے کوئی
 شخص دوسرے کو کسی قسم کا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد سب سے مبارک عبد تھا لیکن اس میں بھی تجارت
 کھیتی، باغبانی، اور زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جدوجہد ہوتی تھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں کثرت کے ساتھ احادیث بیان
 کرنے کی وجہ بیان کی۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے اور دوسری وجہ اس حضور کی آپ کے حق میں محافظ
 اور سمجھ کی دعا تھی جس کا ذکر اس حدیث کے آخری حصہ میں ہے۔

پھر ولید کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔
۱۹۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

مُرْ حَبِيبُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَنِيكُمْ وَبَنِي سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَصَحَابَتُ سَعْدٍ
 وَغَيْرِهِمْ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَا سَمْعَكَ مَا لِي نَصْفَيْنِ
 فَأَنْزَجَكَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ
 وَتَوَلَّيَ عَلَى السُّوقِ فَمَارَجَعَهُ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَهْلًا وَ
 سَمْعًا فَأَتَى بِأَهْلٍ مَنَزِلَهُ فَمَكَثَتْ أَبْيَدًا أَوْ مَسَاءً
 شَاءَ اللَّهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَصَرَّوْنَ صُغَرٍ فَقَالَ لَكَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلِيمٌ قَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ كَرِهْتُ أَمْرًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سَعَتْ إِلَيْهَا
 قَالَ تَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَرْنِ تَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ
 أَوْ لِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ ؟

فرمایا کہ انہیں کیا دیا ہے ؟ عرض کیا ”سو نے کی ایک گٹھلی“ یا ر یہ کہا کہ ”ایک گٹھلی برابر سونا“ آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولید کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ غَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ
 عُمَاكُذٌ مِجَنَّةٌ وَذُو النُّجَّارِ أَسْوَأَ مَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نَكَاحَهُمْ تَأْتَمُّوا فِيهِ فَنَزَلَتْ
 لَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا أَفْضَلًا مِنْ رَبِّكُمْ
 فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ فَذَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ :

حاشیہ سابقہ صفحہ ۹۱۷ ”تَوَاةٌ مِنَ الذَّهَبِ“ (سو نے کی ایک گٹھلی، اہل عرب کی اصطلاح میں پانچ درہم کو کہتے ہیں اور خاص اسی کے لئے اس کا استعمال ہے۔ لیکن زنتہ تَوَاةٌ من ذہب“ (ایک گٹھلی برابر سونا، یہ ایک عام ترکیب ہے اور پانچ درہم سے زیادہ بھی ایک گٹھلی سو نے کا وزن ہو سکتا تھا اور اس زمانہ میں تو اتنے سو نے کی قیمت بہر حال اس سے زیادہ ہی ہوگی۔

لے یعنی اس آیت کی عام قرائتوں میں ”فی مواسم الحج“ (رج کے موسم میں) کے الفاظ نہیں ہیں، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ قرات ہے اور شاذ سمجھی گئی ہے۔ جن بازاروں کا اس میں ذکر ہے، وہ مکہ کے مشہور بازار ہیں اور تمام عرب حج کے ایام میں ان میں تجارت کرنے آتے تھے۔ ان بازاروں

۱۹۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم نے حدیث

بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (مہجرت مکہ کے) مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواصلات سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کرائی، سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے، انھوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں اور آپ میرے مال سے آدھا آدھا لے لیں اور میں (ایک بیوی سے) آپ کی شادی کروں، عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے تو آپ بازار کا راستہ بتا دیجیے، پھر وہ بازار سے اس وقت تک واپس نہ ہوئے جب تک پیٹر اور گھی نہ بچا لیا (نفع کا) اب وہ اپنے گھروالوں کے یہاں آئے، کچھ دن گزرے ہوں گے یا اللہ نے جتنا چاہا اس کے بعد وہ آئے، ان پر زبرد کی کا دھبہ لگا ہوا تھا۔ اس لئے انھوں نے دریافت فرمایا، کوئی رننی خبر ہے کیا؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ گٹھلی برابر سونا، آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولید کرو خواہ ایک بکری

۱۹۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عُمَاكُذٌ، مجنم اور ذوالہماز جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ (خرید و فروخت کو ان بازاروں میں) گناہ سمجھنے لگے ہیں، اس لئے یہ آیت نازل ہوئی ”تمہارے لئے اس میں کوئی مہرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو جے کے موسم میں“ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرات ہے لہٰذا

باب ۱۲۷۰ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مَشْهُدَاتٌ

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ
بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ قُرَّةٍ عَنْ
الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ ابْنِ قُرَّةٍ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ قُرَّةٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ
مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ
لِمَا اسْتَبَانَ أَثَرُكَ وَمَنْ اجْتَرَ أَعْلَى مَا يَشْكُ فِيهِ
مِنَ الْإِثْمِ أَذْشَكَ أَنْ يَكْفُرَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَافَى
يَحْيِي اللَّهُ مَنْ يَزْنِ حَوْلَ الْحَيْلِ يُؤْشِكُ أَنْ
يَكُونَ أَقْبَلَهُ

کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا، اس
کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر متوقع نہیں ہے

۱۲۷۰ - حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے لیکن ان دونوں
کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

۱۹۱۴ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے ان سے شعیبی نے، انہوں نے نعمان
بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا، اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو فروہ نے، ان سے شعیبی نے، کہا کہ میں نے نعمان
بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
۱۹۱۴ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ نے حدیث
بیان کی ان سے ابو فروہ نے، انہوں نے شعیبی سے سنا، انہوں نے نعمان بن
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم اور
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ابو
فروہ نے انہیں شعیبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔
لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، پس جو شخص ان چیزوں
کو چھوڑ دے گا جن کے گناہ ہونے کا یقین نہیں ہے، وہ ان چیزوں کو تو ضرور
بھی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے، لیکن جو شخص ان چیزوں کے کرنے
کی جرات کرے گا جن کے گناہ ہونے کا شبہ و امکان ہے تو یہ غیر متوقع نہیں
کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا، اس

لے عرب جاہلیت میں بادشاہ اور امراء اپنے جانوروں کے لئے مخصوص چراگاہ رکھتے تھے۔ کوئی بھی دوسرا شخص اس میں اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا
اگر غلطی سے کسی کا جانور ان چراگاہوں کے اندر چلا جاتا تو اسے بڑی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، اس لئے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ کے اندر
نہ چلے جائیں، لوگ اپنے جانوروں کو ایسی مخصوص چراگاہوں سے بہت دور رکھتے تھے اور قریب بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں پر اسے صرف بات
سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح بادشاہوں کی چراگاہ باحرمت سمجھی جاتی ہے اور ان میں کوئی شخص داخل ہونے کی
جرات نہیں کرنا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں اور یہ حرام چیزیں اس کی مخصوص چراگاہیں ہیں، کوئی شخص اگر ان میں داخل
ہوئے اور اس کی حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے گا، اسے سخت سزا اور عذاب کی وعید ہے۔ اب اگر کوئی واقعی ان کی حرمت کو سمجھتا ہے تو ان کے
کے قریب بھی نہیں آئے کیونکہ خدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے اور ان کے قریب وہ چیزیں ہیں جو شریعت نے کسی مصلحت کی وجہ سے واضح
طور پر اگرچہ حرام یا مکروہ قرار نہیں دی ہیں لیکن شریعت کی نظر میں وہ پسندیدہ بھی نہیں یا کسی خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو۔ انہیں

۱۲۷۸۔ تَفْسِيرُ الْمُشْبَهَاتِ وَقَالَ حَسَنُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ قَامَ آيَةُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْكُوفَةِ دَعَا يَوْمَ يُبْدَى إِلَى مَا لَا يُرَى بَدَى

۱۲۷۸۔ مشبہات کی تفسیر حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوسری (تقویٰ و پرہیزگاری) سے زیادہ آسان چیزوں نے نہیں دیکھی، بس شبہ کی چیزوں کو چھوڑ کر دوسرے اختیار کر لو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّفْعِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمًّا أَوْ سَوْدَاءَ بَعَاثَتْ فَرَعَمَةَ أَخَهَا أَمْرَ صَعْتَهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِيَّادٍ النَّبِيِّ

۱۹۱۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی مالیک نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ ایک سیاہ قام خاقون آئیں اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے ان دونوں کو رقبہ اور ان کی بیوی رضی اللہ عنہما دودھ پلایا ہے، چنانچہ انھوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے جھڑمبارک پھیر لیا اور مسکرا کر فرمایا، اب جب کہ ایک بات کہدی گئی تو تم دونوں ایک ساتھ کس طرح رہ سکتے ہو۔ ان کے نکاح میں ابواہاب تیمی کی صاحبزادی تھیں۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُمَةُ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ نَزَمَعَهُ مَتًى فَأَقْبَضَهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَى فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَزَمَعَهُ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ

۱۹۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مرتے وقت وصیت کی تھی کہ زمرہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے۔ اس لئے تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے تھے لیکن عبد بن زمعہ نے اٹھ کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں کے "فراش" میں اس کی

سابقہ حاشیہ، خارجی قزوینی کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا جو انھیں کی تعبیر امور مشتبہ سے کی گئی ہے، یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الزبایا میں بھی آچکی ہے۔ اکثر ائمہ اسے کتاب البیوع میں بھی بیان کرتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے، اس کا تعلق نکاح، فسخ، شکار اور کھانے پینے کے مسائل سے بھی ہے۔ بلکہ یہ باب میں پل سکتی ہے امور مشتبہ کی تفسیر مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اور جزئیات کو متغیث کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کی ایک اجالی تفسیر ہم نے بھی یہاں پر کر دی ہے۔

۱۔ یہ بھی مشبہات کی ایک مثال ہے، حنفیہ کے مسلک کے مطابق بھی صرف دودھ پلانے والی عورت کی شہادت پر نکاح نہیں فسخ کیا جاسکتا۔ گویا شہادت خواہ قانونی حیثیت میں ناقابل قبول رہی، لیکن ہر حال ایک شبہ ضرور پیدا کر دیتی ہے اور اسی بنیاد پر آنحضور نے نکاح فسخ کرنے کے لئے کہا تھا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ قَدْ مَعِدَ إِلَيَّ فَيَبِيهِ فَقَالَ
خُبِدُ بْنُ تَرْمَعَةَ أَخِي وَأَبْنُو وَكَيْدٌ وَابْنُ وَلِيدٍ عَلَى
فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَقَدْ
يَا عَبْدُ اللَّهِ نَرَمَعَةُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَلَدُ لِفِرَاشٍ وَلِلْعَاهِدِ الْعَجَزُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ
تَرَمَعَةَ نَزَّوِجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْتَجِجِي
مِنْهُ لِمَا سَأَى مِنْ شَبَابِهِ فَمَا تَرَاهَا كَهَنِي
لَقِيَ اللَّهُ -

ولادت ہوئی ہے۔ آخر دونوں حضرات یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لے گئے۔ سعد نے عرض، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا
ہے، مجھے اس کی انگوٹھیں دے دیتا ہوں اور عبد بن زعمہ نے عرض کیا یہ
میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں کے فراش میں اس
کی ولادت ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبد بن زعمہ
لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا اس کے بعد فرمایا، لڑکا فراش کے تحت ہوتا
ہے اور زانی کے حصہ میں بہت ہے، پھر سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے جو
آنحضور کی بیوی تھیں، فرمایا کہ اس لڑکے سے ہمہ کہا کرو، کیونکہ آپ نے
عقبہ کی شبابت اس لڑکے میں عروس کر لی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا
ملا۔

لے زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ کئی انصاف کا کسی ایک عورت سے، جو عام حالات میں باندی ہو کر تھی، ناجائز تعلق رہتا پھر جب اس کے بچہ پیدا ہوتا
تو اس سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی شخص اس بچے کا دعویدار ہو جاتا اور بچے کا نسب اسی سے قائم کر دیا جاتا تھا اور اسی کی زیر پرورش آجاتا تھا
حدیث میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ اسی نوعیت کا ہے۔ عقبہ کی موت کفر ہوئی تھی اور اسلام کے شدید ترین دشمنوں میں تھا لیکن اس کے بھائی حضرت سعد
رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ میں ہیں۔ زعمہ کی ایک باندی تھی، جس کے ساتھ عقبہ نے زنا کی تھی، جب مرے لگا تو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر گیا کہ اس
باندی کے جب بچہ پیدا ہو تو تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا، کیونکہ وہ میرا بچہ ہے۔ پھر حالات بدلے، سعد رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے
اور مکہ والوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ اس باندی کے بچہ پیدا ہوا لیکن سعد رضی اللہ عنہ اسے اپنی زیر پرورش نہ لے سکے۔ بھائی اگرچہ کافر
تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شدید ترین تکلیفیں پہنچی تھیں، لیکن بہر حال اسلام نسب اور خون کے تعلق کی پوری رعایت کرنے پر روض
دیتا ہے، اس لئے جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھائی کی وصیت پوری کر لی چاہی اور چاہا کہ اس بچے کو اپنی زیر پرورش لے لیں لیکن زعمہ کے
صاحبزادے عبد بن زعمہ مانع آئے اور کہا کہ میرے والد کی باندی کا بچہ ہے اس لئے اس کا جائز مستحق میں ہوں۔ اس پس منظر کے بعد جو فیصلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی قابل غور ہے۔ حنفیہ اور شوافع کے ثبوت نسب کے مسئلہ میں اختلافات ہیں اور اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں جن کا ذکر
موقف سے آئے گا۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جس بات کی وضاحت کے لئے اس باب کے تحت یہاں یہ حدیث بیان کی ہے وہ ہے مشتبہات
کی تفسیر ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے سے پردہ کا حکم دیا اور دوسری طرف بچے کو عبد بن زعمہ
کو دے دیا۔ اگرچہ واقعی زعمہ کا تھا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم نہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ بھی زعمہ کی بیٹی تھیں اور اس طرح وہ بچہ ان
کا بھائی ہوتا تھا اور اگر بچے کا نسب زعمہ سے نہیں ثابت ہوتا تھا تو عبد بن زعمہ کو بچہ نہ ملنا چاہیے تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رضی اللہ عنہا
کو پردہ کا حکم اسی اشتباہ کی وجہ سے احتیاطاً دیا گیا تھا کہ باندی کے ناجائز تعلقات عقبہ سے تھے اور بچے میں اس کی شبابت آتی تھی۔ "الولد لفراش"
لڑکا فراش کا ہوتا ہے کے مفہوم میں ائمہ کا اختلاف ہے یوں فراش کا مفہوم یہ ہے کہ عورت سے جو شخص جائز طور پر ہمبستری کا حق رکھتا ہو۔ حنفیہ اس کا
مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ ملکیت میں تمہاری ہی رہے گا۔ اگرچہ نسب ثابت نہ ہو اور شوافع اس جملہ سے نسب ثابت کرتے ہیں۔ بہر حال فراش کی مختلف
صور میں بعض قوی ہیں اور بعض ضعیف۔ یہ تمام مباحث کتاب النکاح کے ہیں۔

۱۹۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الشَّعْبِيِّ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِرْصَاحِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَذَى فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ
بِعَظْمٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أُرْسِلْ كُلِّي وَامْتَنِي فَأَجِدَ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كُلِّبًا
أَخْرَجَهُمْ أَسَمَ عَلَيْهِ وَكَأُورِي أَيْتَهُمَا أَخَذَ تَالَ
كَ تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّي
عَلَى الْآخِرِ

۱۹۱۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہ کہ مجھے عبداللہ بن ابی الشَّعبی نے ان سے
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ”مرصاح“ (تیر کے شکار) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس
کے دھار کی طرف سے لگے تو کھا سکتے ہو لیکن اگر چوڑائی سے لگے تو نہیں کھا
سکتے کیونکہ وہ مرداب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں
(شکار کے لئے) اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا
کتا ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ
دونوں کتوں میں سے کس نے شکار پکڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت

نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی تھی دوسرے کے لئے نہیں پڑھی تھی

بَابُ ۱۲۹ مَا يَنْتَزَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

۱۹۱۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ
مُتَّصِرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ مُسْقُوطٍ فَقَالَ لَوْ كَانَ أَنْ تَكُونَ
صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِحْدُثْكُمْ وَ
سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي

۱۲۹۔ - شہر کی چیزوں سے پرہیز کیے جانے سے متعلق۔
۱۹۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ گزرتے ہوئے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر گری ہوئی کجور پر پڑی تو آپ
نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا احتمال نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔ ہمام
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، میں اپنے بستر پر پڑی ہوئی کجور پاتا ہوں لیکن صدقہ ہونے کے احتمال
کی وجہ سے نہیں کھاتا

۱۲۸۰۔ جن کے نزدیک دوسرے وغیرہ شبہات میں سے نہیں

میں۔

بَابُ ۱۲۸ مَنِ لَمْ يَزَلْ سَاوِيًا وَنَحْوَهَا

وَمِنَ الْمَشَبَهَاتِ

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
مُحَمَّدَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ

۱۹۱۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث
بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عباد بن نعیم نے اور ان سے ان کے چچا نے

لے اس حدیث کا تعلق شکار کے مسائل سے ہے۔ عرب میں شکار کے لئے کتے چھوڑے جاتے تھے اور وہ شکار کر کے لاتے تھے یہ کتے سدھائے ہوئے
ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ شکار مر جاتا، اس کے لئے شریعت نے یہ اجازت دے دی کہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ایسے سدھائے ہوئے کتے
کو چھوڑا گیا اور شکار مالک تک پہنچنے سے پہلے مر گیا تو ایسا شکار حلال ہے۔ اس کی تفصیلات تو کتاب الصید میں آئیں گی تصنف رحمۃ اللہ علیہ اس
حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے موقع پر دوسرے کتے کی موجودگی صرف ایک درجہ میں غیب پیدا کر سکتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے احتیاطاً ایسے شکار کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ یعنی یہ بھی ایک مثال ہے امور مشتبہہ کی؛

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي
الصَّلَاةِ شَيْئًا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ
صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ
لَا وَصَوْرًا إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ
الصَّوْتَ ۚ

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقُدَامَةِ الْجَلِّيُّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّغَفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَكَ بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَدُلُّكُمْ أَسْمَ
اللَّهِ عَلَيْهِ أَفَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُّوهُ ۚ

بَابُ ۱۲۸۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً
أَوْ نَفْسًا يَنْفَصُّوا إِلَيْهَا ۚ
۱۹۲۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ
عَنِ حَصْبِي عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُكَ مِنْ
الشَّامِ غَيْرُ تَحِيْلٍ طَعَامًا فَانْتَقُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا لَقِيَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَشْنَا
عَشْرًا رَجُلًا فَتَرَلْتُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ نَفْسًا
يَنْفَصُّوا إِلَيْهَا ۚ

بَابُ ۱۲۸۲ مَنْ لَمْ يَبَالَ مِنْ عَيْتٍ
كَسَبَ الْمَالَ ۚ
۱۹۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا
جسے نماز میں کچھ شبہ (خروج ریح کا) ہو جاتا ہے آیا اسے نماز توڑ دینی چاہیے؟
فرمایا کہ نہیں، جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے اس وقت تک
نماز توڑ دینی چاہیے (ابن حنفیہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ ایسے شخص
پر م وضو واجب نہیں ہوتی، البتہ وہ صورت مستثنیٰ ہے جس میں بدبو محسوس
کر لے یا آواز (خروج ریح کی) سن لے۔

۱۹۲۰۔ ہم سے احمد بن محمد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن
طفاوی نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں
ہوتا کہ اللہ کا نام انہوں نے لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھا لیا کرو۔

۱۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جب تجارت یا تمنا دیکھتے ہیں تو اس
کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

۱۹۲۱۔ ہم سے طلحہ بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے بیان کیا کہ مجھ سے
جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے کچھ اونٹ کھانے کا سامان لے کر آئے، سب
لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ
آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، "جب تجارت یا تمنا
دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔"

۱۲۸۲۔ جس نے کائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی۔

۱۹۲۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ

لہ یہ ابتداء اسلام میں جمعہ کی نماز کا واقعہ ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے قافلہ آیا اس وقت تک عیدین
کی طرح جمعہ کا خطبہ بھی مانا کہ بعد پڑھا جاتا تھا اور اس کے سننے کی اس وجہ تاکید نہیں تھی جتنی بعد میں ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔
نوٹ اس حدیث پر کتاب الجمع میں گہر چکا ہے۔

عندے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دوسرے کا کہ انسان اپنے خوراک آمدنی کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔
۱۲۸۳۔ خشکی کی تجارت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے تھے لیکن اگر اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق مانع آجاتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھ سکتی تھی تا آنکہ وہ اللہ کے حق کو ادا نہ کریں۔

۱۹۲۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے ابو النہال نے بیان کیا کہ میں سونے چاندی کی تجارت کیا کرتا تھا، اس نے میں نے زید بن ارقم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب انہما سمعاً ابنا النہال یقولان سألنا البراء بن عازب و زید بن ارقم عن الصنف فقالا کنا ناجرین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبنا لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصنف فقال ان کان ید اید فلا باس وان کان لسا فلا یصلکم۔

۱۲۸۴۔ تجارت کے لئے نکلتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پھر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی تلاش کرو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نِعْمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَكْرُومَ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَوْ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنْ الْهَرَامِ
بَابُ ۱۲۸۳ الثَّجَارَةُ فِي الْبَيْعِ وَقَوْلُهُ يَرَجُلٌ لَا تَكْفِيهِمْ تِجَارَتُهُ وَلَا بَيْعُهُمْ عَنْ ذِكْرِ الْمَلِكِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَجَدُّونَ وَلَكِنَّهُمْ إِذَا آتَاهُمْ حَقٌّ مِنْ حَقُوقِ الْمَلِكِ كَتَلَحُّهُمْ تِجَارَتُهُ وَلَا بَيْعُهُ عَنْ ذِكْرِ الْمَلِكِ حَتَّى يُوَدُّوا إِلَى الْمَلِكِ

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي النُّهَيْلِ قَالَ كُنْتُ أَتَجَرُّ فِي الصَّنْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمرُو بْنُ دِينَارٍ وَغَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا النُّهَيْلِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ عَنِ الصَّنْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَّا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّنْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدٌ أَيْدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ لَسًا فَلَا يَصْلُكُمْ

بَابُ ۱۲۸۴ الْخُرُوجِ فِي التَّجَارَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَانْشَرُّوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ بِفَرَاغٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَكَانَتْ كَانَتْ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَّغَ عُمَرُ فَقَالَ

۱۹۲۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں فہل بن زید نے خبر دی، انہیں ابن جریر نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہیں عبید بن عمر نے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے معمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی (مطلقہ) لیکن اجازت نہیں ملی غالباً آپ اس وقت مشغول تھے اس لئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آگئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے

تو فرمایا کیا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے آواز دی تھی انہیں اجازت دے دو۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پھر آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا۔ (واپس چلے جانے کی وجہ دریافت کرنے پر) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسی کا حکم (اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) تھا کہ میں مرتبہ اجازت چاہنے پر اگر اندرجانے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گوئی گواہ لاؤ، ابو موسیٰ، انصاری کی مجلس میں تھے اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ کیا کسی نے اسے آنحضرت سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹے، ابو سعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول رکھا، آپ کی مراد تجارت سے تھی۔

۱۱۸۵۔ بحری تجارت مطروقات نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور قرآن مجید میں جو اس کا ذکر ہے وہ بہر حال حق ہے اس کے بعد انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ اس میں چلتی ہیں پانی کو چیرتی ہوئی تاکہ تم تلاش کرو۔ اس کے نفل سے (قرآن کی اس آیت میں لفظ فلک) کشتی کے معنی میں ہے، واحداً وجمع دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے جابر نے (آیت کی تفسیر میں) فرمایا کہ کشتیاں ہو کو چیرتی چلتی ہیں اور ہو کو وہی کشتیاں (دیکھنے میں صاف طور پر) چیرتی چلتی ہیں۔ جو بڑی ہوتی ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی ہریرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے سمندر کا سفر کیا تھا اور اپنی ضرورت پوری کی تھی،

پھر پوری حدیث بیان کی پوری حدیث کتاب الکفالتہ میں آئے گی۔

۱۱۸۶۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) جب سوداگری ہا تھا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اللہ جل و علاہ کا ارشاد کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتے، قتادہ نے فرمایا کہ لوگ تجارت کیا کرتے تھے، لیکن جو نبی اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق سامنے آتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے انہیں غافل نہیں کر سکتی تھی تاکہ وہ

اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ قَيْسٍ اِسْمُ نَوْءٍ اَلَمْ يَنْبِئْ نَدْرَجَةً قَدَ عَاوُ فَقَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِذَ الْيَهُودِ فَقَالَ تَأْيِيْدِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَاَنْطَلَقَ اِلَى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ دَسَاكُهُمْ فَقَالُوْا اَلَا يَنْبَئُكَ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْعَرْنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِي فَقَدْ هَبَ بِاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي فَقَالَ عُمَرُ نَفَحُوْا عَلٰى هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَاتِي الْخَفَقَ بِاَلْاَسْوَاقِ يَغْنِي الْخُرُوْجَ اِلَى تِجَارَةٍ ۝

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَمَا كَانَ مِنَ الْفُلَانِ اِلَّا بِعَقْرِ ثَمَرٍ تَلَا وَتَرَى الْفُلَّكَ مَوَافِقَ رِيْبِهِ لَتَبْتَغُوا مِنْ قُضْبِهِ وَ الْفُلَّكَ الْاَنْفُ الْوَلِيدُ وَالْجَمْعُ سَوَآءٌ قَالَ مُجَاهِدٌ ذَمَعَرُ السُّنَنِ الرِّيْبِ وَكَانَ مَعْمَرُ الرِّيْبِ مِنَ السُّنَنِ اِلَّا الْفُلَّكَ الْعِظَامُ وَقَالَ الْاَبِيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَعَتْ حَاجَتُهُ وَسَأَلَ الْحَدِيْثَ ۝

بَابُ التِّجَارَةِ اِذَا تِجَارَةٌ اَذْلَفُوْا اِنْ اَنْفَضُوْا اَلَيْهَا وَقَوْلُهُ جَلَّ ذَكَرُهَا جَالًا لَا تَلْجِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا يَبِيعُ عَنْ وَكْشٍ الْمَدَارَةُ اَلْاَنْفُ كَانِ الْقَوْمُ رِيْبُ جَمْرُوْنَ وَ لَعَنَهُمْ عَاوُ اِذَا تَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حَقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تَلْجِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا يَبِيعُ عَنْ وَكْشٍ اَلَا مَدَارَةُ

کے حق کو ادا نہ کر لیں۔

۱۹۲۵- ہم سے محمد بن حذیفہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے محمد بن فضیل نے

حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (تحریقی) اونٹوں (کا قافلہ) آیا ہم اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے، بارہ صحابہ کے سوا بقیہ تمام حضرات ادھر پہلے گئے، اس پر یہ آیت اتری کہ ”جب سوداگری یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔“ (کہ میں ابتداء اسلام کا واقعہ ہے اور اس کی توجہ پر پہلے گندہ پکڑی ہے) ۱۲۸۷- اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انہی پاک کلمے سے فرج کرو۔

۱۹۲۶- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیرہ نے

حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کا کھانا (غلہ وغیرہ) بشرطیکہ گھر کاٹنے کی نیت نہ ہو، خرچ کرے تو اسے اس خرچ کو کھانے کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کھانے کا اجر ملتا ہے، خواہ مخواہ کی ایسا ہی اجر ملتا ہے۔ ایک کا اجر دوسرے کی دہرے کم نہیں ہوتا۔

۱۹۲۷- محمد بن یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے

حدیث بیان کی، ان سے صمر نے، ان سے ہمام بن بیان کیا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کماٹی، اس کی اجازت کے بغیر بھی خرچ کرے تو اسے اللہ کے راستے میں (تو اسے) آدھا اجر ملتا ہے۔

۱۲۸۸- جو روزی میں کشادگی پاتا ہو۔

۱۹۲۸- ہم سے محمد بن یعقوب کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان

نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے

یُؤَدُّ ذِي الْحَالَةِ ۝ ۱۹۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْتُ عِيْرًا وَكَانَ خَلْفِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَأَنْقَضَ النَّاسُ إِلَّا رَأَيْتُ مَشْرَرًا جُلًّا فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَادَّارَ أَوْ اتَّجَارَةً أَوْ لَهْوًا أَوْ انْقَضَ إِلَيْهَا وَتَرَكْتُكَ قَائِمًا ۝

بَابُ ۱۲۸۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى انْفَقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ ۝

۱۹۲۶- عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ وَكَانَ لَهَا أَجْرُهَا يَمَآ أَنْفَقَتْ وَلَوْ فِيهَا بِمَا كَسَبَتْ وَلَهَا نَازِلٌ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ۝

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ ۝

بَابُ ۱۲۸۸ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الزَّوْجِ ۝

۱۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا

یہ مطلب نہیں کہ پورا اجر آدم آدھ ہو جاتا ہے، آدھا شوہر کے حصہ میں اور آدھا اس کی بیوی کے حصہ میں۔ پہلی والی حدیث سے بھی یہ غرضی مطلب نہیں کھانا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ شوہر جو کھانے والا ہے اس نے اس کا اصلی اجر بیوی کی بہ نسبت زیادہ ہو سکتا ہے ہر شخص کو اس کی نیت اور عمل کے مطابق اجر ملے گا اور ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کسی بھی کمی کا باعث نہیں بنے گا۔

حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کسادگی چاہتا ہو یا (زندہ رہنے کی) مہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

۱۲۸۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوصار خریداری کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ رِزْقَهُ أَوْ يُسَالَكَهُ فِي أَمْرٍ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ۝

بَابُ ۱۲۸۹ شِرَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّيِّبَةِ ۝

۱۹۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الرَّسُوْدِيُّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَأَيْنَاهُ يُرْعَا قَبْلَ حَيْدِهِ ۝

۱۹۳۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ أَبِي اليَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى شَعِيرَةً مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَأَيْنَاهُ يُرْعَا قَبْلَ حَيْدِهِ ۝

بَابُ ۱۲۹ حَسْبُ الرَّجُلِ وَعَمَلُهُ

۱۹۳۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ بِنْتُ الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَ

۱۹۲۹۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے خرید و فروخت میں رہن رکھنے کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسوٰد بن عاتش رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ (قیمت کی ادائیگی کے لئے) ایک مدت متعین کر کے خریدا اور اپنے لوہے کی ایک زہ اس کے یہاں گروی رکھی۔

۱۹۳۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط ابو الیسع بصری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوگی روٹی اور بگڑا ہوا خراب روغن رسالین کے طور پر لانے گئے آنحضرت نے اس وقت اپنا زندہ مدیر میں ایک یہودی کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھروالوں کے لئے جو قرض لیا تھا، میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو، حالانکہ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

۱۲۹۰۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کھانا اور کام کرنا۔

۱۹۳۱۔ ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو فرمایا، میرے قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے گھروان کی کفالت کے لئے ناکافی نہیں تھا، لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں، اس لئے آل ابو بکر اب انھیں کامال کھائے گی اور اس میں ان کا کادبار کہے گی۔

۱۹۳۲۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے لئے مزدوری کیا کرتے تھے، اور زیادہ محنت، مشقت کی وجہ سے، ان کے جسم سے ریسے کی بو آتی تھی اس لئے ان سے کہا گیا کہ کاش وہ غسل کر لیا کرتے ان کی روایت ہمام نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے۔

۱۹۳۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی، انھیں ثور نے، انھیں خالد بن معدان نے اور انھیں مقدم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ہوگی جو خود اپنے ہاتھوں سے کھا کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔

۱۹۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں مصری نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کماٹی کھاتے تھے۔

۱۹۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمان بن عوف کے مولیٰ ابی عبید نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو کڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر بچتا ہے اور اپنی روزی کھاتا ہے اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے یا بے اسے کچرے یا بے اسے۔

۱۹۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث

استخلف ابو بکر بن الصديق قال لقد علمت قومي ان حلفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اخي تشلت يا مري السليبين قسيما كل ال ابي بكر من هذا المال ويخبرني للمسلمين فيه

۱۹۳۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَنْفِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْزَاجٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ تَرَدُّوا هَتَمًا عَنْ هَتَمِهِمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۹۳۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ قَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ لَحْمًا قَطُّ خَيْرَ أَمْنٍ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ قَتْلِ يَدٍ إِنْ تَبَيَّ اللَّهُ وَادَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ قَتْلِ يَدٍ

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ الْكُمِ مِنْ قَتْلِ يَدٍ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْخُطَبُ أَحَدٌ كَهْمِ حُرْمَةٍ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَسْتَعْدَّ

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَكِّيَّةٌ

خَذْنَا جَسَاسًا مِنْ بَنِي عَزْوَجَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْ يَا خُذْ
أَحَدَكُمْ أَخْبَلَهُ خَيْرُهُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ النَّاسَ بِهِ

بَابُ الْإِشْرَاقِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ
فِي عِفَافٍ ۝

١٩٣٤. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْتَابٍ حَدَّثَنَا
أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمِعًا
إِذَا بَلَغَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى؛

باب (١٢٩٢) مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا .
 ١٩٣٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 ثَمَالُ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ جِرَاشٍ حَدَّثَهُ
 أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ تَلَقَّبَ الْمَلَكُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ
 قَالُوا أَعْيَلْتَ مِنَ الْغَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ أُمُّ فَنِيَاءٍ
 أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَسَّالٌ
 فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعٍ كُنْتُ
 أَيْسَرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظَرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ
 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ أَنْظَرُ الْمُوسِرَ وَاتَّجَاوَزُوا
 عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ أَبُو عَرَبٍ لِي أَنِّي هُنْدٌ عَنْ رَبِيعٍ فَأَقْبَلَ
 مِنَ الْمُوسِرِ وَاتَّجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ .

کیا کہ ان سے عبد الملک نے ربیع کے واسطے سے بیان کیا کہ اس روح درگزر کرتا تھا۔ اور نبیم بن ابی بنبر نے بیان کیا، ان سے ربیع نے کہ روح ہوتا، عند قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے درگزر کیا کرتا تھا۔

بَاب ١٢٩٣ مَوْزُ الْفَرْمِ مَعْسَرًا.

۱۳۹۰ خَلَدْنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بیان کیا، ان سے ہمام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی اپنی ریسوں کو لیتا ہے (اور ان میں لڑکی باندھ کر بیچتا ہے) تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے سوال کرنا چھڑتا ہے۔

۱۲۹۱۔ خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی

کسی سے اپنا حق مانگتے وقت اس کا اہر و دینیری نہ کر فی ہما بیے .

۱۹۳۷ء - ہم سے علی بن حبیہ اُخریٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر رحم کیا، جو بچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت (قرض و بیع و کما فیاضاً اور دسمعتاً سے کام لیتا ہے۔ ۱۲۹۲ - جس نے کھانے کا تے کو حملت دی۔

۱۹۳۸ء۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن جراح نے حدیث بیان کی اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور پوچھا کہ تم نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں روح نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے کیا کرتا تھا کہ وہ کھانے کمانے لوگوں کو (رجوان کے مقروض ہوں) جہلت دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں۔ بیان کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگزر کیا اور سختی نہیں کی۔ اور ابو مالک نے ربیعہ سے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے "میں کھانے کمانے کے ساتھ (اپنا حق لینے وقت) نرم معاملہ کرتا تھا اور تنگ دست کو جہلت دیتا تھا۔ اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے، ان سے عبد الملک نے اور ان سے ربیعہ نے بیان کیا۔ ابو عوانہ نے بیان

۱۲۹۳۔ جس نے کسی تنگدست کو حلیت دی۔

۱۹۳۶- ہم سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے

حدیث بیان کی، ان سے زید بنی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تاجر جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کوئی تنگ دست کا معاملہ آتا تو اپنے ملازموں سے کہہ دیتا کہ اس سے دگدر کر جاؤ، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) دگدر فرمائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس سے دگدر فرمایا (اور کوئی باز پرس نہیں کی)۔

بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُقَدِّمُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُسْكِرًا قَالَ لِيُعْتَابِرْهُ فَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْجَاوَهُمْ عَنَّا فَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بَابُ إِذَا بَيَّعَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكُنْ كُتْمًا وَلَصَحًا وَيُذَكَّرُ عَنِ الْعَدَاوَةِ بَيْنَ خَالِدٍ قَالَ كُتِبَ لِي الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا شَتَرِي مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاوَةِ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ كَذَلِكَ وَكَهْ خَبْنَةً وَلَا عَائِلَةً وَقَالَ قَتَادَةُ الْعَائِلَةُ الرِّقَاقُ وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِابْنِ رَاهِمٍ إِنَّ بَعْضَ النَّخَاسِينَ يُسَمِّي أَرِيَّ خُرَاسَانَ وَسَجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسٍ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سَجِسْتَانَ فَكَمْ هَلْ كَرَاهِيَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَجْعَلُ لِأَمْرِئِي بَيْعَةً سَلْعَةً يَفْلَحُ أَنْ يَكْهَادَ أَوْ لَا أَخْبَرَكَ

۱۲۹۴۔ جب خرید و فروخت کرنے والوں نے کوئی لاگ بیسٹ نہیں رکھی کوئی عیب نہیں چھپایا بلکہ ایک دوسرے کی خبر خواہی جانتے رہے۔ عداد بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر دی تھی (غالبا کوئی غلام بیچتے وقت) کہ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عداد بن خالد کو بھی، جس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بیچتا ہے کہ نہ اس میں کوئی عیب ہے، نہ کوئی بد یا غی ہے اور نہ غامک ہے (یعنی نہ چھپے والے نے کوئی عیب چھپانے کی کوشش کی ہے) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غامک، چوری، زنا اور بھاگنے کی عادت کو کہتے ہیں، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ بعض دلال (اپنے اصطبل کے) نام آری خراسان اور آری سجستان خراسانی اصطبل اور سجستانی اصطبل رکھتے ہیں، اور (دھوکہ دینے کے لئے) کہتے ہیں کہ فلاں جانور کبھی خراسان سے آیا تھا اور فلاں آج ہی سجستان سے آیا ہے، تو ابراہیم نے اس بات کو صحت

نیا وہ ناگواری کے ساتھ سنا۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ کوئی سودا بیچے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں کوئی عیب ہے خریدنے والے کو اس کے متعلق کچھ نہ بتائے

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَاحِبِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَمْرِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْإِجْبَارِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَّفَقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بَوْرِكَ لَمْ يَأْفِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كُتِمَا وَكُذِّبَا مُحِقَّتْ بَرَكَتُهُ بَيْعِهِمَا

۱۹۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صالح ابو خلیل نے، ان سے عبد اللہ بن حارث نے، انھوں نے حکیم بن حزام کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع کو ختم کر دینے کا) ہو تا ہے جب تک دونوں جراتہ ہوں با آپ نے (راہم) تفرقہ کے بجائے (حتی) تفرق فرمایا (مرا) انھوں نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول

دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی باس چھپائے رکھی یا جھوٹ کجی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۲۹۵۔ مختلف قسم کی کھجور ملا کر چھپنا۔

بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ الثَّمَرِ

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

يُحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا
لِنُرَى تَمْرَ الْجَنَمِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ الثَّمَرِ وَكُنَّا
نَبِيعُهُ مَا بَيْنَ بَصَاءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَصْلَيْنِ بَصَاءٍ وَكَأَصْلَيْنِ بَدْرُ هِمٍّ

بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَامِ وَالْجَزَارِ

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقُ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَكْنَى
أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِقَلَامٍ لَهُ فَصَابَ أَنْ يَصِلَ إِلَى طَعَامٍ
يَكْفِي نَفْسَهُ فَإِنِ أُرِيدَ أَنْ أَوْعِيَ النَّيَاقَ مِنَ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَةً فَإِنِ قَدْ عَرَفْتُ فِي
وَجْهِهِ الْبُؤْسَ فَذَمَّاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا أَقْدَرُ نَفْسًا فَإِنْ
وَسَّيْتُ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأُذِنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتُ أَنْ
يُزْجَعَ رَجَعَهُ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَوْفَيْتُ لَهُ

دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو واپس کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ مَا يَمْنَحُ الْكَذِبَ وَالْكَثَمَانِ

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مَحْبُورٍ حَدَّثَنَا

۱۲۹۶۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (عیب کو) چھپانے سے (برکت)

۱۹۴۳۔ ہم سے بدل بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حد

لہ یعنی جب مختلف قسم کی کھجور ایک میں ملا دی جائے گی تو ظاہر ہے کہ بعض اچھی ہوگی اور بعض اچھی نہیں ہوگی، تو کیا اس تفاوت کے باوجود اس کی بیع و فروخت اجازت ہوگی یا نہیں؟ امام بخاری اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس طرح کی کھجور کی بیع و فروخت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ کھجور اچھائی یا برائی جو کچھ بھی ہے، سب ظاہر ہے۔ البتہ ہم اگر کسی ٹوکے وغیرہ میں اس طرح رکھ دیں گے کہ خراب قسم کی کھجور تو اندر حصہ میں کر دی اور جو اچھی تھی وہ اوپر دکھانے کے لئے رکھ دی تو یہ صورت جائز نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک درہم، دو درہم کے بدلہ میں نہ بیچا جائے اسی طرح ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے بدلہ میں نہ بیچا جائے۔ اس کی بحث آئندہ آئے گی۔

۱۹۴۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں ربیعہ بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملا کر تین حصوں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچ جائیں گے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلہ میں نہ بیچ جائیں گے۔

۱۲۹۶۔ قصائیوں کے متعلق حدیث۔

۱۹۴۲۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریوں سے ایک صحابی جوئی کی کینٹ ابو ضعیب تھی، انشرف لائے اور اس پر غلام سے جو قصاب تھا فرمایا کہ میرے لئے انا کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے ساتھ اور آپ کے ساتھ اور چار آدمیوں کی دعوت کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ میں نے چہرہ مبارک پر بھوک کا اثر نمایاں دیکھا تھا۔ چنانچہ انھوں نے آنحضرت کو بلایا، آپ کے ساتھ ایک اور صاحب بھی آگئے تھے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک اور صاحب آگئے ہیں اگر آپ چاہیں تو انھیں بھی اجازت

۱۲۹۶۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (عیب کو) چھپانے سے (برکت) ختم ہو جاتی ہے۔

۱۹۴۳۔ ہم سے بدل بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حد

كُفِبَتْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَرِيجِ يُحَدِّثُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَمَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَ حَزْرَامٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْبَيْتَانِ بِالْخِيَامِ إِمَّا لَكُمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ عَنِّي
يَتَفَرَّقَانِ صَدَقَا وَبَيْنَهُمَا بَوْرُكٌ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا
وَرَأْنُ كُنْهٍمَا وَكَذَبُهُمَا وَحَقُّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

ہے اور اگر انھوں نے کچھ چھپائے رکھا یا جھوٹی بولا تو ان کے خرید

بِأَمْرِ اللَّهِ قُولِ لِلَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا
 اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ +
 ١٩٢٢ أَحَدٌ شَهِدَ أَنَّ مُحَمَّدًا ابْنُ أَبِي
 ذُؤَيْبٍ أَشَاحَ سَعِيدَ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ نَرَمَانٌ
 لَا يَبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالُ أَمِنْ خِلَالٍ أَمْ
 مِنْ خِزَامٍ +

بَارِئٌ (١٢٩٩) أَحَلَّ الرِّبَا وَشَهِدَ وَكَاتِبِهِ
وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا
يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِينَ يَتَعَبَّطُونَ
السُّيُوفَ مِنَ الْمِتْرِ وَالْكَتَبِ بِأَنَّهُمْ قَالُوا
إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ
وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَكَ مَوْعِدًا مِنْ
رَبِّهِ فَإِنَّهُ قُلُوبُهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى
اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ :

١٩٣٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَنْدَرُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّمْحِ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ
الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ

بیان کیا، ان سے قمارہ نے، کہ اگر کیریم نے ابوخیلیا سے سنا، وہ عبد اللہ بن حارث سے حدیث نقل کرتے تھے اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ کیریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے، جہاں تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، اگر کیریم فروغ کر دیں یا آپ نے (مالم تیفرق) کے بجائے (حتی تیفرق) فرمایا۔ پس اگر دونوں نے سچائی اختیار کی اور ہر بات کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی و برکت کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۲۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے ایمان والو! جو سود و سود کر کے مسک کھاؤ اور اللہ سے ڈرنے پر متوجہ نہ ہو، تم فلاں پانکھو

۴۴- ۱۹۔ ہم سے آدمؑ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئبؓ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن قیسؓ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس کی پروا نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے حاصل کیا ہے حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

۱۲۹۹۔ سود خور، اس ناگوار اور اسے لکھنے والا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں بالکل اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے جن نے پٹ کر حواس باختہ کر دیا ہو یہ حالت ان کی اس وجہ سے ہوگی کہ انہوں نے کہا خدا کہ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود لینا حرام کر دیا ہے پس جس کو اس کے رب کی نصیحت و موعظت پہنچی اور وہ باز آیا اور سود لینے سے (تو وہ جو کچھ پہلے نے چکایا ہے وہ اسی کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، لیکن اگر وہ باز نہ آیا بلکہ پھر بار بار اللہ کے حکم کے عدم تعمیل کو دہرایا تو وہ خود اپنے آپ کو اللہ کے خلاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو جہنم بھیجے گا اور وہ وہاں رہے گا۔) یہ اس میں جیشہ رہیں گے،

۱۹۴۵ء - ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے فائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (سورہ) بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھا اور فرمایا: "یہ سورہ تم پر نازل ہوئی ہے۔"

فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَّ الرَّجُلُ رَاكِعًا فِي الْقُمْرَةِ

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَرْحَلَةَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَمَّا فِي قُلُوبِهِمَا إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَأَمَّا لَمَّا أَتَوْا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَرَفٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَخَلَعَ سِلَاقَ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَانَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَمَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَرِيهِ رَجَمَ الرَّجُلَ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ قُرْآنٌ خَشِيتُ كَانَ قَبْعًا كَلَّمَكَ لِي جَرِيمٌ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَزِيحُ عَنْكَ كَانَ قُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ حِلُّ الرِّبَا

اللہ علیہ وسلم نے انھیں صحابہ کو مسجد میں سنایا، اس کے بعد شراب کی تجارت حرام ہو گئی تھی۔

۱۹۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بھی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جابر نے حدیث بیان کی، ان سے سمروہ بن جندب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات میں دو شخص دیکھے، وہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس لے گئے۔ پھر وہ دونوں پہلے یہاں تک کہ ہم ایک نواح کی نہر پر آئے، وہاں نہر کے کنارے ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے پیچ میں بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ نہر کے کنارے پر کھڑے ہونے والے کے سامنے پتھر تھے بیچ نہر والا آدمی آتا اور جو نہی وہ چاہتا کہ باہر نکل جائے فوراً ہی باہر والا شخص اس کے منہ پر پتھر کینچ بولے وہیں لوٹا دیتا تھا جہاں وہ پہلے تھا، اسی طرح جب بھی وہ نکلنا چاہتا کہ اس پر کھڑا ہوا شخص اس کے منہ پر پتھر کینچ مارتا تھا اور وہ جہاں تھا وہیں پر لوٹ آتا تھا۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے جو فرستے تھے) پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ نہر میں تم نے جس شخص کو دیکھا تھا وہ سود کھاتا تھا۔

بَابُ مَوْكِ التَّيِّبِ بِأَقْوَالِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْزَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ مِائَةُ مِائَةٍ أَمْوَالِكُمْ لَا تَطْلُمُونَ وَلَا تَطْلُمُونَ وَإِنْ كَانَ دُونُ مِائَةٍ فَتَطْلُمُوا إِلَى مِائَةٍ وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذِهِ آيَةُ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۰۔ سود دینے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور چھوڑ دو وصو بیانی ان رقموں کی جو باقی رہ گئی ہے سود سے، اگر تم ایمان والے ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کو اعلان جنگ ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اگر تم سود لینے سے توبہ کر چکے تو صرف اپنی اصل رقم اس طرح سے لو کہ نہ تم زیادتی کرو اور نہ تم پر کوئی زیادتی ہو اور اگر مقررہ تنگ دست ہے تو اسے جلدت دو، ادائیگی کی استطاعت ہونے تک، اور اگر تم یہ اصل رقم بھی چھوڑ دو (تنگ دست سے) تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا، کاش کہ تم اس بات کو جان سکتے کہ اس میں دنیا اور آخرت کی کتنی بھلائی ہے) اور اس دن سے ڈرو، جب تم سب خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹے جاؤ گے، پھر یہ شخص کو اس کے کیے ہوئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر رجزار اعمال ہیں کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نازل ہوئی ہے۔

۱۹۴۷ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا شُرَّازَةَ عَبْدَ أَحِبَّاءَ مَا فَسَّخْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْوَأْسِ وَثَمَنِ الْوَشْمَةِ وَثَمَنِ الْوَبَا وَثَمَنِ الْوَحْلَةِ وَثَمَنِ الْمَصَوَرِ ۚ

بَابُ ۱۳۱ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝

۱۹۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَلْفُ مُنْفَقَةٌ لِنِسْلِكَ مُمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ ۚ

بَابُ ۱۳۲ مَا يَكْفُرُ مِنَ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ ۝

۱۹۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهَوِيَ فِي السُّوقِ فَبَخَلَ بِاللَّحْدِ أُعْطِيَ بِهَا مَا كُمُ يُعْطَى لِيُؤْفَعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَزَلَّتْ أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيَّمَا نِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا ۚ

بَابُ ۱۳۳ مَا قِيلَ فِي الصَّوْغِ وَقَالَ

۱۹۴۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو ایک بچہ لگانے والا غلام خریدتے دیکھا۔ میں نے یہ دیکھ کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے، آپ نے گودنے والی اور گودنے والی کو (گودنا لگوانے سے)، سوویٹھ والے اور سود دینے والے کو (سود لینے یا دینے سے) منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

۱۹۴۸ - اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گنہگار کو۔

۱۹۴۸ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے کہ مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دوکان دار کی) قسم سے سامان تو جلدی یک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔
۱۹۴۹ - بیچتے وقت قسم کھانا، ناپسندیدہ ہے۔

۱۹۴۹ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں عوام نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن عبد الرحمن نے اور انھیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی، اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکا دینا تھا۔ اس پر یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلے میں بیچتے ہیں۔

۱۹۵۰ - سارے پیشے سے متعلق احادیث ظاہر نے ابن

لے بخاری ہی کی ایک روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ غلام خریدنے کے بعد اس کے پاس جو سامان پکھنا لگانے کا تھا اسے انھوں نے ٹٹو دیا تھا اور اس پر ان کے صاحبزادے نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس روایت میں کچھ اجمال ہے جس کی شرح دوسری روایت کرتی ہے۔ اور اس سے وجہ سوال کی مقبولیت بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجمہ الوداع کے موقع پر حرم کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اذخر (ایک خاص قسم کی گھاس) کا استثنا فرمادیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کاریگروں اور محروں کے لئے مفید ہے تو آپ نے اذخر کا استثنا کر دیا۔

۱۹۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ میں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی کرم اللہ نے فرمایا غنیمت کے مال سے میرے حصے میں ایک اونٹ آیا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نخس" سے دیا تھا۔ پھر جب میرا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کر کے لانے کا ہوا تو میں نے نبی فینقاع کے ایک سنار سے ملے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جمع کر کے) لائیں، کیونکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ اسے سناروں کے ہاتھوں بچکا اپنی شادی کے ولیم میں اس کی قیمت کو لگاؤں،

۱۹۵۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو با حرمت شہر قرار دیا، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی ایک دن پتہ لے کے لئے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس میں گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائی جائے صرف معترف (گمشدہ چیز کو) اصل مالک تک اعلان کے ذریعہ پہنچانے والا کو اس کی اجازت ہے۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول گھاس سے) اذخر کا استثنا کر دیجئے کہ یہ ہمارے سناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے کام آتی ہے تو آپ نے اذخر کا استثنا کر دیا، عکرمہ نے فرمایا، یہ بھی معلوم ہے کہ حرم کے شکار بھڑکانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی درخت کے سائے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ عبداللہ اب نے خالد کے واسطے سے اپنی

حاکم بن عیسیٰ عن ابی عتبیس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یختل خلاًھا وقال العباس الا اذخر فانہ لقیہم ویؤتہم فقال الا اذخر

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِي شَاةٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنِي شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ أَتِيَّ بِهَا طَعَمَ عَلَيَّهَا السَّلَامُ فَرَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدْتُ رَجُلًا مَوَافِقًا مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ أَنْ يَرْجِدَ مَعِيَ فَمَا لِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الْقَوَائِمِ وَاسْتَعِينُ بِهِ فِي رَيْسَةِ عُرْسِي

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَحِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا حَلَّتْ فِي سَاعَةِ مِثْلِهَا لَا يَخْتَلِي خَلَاهَا وَلَا يَفْضِدُ شَجَرُهَا وَلَا يَقْتَرِ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُطْهُهَا إِلَّا لِذَخِيرٍ لِمَا خَتَنَا وَلِسُقْفِيٍّ يُمُونَتَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِصْرَمَةُ هَلْ تَذَرِي مَا يَقْتَرِ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تَنْتَحِيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِمَا غَنَيْنَا وَقَبُوسُ نَاهٍ

اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے کہ رافعہ ہم سے سنا اور ہماری قبروں کے کام کی چیز ہے۔

۱۳۰۴ - کاری گرا اور بولہ کا ذکر

۱۹۵۱ - ہم سے حمید بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے،

ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے جناب رضی اللہ

عنه نے کہ میں دو جابلے میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا، عاصم بن دناک، پر میرا

قرض تھا میں ایک دن تقاضا کرنے گیا، اس نے کہا کہ جب تک تم محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے میں تمہارا قرض نہیں دوں گا میں نے

جواب دیا کہ میں آنحضرت کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ

تعالیٰ تمہاری عید نہ لے لے اور پھر تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، اس نے کہا

کہ پھر مجھے بھی جہلت دو کہ میں مرجاؤں، پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے

مال اور اولاد ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کروں گا، اس پر یہ آیت

نازل ہوئی، کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

۱۳۰۵ - درزی کا ذکر

۱۹۵۲ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

حمیروی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک

کو یہ کہنے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی دعوت میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ داعی نے دو ٹی اور شور با جس میں کدو اور گوشت پڑا ہوا

تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے قلعے پیاسے میں تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے

میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

۱۳۰۶ - نوبان کا ذکر

۱۹۵۳ - ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن

نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے کہا میں نے سہیل بن سعد رضی اللہ

عنه سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت "بردہ" کے کرائی، سہیل رضی اللہ

عنه نے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے، بردہ کسے کہتے ہیں کہا گیا کہ جی ہاں چادر کو

بَابُ الثَّامِنِ فِي ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَادِ

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

هَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارِ عَنْ

مُسَوِّدٍ عَنْ جَبَّارٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

وَصَعَانِي عَلَى الْعَاصِمِ ابْنِ إِزِيلَ بْنِ قَائِشَةَ

أَتَقَانَاءَ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ مَعَكَ يَمِينُكَ اللَّهُ

ثُمَّ بُعِثَ قَالَ وَغَنِي عَنِّي أَمْوَاتٌ وَأُبْعِثَ فَسَأَلَنِي

مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْبَضِيكَ فَذَلِكُ أَقْرَأُ لَكَ الَّذِي كَفَرْتَ

بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَوْ تَكُنْ مَالًا وَوَلَدًا أَطْلَعَمَ الْغَيْبَ

أَمْ أَتَقَعِدُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا

نازل ہوئی، کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

بَابُ الثَّامِنِ فِي ذِكْرِ الْخِيَّاطِ

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُوفَ أَخْبَرَنَا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي خِيَّاطٌ عَاثَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِمَنْعَةٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

فَدَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

ذَلِكَ الْمَكَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مُجْبِرًا وَمَرْفُوفًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَرَأَ نَيْبَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ

حَوَالِي الْقِصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ

يَوْمَئِذٍ

بَابُ الثَّامِنِ فِي ذِكْرِ الشَّاجِرِ

۱۹۵۳ - حَدَّثَنَا أَبِي بَنْ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا

الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَسْجُومٌ فِي حَاشِيَتِهَا

کہتے ہیں جس کے ماحیے بٹے ہوئے ہوتے ہیں، تو اس حدیث نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے یہ چار خود اپنے ہاتھ سے بھی آپ کو پہنانے کے لئے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا، جیسے آپ کو اس کی ضرورت ابھی ہو پھر آپ باہر تشریف لائے تو آپ اسی چادر کو ازار کے طور پر پہنے ہوئے تھے، حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، یا رسول اللہ! یہ مجھے دیدیجیے آپ نے فرمایا کہ لے لینا۔ اس کے بعد اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں بخوری دیر تک بیٹھے اور واپس تشریف لے گئے، پھر ازار کو طے کر کے ان صاحب کے پاس بجا دیا۔ حاضرین نے کہا کہ تم نے اس حضور سے یہ ازار مانگ کر اچھا نہیں کیا، کیونکہ تمہیں پہلے سے معلوم ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مسئلہ کے سوال کو رد نہیں کرتے، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میں تو صرف یہ چادر اس لئے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہے۔ رسول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ چادر ان کا کفن بھی بنی۔

۱۲۷۷- برقی

۱۹۵۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسازم نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں منبر کے متعلق پوچھنے آئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کے یہاں حجی فاجم بھی سہل رضی اللہ عنہ نے لیا تھا، اپنا آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھی غلام سے کہیں کہ میرے لئے کچھ کڑیوں کو جوڑ کر منبر تیار کر دے تاکہ لوگوں کو خطا اب کرنے کے لئے میں اس پر بیٹھا کروں پھر انہی اس خاتون نے اپنے غلام سے غائب کے جھاڑوں کی لکڑی کا منبر بنانے کے لئے کہا، پھر جب منبر تیار ہو گیا تو انہوں نے اسے آنحضور کی خدمت میں بھیجا۔ وہ منبر آنحضور کے حکم سے رکھا گیا اور آپ اس پر فوکش ہوئے۔

۱۹۵۵- ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز کیوں نہ بنوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرے پاس ایک بڑھی غلام ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تمہاری مرضی! بیان کیا کہ پھر منبر آپ کے لئے تیار ہو گیا۔ جمعہ کے دن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر بیٹھے جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا۔

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسِيتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكُونُ كَهَا فَأَخَذَهَا إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتَلِفًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَارًا لَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسَيْنَهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَهُ فَعَلُوا هَاتِمًا أَمْرًا سَلِيمًا إِنَّهُ يُقَالُ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتُ سَأَلْتُمَا رِيقًا لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَأَلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنُهُ

بَابُ النِّجَارِ ۱۹۵۴ أَحَدٌ شَأْنًا قَتِينَةً بَنِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَى رَجُلًا إِلَى سَهْلٍ بَنِي سَعِيدٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْيَنْبَرِ فَقَالَ يَقْتَضِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فَلَانَةٍ أَمْرًا قَدْ سَمِعْتُهَا سَلُّ أَنْ مَرَى غَلَامًا مِّنَ النَّجَّارِ يَفْعَلُ فِي أَفْعَادِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمْ إِذَا حُلُمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ يَفْعَلُهَا مِنْ طَرَفِ الْعَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَمَرْتُ سَلُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرْتُهُهَا فَوَضِعْتُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُونُ كَهَا لَقَدْ شَبَّهْتُكَ عَلَيْهِ فَإِنِّي غَلَامٌ رَجَاءُ قَالَ إِنْ شَبَّهْتُ قَالَ فَعَمِلْتُ لَهُ الْيَنْبَرِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

الْبُسْبُرِ الَّذِي مُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةَ الَّتِي كَانَ يُحْمَلُ بِهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَتَنْزِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَصَنَعَهَا إِلَيْهِ فَبَعَلْتُ تِلْكَ ابْنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ +

باب ۱۳۰۸ شِرَاءُ الْحَوَارِجِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَأَشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَ اشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا .

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِبَيْسِيَّةٍ وَرَهْنَةً وَرَمَاهُ .

باب ۱۳۰۹ شِرَاءُ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا فَهُوَ عَلَيْهِ هَدْيٌ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعِيرَيْنِ يَغْنِي جَمَلًا صَغِيرًا .

۱۹۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَغْنِيَا فَأَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرُ فَعَلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَى جَمَلِي وَأَمِينًا فَتَخَلَّفْتُ

تو اس کھجور کے تھے سے رونے کی آواز آنے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چھٹ جائے گی۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اسے پکڑ کر اپنے سے لگا لیا۔ اس وقت وہ تنا اس بچے کی طرح سکیاں بھرتا معلوم ہوتا تھا جسے چپ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے بعد وہ چپ ہو گیا، انھوں نے بیان کیا کہ اس کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے قریب جو ذکر اللہ ہوتا تھا وہ اسے سنتا تھا۔

۱۳۰۸ - ضرورت کی چیزیں خود خریدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا تھا۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مشرک بکریاں (بچے کے لئے) لایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک اونٹ خریدا تھا۔

۱۹۵۶ - ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گردی رکھوائی۔

۱۳۰۹ - گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری کسی نے گھوڑا یا گدھا جب خریدا تو بیچنے والا اسی پر سوار تھا، تو کیا اترنے سے پہلے بھی خریدنے والے کا اس پر قبضہ تصور کیا جائے گا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، اسے مجھے بیچ دو، آپ کی طرف ایک سرکش اونٹ سے تھی۔

۱۹۵۷ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کيسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر وہ میں تھا، میرا اونٹ تھک کر سست پڑ گیا ہے اس لئے میں پیچھے رہ گیا، پھر آپ اترے اور میرے اونٹ کو اپنی چھتری سے کچھ کے لگائے اور فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ میں سوار

بَابُ ۱۳۱۱ شَرَاءُ الرِّبْلِ الْهَيْمِ أَوْ الْأَجَرِ
الْقَائِمِ الْمُخَالَفِ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ قَالَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصَةَ رَجُلٌ بِاسْمِهِ قُوَيْسٌ وَ
حَاضَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ هَيْمٍ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَأَشْتَرَى
بِلَهْ الرِّبْلِ مِنْ شَرِيكَ لَهُ فَبَجَّاءَ إِلَيْهِ شَرِيكَهُ
فَقَالَ بَعْنًا تِلْكَ إِلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ بَعْنَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ
كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللَّهِ بِنِ عَمَرَ
فَبَجَّاءَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ شَرِيكِي بَا مَلِكٌ إِبْلَاهِي مَا أَوْكُم
يَعْرِفُكَ قَالَ فَاَسْتَفْهَهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْأَلُهَا
فَقَالَ وَغَهَا تَرْوِيئًا بِقَضَاءٍ رَأْسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى سَمِعَ سَفِيكَ
عُمَرُ ۱۰

متحدی نہیں ہوتے کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہونی چاہیے یہ سفیان نے عرو سے سنا تھا۔

بَابُ ۱۳۱۲ بَيْعُ السَّلَامِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَعَدَّةُ غِمَارِ بْنِ حُصَيْنٍ بَيْعُهُ فِي

الْفِتْنَةِ

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي
مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ قَالَ تَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاكَ يَفْعُو
وَرَأَا فَمُحَمَّدٌ الدَّارِعَ فَأَبْعَتْ بِهِ مَحْرَمًا فِي بَنِي
مُسْلَمَةَ فَإِنَّهُ لَا قَوْلَ مَالٍ تَأْتِلُتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

بَابُ ۱۳۱۳ فِي الْبَيْعِ الْمُسْلِكِ

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ بْنَ أَبِي مَوْسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ

۱۳۱۱۔ استسقا، اگر مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا؟ عام، جو صحیح

راستہ سے ہمیشہ جکتا ہے۔

۱۹۵۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

کہ عرو نے بیان کیا، یہاں (کہ میں) ایک شخص نو اس نامی تھا، اس کے پاس

ایک اونٹ تھا، استسقا، کامریض۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اس کے شریک

سے وہی اونٹ خرید لائے وہ شخص آیا تو اس کے شریک نے کہا کہ ہم نے وہ اونٹ

بیچ دیا۔ اس نے پوچھا کہسے بیچا؟ شریک نے کہا کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس

اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا، افسوس! وہ تو اب عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ

وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے شریک نے آپ کو ایک استسقا

کامریض اونٹ بیچ دیا ہے اور آپ سے اس کے مرض کی وضاحت نہیں کی۔ ابی

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے واپس لے لیا۔ بیان کیا کہ جب وہ اسے

لے جانے لگا تو ابی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا یہیں رہنے دو ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہیں (آپ نے فرمایا تھا کہ) لا عَدْوَى رِغْنِی بَرِاضِ

۱۳۱۲۔ فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کا فروخت عمران بن حصین رضی

اللہ عنہ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا پسند نہیں کیا تھا۔

۱۹۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،

ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن افلح نے، ان سے ابو قتادہ کے مولیٰ

ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم غزوہ حنین کے سال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے زہر عطا فرمادیا اور میں نے اُسے بیچ دیا۔ میں نے اس سے قبیلہ

بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ وہ پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے

بعد حاصل کیا تھا۔

۱۳۱۳۔ عطر فروش اور مشک فروش۔

۱۹۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد

نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے سنا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح اور نیک بختین اور غیر صالح

اور بسے ہنشین کی مثال، مشک بیچنے والے اور لوہار کی جھٹی کے ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور حاصل کرو گے، یا مشک ہی خرید لو گے، ورنہ کم انکم اس کی خوشبو سے تو ضروری غفلت ہو سکتی ہے۔ لیکن لوہار کی جھٹی، یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسے گی، ورنہ اس سے ایک ہدایت تو تعین ضرور ہوتی ہے گی۔

۱۳۱۴۔ پھنا لگانے والے کا ذکر۔

۱۹۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ملک نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھنا لگایا تو ان حضوروں نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انھیں دینے کے لئے کہا اور ان کے مالک سے کہا کہ ان کے خراج میں کمی کر دو۔

۱۹۶۳۔ ہم سے سعد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے جو عبداللہ کے بیٹے میں حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حکمہ نے اعدان سے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنا لگوا یا اور جس نے پھنا لگایا تھا اسے (اجرت بھی) دی۔ اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے۔

۱۳۱۵۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔

۱۹۶۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے

الْبَيْعَاتِ وَالْجَلِيسِ الشَّوْعِ مَحْشِلِ مَا حَبِيبِ الْمَسْكِ
وَعَبْدِ الْعَدَا لَا يَفْذَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمَسْكِ
أَمَّا كُشْتَرِيهِ أَوْ تَعْدُ رَيْعَهُ وَعَبْدُ الْعَدَا
يُحْمَرُّ بِذَلِكَ أَوْ تَوْبِكَ أَوْ تَوْبِكَ مِنْهُ يَنْبَغِي
خَيْشَتُهُ

بَابُ ذِكْرِ الْحَجَامِ

۱۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَافِلَةَ قَالَ قَالَ حَجَّجَةُ
أَبُو طَيْبَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَحْتَفُوا مِنْ
خَرَجِهِ

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا سَدُّودٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
نَافِلَةَ قَالَ اجْتَمَعَتِ الشُّيُخُ عَلَى أَنَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَيَّ
الَّذِي حَجَّجَهُ وَكَوْثَانَ حَزَامًا لَمْ يُعْطِ

بَابُ التَّجَارَةِ فِي مَا يُعْرَفُ

لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَفْصَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

لے خراج سے یہاں مراد زمین کا خراج نہیں ہے، بلکہ کسی عظمیٰ سے روزانہ جو مالک وصول کرتا ہے وہ یہاں مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ غلام اپنا آزادانہ کاروبار کرتے تھے لیکن اپنے مالکوں کو روزانہ یا ماہانہ انھیں کچھ دینا پڑتا تھا۔ اسی میں کمی کے لئے ان کے مالک سے آپ نے فرمایا تھا۔

۳۔ اصناف کے یہاں کسی چیز کو خرید لینے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ چیز خریدنے والے کی ملکیت میں آگئی۔ اب اس کے بعد اس کا استعمال بھی جائز ہے یا نہیں۔ یہ خرید و فروخت حد و بحث سے خارج ہے۔ اس اصول کی روشنی میں اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا بچا جس کا استعمال مردوں کے لئے ہائز نہیں تھا تو یہ بیع جائز ہے۔ یہ بحث ہی سرے سے علیحدہ ہے کہ خود اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں، یہ تو خریدنے والا دیکھے گا کہ خود اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، ممکن ہے وہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا خرید رہا ہو یا کوئی اور ضرورت ہو۔ اس سلسلے کی بعض تفصیلات انشاء اللہ آئیں گی۔

حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشم کا حلہ بیچا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اسے ایک دن پہنے ہوئے تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں۔ جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا تاکہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ یعنی بیچ کر۔

۱۹۶۵- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گد خریدی جس میں تصویر تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جو نبی اس پر پڑی، آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر جو ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم میرا قصور کیسے؟ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ یہ گد کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپؐ ہی کے لئے خرید لیا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹھیک لگائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اس طرح کی تصویر رکھنے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس کی تخلیق کی، خدا اسے زندہ بھی کر دکھاؤ! آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں فرستے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

۱۳۱۶- سامان کے مالک کو قیمت متعین کرنے کا زیادہ حق ہے۔

۱۹۶۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اسے بنو نجار اپنے باغ کی قیمت متعین کر دو۔ آنحضورؐ اسے مسجد کے لئے خریدنا چاہتے تھے اس باغ میں کچھ توہیرا نہ تھا اور کچھ حصے میں کجور کے درخت تھے۔

۱۳۱۷- اختیار کب تک صحیح ہوگا۔

۱۹۶۷- ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نے خبر دی

نبی عمر عن ابيه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمر بخله خبير او سكر او قراها عليه فقال اني لم اذن بها الا لئلا تلبسها انما يلبسها من لا خلاق له انما بعثت اليك لتستمتع بها يغني تينها

۱۹۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارْفَعِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ كَمُرَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ اِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذْنَبْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَالَ طَيْرٌ الْفَرْقَةَ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَعُدَّ عَلَيْهَا وَقَدْ سَدَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُؤْمَرُ الْفِيمَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخِيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ صَاحِبِ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسُّؤْمَرِ

۱۹۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا النُّوَّاسُ عَنْ أَبِي الشَّيَاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَا مَثْوُونِي بِحَاطِطِكُمْ وَبَنِي حَرْبٍ وَنَحْلٍ

بَابُ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ ۱۹۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کہا کہ میں نے یہ بھی سنا، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کی جبت تک وہ جلد نہ ہوں اختیار ہوتا ہے، یا بیع میں اختیار کی شرط کے مطابق اختیار ہوتا ہے) نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کوئی بھی چیز خریدتے جو انہیں پسند ہوتی تو فریق ثانی سے جدا ہو جاتے تھے تاکہ اختیار باقی نہ رہے

قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ تَائِفَ عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا الْمُسْتَايِعِينَ بِالْخِيَارِ فِي بَيْنِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونِ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ تَائِفٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يَعْجِبُهُ فَأَرَادَ صَاحِبَهُ :

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا خُفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَمِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعُ بَيْنَ بَيْنَيْنِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَنَرَاهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ قَدْحَةَ مَرَّةً فَكَانَتْ ذَلِكَ لِأَبِي الشَّيْخِ فَقَدْ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَمِيلِ كَمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤَنِ بْنُ أَحْمَدَ بِإِسْنَادٍ هَذَا هَذَا

بِأَسْنَادٍ (۱۳۱۸) إِذَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فِي الْخِيَارِ حَلٌّ يَجُوزُ الْبَيْعُ :

۱۹۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو الخلیل نے، ان سے عبد اللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جلد نہ ہوں، اختیار ہوتا ہے، احمد نے یہ زیادتی کی کہ ہم سے بہز نے حدیث بیان کی کہ ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابو التیاح کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی تھی تو میں بھی اس وقت ابو الخلیل کے ساتھ تھا۔ ۱۳۱۸۔ اگر اختیار کے لئے کسی وقت کی تعمین نہ کی تو کیا بیع جائز ہوگی۔

ملہ متعلقہ صفحہ گذشتہ میں بیان اختیار سے مراد خرید و فروخت کا وہ اختیار ہے جس کے تحت کسی سامان کی خریداری کے بعد خریدنے والے کو اس کے واپس کرنے کا یا بیچنے والے کو اس کو واپس لینے کا اختیار باقی رہتا ہے، اصناف کے یہاں سب سے پہلے درجہ میں تو اختیار ہے قبول کا، یعنی بیع کرنے والوں میں سے ایک فریق نے سامان کی قیمت لگائی، اب جب تک دوسرا فریق اسے قبول نہیں کرتا یہ خرید و فروخت نافذ نہیں ہو سکتی گویا اس باب میں نفاذ کے لئے ضروری ہے فریقین کا ایجاب و قبول، ایجاب و قبول کے بعد کسی خاص وجہ کے بغیر جن کا ذکر آئندہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ آئے گا، فریقین میں سے کسی کو اس کے رد کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض ائمہ کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک اور اختیار بقول ہے اور اس کا نام ہے "خیار مجلس" یعنی جو یہی طرح نفاذ کے لئے ان کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بھی ضروری ہے ورنہ جب تک دونوں اسی جگہ موجود ہوں جہاں یہ خرید و فروخت ہوئی تھی تو اس کے بیع کو فسخ کر دینے کا بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی اختیار کی بحث اس موقع پر کرنا چاہتے ہیں۔ "خیار مجلس" بعض ائمہ کے یہاں ضروری ہے۔ لیکن نیچے جو احادیث آ رہی ہیں ان سے واضح طور پر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی چیز دل کو بھی لگتی ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا اور فریقین کسی نتیجہ پر راضی ہو گئے تو آپ بیع کے نفاذ میں کوئی تاثر نہ ہونا چاہیے۔ ایک جملہ ہے حدیث میں "ما لم يتفرقا" جب تک دونوں جلد نہ ہوں، اصناف کی طرف سے یہ جواب ہے کہ "تفرقا" سے مراد یہاں ایجاب و قبول کے الفاظ کا ختم ہو جانا ہے گویا کلام سے جدا ہونا مراد ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا تو فریقین ایک دوسرے سے کلام کے اعتبار سے جدا ہو گئے کلام عرب میں اس لفظ کا استعمال اس مفہوم میں آتا ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے۔ اس لئے مفہوم وہی ہوا کہ ایجاب و قبول تک اختیار باقی رہتا ہے اس کے بعد نہیں۔

۱۶۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرَاوِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ تَأْنِمْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُولَا أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبِهِمُ الْآخَرُ وَبَيْنَمَا قَالَا أَوْ يَحْكُمُونَ بَيْنَهُ خِيَارًا ۖ

میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہے کہ پسند کرو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے دروازہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ یا اختیار کا شرط کے ساتھ بیع ہوگا۔

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن نید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے تانم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے (دونوں فریق کو بیع فریق کر دینے کا) اختیار اس وقت تک ہے جب تک وہ جملہ ہو جائیں یا فریقین میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہے کہ پسند کرو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے دروازہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ یا اختیار کا شرط کے ساتھ بیع ہوگا۔

۱۶۷۰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ تَسَاوَدَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دُبَيْنًا بَوْرًا فَلَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا أَنْ لَدَّ بَا وَكُنَمَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ۖ

۱۶۷۰۔ جب تک خریدنے اور بیچنے والے جملہ ہو جائیں انہیں اختیار باقی رہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ، شریح شعبی، طاؤس، عطاء، اور ابن ابی ملیکہ رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۱۶۷۰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ تَسَاوَدَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دُبَيْنًا بَوْرًا فَلَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا أَنْ لَدَّ بَا وَكُنَمَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ۖ

۱۶۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ تَأْنِمْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُبْتَاعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا

۱۶۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں جہان نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے صالح بن خلیل نے خبر دی، ابن عبد اللہ بن حارث نے، کہا کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے جملہ نہ ہو جائیں انہیں اختیار باقی رہتا ہے۔ اب اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور ہر بات صاف صاف واضح کر دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر انہوں نے کوئی بات چھپائی یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۶۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں تانم نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے، دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے، اپنے فریق کے معاملہ میں، کہ بیع کو فریق کر دے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ مجلس کا اختیار جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں واجب ہے اور احناف کے یہاں مستحب، بیع و شرا کے بعد باقی رہتا ہے لیکن اگر فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے فریق سے اسی خرید و فروخت کی مجلس میں یہ کہہ دے کہ اب بات ختم کر دو اور جو معاملہ ہو چکا ہے اس پر مہر ثبت کر دو تو اختیار مجلس اس سے ختم ہو جاتا ہے۔ ثواب کے یہاں یہی صورت ہے۔ پھر حدیث کا ایک جملہ اور نقل کیا کہ اکثر یہ بھی فرمایا کہ اگر بیع میں پہلے ہی سے اختیار کی شرط لگادی گئی تب بھی بیع اسی شرط کی رعایت کے ساتھ درست ہوگی۔ خیال شرط کے لئے مستقل باب آئندہ آئے گا۔

بِیْعَ الْخِیَارِ، جب تک وہ ایک دوسرے سے جہان ہو جائیں، اور وہ بیع اس سے مستثنیٰ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی سے لگا دی گئی ہو کہ اس میں شرط کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

بَابُ (۱۳۲۰) إِذَا اخْتَارَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، ۱۳۲۰۔ اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا تو بیع کا نفاذ ہو جائیگا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا لَجَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَبَيَاعًا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا ذَكَرَ يَتَرُكُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جہا ہو گئے اور بیع سے کسی فریق نے بھی انکار نہیں کیا تو بھی بیع نافذ ہو جائے گی۔

بَابُ (۱۳۲۱) إِذَا كَانَ الْبَايِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ، ۱۳۲۱۔ اگر بائع کے لئے اختیار باقی رکھا گیا تو بیع نافذ ہو سکے گی۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا لَا بَيْعَةَ الْخِيَارِ، ۱۹۷۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بھی خریدنے اور بیچنے والے میں اس وقت تک بیع نہیں ہوتا جب تک وہ جہان ہو جائیں (یعنی) ایجاب قبول دونوں طرف سے نہ ہو جائے، البتہ وہ بیع جس میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا لَجَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَبَيَاعًا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، ۱۹۷۴۔ محمد سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے جہان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابو حنبل نے، ان سے عبد اللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حمزہ امی نے کہ نبی کریم

ل پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جہا ہونے سے احناف کے یہاں مراد، فریقین کا ایجاب قبول ہے۔ لیکن شوافع اس سے خیالِ فلس کا ثبوت کرتے ہیں۔ وہ حقیقت ہمارے یہاں فلس کا کوئی اختیار ہی سرے سے نہیں۔ ابتدائی مرحلہ تو ہے قبول کا، ایک فوقی نے جب کہہ دیا کہ میں اپنی چیز اتنی قیمت پر دیتا ہوں یا تمہاری چیز اتنی قیمت پر لیتا ہوں، اب رہ جاتا ہے سوال فریق ثانی کا کہ وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہیں اگر اس نے قبول کر لیا تو پھر فلس کے اختیار کو باقی رکھنے کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ احناف کے یہاں اور دوسرے اختیارات ہیں۔ مثلاً کوئی شرط لگا دی جو بیع کے خلاف نہیں تھی یا بے دیکھے کوئی چیز خرید لی تو دیکھنے کے بعد بیع کے فسخ کا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی عیب نکل آیا اس صورت میں بھی بیع فسخ کی جاسکتی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ ہمارے ہوں اختیار ہوگا (بیع فسخ کرنے کا) ہمارے بیان کیا کہ میں نے اپنی کتاب میں (جس میں شیوخ سے سنی ہوئی احادیث وہ نقل کیا کرتے تھے) یہ پایا کہ اگر کوئی فریق (تین مرتبہ اپنی پسندیدگی کا اعلان کر دے) (تو مجلس کا مذکورہ اختیار ختم ہو جاتا ہے) پس اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور بات صاف صاف واضح کر دی تو انھیں اس کی بیع میں برکت ملتی ہے۔ اور اگر انہوں نے جھوٹی باتیں بنائیں اور (کسی عیب کو) چھپایا تو وہ ایک فائدہ مند حاصل کر لیں گے لیکن ان کی بیع میں برکت نہیں ہوگی (جہاں نے) کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث سے سنا کہ یہی حدیث وہ حکیم بن حزام سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔

اَمَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْجَمْعِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا
قَالَ هُمَا مَرَّحَمَتٌ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ ثَلَاثَ مَوَازِي قِيَانِ
صَدَقَ قَاوِمَيْنَا بَوْرِي كَهَمَاتِي بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَذَبَا
وَكُنْتَا قَعْسَى أَنْ تَرِيَعَا رِبْهًا وَيَتَحَقَّا بَرَكَةً
بَيْنَهُمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هُمَا مَرَّحَمَتَا أَبُو الشَّيْخِ أَنَّ
بَيْعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يَحْدِثُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۱۳۲۲- ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور بعد اوتے سے پہلے ہی کسی کو بہرہ کر دی پھر بیچنے والے نے خریدنے والے کو اس پر ٹوکا بھی یا کوئی غلام خرید کر اسے (بیچنے والے کی موجودگی میں ہی) آزاد کر دیا۔ طاؤس نے اس شخص کے متعلق کہا جو (فریق ثانی کی) رضامندی کے بعد کوئی سامان اس سے خریدے اور پھر اسے بیع کر دے کہ یہ بیع نافذ ہو جائے اور اس کے نفع کا بھی وہی منتفی ہوگا۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے اور مرکب و اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، اکثر وہ مجھے مغلوب کئے سب سے آگے نکل جاتا لیکن عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے واپس کر دیتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نہیں یہ اونٹ مجھے بیچ دو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اونٹ تمہارا ہی کا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں، مجھے یہ اونٹ بیچ دو۔ پھر پھر عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اونٹ بیچ دیا اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا، عبداللہ بن عمر اب یہ اونٹ تمہارا ہو گیا جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ حدیث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غریب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ

بِأَنَّ (۱۳۲۲) إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَأَوْحَتْ مِنْ
سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَّفَقَا وَلَمْ يَكُنِ الْبَايِعُ
عَلَى الشِّرْيِ أَوْ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَمَّا غَتُّهُ وَ
قَالَ حَاوِسٌ فَيَمْنُ يَشْتَرِي السَّلْعَةَ عَلَى
الرِّمَالِ لَمْ بَاعَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَّفَقَا لَهُ وَ
قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو
عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ
صَغِيرٍ لِعَمْرٍو فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ
أَمَّا الْقَوْمُ فَيَكْرِهُونَ عَمْرُو وَيُرِيدُونَ أَنَّهُ
يَتَقَدَّمُ فَيَكْرِهُونَ عَمْرُو وَيُرِيدُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بَعِينِي قَالَ
هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَغْنِيهِ قَبَاعُهُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ يَا
عَبْدَ اللَّهِ بَنَ عَمْرٍو فَصَنَعُ بِهِ مَا شِئْتُ قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَعَثَ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی وادی قریٰ کی زمین، ان کی خیر کی زمین کے بدلہ میں بیچی تھی۔ پھر جب ہم نے بیع کر لی تو میں اگلے پاؤں ان کے گھر سے اس خیال سے باہر نکل آیا کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دیں، کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ بیچنے اور خریدنے والے کو (بیع فسخ کرنے کا) اختیار اس وقت تک ہوتا تھا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جاتے تھے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہماری خرید و فروخت پوری ہو گئی اور میں نے عرض کیا تو معلوم ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نقصان میں رہے، کیونکہ (اس تبادلہ کے نتیجے میں، میں نے ان کی سابقہ زمین سے) انھیں زمین دن کی مسافت ہزاروں شہود کی طرف کر دیا تھا اور انھوں نے مجھے (میری مسافت کم کر کے) مدینہ سے صرف نین دن کی مسافت پر لایا تھا۔

مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ مَالًا بِأَوْدَى
بِمَالٍ لَهُ بَعِيَتْهُ كُلَّمَا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى
عَقْبِي حَتَّى تَصْرَفَتْ مِنْ بَيْتِهِمْ خَشْيَةً أَنْ
يَرَادَ فِي الْبَيْعِ وَكَانَتْ السَّنَةُ أَدْنَى
الْمُتَبَايِعِينَ بِالْخَيْرِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا فَجِبْتُ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ إِلَى
قَدْ بَعِثْتُهُ بِأَيِّ سُقْتُهُ إِلَى أَرْضٍ مُسَوَّاةٍ
بِثَلَاثِ لَيَالٍ وَ سَأَفِي إِلَى الْمَدِينَةِ
بِثَلَاثِ لَيَالٍ ۝

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِذَا عَرَفِي

۱۳۲۳۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے۔

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آنحضور ص نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کیا کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "دھوکہ کا کوئی نہ ہو"۔

۱۹۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ يُخَذَّمُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا تَبَايَعْتَ فَقُلْ
لَا خِلَابَةَ ۝

حاشیہ گذشتہ صفحہ۔ یہ زمین انہیں رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ خیار مجلس کے سلسلے میں اصناف کے نہیں بلکہ بڑی سز تک شوافع کی حمایت میں ہیں لیکن اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مسلک میں شوافع سے زیادہ تو سب سے شوافع کے یہاں خیار مجلس کو ختم کرنے کی صرف دو ہی صورتیں تھیں، یا فلفی ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا پسند کر لینے کی آخری بات کر لیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں تھی، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک تیسری صورت بھی اس اختیار کو ختم کرنے کی بیان کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بیچنے والے کی موجودگی میں خریدنے والے نے اپنی خریدی ہوئی چیز میں کوئی تصرف کیا مثلاً اس خریدی ہوئی چیز کو بیکر دیا یا غلام تھا اور اسے آزاد کر دیا، بیچنے والا بھی اسی مجلس میں موجود اور کوئی اعتراض نہیں کرتا تو اس سے بھی خیار مجلس ختم ہو جاتا ہے۔ گویا امام بخاری کا مسلک اس مسئلے میں اصناف اور شوافع کے درمیان میں ہے۔

۱۔ پہلے بھی گذر چکا کہ اصناف کے یہاں یہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہ عام حالات میں مستحبات پر اتنی شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے جیسے وہ فرض یا واجب ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر جو طرز عمل اختیار کیا اس سے بھی مترشح ہی ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۳۲ (مَا جَعَلَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ
قَيْنَقَاعَ وَقَالَ أَلَسْنَا قَالِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَوْ لِي
عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ أَلِهَافِي الصَّفْقِ
بِالْأَسْوَاقِ

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
ثَامِعِ بْنِ جَبْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو الْجَيْشُ
بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا ابْنِدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ
يُخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ يَخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ
أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يَخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ
وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يَبْتَغُونَ عَلَى بَنَاتِهِمْ

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْهُ أَحَدَكُمْ فِي جَمَاعَةٍ
تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُورَتِهِ وَبَيْنَتِهِ بَضْعًا وَعَشْرِينَ
وَرَجْعَةً وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا اتَوْا مَا أَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ
أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَنْهَرُونَ إِلَّا الصَّلَاةَ
لَمْ يَخْطِ خَطْوَةً إِلَّا مَرَّ فِيهَا رَجْعَةً أَوْ حَطَّتْ عَنْهُ
بِهَا خَطِيئَةٌ وَاللَّيْكَةِ تَعْلَى عَلَى أَحَدِكُمْ مَا
دَامَ فِي مَصَلَاةٍ الَّتِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
اللَّهُمَّ أَرْحَمَهُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يَبْذُ فِيهِ

۱۳۲۴۔ بازاروں کا ذکر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس
میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے انصاری بھائی نے) کہا کہ ہاں سوق
قینقاع ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، مجھے بازار (کا راستہ) بتادو اور عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا تھا کہ مجھے بازار کی خرید و فروخت نے غافل رکھا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے محمد بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل
بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوید نے، ان سے ثامع بن جبر
بن مطعم نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک لشکر، کعبہ پر فوج کشی کریگا، جب وہ
مقام پیدا پر پہنچے گا تو انہیں شروع سے آخر تک زمین میں وضو دیا جائے گا۔
عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! شروع سے آخر تک
کیونکر وضو دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو
ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، شروع سے آخر
تک وضو دیا جائے گا، پھر اپنی نیوٹوں کے مطابق ان کا سفر ہوگا۔

۱۹۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان
کی، ان سے اعمش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ کسی
کی نماز، بازار میں یا اپنے گھر میں (تہا) نماز پڑھنے سے تقریباً بیس گنا ثمرہ کم ہوتی
ہے (ثواب کے اعتبار سے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے
اس کے تمام حسن و اولیٰ کی رعایت کے ساتھ، اور پھر مسجد میں صرف نماز کے
ارادہ سے آتا ہے، نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے مسجد لے جانے کا باعث
نہیں بنتی تو جو بھی قدم وہ اٹھاتا ہے۔ اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے
یا اس کی وجہ سے ایک گناہ اس کا معاف ہوتا ہے، جب تک ایک شخص اپنے
اس محل پر بیٹھا رہتا ہے جس پر اس نے نماز پڑھی تھی تو ملائکہ برابر اس کے

گذشتہ حاشیہ سے سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کے کہنے سے وہ کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہ کی ہے بعض اکابر نے
لکھا ہے کہ یہاں خیال شرط مراد ہے یعنی ان انہیں ان الفاظ کے تین دن کا اختیار ہو جاتا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہیں کوئی بات نظر آئے تو وہ سامان
واپس کر سکتے تھے۔

وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ قَامَ تَابَتِ الصَّلَاةُ تَغِيْبُهُ ۖ
رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل، اے اللہ
اس پر رحم فرما، یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک وہ وضو توڑ کر نہ نیتوں
کو تکلیف نہ پہنچائے یعنی دیر تک بھی آدمی نماز کی وجہ سے رکار نہ بنا ہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

۱۹۷۸۔ ۱۹۷۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بازار میں
تھے کہ ایک شخص نے کہا، یا ابا القاسم! نبی کریم اس کی طرف متوجہ ہو گئے، کیونکہ
آپ کی کنیت بھی ابو القاسم ہی تھی، اس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو اس
کو بلا یا تھا، ایک دوسرے شخص کو جو ابو القاسم ہی کنیت رکھتا تھا، آنحضرت
نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو، کیونکہ آپ اپنے اسم مبارک میں منفرود تھے لیکن کنیت بہت سے لوگوں کی
ابو القاسم تھی)

۱۹۷۹۔ ۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
مُرْهَبُ بْنُ هَبِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْقَاسِمِ قَالَتْ لَنَفْتِ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَمْ أَغِيْبَ قَالَ سَمُّوا يَا سَعْدِي وَهَذَا كُنْتُمْ
بُكِّنْتُمْ ۖ

۱۹۷۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ ایک شخص نے بقیع میں (جبکہ آنحضور بھی وہیں موجود تھے، کسی کو
پکارا، اے ابو القاسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہو گئے
تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، آنحضور نے اس کے بعد
فرمایا کہ میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو۔

۱۹۸۰۔ ۱۹۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن یزید نے، ان سے نافع بن حمیر بن مطعم
نے اور ان سے ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے، نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات
کی اور نہ میں نے آپ سے، اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے پھر

۱۹۸۰۔ ۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ حَمِيرِ
بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَأْفَةِ النَّهْكَ لَا يَكِلُنِي وَهَذَا
كَلِمَةُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَجَلَسَ بِفَيْتَاوِ

لہ اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جس کی ان کے دلوں میں عظمت ہوتی اور وہ اسے اپنے میں بڑا سمجھتے، اس کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ ہمیشہ کنیت سے یاد کرتے
تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت بعض دوسرے اصحاب کی بھی تھی۔ البتہ نام میں آپ منفرود تھے، اس لئے آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ
میرا تو تم لوگ نام ہی لے لیا کرو، کنیت کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ یاد رہے کہ آنحضور نے اس حدیث میں کنیت سے جو منع فرمایا ہے وہ صرف آپ کے
عہد مبارک کے لئے خاص ہے آپ کی وفات آپ کی کنیت سے آپ کو یاد کرنا جائز ہے کیونکہ مانعت کی اصل وجہ باقی نہیں رہی، خود صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین بعد میں آپ کا ذکر کرتے وقت آپ کی کنیت کا استعمال کرتے تھے، اس باب میں حدیث کا اس لئے ذکر ہوا کہ اس میں آپ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے بازار جانے کا ذکر ہے۔

روا پس ہوئے اور (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا ، وہ پاجامہ (حسن رضی اللہ عنہ کو اندازہ محبت یہ کہا تھا) کہاں ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً آپ کی خدمت میں نہ آسکیں ، میں نے خیال کیا ، ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو کرتا وغیرہ مہنا رہی ہوں یا تھلا رہی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑتے ہوئے آئے آنحضرتؐ نے انھیں سینے سے لگایا اور پیار کیا ، پھر فرمایا ، اے اللہ اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہو۔ سفیان نے کہا کہ عید اللہ نے مجھے خبر دی ، انھوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انھوں نے وتر صرف ایک رکعت پڑھی۔

بَيِّنَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ اَنْتُمْ لَعَنَهُ فَحَمَسَتْهُ يَشِيْطًا فَظَنَنْتُ اَنْهَا تَلِيْسُهُ سَيِّئًا اَوْ نَفْسُهُ قَبِيْءَةٌ تَسْتَدُخِّلِي عَائِقَهُ وَكَبَلَهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبِّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سَفِيْنٌ قَالَ عُصْبِدُ الْمَلِكِ الْخَبْرِيْ اَنْتَ تَرَايَ نَافِعَ ابْنِ جُبَيْرٍ اَوْ تَرَبَّرَكَعِيْ ۝

۱۹۸۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْهِمْ بَنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ كَاوْا اَيُّتَرَوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرِّضَخَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْبَعُ عَلَيْهِمْ مِنْ يَمْنَعُهُمْ اَنْ يَسْبِعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقَلُوْا حَيْثُ يَبَاْعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبَاْعَ الطَّعَامُ اِذَا اشْتَرَاوْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفُوْهُ ۝

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قَلْبُكُ حَدَّثَنَا هِرَاقُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَابْنَ الْعَاصِ قُلْتُ اخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَارِيْخِ قَالَ اَجَلُ وَالْمَدَارِسُ لَكُمْ مَوْفٍ فِي التَّوَارِيْخِ يَبْغِضُ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَأْتِيْهَا

۱۹۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو ضمہ نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ صحابہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غلہ قافلوں سے خریدتے تو آنحضرتؐ ان کے پاس کوئی آدمی بھیج کر ، وہیں پر جہاں انہوں نے غلہ خریدنا ہوتا ، اس غلہ کو بیچنے سے منع فرمادیتے اور اسے وہاں منتقل کر کے بیچنے کا حکم موتا جہاں عام طور سے غلہ بکتا تھا۔ کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ۱۳۲۵۔ بازار میں خود غلہ پر ناپسندیدگی۔

۱۹۸۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت تورات میں آئی ہے ، اس کے متعلق مجھے کچھ بتائیے آپ نے فرمایا ، ہاں ! سجدہ آپ کی تورات میں بعینہ بعض وہی صفات آئی ہیں

۱۔ اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں ، بعض میں ہے کہ جہاں غلہ خریداجاتا وہاں سے منتقل کرنے کا حکم ہوتا تھا۔ بعض حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اس پر پوری طرح قبضہ کرنے سے پہلے اس میں کسی قسم کے تصرف سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ بخاری ہی کی اس حدیث کی آخری روایت میں ہے۔ بعض روایتوں میں صرف قبضہ کرنے کا حکم ہے۔ ان تمام روایتوں کا قدر مشترک یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والے سے سامان کا یا جو چیز بھی خریدی گئی ہے ، تخلیہ کر دے۔ اب اس کی صورتیں مختلف ہوں گی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ زمین اگر کسی نے خریدی تو اسے اپنے قبضہ میں لانے کی ایک الگ شکل ہوگی جس کا مدار عرف عام پر ہے درحقیقت اس روایت میں غلہ کے منتقل کرنے کا حکم احتیاط کے خیال سے ہے کہ جہاں خریداجا وہیں بیچنا شروع کر دینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا ، بلکہ بیچنا وہیں چاہیے جہاں عام طور سے اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔

النَّبِيِّ إِنْ أَمَرَ سَلْتِكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا فَخَبَرْنَا
لَا وَتَلَيْنَا أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَنْ سَأَلَ سَمِعْتِكَ الْمَوْجِلَ
لَيْسَ بِفَيْضٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَذْفَعُ
بِالسَّيْئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَغْفِرُهُ
اللَّهُ حَتَّى يَتَّخِذَ بِهِ أَلَمَةً أَلْوَحَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا
إِلَهُ إِلَّا وَيَقْتَضِيهَا آمِنًا غَمِيمًا إِذَا فُتِنًا وَقُلُوبًا
مُغْلَقًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَ
قَالَ سَمِعْتُ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ
كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ سَيْفٌ أَغْلَفَ وَتَوْسٌ غُلْفَاءُ وَ
مَرْجُلٌ أَغْلَفَ إِذَا كُنَّ يَكُنُّ مَغْتَانَا

جن سے آپ کو قرآن میں خطاب کیا گیا ہے (وہ صفحاہ یہ ہیں)؟ نبی اکرم
نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے
والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام مستحکم رکھا
ہے، تم نہ بدخود ہو نہ سخت دل اور بازاروں میں شور مچانے والے وہ (میرا بندہ)
اور رسول (برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا، بلکہ معاف کرے گا اور مسکندہ کرے
گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک کہ اپنی
برکہ و قوم کو راہ راست پر نہ کر دے گا، اور وہ اس طرح کہ وہ سب کلمہ لا الہ
الا اللہ پڑھ لیں گے اور اس کے ذریعہ وہ آندھی آنکھوں کو پینا، بہرے کانوں کو
شننا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردوں کو کھول دے گا۔ اس کی متابعت
عبدالغیز بن ابی سلمہ نے ہلال کے واسطے سے کی ہے اور سعید نے بیان کیا،
ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ غلف = براس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو، سیف = غلف = قوس غلفاء (اسی سے ہے) اور رجل غلف =

اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ الْكَفْلِ عَلَى الْبَائِعِ الْمَطْعِي يَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ أَدْوَارٌ لَّهُمْ يَحْمِلُونَ
يَعْنِي كَانُوا لَهُمْ وَتَرَكُوا لَهُمْ كَقَوْلِهِ
يَسْمَعُونَكُمْ يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا كَوَاحِشٍ
يَسْتَوْفُوا وَيُذَكَّرُونَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَا إِذَا بَعْتَ
فِعْلًا وَإِذَا ابْتَعْتَ فَالْكَفْلُ

۱۳۲۶ - ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ہے کہ ”جب وہ انھیں ناپ کر یا قول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے
ہیں“ مطلب یہ ہے کہ وہ (بیچنے والے خریدنے والوں کے لئے) ناپتے
اور وزن کرتے ہیں، جیسے کلمہ ”یسمعونکم“ سے مراد ”یسمعونکم“
ہوتا ہے (وہی ہی آیت میں کالویم سے مراد کالو الہم ہے) نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تلواؤ تو پوری طرح تلوا لیا کرو، عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
فرمایا، جب کوئی چیز بیچا کرو تو تول کے دیا کرو اور جب کوئی چیز
خریدو تو اسے بھی تلوا لو۔

۱۹۸۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
بخروی، انھیں نافع نے، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ خریدے تو جب تک
اس پر پوری طرح قبضہ نہ کرے، اسے نہ بیچے۔

۱۹۸۴ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں بھری نے بخروی،

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
عَلِيٌّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاَعَ طَعَامًا فَلَا
يَسْبِغُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيهِ
۱۹۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا خَرِيزٌ عَنْ

نہ اس موقع پر یہ بھی ذہن نشین کریں کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ توراۃ کے بھی عالم تھے اور اس پر
بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔

فَخِيَرَهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُوفِيَ سُبُلُ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو بْنِ حِزَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَسْتَعْنَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَرَامِهِ أَنْ يَقْضُوا مِنْ
ذَيْنِهِ فَطَلَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْهَبْ فَصَيِّفْ ثَمَرَكَ أَصْنَأُ فَأُفْعِلُوا عَلَى حِدَةٍ
وَعَنْدِي تَرِيدُ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أُرْسِلَ لِي فَفَعَلْتُ
ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْفَى وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ
لِنَعْمٍ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَ
بَقِيَ ثَمَرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَقْضَ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ
فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَالَ يَكِلُ لَهُمْ حَتَّى
أَذْهَبَ وَقَالَ هَيْشَامٌ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدِّ لَكَ
فَأَذْفَلَهُ ۝

باب ۱۳۱ مَا سَتَّحَتْ مِنَ الْكَيْلِ ۝

۱۹۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهٍ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ الْمِقْدَامِ
بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ بِمَارِكٍ
لَكُمْ ۝

باب ۱۳۲ بَرَكَتُهُ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِدِّهِ فِيهِ عَاكِشَةُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَافِلٍ عَنْ ابْنِ الْمِقْدَامِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَارِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْرَاهِيمَ خَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا

انہیں بیع کرنے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے کچھ
لوگوں کا (قرض تھا، اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کو قرض
کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں بھی کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
کہا (قرض میں کمی کرنے کے لئے) لیکن وہ نہیں مانتے۔ اب آنحضرت نے مجھ سے
فرمایا کہ جاؤ اور اپنی تمام کھجور کی تصویوں کو الگ الگ کرو۔ مجھ ایک خاص قسم کی
کھجور (کو الگ اور مدنی زید) کھجور کی ایک قسم (کو الگ کر کے میرے پاس بھیج دو۔
میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضرت
اس کے سرب پر یا بیچ میں بیچ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ ناپ
کے دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا۔ جتنا قرض ان لوگوں کا تھا میں نے ادا کر دیا، پھر بھی
میری تمام کھجوروں کی توں تھی، جیسے اس میں سے ایک حصہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی
تھی۔ فرس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ برابر ان کے لئے تو اتنے سبے ناپاں کھجور
قرض آدا ہو گیا۔ اور پشام نے کہا، ان سے وہب نے اور ان سے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھجور پور کر اپنا
قرض ادا کر دو۔

۱۳۲۷ - ناپ تول کا انتخاب۔

۱۹۸۵ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معاذ نے اور ان
سے مقدام بن معدی کہ رب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو، اس میں تمہیں برکت ہوگی۔

۱۳۲۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت اس

میں ایک روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۱۹۸۶ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث

بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عیاد بن تیمم انصاری
نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قرار دی تھی اور اس کے لئے

صاف فرماتی تھی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح باعومت قرار دیتا ہوں جس طرح ہر ایہم علیہ السلام نے مکہ کو باعومت قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے ملوک صالح (غلام ناپنے کے دوپیانے) کی برکت کی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

۱۹۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! انہیں ان کے پیانوں میں برکت دے، اے اللہ! انہیں ان کے صلح اور مدرس برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ سے تھی۔

۱۳۲۹ غلہ بیچنے اور اس کی ذخیرہ افوری کرنے کے متعلق احادیث۔

۱۹۸۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ولید بن سلم نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو تنجنے سے غلہ خریدتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں اس بات پر نرا دی جاتی کہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لانے سے پہلے (وہیں جہاں وہ اسے خریدتے) بیچ دیں۔

۱۹۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو درہم کا درہم کے بدلہ بیچنا ہوا حبیب کہ ابھی غلہ ادا بھی پر چل رہا ہے۔

۱۹۹۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی کوئی غلہ

لَهَا وَكَرُمَتِ الْمَدِينَةَ كَمَا كَرُمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَكَرُمَتِ لَهَا فِي مَدِيْنَةِ هَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ

۱۹۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَيْعَاتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَالِحِهِمْ وَمُدَّتِهِمْ يَغْنَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَسْلَمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مَجَاعًا ثُمَّ يَصْنَعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوا حَتَّى يُؤَدُّوا إِلَى رَحَالِهِمْ

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ ذَرَاهِمٌ يَذَرَاهِمُ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ

۱۹۹۰ حَدَّثَنِي ابُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

لہ۔ اس زمانہ میں غلے کی خرید و فروخت عموماً کسی پیمانے سے ناپ کر ہوتی تھی۔ تول کر بیچنے کا رواج کم تھا۔ ناپنے کے لئے صاع اور مدد و مشہور پیمانے تھے، ان کی تشریح اس سے پہلے آچکی ہے۔

جَدَا أَنَا وَبَيْنَهُ حَتَّى يُؤَدِّيَهُ إِلَى تَعْلِيمِهِ
وَالْأَدَبِ فِي ذَلِكَ

تجھنے سے خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنی
قیام گاہ پر منتقل نہ کر لے، اور خلاف ورزی کرنے والے
کی سزا۔

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ
فِي مَعْرِضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْتَاعُونَ جَدَا فَمَا يُعْنِي الطَّعَامُ لَوْ أَنَّ يَبْنِيهِ
فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤَدَّوْا إِلَى مَحَالِهِمْ

۱۹۹۴ - ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیف نے
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیکھا کہ لوگ تجھنے سے
خرید رہے ہیں۔ آپ کی مراد غلہ سے مٹی، پھر اگر وہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ
تک لایے بغیر وہیں رہاں انہوں نے خرید لیا (بیچتے تو اس پر انہیں سزا
دی جاتی تھی)۔

بَابُ ۱۳۳۲ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَدَّاهُ
فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ
يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمرَةَ مَا أَدَّرَكْتَ الصَّفْقَةَ
حَتَّى تَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُتَبَاعِ

۱۳۳۲ - جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے
ہی کے پاس رکھ دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مر جائے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جانین کی طرف سے
ایجاب و قبول کے بعد وہ چیز رجوع یا نذر تھی اور جس کی خرید و

فروخت ہوتی تھی / مٹکی بھی اپنی اصلی حالت میں نہ رہے تھی اور صحیح سالم بھی تو وہ خریدنے والے کی ہوتی ہے۔

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ يَوْمَكَنِي يَأْقِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْقِي فِيهِ بَيْتُ أَبِي بَكْرٍ
أَحَدَ طَرَفِي النَّهَارِ فَلَمَّا أُوذِنَ لَهُ فِي الْخُزُرِ إِلَى
الْمَدِينَةِ لَمْ يَرْعَتِ إِلَّا وَقَدْ أَتَا ظَهْرَ أَهْلِي
بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَمْ يَرَحْدَتْ فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَا يُبَكِّرُ أَخْرُجْ مِنْ عِنْدِكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ
وَاسْمَاءَ قَالَ أَشْعَرْتَ أَتَهُ قَدْ أُوذِنَ فِي الْخُرُوجِ
قَالَ الصُّعْبَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي ثَاقَتَيْنِ
أَعُدُّتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فُحِّدْ أَحَدَهُمَا قَالَ قَدْ
أَعَدُّتُهُمَا يَا ثَمَنِي

۱۹۹۵ - ہم سے فروہ بن ابی مغیرہ نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن
مسہر نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایسے دن بہت کم آئے جن میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم صبح و شام میں سے کسی نہ کسی وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف
نہ لائے ہوں، پھر جب آپ کو مدینہ ہجرت کی اجازت ہوئی تو اچانک جاری ہو گئی
کا سبب یہ ہوا کہ آپ (صبح و شام آنے کے معمول کے خلاف) ظہر کے وقت
ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی
تو آپ نے بھی جی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے یہاں کوئی
نئی بات پیش آنے ہی کی وجہ سے تشریف لائے میں جب آنکھوں کو ابھرنے کے
پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو لوگ تمہارے پاس ہوں (انہیں
بٹھا دو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہاں تو صرف میری بیوی
دو بیٹیاں ہیں یعنی عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں علم
بھی ہے مجھے تو یہاں سے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں بھی ساتھ رہوں گا، فرمایا ہاں تم بھی ساتھ رہو

گئے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا تھا، آپ ان میں سے ایک نے بیچ لیا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کے بدلے میں، میں نے ایک اونٹنی لے لی۔

۱۳۳۳۔ کسی اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاؤ لگاتے وقت اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے البتہ اس کی اجازت سے یا جب وہ چھوڑ دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

بَابُ ۱۳۳۳ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسْوِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَشْرِكَ بِهِ

ہے۔

۱۹۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید و فروخت میں مداخلت نہ کرے (یعنی اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے)

۱۹۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۹۹۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی بدوی (دیہاتی) کا مال اسباب (نیچے) اور برہ کوئی (سامان) خریدنے کی نیت کے بغیر دوسرے اصل خریداروں سے (برہ کر بولی نہ دے، اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے، کوئی شخص (کسی عورت کو) دوسرے کے پیغام نکاح کے ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت، اپنی کسی دینی بہن اس نیت سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کر لے۔

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَخْبَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَبِيعُ حَافِرَ لَبَادٍ وَلَا تَسْأَلُ جَسَدًا وَلَا يَبِيعُ التَّجَلُّ عَلَى أَخِيهِ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ طَلَاقًا أَخْبَرْتُكَ بِمَا فِي إِنْشَائِهَا

لے اس عنوان میں دو جگہ میں پہلے جملہ میں بیچنے والوں کی رہ نمائی ہے اور دوسرے میں خریدنے والوں کی۔ مثلاً دو شخص خرید و فروخت کر رہے تھے وہی چیز ایک اور صاحب بھی بیچ رہے تھے، اس لئے انہوں نے چاہا کہ چیز میری بک جائے اور بیچ میں جا کے کہنے لگے کہ یہی چیز میرے پاس ہے تم مجھ سے خرید لو، قیمت کم ہو جائے گی وغیرہ۔ اس طرز عمل سے چونکہ بیچنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس کی ممانعت کی کہ جب دو آدمی خرید و فروخت میں مشغول ہوں تو تم اپنی کسی چیز کو بیچنے کے لئے اس میں مداخلت نہ کرو۔ دوسرے جملہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص ایک چیز کہیں خرید رہا تھا۔ فرض میں بھاؤ ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ یہی چیز تو میں بھی خریدنا چاہتا ہوں لاؤ یہیں کچھ قیمت بڑھا کے کیوں نہ خرید لوں۔ شریعت اس سے بھی منع کرتی ہے کہ جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز کی قیمت لگا رہا ہو اور بیچنے والے سے اس کی بات چیت چل رہی ہو تو کسی تیسرے کے لئے مناسب نہیں کہ بھٹ و ہاں پہنچ کر خود خریدنے کے لئے اس چیز کا بھاؤ بڑھا دے اور اپنے کسی بھائی کے بھاؤ میں مداخلت کرے البتہ اگر فریقین کی اجازت ہو اور اس میں انہیں کوئی ناگوری نہ ہو سکتی ہو یا وہ بیع کو چھوڑ دیں تو پھر جو چاہے آئے اور بھاؤ لگائے۔

لے گاؤں کے لوگ، شہر کے بازاروں اور اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے کم واقف ہوتے ہیں۔ مال و اسباب دو دراز علاقوں سے قہر لائے اور

باب ۳۳۲ بَيْعُ الْمَذَايِدِ وَقَالَ عَطَاءٌ
أَوْتَرَكْتُ النَّاسَ لَا يَكُونُونَ بَأْسًا بَيْنِي
وَالْمَعَانِي فِيمَنْ يَزِيدُ

۱۹۹۸۔ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا الْمُصَنِّعُ الْمُكْتَبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَخْتَقَى غُلَامًا لَهُ عَنْ وَبَرٍ
فَأَخْتَبَاهُ فَأَخَذَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ فَبِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا
وَعَدًا فَنَقَعَهُ إِلَيْهِ

باب ۳۳۳ النَّبَشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ
ذَلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى الشَّائِشُ أَجَلَ
رَبَانًا تَأْتِي وَهَوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَجُزُّ قَالَ
الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَوِيَّةُ فِي
النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا
فَهُوَ رَدٌّ

۱۳۳۲۔ عطائے نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ علماء مال غنیمت کے
کے نیلام میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

۱۹۹۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر
دی، انھیں حسین مکتب نے خبر دی، انھیں عطائے بن ابی رباح نے اور انھیں جابر
بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنے مرنے کے
بعد کی شرط کے ساتھ آزاد کیا۔ لیکن اتفاق سے وہ شخص مفلس ہو گیا تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غلام کو لے کر فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدے
گا، اس پر نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خرید لیا اور
آنحضورؐ نے غلام ان کے حوالہ کر دیا

۱۳۳۵۔ بخش اور جنہوں نے کہا ہے کہ اس طرح بیع ہی جائز
نہیں ہوگی۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ”ناجش“ سود خوار اور عاش ہے
یہ ایک باطل و حوکہ ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ حوکہ کی قیمت میں جہنم ہے اور جو شخص ایسا کام کرتا ہے
جو ہمارے حکم کے خلاف ہے وہ قابلِ رد ہے۔

گذشتہ تماشہ :- بیع کر چلے گئے عرب میں یہ ہوا کرتا تھا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر ہی سرمایہ دارانہ نظام کے تحت ممالک میں یہ صورت موجود ہوتی ہے۔
کہ دیہات کے لوگ شہر میں اپنی چیزیں بیچنے لائے، بازار بند ہوا تو کسی ہمالک شہری کاروباری نے انھیں یہ پوچھا کہ تم اپنا مال میرے پاس رکھ دو میں سب
قیمت پر بیچ کے تمہیں اس کی قیمت دیدوں گا۔ پھر جب قیمت چڑھتی تو وہ مال بکتا اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا تھا اس لئے شریعت
نے اس سے منع کر دیا تاکہ گاؤں کے لوگ جو سامان لائیں اس کا نفع کسی ایک ہی شخص کے ہاتھ نہ لگے بلکہ سب ہی لوگ یعنی عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں
اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ بازار میں ذخیرہ اندوزی کے رجحانات نہ پیدا ہوں اور بازار کے منہ ہونے یا پڑھنے کا نفع یا نقصان کسی ایک طبقہ کو نہ اٹھنا
پڑے۔

۱۔ نیلام کو عربی میں ”بیع مزادہ“ کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کی بولی پر بولی دینا وہی جو آج بھی نیلام کا مقبوم سمجھا جاتا ہے چونکہ
اس میں نیلام کرنے والے اور تمام بولی دینے والوں کی رضامندی ہوتی ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کر دی گئی
ہے البتہ آج کل نیلام میں بعض ایسی تفصیل بھی داخل ہو گئی ہیں جو ناجائز اور حرام تک ہیں اس لئے شریعت کے حدود میں تو نیلام کی اجازت ہو گئی، لیکن
اس سے باہر اجازت نہیں ہوگی۔

۲۔ اس حدیث میں جس شرط کے ساتھ غلام آزاد کرنے کے لئے اس سے کہا تھا شریعت میں ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔ شوافع اس حدیث سے مدبر کی بیع
کے حوا کو ثابت کرتے ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ مدبر مقید تھا اس لئے بیچا جاسکتا تھا۔

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَشِيِّ

بَابُ الْبَيْعِ الْفَرَسِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ ۲۰۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا تَبَايَعَهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزْوَءَ إِلَى أَنْ تَنْتَهِيَ الثَّاقَةُ ثُمَّ تَنْتَهِي الَّتِي فِي بَطْنِهَا ۲۰۰۱

بَابُ الْبَيْعِ الْمَلَامَسَةِ وَقَالَ آسَفٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّيْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْبُ بْنُ ابْنِ شَرِيكَ قَالَ قَالَ الْخُبَرِيُّ عَامِرُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ هَزْمُ الرَّجُلِ كُوبَةً بِأَلْبِينِهِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقْلِبَهُ أَوْ يُنْظَرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمَلَامَسَةُ لَمَسُ الثُّوبِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ۲

مختصر ۲ نے ملائمہ سے بھی منع فرمایا، اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھے صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی۔

۱۹۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے قافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نجش“ سے منع فرمایا تھا۔ ۱۳۳۶۔ دھوکے کی بیع اور حل کے حل کی بیع

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ابن مالک نے خبر دی، ابن مالک نے اور ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حل کے حل کی بیع سے منع فرمایا تھا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا، اس شرط کے ساتھ لوگ اونٹنی خریدتے تھے کہ وہ اونٹنی بچھو جائے، پھر (اس کا بچھو) جو اس وقت اس کے پیٹ میں ہے بچھو۔

۱۳۳۷۔ بیع ملائمہ، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عامر بن سعید نے خبر دی اور ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”منابذہ“ سے منع فرمایا تھا اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک آدمی بچھنے کے لئے اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف (جو خرید رہا تھا) پھینکتا تھا اور قبل اس کے کہ وہ اسے اٹھے پلٹے یا اس کی طرف دیکھے (صرف پھینک دینے کی وجہ سے بیع نافذ بھی جاتی تھی) اسی

”نجش“، عربی میں خاص طور سے شکار کو بھڑکانے کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں ایک خاص اصطلاح شرعی کے طور پر اس کا استعمال ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ بچھنے والے کی طرف سے کوئی شخص اس کام پر لگا ہوا ہو کہ جب کوئی گاہک آئے تو عموماً اسے توقف کے بعد دوکان پر وہ بھی پہنچ جائے پھر گاہک نے جو قیمت لگائی تھی، اس سے قیمت یہ بڑھا کر لگائے تاکہ گاہک زیادہ قیمت پر اس سامان کو خریدے یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ چونکہ گاہک کو حقیقت کا علم نہیں ہوتا اس لئے وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔

”ملائمہ“ میں یہ طریقہ تھا کہ بعض اوقات کسی جانور کے حل کے متعلق یہ کہا جاتا کہ اس حل کے جو محل ظہرے گا اسے اتنی قیمت پر خرید لو۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حل کے حل کی بیع نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی فرض وغیرہ کی مدت اس سے متعلق کی جاتی تھی۔ شریعت نے دونوں سے منع کیا ہے کیونکہ ان طریقوں

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ
لَيْسَتَيْنِ أَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَلِيدَ ثُمَّ
يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْيَمَاسِ
وَالْيَبَادِ

بَابُ بَيْعِ الْمَتَابَدَةِ وَقَالَ النَّسَّاءُ
نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۰۰۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَتَابَدَةِ وَالْمَتَابَدَةُ
۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْمَتَابَدَةِ
وَالْمَتَابَدَةُ

بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ يَهْدِيَ
الْإِصْبَاحَ وَالْبَقَرَةَ وَالْغَنَمَ وَحَدَّ مَعْقَلَهُ
وَالْمَصَرَّ إِلَى حَيْثُ لَبَّيْهَا وَحَقَّقَ فِيهِ
وَجَمِيعَ قَلَمِهِ يَخْلُبُ أَيَّامًا وَأَضْلَمُ
الْأُصْرِيَّةَ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِينُهُ
صَرَّيْتُ الْمَاءَ

۲۰۰۲ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی ایک کپڑے میں استبا، کوہ
بھرا سے مونڈے پر اٹھا کر ڈال لے اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔
بیع ملامتہ اور بیع منابذہ سے (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۳۸ - بیع منابذہ، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان اور ابو زناد نے ان سے اعرج
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۰۴ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ
نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے زہری نے،
ان سے عطایہ بن زید نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے منع کیا تھا۔ اور دو طرح
کی بیع، ملامتہ اور منابذہ سے منع کیا تھا۔

۱۳۳۹ - بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ گائے اور بکری کے
کے دودھ کو (ان جانوروں کو نیچتے وقت) تھن میں جمع نہ کرنا
چاہیے۔ یہی حکم ہر محفلہ اور مصراۃ کا ہے کہ جس کا دودھ تھن
میں روک لیا گیا ہو۔ اس میں جمع کرنے کے لئے اور کئی دن تک
نہ دوہا گیا ہو۔ تصریہ اصل میں پانی روکنے کے معنی میں استعمال
ہوتا ہے۔ اسی سے یہ استعمال ہے صخریث الماء کہ میں نے
پانی کو روک لیا۔

گذشتہ حاشیہ میں کچھ ہوئے مفاسد میں۔

۱۔ بعض لوگ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کرتے تھے کہ جب انھیں اپنا کوئی جانور بیچنا ہوتا اور وہ دودھ دیتا ہوتا تو کئی دن تک اس
کے دودھ کو نہیں دوچھتے تھے، تاکہ جب خریدار آئے تو تھن کو بڑھا ہوا دیکھ کر سمجھے کہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ بہت سے خریدار دھوکا
میں آجاتے لیکن دوسرے ہی دن اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ واقعی دودھ کتنا ہے۔ پہلے اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں

۳۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ قُرْبَةُ الْإِسْلَامِ وَالْفَتْحَةُ فَمَنْ ابْتِاعَهَا بَعْدَ قِيَامَتِهِ يَحْمِلُ النَّظَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَكَأَنَّمَا قُبِرَ يُدْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ مَرْجَانٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ قُرْبَةُ الْإِسْلَامِ وَالْفَتْحَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي ثَلَاثَةَ قَالَ

۳۰۰۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (بیچنے کے لئے) اونٹنی اور بکری کے قصوں میں دودھ کو جمع نہ کرو لیکن اگر کسی نے (دھوکہ میں آکر) کوئی ایسا جانور خرید لیا تو اسے دودھ دہنے کے بعد دونوں اختیارات میں چاہے تو جانور کو روک لے (اسی قیمت پر جو طے ہوئی تھی) اور اگر چاہے تو واپس کر دے مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ، ابو صالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ایک صاع کھجور ہی کی ہے۔ بعض راویوں نے ابن سیرین کے واسطے سے ایک صاع غلہ کی روایت کی ہے اور یہ کہ خریدار کو (صورت مذکورہ میں) نہیں دن کا اختیار

مذکورہ حاشیہ کہ اس طرح کے غلط حربے اپنے کسی بجائی کو دھوکہ دینے کے لئے اختیار کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص بازار میں آتا تو شریعت خریدنے والے کو قانونی اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے۔ جب کوئی شخص اس طرح کے کسی جانور کو خرید چکا تو اب دوسری صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اول یہ کہ حقیقت حال کے علم کے باوجود وہ اپنے معاملہ پر مطمئن ہے اور اپنے کو نقصان میں نہیں سمجھتا۔ اگر صورت حال یہ ہو تو اسے اس کا حق ہے کہ جانور کو واپس نہ کرے بلکہ اپنے استعمال میں لائے، بیع اس صورت میں نافذ سمجھی جائے گی لیکن اگر وہ اپنے معاملہ سے مطمئن نہیں ہے تو شریعت اختیار دیتی ہے کہ وہ معاملہ کو فسخ کر دے اور خرید لیا ہوا جانور واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔ اس باب میں اسی مسئلہ سے متعلق احادیث بیان ہوئی ہیں۔ الحمد للہ کے کے درمیان اس مسئلہ کا اختلاف بہت مشہور ہے۔ ایسے جانور کو "مصراتہ" کہتے ہیں اسی باب کی لحاظ میں یہ ہے کہ مصراتہ دراصل مالک کو واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی مزید دینی پڑے گی۔ بعض راویوں میں ایک صاع غلہ کا ذکر آیا ہے۔ شوافع کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ مزید ایک صاع کھجور دینا اس لئے ضروری ہے کہ اس جانور کے دودھ کو خرید لیا استعمال کر چکا ہے اس لئے جب بیع ہی سرے سے فسخ ہوگئی تو اس استعمال کے تاوان کے طور پر جو خریدار نے بیچنے والے کے مال سے کیا ہے، اسے ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ دینا پڑے گا لیکن احناف کا یہ مسلک نہیں، وہ کہتے ہیں کہ دھوکہ خود بیچنے والے نے دیا، خریدار نے تو صرف اتنا کیا کہ جب اسے اصل واقعہ علم ہو گیا تو جانور اس نے واپس کر دیا۔ اب اصل ذمہ داری تو بیچنے والی کی ہے خریدار سے کوئی تاوان کیوں وصول کیا جائے؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تاوان ہی دینا پڑے تو جتنا نقصان ہوا ہے، اسی کے مطابق تاوان دینا چاہیے پہلے ہی سے ایک خاص مقدار کی تصبیہ کیونکر کیا جاسکتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے خفیر کی طرف سے ایک الگ ہی جواب دیا ہے۔ اپنے خاص طرز پر لیکھی بہر حال حدیث صاف ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حمایت میں بہت واضح۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دل کو لگتی بات لکھ گئے ہیں کہ حدیث دیانت پر محمول ہوگی۔ یعنی خفیر جو کہتے ہیں وہ اس صورت میں ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے کیونکہ عدالت کے تمام فیصلے ظاہر اور واقعہ کی سطح پر ہوتے ہیں اس لئے وہاں جب اصل واقعہ اور خریدار کی مجبوری کو دیکھ اہلئے کا پھر بیچنے والے کے دھوکے کو، تو فیصلہ یہی ہوگا کہ تاوان نہ ہو، البتہ نجی حدود میں بہتر یہی ہے کہ خریدار تاوان میں ایک متعین مقدار کھجور یا غلہ کی دے دے کیونکہ بہر حال اس نے بیچنے والے کی ایک چیز استعمال کر لی ہے یہ تقویٰ اور دیانت کے حدود ہیں اور حدیث میں صرف اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فیصلہ علامہ کشمیری نے ایک اصول کے تحت کیا ہے جو فقہاء احناف کا قیام کیا ہوا ہے۔

ہوگا۔ اگرچہ بعض دوسرے راویوں نے ابن سیرین ہی سے ایک صاع کھجور کی روایت کی ہے لیکن تیس دن کے اختیار کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کھجور (ٹالوں میں دینے) کی روایات ہی نیا دہ ہیں۔

۲۰۰۶- ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے معتزل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مطلق بکری خریدے اور واپس کرنا چاہے (اصل مالک کو) تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدنے میں پیشوائی سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو زناد نے انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی (ان کا سامان شہر پہنچنے سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے، کوئی بخش نہ کرے، کوئی شہری، بدوی کا مال نہ چپے اور بکری کے تھن میں دودھ جمع نہ کر و لے لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خریدے تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں اختیارات ہوتے ہیں، اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ ماضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔

۱۳۴۰- اگر چاہے تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ

کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دینی پڑے گی۔

۲۰۰۸- ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے کی نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی کہ عبدالرحمن بن زید کے مولیٰ ثابت نے انھیں خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نے مصراۃ بکری خریدی اور اسے دو ہا تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو (واپس کر دے اور) اس کے

بَعْدَهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَكَمْ يَذْكُرُ ثَلَاثًا وَالْثَمْرُ أَكْثَرُ

۲۰۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ مَعْقِلٍ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاؤَ مُحَقَّلَةً فَزَوْهَا مَقَهَا صَاعًا نَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَلْقَى الْبَيْتُومُ

۲۰۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَفَضِّكُمْ عَلَى بَيْعِ بَفَضِّ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصُرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِغَيْرِ الظُّلْمِ بَعْدَ أَنْ يَغْتَسِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ ماضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔
باب (۱۳۴۰) إِنْ شَاءَ رَدُّ الْمُصْرَاةِ وَفِي خَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

۲۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو

الْحَمَّانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي شَامَةَ أَنَّ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَكَ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا فَزَوْهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا

لے اس میں کئی طرح کی خرید و فروخت کی ایک ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ قافلوں کی پیشوائی کی صورت اور اس سے ممانعت کی وجہ آئندہ آئے گی۔ باقی مباحث اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

فَفِي حَلَّتِهَا مَا عَمَّ مِنْ تَمْرِهٖ
بَابُ ۱۳۴۱ بَيْعُ الْعَبْدِ الذَّائِقِ وَقَالَ شَرِيفُ
إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزَّوَانِ

۲۰۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَأْتِ الْأَمَةَ فَتَبَيَّنَ زَيْنَاهَا
فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتْرِبْ تَمْرًا إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا
وَلَا يَتْرِبْ تَمْرًا إِنْ تَرَأْتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَنْعِمِهَا وَكَوْ
بِحَبْلِ مِنْ شَعْرِ

۲۰۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَرِيدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ تَسْوَلَ أُمِّ مَلِكٍ أُنْذِرَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ الْأَمَةِ إِذَا تَرَأْتِ وَكَمْ تُعَصِّمُ
قَالَ إِنْ تَرَأْتِ فَاجْلِدْهَا ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَاجْلِدْهَا
ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَبَيِّعْهَا وَكَوْ بِضَعْفِ رَدَّ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

بَابُ ۱۳۴۲ الْبَيْعِ وَالْبَرَاعَةِ وَالنِّسَاءِ

۲۰۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ عَزَّ وَجَّوْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ عَائِشَةُ
وَعَلَّ عَلِيٌّ تَسْوَلَ أُمِّ مَلِكٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَذَبَتْ
كَهْ فَقَالَ تَسْوَلَ أُمِّ مَلِكٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَرُ
وَأَعْتَقَنِي فَإِنَّ أَوَّلَ مَا لَعَنَ أَخْتُ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِشِيِّ فَأَشْنَى عَلَى ابْنِ دِهَاقٍ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ مَا بَالَ الْمَأْكُوسُ يَشْتَرِي هَوْنًا شَرَوْهَا لَيْسَ فِي كِتَابِ

دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دینا چاہیے

۱۳۴۱۔ زانی غلام کی بیع شریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر چاہے
تو زنا کے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

۲۰۰۹۔ ہم نے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیٹنے
حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید مقبری نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے اور
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کی زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے
کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت، نہ کرنا چاہیے۔ اس کے (دور پھر
اگر وہ زنا کرے تو کوڑے لگوانے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت اب بھی نہ کرنا چاہیے۔
پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دینا چاہیے چاہے بال کی ایک تکی کے بدلے میں ہی کیوں نہ
۲۰۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہوگا)
آپ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے
لگاؤ، پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، ایک تکی ہی کے بدلے میں ہی۔ ابن
شہاب نے فرمایا کہ مجھ پر معلوم نہیں کہ (نیچے کے لئے) آپ نے تیسری مرتبہ
فرمایا تھا یا چوتھی مرتبہ۔

۱۳۴۲۔ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت۔

۲۰۱۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی انہیں
زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے (ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہما کے خریدنے کا) ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم خرید کر آزاد کر دو،
و لا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف
لائے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (خرید و فروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے
ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، خواہ شریطیں

۱۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زانیہ باندی کا بیچنا جائز ہے۔ فقہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ زنا باندی میں عیب ہے اس لئے بیچنے وقت اس کی تشریح
بھی ضروری اگر اس عیب کو بتائے بغیر کسی نے بیچ دیا تو معلوم ہونے پر خریدار واپس کر سکتا ہے۔

کیوں نہ لگائے کیونکہ اللہ ہی کی شرط سختی اور مضبوطی ہے۔

اللَّهُ مِنَ الشَّرْطِ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَقْهُوٌّ
بِأَهْلٍ وَلَا إِنْ اشْتَرَطَ يَأْتِيهِ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ
وَأَوْثَقُ ۝

۲۰۱۲۔ ہم سے حسان بن ابی عبدلہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا۔ وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے روایت کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندی تھیں) قیمت لگا رہی تھیں، تاکہ انھیں خرید کر آزاد کر دیں (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ کے مالکوں نے تو) اپنے لئے ولادہ کی شرط کے بغیر، انھیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ کے خیر آزاد کئے یا غلام تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

۲۰۱۲ حَدَّثَنَا أَحْسَانُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا
هَمَامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ مَاتَتْ سَأَمْتُ بَدْرَةَ فَخَرِمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا
جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَمِيعُوا هَآؤَ لَا أَنْ يَشْتَرَوْا
أُولَآءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا
الْوَلَدُ لِمَنْ أَفْتَقَ قُلْتُ لِمَا فَعَلَ أَصْحَابُ ثَوْبِهَا
أَوْ عُبْدًا فَقَالَ مَا يَجْدِرُ بِهَا ۝

۱۳۴۳۔ کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر بیچ سکتا ہے؟ اور کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہانہ معاملہ کرنا چاہیے۔ عطا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ (۱۳۴۳) مَنْ يَبْنِعُ خَاضِعًا لِبَاوٍ يَغْدِرُ
أَجْرًا وَلَا يَغْنِيهِ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا امْتَنَعَكَ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَتَرْتَضِ مِنْهُ عَطَاؤُهُ ۝

۲۰۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے انھوں نے جو بریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، (اپنے امیر کی بات) سننے اور اس کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

۲۰۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَرْطَيْنِ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مَعَهُدًا أَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالشَّمْعَ وَالطَّلَاقَ
وَالنَّصِيحَ لِعَلِيٍّ مُسْلِمًا ۝

۱۔ اس حدیث میں موجود روایتوں سے باب میں مذکور ہے، وہ طویل الذیل مثیل ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ مستقل آئے گا۔ یہاں تو صرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ خیر و فروخت جائز ہے۔

۲۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ شہری کو بدوی کا سامان نہ بیچنا چاہیے تو یہ ممانعت خاص صورت میں سے یعنی جب شہری کی نیت معاملہ میں بری ہو، لیکن اگر خیر خواہی کے ارادہ سے وہ ایسا کر رہا ہو اور کوئی اجرت مجھ نہ لیتا ہو تو اس میں کوئی تحریر نہیں کیونکہ ہر مسلمان کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنی چاہیے جہاں تک بھی ہو سکے۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِدٍ حَدَّثَنَا
تَبْنَةُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ
لَبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ
لَبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ مِسْمَارٌ

کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے کہ اس کا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

بَابُ ۱۲۴۴ مَنِ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ

لَبَادٍ بِأَخْبَرِ حَدَّثَنِي

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
وَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ
كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ
حَاضِرٌ لَبَادٍ قَبْلَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ ۱۲۴۵ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ بِالشَّيْءِ

وَكَيْفَ ابْنِ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ

وَالْمُسْتَرَى وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ

تَقُولُ بَعْدَ ثَلَاثِ نَوْبَاتٍ وَهِيَ تَقُولُ الشَّرَاءُ

عرب اس جملہ "بَعْدَ ثَلَاثِ نَوْبَاتٍ" کو بول کر خریدنا کہتے تھے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمُكَلَّبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِهِ

أَخِيهِ وَلَا تَبْتَاعُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ

۲۰۱۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن طاووس نے
ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی نہ کیا کرو
اور شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ارشاد کہ
کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۱۵۔ جنہوں نے اسے مکروہ سمجھا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا

مال اجرت لے کر بیچے۔

۲۰۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعلی حفصی

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا
کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے بھی فرمایا تھا۔

۱۲۴۵۔ کوئی شہری کسی دیہاتی کی ولالی نہ کرے ابی سیرین اور

ابراہیم نخعی رحمہما اللہ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کے

لئے اسے مکروہ قرار دیا ہے (کہ کسی دیہاتی کی ولالی کوئی شہری

نہ خریدنے میں کرے اور نہ بیچنے میں) ابراہیم فرماتے تھے کہ اہل

۲۰۱۶۔ ہم سے مکہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے

نخعی، ابن شہاب نے، ابن سعید بن مسیب نے، انہوں نے ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے

کسی بھائی کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے کوئی "نہش" نہ کرے اور نہ کوئی

شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

لے دیہاتی کا دلال بن کر کسی شہری کے اس کے سامان کو بیچنے کی اسی کے قریب صورتیں فقہاء نے لکھی ہیں جسکا ذکر ہم نے اجمالاً اس سے پہلے کیا ہے۔
لے یعنی حدیث میں ممانعت "بیع" کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔ عام مفہوم اس کا اگر پرچینا ہی ہے لیکن عرب میں بیچنے اور خریدنے دونوں کے لئے استعمال
ہوتا ہے۔ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ تانا چاہتے ہیں کہ اکابر نے دونوں ہی معنی حدیث میں بھی مراد لیے ہیں۔

٢٠١٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (١) د
حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَسَسَ ابْنُ مَالِكٍ هُذَيْلًا
أَنْ يَذْبَحَ حَامِضًا لِبَنِيهِ ۖ

بَابُ ١٣٧ التَّهْنِ عَنْ تُلْفَى الرُّضْبَانِ وَكَانَ
بَيْعُهُ مَرْذُومًا لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَامِسُ النِّمْرِ إِذَا
كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ

٢٠١٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزِيزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّيْخِ وَأَنْتَ بَيْنَهُمَا خَاضِعٌ لِكُلِّهِ

٢٠١٩ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالُوسٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عِيَّاشٍ قَامَ مَعِيَ قَوْلِي لَا يَبِيعُ عَنِّي حَافِقُ
رَبِّادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمَسَارٌ ۝

سامان نہ بیچے، تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

٢٠٠. حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ وَحْدَةَ شَنَا بَنِي
مُرَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ مَنِ اشْتَرَى مَحَقَّةً فَلَيْسَ مَعَهَا صَاعًا

۶۔ ہم سے محمد بن شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ابراہیم نے روایت کیا، ان سے ابن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی اسحاق مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس کی ممانعت تھی کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان تجارت بیچے ۔

۱۳۶۴۔ تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت یہ بیع روکر دی جائے گی کیونکہ ایسا کرنے والا اگر جان بوجھ کر کرتا ہے تو گنہگار و خطا کار ہے یہ بیع میں ایک دھوکہ ہے جو جائز نہیں ہے۔

۲۰۱۸ء ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اودان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

۲۰۹۔ ہم سے عباس بن عبدالمید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا

۲۰۲۰۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس کسی نے محفلہ (مصرّۃ) کو خرید لیا

لے تجارتی قافلوں کی پیشوائی کے لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ تلقی المركبان کی ترکیب لائے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مثلاً شہر میں گزنی کسی وجہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے، اب کسی تاجر نے سنا کہ کوئی تجارتی قافلہ آرہا ہے اس لئے وہ آگے بڑھ گیا اور شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا مال و اسباب خرید لیا۔ اس میں ایک نقصان تو خود اس شہر کے باشندوں کا ہے کہ اگر قافلے والے خود اپنا سامان نیچتے تو عام قیمت سے کچھ نہ کچھ سستا انھیں مل جاتا۔ دوسرا نقصان اس قافلہ کا ہوا کہ لاعلمی میں یقیناً کم قیمت پر اس نے اپنا سامان بیچ دیا ہوگا۔ اس لئے احسان نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ قطعاً باطل ہے اس طرح کی بیع میں بہر حال معاملہ کی اصل سنگینی سے اخاف بھی انکار نہیں کرتے لیکن قانونی حدود میں اسے بالکل رد بھی نہیں کرتے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر اس طرز عمل سے کسی کو نقصان پہنچے گا خطر نہ ہو بلکہ حالات سب کو معلوم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ وَكَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُلْفِئِ
الْبَيْوَعِ ۖ

اور اسے واپس کرنا چاہتا ہوتا تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی واپس کرنا چاہیے
انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلوں کی پیشوائی سے منع
فرمایا تھا ۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَفَضِّكُمْ
عَنْ بَيْعٍ بَفَضٍّ وَلَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُحْبَطَ يَدُهَا
إِلَى السُّوقِ ۖ

۲۰۲۱ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع میں مداخلت
نہ کرے اور کوئی (بچکے والے قافلوں کے) سامان کی طرف نہ بڑھے تاکہ
وہ بازار میں آجائیں ۔

باب ثَمَرِ الثَّلْثِ ۖ

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ
مُجَوِّزٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَتَشْتَرِي مِنْهُمْ الطَّعَامَ فَتَهْتَا الشَّيْ
ءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَبْلُغَ
بِهِ سَوَاقِ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا فِي أَغْلِ
السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُثَيْدٍ ۖ

۲۰۲۲ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ہم قافلوں کے پاس خود ہی پہنچ جایا کرتے تھے اور رہبر میں پہنچنے
سے پہلے ہی ان سے غلہ خرید لیا کرتے تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اسے غلہ کی منڈی میں پہنچنے سے پہلے
خریدیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یہ منڈی (مدینے)

کے بازار کے آخری سرے پر تھی، اس کی وضاحت عبد اللہ کی حدیث کرتی ہے ۔

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا
عَنْ عُثَيْدٍ ۖ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَغْلِ السُّوقِ
فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَتَرَاهُمْ يَسْأَلُونَ اللَّهَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِمْ
حَتَّى يَتَقَلَّوْهُ ۖ

۲۰۲۳ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبید اللہ نے، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ بازار کے سرے پر غلہ خریدتے اور
وہیں بیچنے لگتے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا
کہ (خریدے ہوئے غلہ کو) منتقل کرنے سے پہلے کوئی وہیں بیچنا
شروع نہ کرے ۔

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرْطَانٌ فِي

الْبَيْعِ لَا تَجِلُّ ۖ

۲۰۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ نَبِيُّ بَرَزَةَ فَقَالَتْ كَأَنَّمَنْتُ
أَهْلِي عَلَى تَبَعِ أَدَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيْلَ فَأَعْيَنِي فَقِيلَ
فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلِي أَنْ أَعْتَدَ هَآلَهُمْ وَيَكُونُوا

۱۳۲۸ - جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں لگائیں جو جائز نہیں
تھیں ۔

۲۰۲۴ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس میری عروہ رضی اللہ عنہا (جو اس وقت
مکہ باندی تھیں) آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالکوں سے نوا و قیہ چاندی
پر مکاتبت کر لی ہے شرط یہ مٹھری ہے کہ ہر سال ایک اونیہ چاندی انھیں دیا کروں

وَلَا تُؤْخَذُ بِنَافِلَةٍ قَدْ هَبَّتْ بَرِيْرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ
لَهُمْ فَأَبَاؤُهَا فَبَعَاوَتْ مِنْ عَشِيرَتِهِمْ وَمَا سَوَّلَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا نَفَالَتُهَا إِيَّاهُ قَدْ عَرَضَتْ
لِلْبَيْتِ عَلَيْهِمْ فَأَبَاؤُهَا إِيَّاهُ أَنْ يَكُونَ الْوَكَاةُ لَهُمْ فَسَمِعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ خَذِي فِيهَا وَشَتْرِي
لَهُمْ الْوَكَاةُ فَمَلِكْنَا الْوَلَاةُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَعَلْتَ عَلَيْهِ
ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّاسِ فَحَمِيدَ اللَّهُ وَأَشْغَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ
مَا يَأْتِي رَجُلًا يَشْتَرِي طَوْقَ شُرْذَلَةٍ لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ فَرَهُوْا بِالْجِلِّ وَإِنْ كَانَ مَا شَرِطَ قَصَاؤُ
اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرِطَ اللَّهُ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا الْوَكَاةُ
لِمَنْ أَعْتَقَ

گی، اب آپ بھی میری کچھ مدد کیجئے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہارا
مالک یہ پسند کریں کہ تعینہ مقدار میں ان کے لئے (ابھی) مہیا کر دوں اور
تمہاری ولادت میرے ساتھ قائم ہو جائے تو میں ایسا بھی کر سکتی ہوں۔ بریرہ
رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی تجویز
ان کے سامنے رکھی۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا پھر بریرہ رضی اللہ
عنہا ان کے یہاں سے واپس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہ
رضی اللہ عنہا کے یہاں) بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے تو میری
آپ کی ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ولادت تو
میرے ہی ساتھ رہے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سنی اور
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو حقیقت صلی کی خبر کی تو آپ نے فرمایا
کہ بریرہ کو تم لے لو اور انہیں ولادت کی شرط لگانے دو۔ ولادت تو اسی کی ہوتی
ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کے مجمع میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد
فرمایا کہ ابا بعد، ایسے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (خرید و فروخت نہیں)

ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کتاب اللہ میں کوئی اصل نہیں ہے، جو بھی شرط ایسی لگائی جائے گی جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ پھر یہ
گی، خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت صحیح اور حق ہے اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے، دلا، تو اسی کی ہوتی
ہے جو آزاد کرے۔

۱۔ مکاتبت کے متعلق پہلے بھی آچکا ہے کہ غلام، اپنے آقا سے طے کرے کہ اتنی مدت میں وہ اس قدر سامان یا روپیہ وغیرہ اسے دے گا اور اس
شرط کو پوری کرنے کی صورت میں آزاد ہو جائے گا۔ تو اگر اس نے شرط پوری کر دی تو وہ قانوناً اب غلام نہیں بلکہ آزاد ہو جاتا ہے بریرہ رضی اللہ
عنہا نے بھی اپنے مالکوں سے اسی طرح کی صورت کی تھی جس کا ذکر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہے۔
۲۔ غلام اور آقا کے درمیان ایک تعلق اقامت اور غلامی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر غلام آزاد ہو جائے تو اسلام اس تعلق کو کوئی غلط اور بری شکل اختیار
کرنے سے بچانے کے لئے یہ ہدایت کرتا ہے کہ غلام اور آقا اپنے تعلقات بالکل نہ ختم کر لیں بلکہ بھائی چارہ کا تعلق قائم رکھیں یہ اگرچہ رشتہ اور خون کے
تعلق کی طرح نہیں ہے لیکن اس میں بھی ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کی رعایت جانبدار کو کرنی پڑتی ہے اسی کا نام ولادت ہے، اسلام نے غلامی
کی صورتوں میں بھی اصلاح کر کے، اس میں کسی قسم کے بھی ظلم و زیادتی کی بڑی سختی کے ساتھ ممانعت کر دی ہے۔ غلامی اور اقامت کے تصور کو مٹا کر ایک
کو دوسرے سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور غلام کو آزاد بنانے کی زیادہ سے زیادہ جہت افزائی کی ہے غلام عموماً گھر سے بے گھر ہونے میں
اس لئے مجب وہ آزاد ہوں تو اب ان کے بھائی بند ان کے قدیم مالک ہی ہونگے عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو صورت رکھی تھی اس کی رو سے پہلے وہ بریرہ
رضی اللہ عنہا کو خرید رہی تھیں اور پھر انہیں آزاد کر دینا چاہتی تھیں۔ گویا اب مکاتبت کی پہلی شکل نہیں رہی کہ اس میں تو نو سال کی مدت رکھ رکھتی
اب ان کی آزادی کے لئے، بلکہ اب تو معاملہ یہ تھا کہ اصل مالکوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں اس نے ناگوئی (پیر)

۲۰۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ ایک باندی کو خرید کر آنا کر دیں، لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ ہم انھیں اس شرط پر آپ کو بیچ سکتے ہیں کہ ان کی دلا، ہمارے ساتھ رہے۔ اس کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شرط کی وجہ سے تم قطعاً نہ کرکو، دلا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۳۴۹۔ کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ۔

۲۰۲۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن اوس نے۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بگہوں کو گہیوں کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ جو کو جو کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ اور کھجور کو کھجور کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔

۱۳۵۰۔ زریب کی بیع زریب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں۔

۲۰۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ آمَرَتْ أَنْ تُشْتَرَى جَارِيَةٌ فَتُعْتَقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا يَبِيعُكِهَا أَفْ أَنْ وَكَأَنَّهُمْ لَأَنْتَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَ.

بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَالِبٍ بْنِ أَذِيٍّ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرَّ بِالْبُرِّ مَبْنًاءٌ وَالْهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِرَبَا الْهَاءُ وَهَاءُ وَالتَّمْرُ بِرَبَا الْهَاءُ وَهَاءُ.

بَابُ بَيْعِ الزَّرِيِّبِ بِالزَّرِيِّبِ وَالْغَلَّةِ بِالْغَلَّةِ

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ انھیں کے ساتھ قائم ہونی چاہیے تھی۔

۳۔ یعنی صورت تو انھیں منظور تھی لیکن یہ شرط منظور نہیں تھی کہ دلا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہو، جیسا کہ اس سے پہلے کی روایتوں میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

۴۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر بیع کے ساتھ فاسد اور ایسی شرطیں لگا دی جائیں جو خرید و فروخت کے شرعی اصول کے خلاف ہوں، تو سرے سے بیع ہی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک شرط اور لگاتے ہیں کہ متعاقدین یا خود مدیع کو اس شرط سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو۔ کیونکہ اگر بے فائدہ اور مہل شرط لگا دی جائے تو اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیع تو ہو جائے گی اور شرط فاسد پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ ایک جزوی واقعہ ہے۔ حدیث میں ضابطہ یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کے ساتھ شرط لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے احناف اسی حدیث پر جو اصول کے درجہ میں ہے عمل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ پر مزید بحث آئندہ آئے گی جس سے صورت حال کی پوری طرح وضاحت ہو جائے گی۔

۵۔ دوم جنس پیڑوں کی اولاد بدل کے لئے یہ ضروری ہے کہ نقد ہو، ادھار ہونے کی صورت میں صحیح نہیں ہوگی بلکہ ایک طرح کا سود ہو جائے گا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا، مزائنہ کجھور کو کجھور کے بدلہ میں ناپ کر اور زبیب (خشک گندیا انجیر) کو زبیب کے بدلے میں ناپ کر بیچے کو کہتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَابَةِ وَبَيْعِ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا؛

۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَابَةِ وَأَنَّ بَيْعَ التَّمْرِ بِكَيْلٍ إِنْ نَزَلَ قُلٌّ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَى قَالٍ وَحَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ شَابِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَخَّصَ فِي الْعَزَايَا بِخَرْصِهَا؛

۲۰۲۸ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے تافیع نے، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مزائنہ یہ ہے کہ کجھور کو ناپ کر اس شرط پر بیچے کہ زرہیلہ نکلی (تو تنہی زیادہ ہوگی) وہ میری ہے اور اگر نکلی تو میں اسے بھروں گا۔ بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ایسی اجازت دے دی تھی جو ان کے ہی سے بیع کی ایک صورت ہے۔

۱۳۵۱ - بخوکے بدلے بخوکے بیع۔

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَرِهَاظٍ عَنْ عَمَلِ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ اتَّخَذَ مَرْقًا بِمِائَةِ دِينَارٍ قَدَّ عَنَّا فَلَاحَهُ بِنُعْمَانَ اللَّهِ فَتَرَاقْنَا حَتَّى أَصْهَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يَقْلِبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ تَخَانُرِي مِنْ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَفْعَلْهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ بَرًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ بَرًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ بَرًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ؛

۲۰۲۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، اور انہیں مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں سو دینار بھنانے تھے (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر مجھے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی) بات چیت کی اور ان سے میرا معاملہ ہو گیا۔ وہ سونے (دینار) کو اپنے ہاتھ میں لے کر لٹٹے پلٹتے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غائب سے آئیے دو (تو میں تمہارے یہ دینار بھنادوں گا) عمر رضی اللہ عنہ بھی ہماری باتیں سن رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک تم ان سے (اپنے دینار کے عوض درم یا اور کوئی چیز جس کا معاملہ ہوا ہوگا۔ نے نہ لو، ان سے جدا نہ ہونا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سونا سونے کے بدلہ میں، اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، گیہوں، گیہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ بخوکے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ اور کجھور، کجھور کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔

۱۳۵۲ - دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔

بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً لَبِئْسَ أَمْرٌ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً لَبِئْسَ أَمْرٌ وَالذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ؛

۲۰۳۰ - ہم سے صدوق بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن علی نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن ابی احقاف نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی، ابو بکرہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو، اسی طرح چاندی چاندی کے بدلے میں اس وقت نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو البتہ سونا چاندی کے بدلے میں اس وقت چاندی سونے کے بدلے میں جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو۔

۲۰۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ سے منع فرمایا تھا، مزانہ، درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر اور درخت کے انگوڑ کو خشک انگوڑ کے بدلے میں ناپ کر بیچنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں داؤد بن حصیب نے، انھیں ابن ابی احمد کے مولیٰ ابوسعید نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ اور محافلہ سے منع کیا تھا۔ مزانہ درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزانہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عرب کو اس کی اجازت دی تھی کہ تخم سے بیجے۔

۱۲۵۸۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا۔

۲۰۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی انھیں عطاء اور ابوزبیر نے اور

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَحَافِلَةِ اشْتِرَاءَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَيَبْعُ الْكُحْمَ بِالزَّيْبِ كَيْلًا ۚ

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَحَافِلَةِ وَالْمَزَانَةِ اشْتِرَاءَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَيَبْعُ الْكُحْمَ بِالزَّيْبِ ۚ

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَجْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَحَافِلَةِ وَالْمَزَانَةِ ۚ

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ تَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ تَخَصُّصَ لِقَاءِ الْعَرَبِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَصِصِهَا ۚ

بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ عَلَى مِثْقَالِ التَّمْرِ بِالزَّيْبِ وَالنِّقْمَةِ ۚ

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ

گزشتہ حاشیہ۔ کھجور عموماً ناپ کر بکتی تھی اس لئے مالکان باغ اس صورت میں جو کھجور دیتے تھے وہ ناپ ہی کر دیتے لیکن ظاہر ہے کہ درخت کی کھجوروں کو ناپنا نہیں جاسکتا تھا۔ اسلام نے اس صورت کی صرف اس خیال سے اجازت دی کہ اس میں فقیر اور محتاج کا بھی فائدہ تھا کہ زیادہ دنوں تک انھیں انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا اور باغ کا مالک بھی باغ کی طرف سے مطمئن ہو جاتا تھا۔ پھر یہ کوئی بیع بھی نہیں تھی، صرف مہر کی ایک صورت تھی۔ دوسرے ائمہ سے اقوال کچھ اس سے مختلف مقول ہیں لیکن لغت سے حنفیہ کی یہ تائید ہوتی ہے حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک اثر میں بھی بعینہ احناف ہی کا مسلک مذکور ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس باب میں اس لئے زیادہ اہمیت ہے کہ وہ انصاری تھے اور اس لئے اس طرح کے معاملات سے زیادہ باخبر تھے کیونکہ کھجور کے باغات کا رواج مدینہ میں زیادہ تھا اور انصاری یہ کام کرتے تھے۔

اجنب جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کھنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ بیچی جائے البتہ عرب کا اس سے استثناء کیا تھا۔

۲۰۴۲۔ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، ان سے عبید اللہ بن ربیع نے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے وادو نے سفیان کے واسطے سنا وہ انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دینار یا اس سے کم میں بیع عرب کی اجازت دی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

الرَّبِيعُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَرَبِيِّ يَطِيبُ وَيَبَاءُ مَتَى مِنْهُ إِلَّا بِالْذَّنَا وَالذَّهَبِ إِلَّا الْعَرَابِ

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَنَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَابِ فِي خَمْسَةِ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْ سِتٍّ قَالَ لَعَنَهُ

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ

سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي خَمْسَةَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنْ بَيْعِ التَّخْرِيبِ بِالنَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ أَنْ تَبْعَ بِخَرْمِهَا يَأْكُلَهَا أَهْلُهَا رُطْبًا وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ بِبَيْعِهِمْ خَرْمَ يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَآمَنَّا فَلَا مَرَانَ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَابِ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزُودُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا آتَوْكَ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَكَيْسَ فِيهِ نَحَى عَنْ بَيْعِ النَّمْرِ حَتَّى يَسْلُبَ وَصَلَاةُ قَالَ كَافٍ

ان کی حدیث میں یہ نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل امتناع ہونے سے پہلے چل بیچنے کی ممانعت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَابِ قَالَ طَالِقُ

الْعَرَبِيَّةُ أَنْ يُعْرَى الرَّحْبَلُ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَشْرِيَهَا مِنْهُ يَنْمُرُ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسٍ الْعَرَبِيَّةُ كَمَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ النَّمْرِ

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن ابی حاتمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا، البتہ عرب کی آپ نے اجازت دی تھی کہ تخمینے سے یہ بیع کی جاسکتی ہے اور اس کے کرنے والے کو کھجور ہی ملے گی سفیان نے دوسری مرتبہ یہ روایت بیان کی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجازت دے دی تھی کہ اندازہ سے یہ بیع کی جاسکتی ہے کھجور ہی کے بدلے میں، دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا، اس وقت میں ابھی کم عمر تھا کہ مکہ کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجازت دی تھی، تو انہوں نے پوچھا کہ اہل مکہ یہ کس طرح معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ وہ لوگ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس پر وہ خاموش ہو گئے، سفیان نے کہا کہ میری مراد اس سے یہ تھی کہ جابر رضی اللہ عنہ مدینہ ہی کے باشندے تھے اس لئے ان باتوں کو خوب جانتے رہے ہوں گے) سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا

۱۳۵۹۔ عرب کی تفسیر مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عرب یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی بارگ کا مالک اپنے بارگ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درہم

دے (یہ کہ طہر درہم پھر اس شخص کا بارگ میں آتا اسے اچھا نہ معلوم ہو، تو اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ وہ شخص ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں اپنا درخت (بچے) وہ بہرہ

يَذَابِيْدُ لَا يَكُوْنُ بِالْجَرَانِ فَعَمِيَّا يَقُوْبِيْسُ
قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ يَالَاؤُسُقِ الْمُؤْتَفَقِ
وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ثَافِعِ بْنِ
عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عَدْرِيَّ أَنْ يَقْرَعَ الرَّجُلَ فِي مَالِهِ
الْفَخْلَةَ وَالْمُتْلِيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَفِيَّانَ
بْنِ حُسَيْنٍ الْعَدْرِيَّ أَنْ خُلَّ هَآئِلُ تَوْحَبُ
لِلْمَسْكِيْنِ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ أَنْ يَنْتَفِزُوْا
بِهَا تَرْتَحِصُ لَهُمْ أَنْ يَسْبِعُوْهَا بِمَا شَاؤُوْا
مِنْ الشُّرْبِ

کہ چکا تھا (خرید سکتا ہے۔ ابن ادريس (امام شافعی) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عربیہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کھونا پ کر ہاتھوں ہاتھ دے دی جائے اور اٹھل سے نہ دی جائے۔ اس کی تفسیر سہل بن ابی حاتم کے قول سے بھی ہوئی کہ دوسری سے ناپ کر (کھور دی جائے گی) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عربیہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو بیہ کر دے نیزید نے سفیان بن حسین کے واسطے سے بیان کیا کہ عربیہ اس کھجور کے درخت کو کہتے تھے جو مسکینوں کو بطور مہر دیا جاتا تھا لیکن وہ تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ جس قدر کھجور کے عوض چاہیں اسے بیع کر سکتے ہیں۔

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عُمَرَ عَنْ ثَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ فِي الْعَدْرِيَّ أَنْ تَبَاعَ بِمَخْرُصِهَا كَيْلًا قَالَ مَوْسَى بْنُ عُمَرَ وَالْعَدْرِيَّ أَهْلَكَ مَعْلُومَاتُ تَابِتِهَا فَتَشْرِي بِهَا

بَابُ ۳۶ بَيْعُ الثَّمَارِ كَيْلًا أَنْ يَبْدَ وَمَكْمَلًا
وَقَالَ الْإِسْنَادُ عَنْ أَبِي الزَّكَايِكِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ
يَعْنِي عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ
بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ هَؤُلَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ لِلثَّمَارِ قَوَادِ أَجَدِ النَّاسِ وَ
حَقَرُوا تَقَاضِيَهُمْ قَالَ الثَّبَاتُ إِنَّهُ إِذَا أَصَابَ الثَّمَرُ
الدَّمَاءَ أَصَابَهُ مَرَضٌ أَصَابَهُ فُشَاءٌ مَرَعَاهَا
يَنْتَفِخُونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰۴۴ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، انہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی اجازت دی تھی کہ اٹھل سے بھی جا سکتی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عربیہ، کھجور کے متعلق درختوں کو کہتے ہیں جنہیں خرید جاتا ہے۔

۱۳۶۰ - چلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا ایسا ہے ابو زناد کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر، بخاری کے سہل بن ابی حاتم انصاری سے حدیث نقل کرتے تھے اور وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ چلوں کی خرید و فروخت کرتے تھے (یعنی درختوں پر پکنے سے پہلے) پھر جب چل توڑنے کا وقت آتا اور مالک (قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریدار یہ عذر دیکھنے لگتے کہ پہلے ہی خوشوں میں بیماری لگ گئی تھی (دھان) اس لئے چل بھی خرید ہو گئے (مرامض) اور انشام بھی ہو گیا (یعنی ایسی بیماری لگی کہ چل بہت کم آئے) اسی طرح

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک تفسیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح منقول ہے جیسا کہ اس ترجمہ سے بھی واضح ہے مگر یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ ایک بیع و قرار ہی کی صورت ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس کی حیثیت صرف ہبہ کی ہے۔

وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوفُ فِي ذِيْقَةٍ
فَمَا لَا قَلِيلَ تَتَابَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ
الشَّمْسِ عَالِمُ شَوْرَةٍ يَشِيرُ بِهَا إِلَيْكَ شَرِيحُ
حُصُوفٍ مَبِيهِمْ وَأَخْبَرَنِي عَنْ جَدِّهِ بْنِ ثَالِبٍ
بَنِي ثَابِتٍ أَنَّ ثَالِبَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ
يَبِيعُ نِسَاءً أَرْضَهُمْ حَتَّى يَطْلُعَ الشَّرِيقُ
فَيَتَيَّنُ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
رَأَى أَوْ عَلَى بْنِ بَخْرَجَةَ شَاخِصًا مَعْدُنًا
عَنْبَسَةً عَنْ تَرَكَبِيَّةٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ عَنْ
عَزْوَةٍ عَنْ سَهْلِ عَنْ تَرِيدٍ ۝

ذکر بیان، ان سے ابو الزناد نے ان سے عروہ نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ
حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَحَى الْبَايْعُ وَالْمُبْتَاعُ ۝
۲۰۴۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ وَالتَّوَيْمِيُّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى
تُزْهِقَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْنَى حَتَّى تَحْمَرَّ ۝

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ
مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَرَةَ النَّخْلِ حَتَّى
تُشَقَّ فَقِيلَ مَا تُشَقُّ قَالَ تَحْمَرُّ وَتُصْفَرُّ ۝

مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں کے ساتھ جھگڑتے تھے تاکہ
قیمت میں کمی کرالیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس
طرح کے مقدمات بکثرت پہنچنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس
طرح کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی قابل انتفاع ہونے
سے پہلے پھلوں کو نہ بیچا کرو۔ گویا خدمات کی کثرت کی وجہ سے یہ
آپ نے مشورہ دیا تھا۔ خواجہ بن زید بن ثابت نے مجھے خبر دی کہ زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے بارگاہ کے پھل اس وقت تک نہیں بیچتے
تھے جب تک شریعت طلع نہ ہو جاتا اور زردی اور سرخی ظاہر نہ ہو جاتی
ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت علی بن بحر نے بھی کی ہے کہ ہم سے
حکام نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے

۲۰۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا
آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو تھی۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں حبیہ طویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پکھنے سے پہلے درخت پر کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ابو عبد
اللہ نے کہا کہ (حتیٰ ترحو سے) مراد یہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں۔

۲۰۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیم بن جہان نے، ان سے سعید بن مینا نے حدیث بیان کی،
کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو دتشق سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ پوچھا
گیا کہ تشق کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مائل بسرخی یا مائل بزردی ہونے کو

۱۔ عرب ایسے مواقع پر جب کسی ستارہ کے طلوع کا ذکر کرتے ہیں تو اس نے ان کی مراد صبح کے وقت طلوع سے ہوتی ہے علامہ افروشاہ صاحب کشمیری رحمہ نے لکھا ہے
کہ ثریا کا طلوع اس وقت ہوتا تھا کہ کتبہ تھے کہ جب ثریا طلوع ہو جاتا ہے تو پھلوں پر آفات نہیں آتیں وہ اس میں یہاں تک کہتے تھے کہ دنیا کے تمام
مقامات میں پھلوں پر آفات کا سلسلہ طلوع ثریا کے بعد ختم ہو جاتا ہے، بہر حال عرب میں یہ وہ موسم ہے جب کھجور اچھی طرح پک جاتی تھی اور پھلوں پر جو
آفات آتی ہیں اور جن بیماریوں سے وہ درخت پر خراب ہو جاتے ہیں اب ان کا سلسلہ قطعاً بند ہو جاتا تھا۔

وَيُؤَدُّ مِّنْهَا

بَابُ بَيْعِ التَّمْلِيقِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ
صَلَاحُهَا

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
مَعْلَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
فُتِيَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ
التَّمْلِيقِ حَتَّى يَرُوهُ قِيلَ وَمَا يَرُوهُ رَأَى يَخْمَارًا
أَوْ يَصْفَارًا

بَابُ إِخْبَارِ الْبَائِعِ الْقِمَارَ قَبْلَ أَنْ
يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لَمْ أَصَابْهُ عَاهَةٌ
فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِيَ عَنْ
بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَرَى قَيْلَ لَهُ وَمَا تَرَاهُ قَالَ
حَتَّى تَحْمَرَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ التَّمْرَ
يَمُ بِأَحَدٍ أَحَدَكُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ النَّبِيُّ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرَبُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَوَاتَرَتْ
إِتْبَاعُ تَمْرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ
عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى تَرْتِيبِهِ أَخْبَرَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَشَابَعُوا التَّمْرَ حَتَّى
يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ
يُجَوِّدُهُ دَرَجَتًا كَجَوْرِ كَوْثَرٍ يَكُونُ كَجَوْرِ كَدِّ

بَابُ شَرْاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا حُمَيْرُ بْنُ حَفْصٍ بَن
غِيَاثٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ
وَكُنَّا عِنْدَ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ

کہتے ہیں کہ اسے کھایا جا سکے

۱۳۶۱۔ کھجور کے باغ، قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔

۲۰۴۸۔ ہم سے علی بن بشیم نے حدیث بیان کی، ان سے معل نے حدیث
بیان کی، ان سے بشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور ان
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا تھا اور کھجور کے
باغ، زہو سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ زہو کیسے
کہتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ مائل برخی یا مائل برزدی ہونے کو کہتے ہیں۔

۱۳۶۲۔ اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے
اور ان پر کوئی آفت آئی تو نقصان بیچنے والے کو بھرنا پڑے گا۔

۲۰۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں حمید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو زہو سے پہلے بیچنے سے
منع کیا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے
کو۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ تمہیں بتاؤ، دیکھنے سے پہلے ہی اگر باغ بیچ دیے
جایا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو تم اپنے بھائی
کا مال آخر کی چیز کے بدلے لو گے؟ بیٹ لے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے اگر
قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل خریدے (درخت پر) پھران پر کوئی
آفت آگئی تو جتنا نقصان ہوا ہے وہ سب اصل مالک کو بھرنا پڑے گا۔ مجھے
سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ

۱۳۶۳۔ ایک مدت متعین کے قرض پر غلہ خریدنا۔

۲۰۵۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے
والد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابیہم
کے سامنے قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج

نہیں ہے۔ پھر ہم سے اسود کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متین مدت کے قرض پر ایک یہودی سے غلہ خریدا تھا اور اپنی زرہ اس کے یہاں گرو دی رکھی تھی۔ ۱۳۶۴۔ اگر کوئی کجور، اس سے اچھی کجور کے بدلے میں بیچنا

چاہے۔

۲۰۵۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبد المجید بن سہل بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک شخص کو عامل بنایا (زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے کے لئے) وہ صاحب زکوٰۃ وغیرہ وصول کر کے (مدہ قسم کی کجوریں لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کجور اسی طرح کی تھیں، انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، بخدا یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح کی ایک صاع کجور (اس سے گھٹیا درجہ کی) دو صاع دے کر لیتے ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو البتہ کجور کو دو راہم کے بدلہ میں بیچ کر، ان دو راہم سے اچھی قسم کی کجور خرید سکتے ہو۔

۱۳۶۵۔ جس نے تاہیر کئے ہوئے کجور کے درخت بیچے اور فصل لگی ہوئی زمین بیچی یا اجارہ پر دیا ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ فحش سے ابراہیم نے بیان کیا، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی ملیک سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جو بھی کجور کا درخت تاہیر کے بعد بیچا جائے اور بیچتے وقت بھلوں کا کوئی ذکر نہ ہوا ہو تو پھل اسی کے ہونگے جس نے تاہیر کی ہے (یعنی سابقہ مالک کے) غلام اور کھیت کا بھی یہی حال ہے۔ نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام لیا تھا۔

لَبَّاسٍ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ اسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ قَرَنَهُ دُرَاهِمًا ۖ

بَابُ ۱۳۶۴ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ ثَمَرٍ يَمُرُّ خَيْرٍ مِنْهُ

۲۰۵۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ وَجَاءَ بِالْثَمَرِ حَنِيبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ ثَمَرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ النَّصَافَ مِنْ هَذَا يَا نَصَافَتَيْنِ وَالنَّصَافَتَيْنِ يَا ثَلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَةِ بِالْأَدْرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالْأَدْرَاهِمِ حَنِيبًا ۖ

بَابُ ۱۳۶۵ مَنِ بَاعَ ثَمَرًا نَخْلًا قَدْ أُتِرَ أَوْ أَمْرًا مَزْمُونًا أَوْ بِأَجَارَةٍ قَالُوا

عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَخْبُرُ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ آيْمَانَ نَحْلٍ بَيْعَتْ قَدْ أُتِرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالْتَمَسَ لَكُنْزِي أَتْرَحًا وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحُرُّ سَمِعْتُ لَوْ نَافِعٌ هُوَ لِأَبِي ثَلَاثَ ۖ

۱۔ کجور کے درخت بعض اپنے اقسام میں نہ ہوتے تھے اور بعض مادہ۔ مدبر میں یہ عام رواج تھا کہ مادہ کجور کا خوشہ کھول کر اس میں نہ کجور کا بیوند لگاتے تھے۔ اسی کو تاہیر کہتے ہیں ان کا خیال یہ تھا کہ اس سے پھل زیادہ آئے گا۔

۲۔ یعنی اگر کوئی شخص پانچ تو بیچتے وقت جتنا مال اس کے پاس تھا وہ سب بیچنے والے کا ہو گا کیونکہ اس وقت تک غلام اس کی ملکیت میں تھا۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَلَمْ يَبْذُرْهُ، فَشَرَاهُ، لَيْسَ بِبَائِعٍ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ.

۲۰۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی نے کھجور کے ایسے درخت بیچے ہوں جن کی تابیر کی جا چکی تھی، تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں رہتا ہے۔ البتہ اگر خریدنے والے نے شرط لگا دی ہو کہ پھل سمیت یہ بیع ہو رہی ہے تو پھل بھی خریدار کی ملکیت میں آجاتے ہیں۔

۱۳۶۶۔ لھجنی کو غلہ کے بدلے ناپ کر بیچنا۔

بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَاعَ ثَمَرًا لَمْ يَبْذُرْهُ، فَشَرَاهُ، لَيْسَ بِبَائِعٍ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ.

۲۰۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائمنے سے منع فرمایا تھا یعنی باغ کے پھلوں کی اگر وہ کھجور میں، ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے اور اگر گجور میں تو اسے خشک گجور کے بدلے ناپ کر، بیچا جائے اور اگر وہ کھیت ہے تو ناپ کر غلہ کے بدلے بیچا جائے ۲۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام قسموں کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا۔

۱۳۶۷۔ کھجور کے درخت کی بیع۔

بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالطَّعَامِ

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَاعَ ثَمَرًا لَمْ يَبْذُرْهُ، فَشَرَاهُ، لَيْسَ بِبَائِعٍ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ.

۲۰۵۴۔ ہم قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کسی نے کھجور کے درخت بیچے ہوں تو پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں رہتا ہے۔ البتہ اگر وہ کھیت ہے تو ناپ کر غلہ کے بدلے بیچا جائے ۲۔ ان تمام قسموں کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا۔

بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالطَّعَامِ

گدڑہ حاشیہ۔ فصل گئی ہوئی زمین کو کوئی بیچے اور بیچتے وقت فصل کا کوئی ذکر نہ آیا ہو تو فصل اس بیچنے والے ہی کی ہوگی۔ تابیر کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر تابیر کسی نے بھی نہ کی ہو اور پھل سنے پر درخت بیچے ہوں تو پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں سمجھا جائے گا۔ حدیث میں اس سلسلے میں اگرچہ تابیر کا لفظ خاص طور پر آیا ہے۔ لیکن امام صاحب کہتے ہیں کہ وہ ایک قید اتفاقی ہے دوسری صورت یہ ہے کہ بیچتے وقت بیع میں پھل کو بھی شامل کر لیا گیا تو ظاہر ہے کہ اس بیچنے والے کی ملکیت کا اس پر کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔

۲۔ اس طرح کی احادیث جس میں مزائمنے سے منع کیا گیا ہے پہلے بھی متعدد روایتوں سے آپ کی ہیں مزائمنے یا محاذ و غیرہ سے روکنے کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو ناپ یا تول کر غلہ، کھجور یا گجور دیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف محض تخمینہ ہے۔ شریعت نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ خرید و فروخت میں ہر بات اور معاملہ کا ہر گوشہ اسی وضاحت اور صفائی کے ساتھ سامنا لانا چاہیے کہ کسی تردد اور شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے اور اس طرح کی خرید و فروخت میں دھوکے اور کسی فریق کو بھی نقصان کے واضح احتمالات رہتے ہیں اس لئے اس سے منع کر دیا گیا۔ خرید و فروخت سے متعلق جتنی احادیث گذر رہی ہیں ان تمام میں قاری طبری وضاحت کے ساتھ یہ محسوس کرے گا کہ سب سے زیادہ زور شریعت نے صفائی معاملت پر دیا ہے تاکہ کوئی دھوکا اور نقصان نہ اٹھائے لیکن بہر حال نفع حاصل کرنے سے شریعت نہیں روکتی۔ خرید و فروخت کی ہی اس لئے جاتی ہے کہ اس سے کچھ نفع حاصل ہوا البتہ کسی کو دھوکہ دینے یا نقصان پہنچانے سے روکا ہے سب میں خرید و فروخت کے بہت سے غلط طریقے رائج تھے۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بھی کسی کھجور کے درخت ہی کو بیع نہ تو
(اس موسم کا) بھل اسی کا ہوتا ہے جس نے تابہر کی ہوئیں گز خریدار نے بھلوں
کی بھی شرط لگا دی (تو بھل بھی اسی کے ہوجائیں گے۔

۱۳۶۸- بیع حاضرہ۔

۲۰۵۵- ہم سے اسحاق بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن
یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی
کہا کہ مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاقلہ، حاضرہ، ملاسہ، منابذہ، اور مزابذہ سے منع فرمایا تھا۔

بَابُ بَيْعِ الْمُحَاصِرَةِ ۝

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ
بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُحَاصِرَةِ وَالْمَلَا سَةِ
وَالْمَنَابِذَةِ وَالْمَزَابِذَةِ ۝

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالشَّرْخِ حَتَّى تَنْوَحُوا
فَقُلْنَا لَا نَسْمَعُ نَوْحَهَا قَالَ تَعْمَرُ وَتَضْفَرُ أَرَأَيْتَ
إِنْ مَنَعَهُ اللَّهُ الثَّمَرَةَ يَمَسُّ شَجَرًا قَالَ أَهْلِي ۝
بھل پر کوئی آفت آگئی تو کس چیز کے بدلے تمہارے بھائی (خریدار) کا مال تمہارے لئے حلال ہوگا

۱۳۶۹- جلد کی بیع اور اس کا گھانا۔

۲۰۵۷- ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشرنہ ان سے مجاہد نے اور ان سے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھا۔ آپ جمار تناؤ فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے فرمایا
کہ درختوں میں ایک درخت مردوموں کی طرح ہے، میرے دل میں آیا کہ
کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن حاضرین میں، میں ہی سب سے چھوٹی عمر کا تھا
اس لئے بڑوں کی مجلس میں بولنا غلاف اب سمجھ کر خاموش رہا پھر انھوں نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْجُمُورِ وَآكِلِهِ ۝

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَأْكُلُ جُمُورًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ
كَالدَّجَلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ
فَأَذَا أَخَذْتُهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۝

۱۳۷۰- جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجمارہ اور زب

بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا

لہ حاضرہ، پکنے سے پہلے فصل کو کھیت ہی میں بیچنے کا نام ہے۔ معاقلہ، ملاسہ، منابذہ اور مزابذہ کی صورتوں کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔
تہ جمار کھجور کے درخت پر گوند جیسی کوئی چیز نکل آتی تھی جو چسپ رہی کی طرح سفید پوتی تھی یہ کھائی بھی جاتی تھی لیکن اس کے بعد پھر اس درخت
پر پھل نہیں آتے تھے۔

يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبَيْعِ وَالْإِيجَابِ أَمْ لَا
وَالْمَكِيلَ وَالْوَزْنَ وَسَتَرَهُمْ عَلَى نِيَّتِهِمْ
وَمَدَّ إِلَيْهِمُ الْمُسْتَهْزِئَةَ وَقَالَ شَرِيعٌ
لِّلْعَزَائِلِ سَتَرَكُمْ بَيْنَكُمْ بَرِيحًا
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَاجَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
لَّا بَأْسَ الْفَشْرِ بِأَحَدٍ عَشَرَ يَأْخُذُ
لِلتَّفَقَةِ بَرِيحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِهَيْدٍ تُحْذِي مَا يَكْفِيكَ وَقُلْتُ
بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَالتَّرَى الْحَسَنُ
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْوٍ أَسَاجِمًا فَقَالَ
بِكُمْ قَالَ يَدُ الْفَقِيرِ فَرَكِبَتْ ثُمَّ جَاءَ
مَرْءٌ أُخْرَى فَقَالَ الْجَمَامُ الْجَمَامُ فَرَكِبَتْ
وَلَمْ يَشَارِبْ لَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَنْصِفُ
وَمَرَّ بِهِمْ

وَمَرَّ بِهِمْ

یا۔

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
عَلِيٌّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْفُؤَيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
حَجَّ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو حَلِيبَةَ
فَأَمَرَ كَهُ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ
مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَتَحَفَّقُوا عَنْهُ مِنْ
خَرَجِهِ

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَذَا أُمُّ

تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں
نیتوں کا فیصلہ، وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا
شریح رحمة اللہ علیہ نے موت کا تنہا دانوں (کے ایک ایک جگہ
میں ان سے کہا تھا کہ قلع کے سلسلے میں تمہارے اپنے طریقے تم
پر نافذ ہوں گے، عبد اللہ باب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے
اور ان سے محمد نے کہ دس کی چیز اگر گیارہ میں بیچے تو کوئی خرچہ
نہیں اور لاگت پر نفع لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، بند
الوسیفان رضی اللہ عنہ کی بیوی جنہوں نے اپنے شوہر کی شکایت
کی تھی کہ نان و نفقہ پورا نہیں دیتے (م سے فرمایا تھا کہ نیک نیتی
کے ساتھ تم اتنا الوسیفان کے مال سے لے سکتی ہو جو تمہارے لئے
اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو
کوئی محتاج ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ کھا سکتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ
علیہ نے عبد اللہ بن مرواس سے گدھا کر لئے پر لیا تو ان سے اس
کا کر لیا پوچھا، انہوں نے کہا کہ دُودائق ہے (ایک دانق) درہم کا
چھٹا حصہ ہوتا ہے) اس کے بعد وہ گدھے پر سوار ہوئے۔ پھر دیکھ کر
مرتبہ شریف لائے اور کہا کہ گدھا چاہیے مجھے۔ اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ لے گئے بغیر سوار ہو گئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج

۲۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیب نے پکھنا لگایا تو آنحضور نے انہیں
ایک صاع کھجور (بطور اجرت) دینے کا حکم دیا اور ان کے مولیٰ سے فرمایا کہ
ان کے وظیفہ میں (جو وہ روزانہ کے سب سے ان سے وصول کرتے تھے)
کمی کر دو۔ (یہ حدیث اس سے پہلے گند مچی ہے۔

۲۰۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

۱۔ یعنی جس جگہ ناپ، تول اور خرید و فروخت میں جو طریقے رائج ہیں وہ اگر شرعی اصول و ضوابط کے خلاف نہیں ہیں تو تمام معاملات میں انھیں
متعارف طریقوں پر عمل ہوگا۔ اور کسی معاملہ میں اگر اختلاف وغیرہ ہو جائے تو فیصلہ کے وقت وہاں کے رسم و رواج وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔
اس کی جزئیات و تفصیلات فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں خود مصنف نے بھی اس کی بعض جزئیات لکھی ہیں۔

مُعَوِيَّةَ ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خَدَيْتُ أَنْتَ وَبَنُوكَ مَا يَخْفِيهِ بِالْمَعْرُوفِ

۲۰۶۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّادٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمَّادٍ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلَيْسَ تَعْفِيفٌ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَتَيْمِيمٌ نَبِيًّا كُلُّ مَا يَمُورُ فِيهِ أُنْزِلَتْ فِيهِ إِلَى الْيَتِيمِ الَّذِي يَتِيمُهُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا وَكَرِهَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ

متعلق نازل ہوئی مضمی جو ان کی امہ ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو اس نگرانی کے عوض (نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے لے سکتے ہیں۔

بَابُ بَيْعِ الشَّرَبِ مِنْ شَرَبِكُمْ

۲۰۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالَمٍ عَنْ ابْنِ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ قُصَيْبُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُقْسَمْ فَأَذَا وَقَعَتِ الْخُدُودُ وَصَوَفَتِ الطُّرُقُ فَلَا الشُّقُوقَ وَلَا شَفْعَةَ

بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالْأَنْوَاعِ

وَالْمَرْؤُوسِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قُصَيْبُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُقْسَمْ فَأَذَا وَقَعَتِ الْخُدُودُ وَصَوَفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شَفْعَةَ مَعْدًا مَسَدًا وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا قَالَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابِعَهُ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابِعَهُ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ

عنهانے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، تو کیا اگر میں ان کے مال میں سے چھپا کر کچھ لے لیا کروں تو کوئی حرج ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم اپنے لئے اور اپنے بیٹوں کیلئے نیک نیتی کے ساتھ اتنا لے سکتی ہو جو تم لوگوں کیلئے کافی ہو جایا کرے۔

۲۰۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان

کی، انھیں ہشام نے خبر دی۔ ح اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عثمان بن فرقہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ (قرآن کی آیت) ”جو شخص مالدار ہو اسے (اپنی زیر پرورش یتیم کے مال لینے سے) اپنے کو بچانا چاہیے اور جو فقیر ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتا ہے۔“ یہ یتیم کے ان سرپرستوں کے متعلق نازل ہوئی مضمی جو ان کی امہ ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو اس نگرانی کے عوض (نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے لے سکتے ہیں۔

۱۳۷۱۔ کسی کاروبار کے شرکا کی باہم بیکدوسرے کیساتھ خرید و فروخت

۱۵۶۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث

بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور راستے بھی مختلف ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۱۳۷۲۔ ایسی مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو ابھی تقسیم

نہ ہوئے ہوں

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد

نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے مال میں شفعہ کا حق دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حدود قائم ہو جائیں اور راستہ بھی بدل تو اب شفعہ کا حق نہیں رہتا، ہم سے مسدد نے اور ان سے عبد الواحد نے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا کہ ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ اس کی متابعت ہشام نے معمر کے واسطے کی ہے اور عبد الرزاق نے یہ بیان کیا

بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الزَّهْرِيِّ :

کہ ہر مال میں ۱۰ اس کی روایت: عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

بَابُ ۱۳۶ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا غَيْرَهُ بِغَيْرِ

۱۳۶۔ کس نے کوئی چیز دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر خریدی، اور پھر وہ راضی ہو گیا :

إِذْنِهِ فَرَضِيَ :

۲۰۶۳۔ لَقْتُ أَبَا يَعْقُوبَ بْنَ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۲۰۶۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے روایت بیان کی، ان سے ابو عامر

أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ يَشْهَوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ

نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر رحمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تین شخص کہیں

قَدْ خَلَوْا فِي غَائِبٍ فِي جَبَلٍ فَأَخْطَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا اللَّهُ بِأَنْفُسِكُمْ قَالُوا

جارے تھے کہ بارش ہونے لگی (بارش سے بچنے کے لئے) انھوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جگہ لی، اتفاق سے ایک پتھان لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا

عَمِلْنَاهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُم اللَّهُمَّ إِنِّي كَأَن لِي مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ كَيْتَرَانِ كُنْتُ أَخْرَجُ فَأُرْعَى ثُمَّ أَرْجَعُ فَأُخْلَبُ فَأَجْعَى بِالْحِلَابِ فَأُتَى بِمِ ابْنِ أَبِي قَيْسٍ يَا

جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، واسطہ دے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو

لَمْ أَقْضِ الْقَبِيئَةَ وَأَهْلِي وَأَمْوَالِي فَأَخْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمْ أَتَانِيَابَ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُدْخِلَهُمَا

اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بڑے تھے، میں باہر لے جا کر (اپنے پوشی) پہنتا تھا، پھر جب واپس ہوتا تو ان کا دوسرا

وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي كُنْتُ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي كُنْتُ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ

دوستنا اور برتن میں اپنے والدین کو (پہلے) پیش کرتا، جب میرے والدین پلچکے تو مجھ کو گھر والوں کو اور اپنی بیوی کو بلاتا، اتفاق سے ایک رات دیر ہو گئی

أَنْ كُنْتُ أَحَبُّ امْرَأَةٍ مِنْ بَنَاتِ عَنِي كَأَشَدِّ مَا يَحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تَعْطِيَهَا

اور جب میں گھر واپس ہوا تو میرے والدین سوچنے لگے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں پڑے رو رہے تھے۔

وَيَأْتِيكِ دَيْنَاكِ فَتَسْعِيَتْ فِيهَا حَتَّى جَنَفَتْهَا فَلَمَّا أَقْعَدْتُ

(بھوک کی وجہ سے) میں برابر دودھ کا پیالہ لے کر سامنے اسی طرح کھڑا رہا اور صبح ہو گئی اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری

خَوْشَنُودِي حَاصِلَ كَرْنِي كَلْتَا كَيْتَا تَوَهَّاسَ لَيْلَةً نَزَلَ كَرْنِي كَلْتَا كَيْتَا تَوَهَّاسَ لَيْلَةً نَزَلَ كَرْنِي كَلْتَا كَيْتَا تَوَهَّاسَ لَيْلَةً نَزَلَ كَرْنِي كَلْتَا كَيْتَا تَوَهَّاسَ

خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے (نار کے منہ سے پتھر کی پٹان ہٹا کر) راستہ بنا دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

چنانچہ پھر (تھوڑا سا) ہٹ گیا دوسرے شخص نے دعا کی: اے اللہ! تیرے

مے گذشتہ حارثہ شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو کسی پڑوسی یا شریک وغیرہ کو اپنے دوسرے پڑوسی یا شریک کے گھر جاؤاد وغیرہ میں اس وقت ہوتا ہے جب دوسرا شریک یا پڑوسی اپنا الیاء وغیرہ بچنا چاہے جس میں کوئی اس کا شریک یا اس کا پڑوسی ہے شریعت یہ کہتی ہے کہ شریک یا پڑوسی ہونے کی حیثیت سے گھر یا جائداد کے منافع اور مضرتوں سے وہ بالکل صرف نظر نہیں کر سکتا۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے کہ کن کن صورتوں میں یہ حق حاصل ہوتا۔ بہر حال ایسی خرید و فروخت میں حق شفعہ رکھنے والا اس کا مجاز ہے کہ جائداد اگر کسی اجنبی نے خرید لی ہو تو وہ اس پر دعویٰ کرے اور اس جائداد کو خود خرید لے۔ ایسے معاملات میں اولیت اسی کو حاصل ہوگی جسے حق شفعہ حاصل ہے۔

يَبْدُو رَجَبِيهَا قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَتَرَىٰ لَهُ آيَاتٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَقُلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَرْجَةً قَالَ
فَقَرِّعْ عَنْهُمْ الثَّلَاثِينَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَحْيِيًّا بِفَرْقٍ مِّنْ دُرٍّ فَاعْطِنِي
وَأَبِي قَالَ أَنْ يَلْمُذَّ فَعَمَدَتْ إِلَىٰ ذَلِكَ الْفَرْقِ
فَنَزَعَتْهُ حَتَّى اسْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا ثُمَّ
جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اعْطِنِي خَفِي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَىٰ
تِلْكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَنْتَهِي
بِئْسَ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَتَنْتَهِي بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ اللَّهُمَّ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَقُلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ
فَأَخْرَجَ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ ۝

علم میں یہ بات ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی نے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی
ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے، اس نے کہا کہ تم مجھ سے اپنا مقصد
اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو دیندہ دے دو۔ میں نے
اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنے دینار جمع کر جی لئے۔ پھر جب
میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ کے درود اور
مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑو، اس میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے تھوڑے بلباب
اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہمارے
لئے راستہ بنا دے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ دو نہائی راستہ کھل
گیا۔ تیسرے نے دعا کی ۱۷ اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک
فرق جو ادھر پر کام لیا تھا، جب میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے لینے سے انکار
کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جیبت کئی تو اس میں اتنی جوار پیدا
ہوئی کہ ۱۷ اس سے میں نے ایک بیل اور چھروا خرید لیا۔ اتفاق سے پھر اس مزدور نے
اگر مطالبہ کر دیا کہ خدا کے بندے! مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چھروا بے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی میں ۱۷ اس نے کہا کہ مجھ
سے مذاق کرتے ہو! میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں، تو اسے اللہ! اگر تیرے نزدیک (میرا کہ میری نیت بھی تھی) یہ کام میں نے صرف
تیری رضا و خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (چٹان کو مٹا کر) راستہ پیدا کر دے۔ چنانچہ غار کھل گیا۔

بَابُ (۱۳۷) الشَّرَائِعِ وَالْبَيْعِ مَعَ

الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلَ الْحَرْبِ ۝

۲۰۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ قَالَ كُنَّا مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ

مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَقِي بِسَوْفِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عبد الرحمن بن ابی بکر نے
بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مشرک
طویل القامت مشرک بکریاں پالتا آیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت
فرمایا کہ یہ بیچنے کے لئے ہیں یا عطیہ میں؟ یا آپ نے یہ دریافت فرمایا کہ بیچنے کے

لہ بظاہر اس دعا کے کرنے والے کا یہ عمل غیر صالح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ بچوں پر صریح ظلم و زیادتی ہے کہ وہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور آپ دودھ لئے
کھڑے ہیں لیکن انہیں پلاتے نہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ظلم ہے لیکن اس کی نیت کے نیک
اور صالح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا اور اسی نیت پر اسے اجر ملا ہے ورنہ اس میں کوئی استبعاد نہیں کہ اگر اسی طرح کا کوئی عمل کسی اہل علم سے
ہو تو باوجود موخذہ و عذاب بن جائے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نیت نیک ہو تو مباحل کے عمل فاسدہ کا بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں
اعتبار ہو جائے شخص اس کے جہل اور نادانی کی وجہ سے، اس کی مثالیں شریعت میں بہت ہیں اور یہ ایک مستقل باب ہے کہ حسن نیت کا خیال کر کے
عمل مقبول ہو جاتا ہے حالانکہ صورت عمل بالکل فاسد ہوتی ہے یہ ایک نیک بے وقوف کی مثال ہے۔

وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَيْعَ
بَيْعٌ قَاسْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا

باب ۱۲۱) شَرَّاءُ الْمَلُوكِ مِنَ الْخُرَافِ
وَهَيْبَتِهِ وَعِثْقِهِ وَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ لِمَنْ كَاتِبٌ وَكَانَ خُرًا
فَقُلْمُوهُ وَبَاعُوهُ وَبُيْعِي عَمَّارٌ وَمُهَيْبٌ وَ
بِلَالٌ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ
عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّثْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
بِرَّ آدَمِيٍّ رِثْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِلَغْتَ اللَّهُ
يَرْجَحُدُونَ

۲۰۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ جَرَّ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةٍ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً
فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَعَلَهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ
وَاحِدٌ إِبْرَاهِيمُ مِنْ هَذِهِ الْأَيِّ مَعَكَ قَالَ أُخْتَنِي
ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تَكْذِبِي أَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي
أُخْتَنِي وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرِ
فَأَمْسَكَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ
فَصَلَّتْ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَ
بِرَسُولِكَ وَاحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى رَوْحِي فَلَا
تَسْلُطْ عَلَى الْكَافِرِ فَعُطِخْتِي رَكَضَ بِرَجْلِهِ قَالَ
الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ
أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُنْتُ بِمَا يَقُولُ حَتَّى
تَمْلِكَنِي فَأَمْسِكِي ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ
فَصَلَّتْ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَ
بِرَسُولِكَ وَاحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى رَوْحِي فَلَا تَسْلُطْ

تھے ہیں) یا بیہ کے لئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ
آنحضور نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

۱۲۴۵۔ حربی سے غلام خریدنا، حربی کا غلام کو آزاد کرنا اور بیہ کنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا
تھا کہ اپنے (یہودی) مالک سے "مکاتبت" کرو جو حالانکہ آپ پہلے
سے آزاد تھے، ان کے ہمسفروں نے ان پر ظلم کیا کیونکہ دیا تھا (اور
اس طرح وہ غلام ہو گئے تھے) اسی طرح عمار، صہیب اور بلال رضی
اللہ عنہم بھی قید کر کے (غلام بنا لئے گئے تھے اور ان کے مالک مشرک
تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو
بعض پر فضیلت دی ہے بنقی میں، سو جن کو بڑائی دی وہ نہیں
پہنچا دیتے اپنی روزی ان کو جن کے وہ مالک ہیں کہ سب اس میں برابر
ہو جائیں کیا اللہ کی نعمت کے منکر ہیں۔

۲۰۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ابھن شعیب نے خبر دی

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام
سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ
رہتا تھا یا رہ فرمایا کہ ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے
متعلق کہا گیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں بادشاہ
نے آپ سے پچھا بھیجا کہ ابراہیم! یہ خاتون جو تمہارے ساتھ ہیں، تمہاری کیا ہوتی
ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میری بہن ہیں (یعنی دینی رشتہ کے اعتبار سے) پھر جب
ابراہیم علیہ السلام (بادشاہ کے یہاں سے) سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے
تو ان سے کہا کہ (بادشاہ کے سامنے) میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ
آیا ہوں۔ بخدا، اس روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔
چنانچہ آپ نے حضرت سارہ کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، بادشاہ حضرت سارہ رضی
اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہ روضہ کے نماز پڑھنے کھڑی
ہو گئیں جیسے انہوں نے اللہ کے حضور تیری دعا کی "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور
تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر
کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو، تو مجھ پر ایک کافر کو نہ مسلط کر" اتنے
میں وہ بادشاہ بسلا یا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔ اعرج نے بیان کیا کہ

ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن ساتہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور جس عرض کیا، اے اللہ! اگر میرا گناہ تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا یعنی اس کے پاؤں زمین سے باہر نکل آئے) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا، حضرت سارہ پھر وضو کر کے پھر غار پر پڑھنے لگی تجھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور میرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے خواہر اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کا فرکو

عَلَى هَذَا الْكَفْرِ فَعَطَّ حَتَّى رَكَصَ بِرَجُلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ أَنْ يَمُنْتُ بِمَا قَالَ حَتَّى قَتَلْتَهُ فَأُتِيَ سِلَاحُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَمَرَ سَلَمٌ إِلَّا إِعَانَتُنَا نَارُ جَعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطَوْهَا أَجْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتُ أَنْ أَلْتَكِبْتَ الْكَافِرَ وَأَخَذْتُمْ وَلَيْدًا ۖ

سلط نہ کرے۔ چنانچہ وہ پھر پھلپلا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت سارہ نے پھر وہی دعا کی کہ: اے اللہ! اگر میرا گناہ تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا (اللہ کی پکڑ سے) آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس سے جاؤ اور انہیں آخر (حضرت حاجرہ) کو بھی دے دو۔ پھر حضرت سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک چھو کر دی دے دی۔

۲۰۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب دے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہما کا ایک بچے کے بارے میں نزاع ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی غنیمہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے وصیت کی تھی کہ اس کا بیٹا ہے آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت کو دیکھ لیجئے۔ لیکن عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے فراموشی پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی صورت دیکھی تو مشابہت صاف غنیمہ سے تھی لیکن آپ نے فرمایا: یہی کہ اے عبد! یہ بچہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سودہ بنت زمرہ! اس لڑکے سے تم پردہ کیا کرو۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔ (حدیث اور نوٹ گذر چکا ہے۔)

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَثْبَةَ بَنِي قَلْبَةَ مِنْ عَهْدِ أَبِي أَنَسٍ ابْنَةُ الظُّرَارِ شَبَّهَهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِي مِنْ وَلِيدَةٍ نَهَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهَهُ فَرَأَى شَبَّهًا بَيِّنًا يَعْتَبَهُ فَقَالَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاللَّخَاوِرِ الْخَبَرُ وَاخْتَجِجِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْرَةَ تَرَمَعَةً فَلَمْ تَزُرِي سَوْدَةَ وَهِيَ قَطْ ۖ

۲۰۶۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے بہت بڑی دولت

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي قَالَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَصَّهْبِي أَنْتَ اللَّهُ وَلَا تَدْعُ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لِي قُلْتُ ذَلِكَ وَلَكِنِّي مُرِفْتُ وَأَخَا صَبِي ۖ

ہی مل جائے تو بھی میں یہ کہنا پسند نہ کروں گا میں تو بچپن ہی میں ہوا لیا گیا تھا۔

۲۰۶۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے وہ بن زبیر نے خبر دی انھیں حلیہ بن ہزام رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ان اعمال کے آپ نے کیا حکم ہے جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں، صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے، اور صدقہ دینے کے طور پر کرتا تھا، کیا ان اعمال پر بھی مجھے اجر ملے گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب نے ساتھ اسلام لائے ہو۔

۱۳۷۶ - دباغت سے پہلے مردار کی کھال۔

۲۰۶۹ - ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن براہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ ایک مردہ بکری پر سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے، آنحضور نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

۱۳۷۷ - سور کا مار ڈالنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۷۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ آئے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے آئیں گے وہ حلیہ کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار

۲۰۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو الَيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا آيَاتُ أُمُورٍ أَكُنْتُ أَتَخَنَّنُ أَوْ أَتَخَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاةٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتُ عَلَى مَا سَلَفَتْكَ مِنْ خَيْرٍ بِالْأَجْلِ جُلُودَ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَعَ

۲۰۶۹ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْعَلْتُمْ بِأَهَائِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّا خَضَرْنَا أَهْلُهَا

عَنْهَا لَعَنَ عَرَضَ كَمَا كَذَبَ تَوَسَّعَ رَدَّ رَأْسَهُ آنحضور نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

۱۳۷۶ قَالِ الْخَزَنَدَرُ قَالَ جَابِرٌ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَعَ الْخَزَنَدَرُ ۲۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ بَنُو مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا يَمْسُرُ الْهَلِيلِيَّ وَيَقْبَلُ الْخَزَنَدَرُ وَيَصْعَقُ الْجُزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَكَ

نہ صہیب رضی اللہ عنہ اپنا نب سنان بن ملک کے ساتھ بوڑھے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی والدہ بنی تمیم میں سے تھیں لیکن چونکہ آپ رویوں کے غلام تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ عربی النسل کس طرح ہو سکتے ہیں آپ اسی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ مجھے تو پکڑے رویوں نے غلام بنا لیا تھا۔ اور بچپن میں ہی یہ واقعہ پیش آیا تھا اسی لئے میری زبان بھی بدل گئی تھی۔

ڈالیں گے اور بڑی کوتاہی کر دیں گے، اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوئی کہ کوئی پینے والا نہ رہے گا۔

۱۳۷۸۔ نہ مروار کی چربی پکھنڈی جائے اور نہ اس کا قوٹک بیچا

جائے اس کی روایت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

بَابُ لَا يُذَابُ سَخْمُ النَّمِثَةِ

وَلَا يَبَاعُ وَذَكَهُ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۷۱

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسُ أَنَّ

سَمِيعَ بْنَ عُبَيْسٍ يَقُولُ بَنَعَ عُمَرَاءُ فُلَانًا بَاعَ

عُمَرَاءُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ فُلَانًا أَلَمْ يَكُنْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَحَرِّمَتْ

عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ وَفَجَعَلُوها فَبَاعُوهَا ۲۰۷۲

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ

أَخْبَرَنَا أَبُو كُسَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَحَرِّمَتْ عَلَيْهِمُ

الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَآكَلُوا أَلْمَانَهَا ۲۰۷۳

بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا

مَرْوُومٌ وَمَا يَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ ۲۰۷۴

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ سُوَيْدٍ

ابْنُ أَبِي الرَّحَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ

رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيَ شَيْءٌ

مِنْ صُفْعَةِ بَيْدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ إِمَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۰۷۱۔ ہم سے حمید بنی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے طاووس نے خبر

دی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ عمر رضی

اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فُلان شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

اسے اللہ تعالیٰ تنہا و برباد کر دے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ چربی ان پر

حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے پکھنڈا کر فروخت کیا۔

۲۰۷۲۔ ہم سے یزید بنی نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی

انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کریم نے سعید بن مسیب سے

سنا۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ اللہ یہودیوں کو تنہا کرے ظالموں پر چربی حرام کر دی گئی تھی لیکن

انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۱۳۷۹۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بیچنا اور اس میں کیا پائیدگی

ہے۔

۲۰۷۳۔ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بنی نے حدیث

حدیث بیان کی، انہیں نے عوف نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی حسن نے کہا کہ

میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس

آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی معیشت اپنے

ہاتھ کی صنعت پر مقوف ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی

اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے

۱۔ وک اس چکناٹ یا چربی کو کہتے ہیں جو گوشت کے اندر ہوتی ہے اور جو گوشت کے باہر ہوتی ہے گوشت سے الگ ۱۰ سے تخم کہتے ہیں اور ہم نے

اسی کا ترجمہ چربی کیا ہے۔

۲۔ یعنی اسی طرح تم شراب حرام قرار دی گئی لیکن تم اسے پیچھے دو۔ اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے کسی ذمی سے شراب پر ٹیکس

وصول کر لیا تھا۔ گویا انہوں نے خود بھی نہیں تھی بلکہ ایک کافر ذمی بیچنے لے جا رہا تھا اور اسے میں انہوں نے صرف ٹیکس وصول کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی تصویر میں جان نہ ڈال دے اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر م) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم تصویریں بنائی ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے تصویریں بنا سکتے ہو، ابو عبد اللہ نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے صرف یہی ایک حدیث سنی ہے۔

۱۳۸۰۔ شراب کی تجارت کی حرمت: اور جابر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۴۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ضعی نے، ان سے مسروق نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورہ بقرہ کی تمام آیتیں نازل ہو چکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب تجارت حرام قرار دی گئی۔

۱۳۸۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا۔

۲۰۴۵۔ مجھ سے بشر بن مرجم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن امیر نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہونگے جن کا قیامت کے دن میں فریق ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عبد کیا اور پھر توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی (اور اس طرح ایک آزاد کو غلام بنانے کا سبب بنا)۔ اور وہ شخص جس نے کوئی مردود آجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا لیکن اس کی مزدوری نہیں دی گئی۔

۱۳۸۲۔ یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا انہیں اپنی زمین بیچ دینے کا حکم اس سلسلے میں مقبرہ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے (یہ وہاب الجہاد میں آئے گی)

۱۳۸۲۔ غلام کی، اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیع

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول سمعته يقول
مَنْ مَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مَعْدُ بِمُحْتَى يَنْفَعُ
فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنَافِعُ فِيهَا أَبَدًا أَقْرَبًا الرَّجُلُ
رَبُوعٌ شَدِيدٌ دَنُوهُ وَأَصْفَرُّ وَجْهُهُ تَقَالَ وَيَحَدِّثُ
إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَتَّعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ
مَحَلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ
أَنَسٍ هَذَا الْوَاحِدَ

بَابُ تَحْرِيمِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ
وَقَالَ جَابِرٌ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَّيْ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
لَمَّا تَرَتْ آيَاتِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ أَخِيهَا خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَرَجَتْ
التَّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

بَابُ الْبَيْعِ مِنَ بَاعِ حُرٍّ

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ ثَمَنٌ عَدَمًا وَرَجُلٌ
بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اشْتَا جَرًا لِعَبْدٍ
فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ

**بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَيْهُودَ بِبَيْعِ أَرْضِيهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ
فِيهِ الْمُقْبَرَاتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْأَعْيُنِ

نَسِيئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَمْثَلِ بَعْتِ
أَبِيهِ مَعْمُومَةً عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ هَاجِرَةٌ
بِالزَّيْدِ وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ قَدْ يَكُونُ
الْبُعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبُعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى رَفِيعُ
بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبُعَيْرَيْنِ فَأَعْطَاهُ
أَحَدَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ بِالْخَرَجِ إِذَا هُوَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا يَبَا
فِي الْخَيْوَانِ الْبُعِيرُ بِالْبُعَيْرَيْنِ وَالشَّاهِدُ
بِالشَّاهِدَيْنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا
بِاسٍ بِبُعَيْرٍ بِبُعَيْرَيْنِ نَسِيئَةً

۲۰۷۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى وَخَيْتِ
الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

۲۰۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُعِينٍ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْعَ هَوَ
جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَوَيْبُ سَبِيٍّ فَتَجِبَ الْإِثْمَانُ
فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوْ إِنْ كُمْ تَفْعَلُونَ
ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ
نَسَمَةً كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَرْحَمَهُ إِلَّا هِيَ خَالِجَةٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے بدلے
خریدا تھا جن کے متعلق یہ طے ہوتا تھا کہ مقامِ رندہ میں انھیں
ویدیں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کبھی ایک اونٹ
دو اونٹوں کے مقابلے میں بھی بہتر ہوتا ہے، رافع بن خدیج
رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے میں خریدا
تھا، ایک تو (جس سے یہ معاملہ ہوا تھا اسے) دے دیا تھا
اور دوسرے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ کل انشاء اللہ کسی تاخیر
کے بغیر تھارے حوالے کروں گا سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جانو
میں سود نہیں چلتا، ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے اور ایک کمری
بکرے کے بدلے ادھار بھی جاسکتی، ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں

۲۰۷۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن
زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ قیدیوں میں صغیر رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پہلے تو وہ وجیہ کلی رضی
اللہ عنہ کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

۱۳۸۳ - غلام کی بیع۔

۲۰۷۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر
دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابن عمر نے خبر دی اور انھیں ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھے (ایک انصاری صحابی آئے اور) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں (مہ بستی کے
الادہ سے) چار الادہ انہیں بیچنے کا بھی ہوتا ہے تو آپ عزل کر لینے کے متعلق
کیا فرماتے ہیں؟ اس پر آپ نے پوچھا، اچھا تو لگایا کرتے ہو؟ اگر تم نہ
کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ

لے جانو چونکہ ان اموال میں نہیں شامل ہوتا جس میں سود چلتا ہو۔ اس لئے ایک جانور متعدد جانوروں کے بدلے میں چھپا جاسکتا ہے البتہ ادھار نہ ہونا چاہیے
کیونکہ جب تک جانور سامنے نہ ہو اس کی تعیین و تحدید پوری طرح نہیں کی جاسکتی۔ باہم جانوروں میں ایک عمر، ایک رنگ اور ایک نسل کے
ہونے کے باوجود قیمت کے اعتبار سے بہت فرق ہو سکتا ہے اس لئے ایسے موقع پر جو چیز بیچی جا رہی ہے اور جو چیز خریدی جا رہی ہے وہ
سب موجود ہونی چاہیے

نے مقدم میں لکھ دی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۸۴ - مدبر کی بیع -

۲۰۷۸ - ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کبیل نے، ان سے عطار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۷۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا تھا کہ مدبر غلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا تھا۔

۲۰۸۰ - محمد بن زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ نے خبر دی اور انھیں زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غیر شادی شدہ باندی کے متعلق جو زنا کا زنا کرنے سوال کیا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اور پھر اسے بیچ دو (آخری جملہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا تھا)۔

۲۰۸۱ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انھیں سعید نے، ان ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے خود سنا ہے کہ جب کسی کی باندی زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے دلائل مہیا ہو جائیں تو اس پر حد زنا جاری کی جائے۔ البتہ اسے لعنت ملاحت نہ کی جائے۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس پر اس مرتبہ بھی حد جاری کی جائے لیکن کسی قسم کی لعنت ملاحت نہ کی جائے تیسری مرتبہ بھی اگر زنا کرے اور زنا کا ثبوت فراہم

باب ۱۲۸۴ بَيْعُ الدَّابَّةِ

۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كَبِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ غَيْرِ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَابَاهُ زَيْدٌ أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ كَزَنِيٍّ وَلَمْ يُخْصَصْ قَالَ أَهْلِدُوا هَاتِمَةً إِنْ تَمَتَّ فَاجْلِدُوا هَاتِمَةً بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَمَتَّ الثَّلَاثَةُ قَتَبْنَهَا فَلْيُيَعْمَأْ وَتَوْ يَحْبُلُ مِنْ شَعْبَةٍ

۱۲۸۴ باب ۱۲۸۴ بَيْعُ الدَّابَّةِ اس سے یہ کہا ہو کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا تو تم آزاد ہو۔ ایسا غلام مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتا ہے اور مالک کے لئے پھر جائز نہیں رہتا کہ اسے بیچے۔ اس سے پہلے گذر چکا کہ ایک شخص جو مفسد ہو گیا تھا اس کے مدبر غلام کو آپ نے بیچا تھا۔ ان روایتوں میں بھی وہی واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ درحقیقت اس موقع پر آنحضورؐ نے تعزیراً اس غلام کو بیچا تھا۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حدیث میں بیع سے مراد، مزدوری پر کسی کو دینا ہے۔ ورنہ اس کی ممانعت خود آپ سے منقول ہے۔

ہو جائے تو اسے (مجبوری کرنے کے بعد) بیع دینا چاہیے، خواہ مال کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

باب ۱۳۸۵ عَلَّ يَسْأَلُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ
يُسْتَبْرَأَ لَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنَ بَأْسًا أَنْ يَقْبِلَهَا
أَوْ يَأْتِيَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمرَادٍ وَهَبَتْ
الْوَلِيدَةُ الثَّانِي تَوْحَاً أَوْ بَيْعَتَ أَوْ عَنَقَتْ
فَلَمْ يُسْتَبْرَأْ رَحِمَهَا حَيْضَةً وَكَهْ مُسْتَبْرَأٌ
الْعَدْرُ رَأَوْا وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ
مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلَ مَا حُفِظَ الْفَرْجُ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَوْ فَا مَلَكَتْ
آيْمَانَهُمْ

۱۳۸۵۔ کیا باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جاسکتا ہے
حسن رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایسی باندی
کا (اس کا مالک) بوسے یا اسے اپنے جسم سے لگائے۔ ابن
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ایسی باندی جس سے وطی کی حاجتی ہے۔
بیمہ کی جائے یا بیچی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک میض سے اس
کا استبراء رحم ہونا چاہیئے۔ البتہ کنواری کے استبراء رحم کی ضرورت
نہیں ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ اپنی حاملہ باندی سے اشرم گاہ کے سوا
استنار کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لیکس اپنی
بیویوں یا باندیوں سے (وطی کی جاسکتی ہے)

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ وَهَّابِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ فَلَمَّا قَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ
الْحُسَيْنُ وَكَرَّ لَهُ جَمَالُ صِفَتِهِ يَنْتَ حَتَّى بِنِ
أَخْطَبَ وَتَدَقَّقْتَ نَرُوحُهَا وَحَانَتْ عَرُوسًا
فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَ الرَّوْحَاءِ وَخَلَّتْ
فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ خَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرَةٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْ تَنْتَ مِنْ حَوْلِكَ
فَوَحَانَتْ ذَلِكَ وَلَيْسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
قَدْ آتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْوِي
لَهَا وَرَأَى كَيْبَعِيَّاءَ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرٍ
فَيَضَعُ مِرْكَبَهُ فَيَضَعُ صَفِيَّةَ رِجْلَيْهَا عَلَى
مِرْكَبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبُ

۲۰۸۲۔ ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب
بن عبد الرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
خبر شریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے قلعہ فتح ہو گیا تو آپ کے
ساتھ صفیر بنت حمی بن اخطب کے حسن و جمال کی تعریف کی گئی تھی ان کا شوہر
قتل ہو گیا تھا، وہ خود بھی دلہن تھیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انھیں اپنے لیے منتخب کر لیا، پھر روانگی ہوئی، جب سد الروما پہنچے
تو پڑا ہوا اور آپ نے وہیں ان کے ساتھ خلوت کی، پھر ایک چوڑے
دستار پر عیس تیار کر کے رکھوایا اور صحابہ سے فرمایا کہ اپنے قریب کے
لوگوں کو خبر کر دو (کہ ان حضور کا ولیمہ ہو رہا ہے) صفیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ
مکاح کا ایسا ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ پھر جب ہم مدینہ
کی طرف چلے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبا سے
صفیر رضی اللہ عنہا کے لئے پردہ کر لیا اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر
اپنا ٹخنہ بٹھا دیا، صفیر رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آپ کے ٹخنے پر رکھ کر
سوار ہو گئیں۔

نہ صفیر رضی اللہ عنہا ہو وہی تھیں اور خبر کے سردار کی بیٹی تھیں۔ خبر فتح ہوا تو آپ بھی قیدیوں میں تھیں۔ ان حضور نے بعض صحابہ نے کہا کہ صفیر
سردار کی بیٹی ہیں اور صرف آپ ہی کے مناسب ہیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں آزاد کر کے اپنا نکاح ان سے کر لیا صحیح روایتوں میں ہے کہ صفیر رضی اللہ عنہا نے

بَابُ ۱۸۶ بَيْعُ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَاءِ

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَدْنَةَ أُمِّ الْكَلْبِ عَنْ

يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَمَّا فَتَحَ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَبِيعُ الْخَمِيرَ وَالْمَيْتَةَ وَالْغُلَّزِيرَ وَالْأَصْنَامَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحْوَهُ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا الشُّقُّ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلْدُ وَيَسْتَنْصِصُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ خَدَاهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ أَبَاهُ هُوَ إِنَّ اللَّهَ كَذَلِكَ خَدَّاهُ شَحْوُهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءُ سَمِعْتُ جَابِرَ أَعْيَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۸۷ لَمَنِ الْكَلْبُ

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَمَرَ

۱۲۸۶ - مردار، اور بتوں کی بیع -

۲۰۸۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فتح مکہ کے سال آپؐ نے فرمایا آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا، کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوراہوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے کشتیوں پر ہم لٹے ہیں کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ ابو عامر نے کہا کہ ہم عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی انھیں عطاء نے لکھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۸۷ - کتے کی قیمت -

۲۰۸۴ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک

نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابی بکر بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ حاشیہ: ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ چاندیری گو میں ہے۔ یہ خواب جب اپنے شوہر سے بیان کیا تو اس نے آپؐ کو ڈانٹا اور کہا کہ اس صابی (یعنی آگ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔ اپنے بچپن کا ایک واقعہ خود بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کے والد اور چچا آنحضورؐ کو دیکھنے آئے، یہودیوں میں نبی آخر الزمان کی بعثت کی عام شہرت تھی، جب دیکھ کر گھر واپس ہوئے تو آپ کے والد نے اپنے بھائی سے کہا کیا یہ وہی ہے؟ (یعنی نبی آخر الزمان) بھائی نے کہا کہ ہاں۔ آپ کے والد نے اس پر پوچھا کہ میں کیا کرنا چاہیے تو بھائی نے جواب دیا کہ ایمان ہم ہرگز نہیں لائیں گے بلکہ سخت مخالفت کریں گے والد نے کہا کہ میرا بھی یہی ارادہ ہے دونوں بہت غمگین تھے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا ابھی کچھ زیادہ بڑی نہیں تھیں لیکن سب باتیں سن رہی تھیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام نکاح تقدیری اسباب کے تحت ہوئے تھے اور سب میں امت مسلمہ کے لئے مصالح مقدر تھیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کے نکاح کے سلسلے کے جو واقعات بیان لکھے گئے ہیں ان سے ان مصلحتوں کا حصول بہت اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری بھی نہیں کہ خداوند تعالیٰ کی تمام مصالح بندوں کے علم میں بھی لائی جائیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ
الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبُعْثَى وَحُلْوَانِ الْحَاكِينِ
۳۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ
رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَبًّا مَا سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ
قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ ثَمَنِ الدَّامِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الْأَمَةِ
وَلَعَنَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآحِلَ الرِّبَا
وَمَوْحِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاکس کی اجرت سے منع فرمایا تھا
۳۸۵۔ ہم سے جامع بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عمن بن ابی جحفہ نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو
دیکھا کہ ایک کھنا لگانے والے (غلام) کو خرید رہے ہیں، اس پر میں نے
اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، باندی کی کمائی (حرام ہاتھ سے) سے منع کیا
تھا اور گوندنے والوں، سود لینے والوں اور دینے والوں پر لعنت کی تھی
اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب السلم بیع السلم

بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

۳۸۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُثَيْبَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَجِيحٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْيَمْنَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَسْلُمُونَ فِي الثَّمْرِ الْعَامَ
وَالْعَامِينَ أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ شَعْرٍ
إِسْمَاعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي تَمْرِ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ
مَعْلُومٍ وَتَمَنِ مَعْلُومٍ

۱۳۸۸۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ۔
۳۸۶۔ ہم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن علیہ
نے خبر دی، انھیں ابن یحییٰ نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن کثیر نے، انھیں ابو
منہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال
اور دو سال کے لئے بیع سلم کرتے تھے یا انہوں نے یہ کیا کہ دو سال اور تین
سال (کے لئے کرتے تھے) شک اسماعیل کو ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجور میں بیع سلم کرے اسے متعین پیمانے یا متعین
وزن کے ساتھ کرنا چاہیے۔

لے بیع سلم، ایسی بیع ہے جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور وہ سامان جو فروخت کیا گیا بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے یعنی اصل مال کی غیر موجودگی
میں خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقدار، جنس، اصل مال، اور جس نگر و مقام پر وہ مال خرید و فروخت کیا جائے
گاہ سب کی تعیین پوری طرح کر دی جائے تاکہ اصل اس طرح تعیین ہو جائے کہ گویا وہ سامنے ہے اور اس کی طرف اشارہ کر کے تعیین کر دی گئی ہے
اسی لئے تمام اموال میں یہ بیع نہیں چلتی، صرف انھیں چیزوں میں چلتی ہے جو ناپی اور تولی جا سکیں یا انھیں شمار کیا جا سکے اور باہم ان محدودات
میں کوئی خاص فرق نہ ہوتا ہو۔ اصل مقصد یہ ہے کہ چونکہ اصل مال موجود نہیں ہے اس لئے انھیں صورتوں میں یہ بیع کی جائے جنہیں بعد میں اصل مال
خریدار کو دیتے وقت کوئی نزاع نہ پیدا ہو سکے۔

۲۰۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْنُ سَمُوعٍ
عَنِ ابْنِ نَجِيحٍ بِهَذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرَيْنٍ
مَعْلُومٍ

بَابُ (۱۲۸۹) السَّلَمِ فِي وَرَيْنٍ مَعْلُومٍ

۲۰۸۸ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عُمَيْلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ
يُسَلِّقُونَ بِالشَّعْبِ الشَّيْنِيِّ وَالْثَلَاثُ فَقَالَ مَنْ
أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَنِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرَيْنٍ مَعْلُومٍ
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۰۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَةَ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ تَكْسِيفُ فِي كَيْلٍ
مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۰۹۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ
عَنِ ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمُهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرَيْنٍ
مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۰۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُهَالِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مَعْمَدِ بْنِ أَبِي الْمُهَالِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي الْمُهَالِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَاوٍ
بْنُ الْمُهَالِ وَابْنُ بَرْدَةَ فِي السَّلَمِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ
أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
عُمَرَ فِي الْخُطْبَةِ وَالشَّعِيرِ وَالرَّيْبِ وَالشُّرُ

۲۰۸۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی
ان سے ابن نجیح نے یہی بیان کیا کہ متعین پیمانے اور متعین وزن میں ہونی
چاہیے۔

۱۲۸۹۔ بیع سلم، متعین وزن کے ساتھ۔

۲۰۸۸۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی
انھیں ابن نجیح نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن کثیر نے، انھیں ابو مہال نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو لوگ کھجور میں دو اور تین
سال تک کے لئے بیع سلم کرتے تھے آپ نے انھیں یہ ہدایت فرمائی کہ جسے
کسی چیز کی بیع سلم کرنی ہے، اسے متعین پیمانے، متعین وزن اور متعین مدت
کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۸۹۔ ہم سے علی بن حَزْزَةَ نے حدیث بیان کی، ان سے سُلَیْمٌ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، اس روایت میں
کہ آپ نے فرمایا متعین پیمانے میں اور مدت تک کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۹۰۔ ہم سے قُتَیْبَةُ نے حدیث بیان کی، ان سے سُلَیْمٌ نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن نجیح نے، ان سے عبد اللہ بن کثیر نے اور ان سے ابو مہال
نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ) تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ متعین
پیمانے، متعین وزن اور متعین مدت تک کے لئے بیع سلم ہونی چاہیے

۲۰۹۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی مہال نے، ج اور ہم سے بھی نے حدیث بیان کی، ان
سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن ابی جالد نے
اور ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھے محمد اور عبد اللہ بن ابی جالد نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا
کہ عبد اللہ بن شداد بن ابیاد اور ابو بردہ میں باہم بیع سلم کے مختلف اختلاف
ہوئے ان حضرات نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا،
چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں گہوں بھونٹتی اور کھجور کی

الثَّمَرَةُ سَأَلَتْ ابْنَ أَبِزَى فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ؛

بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابی ابزی رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

۱۳۹۰۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو

بَابُ ۱۳۹۰ السَّلْمُ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ؛

۲۰۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جلالہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی جلالہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے، عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے یہاں بھیجا اور بیعت کی کہ ان سے پوچھو کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آنحضور کے عہد میں گہروں کی بیع سلم کرتے تھے۔ عبداللہ رضی عنہ نے جواب دیا کہ ہم شام کے انبساط (ایک کاشتکار قوم) کے ساتھ، گہروں، جوار، زیتون متبیں پیانے اور متبیں مدت کے بیع کیا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا صرف اسی شخص سے آپ لوگ یہ بیع کیا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق پوچھتے ہی نہیں تھے۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات نے مجھے عبدالرحمن بن ابزی کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آپ کے عہد مبارک میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے کھیتی بھی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے محمد بن ابی جلالہ نے یہی حدیث۔ اس روایت میں یہ بیان کیا کہ ہم ان سے گہروں اور جو میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا ان سے سفیان نے، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی اس میں انہوں نے زیتون کا بھی نام لیا۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور اس میں بیان کیا کہ گہروں، جوار اور متبیں میں (بیع سلم کرتے تھے)

۲۰۹۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

۲۰۹۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ إِلَى ابْنِ بَرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَ سَلُهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُونَ فِي الْخِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَسْلِفُ بَسْبِطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَبٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلٌ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ آلَهُمْ حَرْثَ أُمَةٍ؛

۲۰۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ بِهَذَا وَقَالَ فَسَلِفُهُمْ فِي الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ؛

۲۰۹۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا

۱۔ بیع سلم میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس مال کی بیع کی جا رہی ہے وہ بیچنے والے کے گھریا اس کی ملکیت میں موجود بھی ہو۔ بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ بیچنے والا اسے دینے کی قدرت رکھتا ہو خواہ ہاتھ سے خرید کر یا کسی بھی جائز طریقے سے۔

عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يَوْهَلُ مِنْهُ
وَعَنِّي يَوْهَلُ فَقَالَ الرَّجُلُ وَآيُ شَيْءٍ يَوْهَلُ قَالَ
مَرَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ عَنِّي يَخْزُرُ قَالَ مَعَا فَخَلَدْنَا
شُعْبَةً عَنْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ
قَابِلٌ هُوَ جَائِزٌ أَوْ مَعَادٌ لِي بَيَانُ كَيْفَا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے کہ ابو البختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منع فرمایا تھا جب تک کہ وہ نہ ہو جائے یا اس کا وزن نہ کیا جائے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا چیز وزن کی جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائے اور معاد نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے کہ ابو البختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منع فرمایا تھا۔ اسی حدیث کی طرح۔

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

۲۰۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ
السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي
يُضْلِمُهُ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ كَسَاؤُهُ يَنْجِزُ سَأَلْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يَوْهَلُ مِنْهُ
أَوْ يَأْهَلُ مِنْهُ وَهَلْ يَوْهَلُ ۝

لے اس وقت تک کجور کی بیع سے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھائی نہ جائے یا اس کا وزن نہ کیا جائے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا چیز وزن کی جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائے اور معاد نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے کہ ابو البختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منع فرمایا تھا۔ اسی حدیث کی طرح۔

۲۰۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ
عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يَضْلِمُهُ وَهَلْ يَوْهَلُ
الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ كَسَاؤُهُ يَنْجِزُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ
النَّخْلِ عَنِّي يَأْهَلُ أَوْ يَوْهَلُ وَهَلْ يَوْهَلُ قَالَ قُلْتُ
وَمَا يَوْهَلُ قَالَ مَرَجُلٌ عِنْدَ مَا هَلْ يَخْزُرُ ۝

وزن کے قابل نہ ہو جائے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وزن کئے جانے کے قابل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک صاحب نے جواب دیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اندازہ کی جاسکے۔

کی، انھیں عرو نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو البختری طائی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کجور کے درخت میں بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ درخت پر چل کر بیچنے سے آنکھوں پر رکھو، سلم نے اس وقت تک کے لئے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا اس کا وزن نہ کیا جائے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا چیز وزن کی جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائے اور معاد نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے کہ ابو البختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منع فرمایا تھا۔ اسی حدیث کی طرح۔

۱۳۹۱۔ کجور کی، درخت پر بیع سلم۔

۲۰۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے، ان سے ابو البختری نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کجور میں جب کہ وہ درخت پر لگی ہوئی ہو بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک وہ کسی قابل نہ ہو جائے اس کی بیع سے آنکھوں پر رکھو، سلم نے منع کیا ہے، اسی طرح چاندی کو ادھار، نقد کے بدلے بیچنے سے بھی منع کیا۔ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کجور کی درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اسے کوئی کھاسکے اور جب تک وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے (اس کے بیچنے سے آنکھوں پر رکھو) منع فرمایا ہے)

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے، ان سے ابو البختری نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کجور کی، درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چل کر اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا تھا جب تک وہ قابل انقضاء نہ ہو جائے۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے سے جب کہ ایک ادھار اور دوسرا نقد ہو، منع فرمایا تھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کجور کو درخت پر بیچنے سے جب تک وہ وزن کے قابل نہ ہو جائے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وزن کئے جانے کے قابل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک صاحب نے جواب دیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اندازہ کی جاسکے۔

۱۳۹۲۔ بیع سلم میں ضمانت دینے والا۔

۳۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ہبلہ ہم نے، ان سے اسون نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار رقمہ خریدی اور اپنی ایک ٹوپے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۱۲۹۳ - بیع سلم میں رہیں ۔

۲۰۹۸- ہم سے محمدؐ نے محبوبؑ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعشؑ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ابراہیمؑ کے سامنے بیچ سلم میں زہی رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے اسودؑ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک متعین مدت تک کے لئے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی بوجہ کی زرہ رہن رکھدی۔

۱۳۹۴ھ - یحییٰ سلم متعین مدظلہ تک کے لیے ابن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہما اور اسود و حسن رحمہما اللہ نے بھی کہا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسے غلام جس کے اوصاف بیان کر دیئے گئے ہوں، اگر اس کی قیمت متعین ہو اور متعین مدظلہ تک کے لئے بیع سلم ہوم اور ناچختہ کھیتی کی شکل میں نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۹۹ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن کثیر نے، ان سے ابو یوسف نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کیا کرتے تھے آنحضورؐ نے انھیں اس کی ہدایت کی کہ پھلوں میں بیع سلم متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے ہوئی چاہیے، عبد اللہ بن ولید نے کہا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یحییٰ نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ہے کہ، پیمانے اور وزن کی تعیین کے ساتھ ”بیع سلم ہوئی چاہیے۔“

بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَامِ :

٢٠٩٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَائِبٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْأَعْمَشَ عَنْ ابْنِ أَبِيهِمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامَا
مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَيْسَةِ وَرَهْنَهُ وَرِثَالَهُ مِنْ
خَلِيدٍ

بَابُ ١٣٩٣ الرِّهْنِ فِي السَّلَمِ ۝

٢٩٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ
إِبْرَاهِيمَ الرَّهْمِيِّ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ
عَاسِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى
مِنْ يَهُودِيٍّ لُحْمًا إِلَى آجِدٍ مَعْلُومٍ قَامَتْ تَهَنُّ مِنْهُ
وَمَاتَ مِنْ حَدِيدٍ ۝

باب ۱۳۹۴ السَّيْرُ إِلَى أَجَلٍ مُّعْلُونٍ وَبِهِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسْوَدُ قَبْلَ
الْحَسَنِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ
الْمَوْصُوفِ بِسَعْرِ مَقْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَقْلُومٍ
مَا لَمْ يَكْ ذَٰلِكَ فِي تَرْبِيعٍ لَمْ يَنْبُدْ صَاحِبُهُ

۲۰۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمِنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّقُونَ فِي الثَّمَارِ
السَّتَنِينِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ اسْلِقُوا فِي الثَّمَارِ فِي
كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ
فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَتَرَيْنَ مَعْلُومٍ

۲۱۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَجَالٍ قَالَ أَمَّا سَلَّى أَبُو بَرْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي وَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَ كُنَّا نَصِيبُ الْمَقَامَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاءُ مِنْ أَنْبَاءِ الشَّامِ فَنَسْأَلُهُمْ فِي الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّيْبِ إِلَى أَجْلِ مُسْتَمْتَنٍ قَالَ قُلْتُ أَكُنْ لَهُمْ تَرْغُمُ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ تَرْغُمُ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ :

۲۱۰۰۔ ہم سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سلیمان شیبانی نے، انھیں محمد بن ابی مالک نے، کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے عبد الرحمن بن ابی ابرزی اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا، میں نے ان دونوں حضرات سے بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غنیمت مال پانے، پھر شام نے انباط (ایک کاشتکار قوم) ہمارے یہاں آتے تو ہم ان سے گہوں، بوند اور شقی کی بیع سلم، ایک مدت میں کر کے کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے پوچھا کہ ان کے پاس اس وقت یہ چیزیں (جن کی بیع ہوتی تھی) موجود بھی ہوتی تھیں یا نہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ان سے کچھ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ :

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْحَذَوَاتِ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ فَنَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَتَرَكُوهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا :

۱۳۹۵۔ اونٹنی کے بچہ جتنے تک کے لئے بیع سلم۔
۲۱۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں جویریہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ اونٹ وغیرہ، حمل کے حل ہونے کی مدت تک کے لئے بیعت تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، نافع جبل الجبلہ کی تفسیر یہ کی، یہاں تک کہ اونٹنی کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ اسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۹۶۔ شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوتی ہوں
تحدید ہو جائے تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا

بَابُ الشَّفْعَةِ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ
فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شَفْعَةَ :

۲۱۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ أُولَيمٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ :

۲۱۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا جو تقسیم نہ ہوتی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے بدل دیئے گئے تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۔ حق شفعہ کے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ احناف کے یہاں حق شفعہ اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو بیچ جانے والے مال میں بیچنے والے کا شریک ہو، اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو صرف اسکے حقوق میں شریک ہو اور ہوا (بڑوس) کی وجہ سے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بَابُ ۱۳۹۷ عَرَضَ الشُّفْعَةُ عَلَى صَاحِبِهَا
قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَوْقَلَ لَهُ قَبْلَ
الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بَيْعَتْ
شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يَغْنِيهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ

بیع پر کوئی اعتراض نہیں کیا تو اس کا حق شفیعہ باقی نہیں رہتا۔

۲۱۰۳ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ
قَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمُسَوِّمُ بْنُ مَعْرُومَةَ
فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَحَدِي مِنْكُمَا فَبَعَا أَبُو زُرَّاعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَغِ مِنِّي فِي
قَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمُسَوِّمُ
اللَّهُ لَتَبْتَاعَهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُكَ عَلَى
أَنْبَعَةَ الْأَفْرِ مَخْمَةً أَوْ مُقَطَّعَةً قَالَ أَبُو زُرَّاعٍ لَقَدْ
أَعْطَيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْ أَتَى سَعْدُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلْبِئْسَ أَحَقٌّ بِسَفِيهِ مَا
أَعْطَيْتُكُمَا يَا أَنْبَعَةَ الْأَفْرِ وَأَنَا أُعْطِي بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ
دِينَارٍ فَأَعْطَاهُمَا إِنَّا ۝

دینار اس کے مل رہے ہیں چنانچہ وہ دونوں گھر ابو زرارہ رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو دیدیئے ۝

۱۳۹۷۔ شفیعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفیعہ کی
پیشکش حکم نے فرمایا اگر بیچنے سے پہلے شفیعہ کا حق رکھنے والے نے
بیچنے کی اجازت دیدی تو پھر اس کا حق شفیعہ ختم ہو جاتا ہے بشی نے فرمایا
کہ حق شفیعہ رکھنے والے کے سامنے جب مال بیچا گیا اور اس نے اس

۲۱۰۳۔ ہم سے سخی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر
دی، انھیں ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی، انھیں عمرو بن شریک نے، کہا کہ میں
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ مسور بن عمرہ رضی اللہ
عنه تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھا، اتنے میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی ابو زرارہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور فرمایا کہ اے
سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر میں اے محض تم خریدو۔ سعد رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ بخدا، میں تو انھیں نہیں خریدوں گا۔ اس پر مسور رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ جی نہیں، تمہیں خریدنا ہوگا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں
چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار۔ ابو زرارہ نے فرمایا
کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق
ہوتا ہے تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر تمہیں ہرگز نہ دیتا، جب کہ مجھے پانچ سو

۱۳۹۸۔ کون پڑوسی زیادہ قریب ہے ؟

۲۱۰۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، اور مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں
میں ان دونوں میں سے کس کے پاس صدیہ بیچوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جس کا
دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

بَابُ ۱۳۹۸ أَيُّ الْيَحْوَايَا أَقْرَبُ ؟
۲۱۰۴ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَهْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبِيدٍ أَنَّ رَضِيَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو عُمَرَ أَنَّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ عَنْ
عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ كَالْيَاقُوتِ
أَهْدِي عَالَ قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا ۝

یحمد اللہ تفہیم البخاری کا آمٹواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوال پارہ

۱۳۹۹- اجارہ مرو صاع کو مزدوری پر لگانا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جس سے تم مزدوری پر کام لو، ان میں اچھا وہ ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی اور امانت دار خزانچی، جس نے حامل بننے کے خواہشمند کو حامل نہ بنایا۔

باب ۱۳۹۹ - فِي الْجَائِرَةِ مِنْ تَبَايُرِ الرُّجُلِ
الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ
انْقَوَىٰ الْأَمِينُ وَالْخَزَانَةُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَمْ

۲۱۰۵ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
مُغِيلَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَزَانَةُ الْأَمِينُ الَّذِي يَكُونُ فِي مَا أَمَرَ
بِهِ كِتَابَةً نَفْسُهُ أَعَدَّ الْمُتَصَدِّقِينَ .

۲۱۰۵- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے، کہا کہ میرے دادا، ابو بردہ نے مجھے خبر دی اور انہیں ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو (مالک کے) حکم کے مطابق دل کی فراخی کے ساتھ (صدقہ دے) وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں ہی سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ
قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا
أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ
فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَوْ
أَوْ لَا سَتَعْمَلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَكَ ؟

۲۱۰۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے، کہا کہ مجھ سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ (میرے قبیلہ) کے دو صاحب اور تھے میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں صاحبان عامل بننے کے

لے اجارہ، عام طور سے مزدوری کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں کسی شخص کو کوئی انسان اپنی ذات کے منافع کا ایک متین اہرت پر مالک بنا دے تو اسے اجارہ کہتے ہیں۔ اجیر کی دو قسمیں فقہاء نے لکھی ہیں۔ ایک اجیر مشترک، کہ جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جس پر اس کے ساتھ اجارہ کا معاملہ ہوا تھا، اس وقت تک وہ اجرت اور مزدوری کا مستحق نہیں ہوتا، دوسرے اجیر خاص، کہ وہ محض اپنی ذات کو ایک متین مدت تک کسی شخص کی پروردگی میں دے دینے سے اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، خواہ کام کرے یا نہ کرے۔

نواہشند میں، اس پر آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص عامل بنے گا خواہ ہشند ہوگا، ہم اسے ہرگز عامل نہیں بنائیں گے۔

۱۴۰۰۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا

۲۱۰۷۔ ہم سے احمد بن محکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دولہانے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے پوچھا اور آپ نے بھی فرمایا کہ ہاں، میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

۱۴۰۱۔ ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے تو مشرکوں سے مزدور لی کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں سے کام لیا تھا۔

۲۱۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں شام نے عبوری انہیں مہر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (ہجرت کرتے وقت) بنو وہیل کے پھر بنو عبد بن عدی کے ایک شخص کو بطور ماہر راہبر، اجرت پر رکھا تھا (حدیث میں لفظ غریب کے معنی راہبری میں ماہر کے ہیں۔ اس کا آل عاص بن وائل سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش ہی کے دین پر قائم تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لئے اپنی سواریاں انہوں نے اسے دے دیں اور غار ثور پر تین رات کے بعد اس سے ملنے کی تاکید کی تھی چنانچہ وہ شخص تین راتوں کے گزرتے ہی صبح کو دونوں حضرات کی سواریاں لے کر حاضر ہو گیا۔ (غار ثور پر) اس کے بعد یہ حضرات وہاں سے عامر بن فہرہ اور اس دیلی راہبر کو ساتھ لے کر چلے یہ شخص ساحل کی طرف سے انہیں لے چلا تھا۔

بَابُ الثَّانِي رَحِمَى الْعَقَمَ عَلَى قَرَارِ بَيْطٍ

۲۱۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَحِمَى الْعَقَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهُ عَلَى قَرَارِ بَيْطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ

بَابُ الثَّانِي اسْتِجَارَةُ الْمُسْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَدُّ أَهْلٍ يُوَسِّلُهُمْ وَعَامِلٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدُوهُمُ خَيْرًا

۲۱۰۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَ بَكْرٍ مَجْلَدًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ هَادٍ وَخَرِيتَا الْغَزِيَّتَيْنِ الْمَاهِرَيْنِ بِالْهَدْيِ آيَةً قَدْ غَسَسَ يَمِينَهُ جُلَيْفٌ فِي آلِ الْعَامِرِ بْنِ وَهْلٍ وَهُوَ عَلَى دِينٍ كُفَّارٍ يُكْرِشُ قَائِمًا قَدْ قَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهَا وَقَعَدَا عَنْ غَارِ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ قَاتَمَاهُمَا رَاحِلَتَيْهَا صَبِيحَةَ يَوْمِ ثَلَاثِ فَأَتَتْهُمَا وَأَنْطَلَقَ مَعَهُمَا عُمَرُو بْنُ زُبَيْرٍ وَالْكَذِيلُ اللَّيْلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمَا وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ

لہ عقد اجارہ میں مذہب و ملت کا اتحاد شرط نہیں ہے اسی لئے ضرورت وغیرہ کی شرط بھی ضروری نہیں عقد اجارہ، عام حالات میں مسلمان کی طرح کافر و مشرک کے ساتھ بھی صحیح ہے۔

لہ عرب میں چونکہ راستے بہت دشوار گزار ہوتے تھے اور ذرا سی بھول چوک بھی اس سلسلے میں بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی اس لئے عام طور سے قافلے وغیرہ جب نکلتے تو ان کے ساتھ ان راستوں کا کوئی نہ کوئی ماہر بھی ضرور ہوتا تھا جو راستے کے تمام خطرات سے پوری طرح واقف ہوتا تھا ایسے ماہرین عرب میں کرائے پر عام طور سے مل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک

باب ۳۰۲ اِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا يَعْمَلُ لَكَ
بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَارًا
وَهُمَا عَلَى شَرْطِهَا الَّذِي اشْتَرَطَا ۖ وَإِذَا
جَاءَ الْأَجَلُ

۱۴۰۲۔ اگر کسی مزدور سے مزدوری اس شرط پر طے کی جائے
کہ کام تین دن، ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کرنا ہوگا
تو جائز ہے، جب وہ متعینہ وقت آجائے گا تو دونوں اپنی
شرط پر قائم سمجھ جائیں گے۔

۲۱۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُزْرَةُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ
فَاثْنَا جَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ هَادِيًا خَرِيتَ وَهُوَ عَلَى
دِينِ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ فَدَعَا إِلَيْهِ رَا حِلَّتِي مَا وَقَعْدَا ۖ
فَمَارَ ثَوْبًا بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَا حِلَّتِي مَا صَبَحَ ثَلَاثَ

۲۱۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن یکریم نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقی نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ
بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل کے ایک ماہر راہبر سے اجرت طے
کر لی تھی وہ شخص کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان دونوں حضرات نے
اپنی سواریاں اس کے حوالہ کر دی تھیں اور تین راتوں کے بعد صبح ہو کر
ہی سواریوں کے ساتھ غار ثور پر ملنے کی تاکید کی تھی۔

۱۴۰۳۔ غزوے میں مزدور

۲۱۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن
علیہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاف نے
خبر دی، انہیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ جیش عسرت (غزوہ تبوک) میں شریک تھا میرے نزدیک
میرا سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا
وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے فریق مقابل کی انگلی
چبالی، دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے کے آگے کے دانت بھی
ساتھ چلے آئے۔ اور گر گئے، اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، لیکن آنحضور نے اس کے دانت
(ٹوٹنے) کا کوئی تاوان نہیں دلوایا، بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے
منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا، کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا
جس طرح اونٹ چبایا کرتا ہے۔ ابن جریر نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ملیک نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے دادا نے، بعینہ
اسی طرح کا واقعہ، کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا (دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت ٹوٹ گیا اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی تاوان نہیں لیا۔

باب ۳۰۳ اِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا يَعْمَلُ فِي الْغُرُو
۲۱۱۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي
عُطَافٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ
مِنْ أَذْنَابِي أَنْتَمَّيْتُ فِي فَهْشِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا
فَقَعَسَ أَحَدَهُمَا أَصْبَعٌ صَاحِبِهِ فَأَنْتَزَعُ أَصْبَعَهُ فَأَنْدَرَا
ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَقْبَضَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيْدِيَّ أَصْبَعُهُ فِي فَيْدِكَ
تَقْضُمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُذَيْفَةَ
الْوُصْفِيِّ أَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ فَأَلْدَرَا ثَنِيَّتَهُ فَأَقْبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ

(بقیہ عاشرہ سابقہ صفحہ) راتوں کے ماہ کو اپنے ساتھ کرا پے رکھا تھا، حدیث زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب الہجرت میں آئے گی۔

باب ۱۲۰۴ مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَبَيَّنَ لَهُ
الْأَجَلَ وَلَمْ يَتَوَكَّلْ عَلَى قَوْلِهِ إِنْ أُرِيدَ
مِنْكَ حَافَا بِخَدَى ابْنَتِي هَاتَيْنِ الْوَلَدَيْنِ
قَوْلِهِ عَلَى مَا تَقُولُ وَكَيْفَ يَأْجُرُ
فَلَا تَأْجُرْهُ أَخْبَرَنَا مِنْهُ فِي
التَّغْزِيَةِ أَخْبَرَكَ اللَّهُ

باب ۱۲۰۵ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ
يَقِيمَ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَنْ يَنْقُضَ بَابَهُ

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جَرِيحٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
يَعْنَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
بِرِيْدٍ أَخْبَرَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ
بُخَيْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي بَنُ مَعْبَاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بَرَاءٌ
كَتَبَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ طَلْفًا فَوَجَدَ أَحَدًا أُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ قَالَ سَعِيدٌ
بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْنَى حَسِبْتُ أَنَّ
سَعِيدٌ أَوْ قَالَ قَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ تَوَشَّعْتُ لَأَنْ
تَخْذُتَ عَلَيْهِ أَخْبَرَنَا قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا كُتْلَبُ

۱۲۰۴۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور مدت بھی طے کر لی لیکن کام
کام کی کوئی تعین نہیں کی اس مسئلہ کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے
اس ارشاد میں ہے کہ ”میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں
سے کسی ایک کی تم سے شادی کر دوں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد
”عَلَى مَا تَقُولُ وَكَيْفَ يَأْجُرُ“ تک۔ ”یَا بُرَّ فَلَا تَأْجُرْ“ بول کر مراد موت ہے فلاں
اسے بدلہ (مزدوری) دیتا ہے، اسی سے تغزیت کے موقوفہ پر
کہتے ہیں کہ ”اَجْرَكَ اللَّهُ“ (اللہ تمہیں بدلہ دے)

۱۲۰۵۔ اگر کوئی شخص اس کام کے لئے مزدور کرے کہ کوئی بولی
دیوار کو وہ ٹھیک کر دے تو جائز ہے۔

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف
نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے علی بن مسلم اور عمرو بن
دینار نے سعید کے واسطے سے خبر دی، یہ دونوں حضرات (سعید بن جبیر
سے اپنی روایتوں میں) ایک دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ
روایت کرتے تھے اور ان کے علاوہ بھی (بعض روایوں نے کہا کہ)
میں نے یہ حدیث سعید سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان فرمائی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) کہ پھر دونوں حضرات (موسیٰ
اور خضر علیہما السلام) چلے تو انہیں ایک دیوار ملی جو آب گرنے ہی والی
تھی، سعید نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے (درست کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) خضر علیہ السلام نے دیوار
کھڑی کر دی یعنی نے کہا میرا خیال ہے کہ سعید نے فرمایا، خضر علیہ السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہو گئی اس پر موسیٰ علیہ السلام بولے
کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو
لے لینی چاہیے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا)۔

باب ۱۲۰۶ - الْجَارَةُ إِلَى يَصْفِ التَّهَارِ

۲۱۱۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن
عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور
دوسرے اہل کتاب کی مثال، ایسی ہے کہ کسی شخص نے کئی مزدور کام
پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ میرا کام، آدھے دن سے عصر تک، ایک قیلو

۲۱۱۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مَجْرًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ عَدْوَةٍ إِلَى
يَصْفِ التَّهَارِ عَلَى قَيْرٍ لَوْ فَعَمَلْتُ إِلَيْهِ هُوَ دَمٌ قَالَ مَنْ

پر کون صبح سے دوپہر تک کرے گا؟ اس پر یہودیوں نے (صبح سے نصف نہارتک) اس کا کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط پر میرا کام کون کرے گا؟ چنانچہ یہ کام نصاریٰ نے کیا اور پھر اس نے کہا کہ عصر کے وقت سے سورج ڈوبنے تک میرا کام دو قیراط پر کون کرے گا اور تم (امت محمدیہ) ہی وہ لوگ ہو۔ اس پر یہودی نصاریٰ نے برا مانا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے! اور پھر اس شخص نے رخصت ہو کر فرار ہو کر گئے تھے، کہا کہ اچھا یہ بتاؤ کیا تمہارا حق تمہیں پورا نہیں ملا؟ سب نے کہا کہ نہیں بلکہ ہمیں حق تو پورا مل گیا ہے) اس شخص نے کہا کہ پھر یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔

۲۱۰۷- عصر تک کی مزدوری۔

۲۱۱۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر کے مولا، عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ ایک ایک قیراط پر آدھے دن تک میری کون مزدوری کرے گا؟ اور یہودیوں نے ایک ایک قیراط پر یہ مزدوری کی ہو۔ پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا ہو اور پھر تم لوگوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کیا ہو اس پر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور مزدوری ہمیں کو کم ملی! اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ کیا تمہارا حق ذرہ برابر بھی ملا گیا ہے تو انہوں نے کہا ہو کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے کہا ہو کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں۔

۲۱۰۸- مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کا گناہ

۲۱۱۴- ہم سے یوسف بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کی قیامت میں میں غریق بنوں گا وہ شخص جس نے میرے نام پر وعدہ کیا اور پھر وعدہ غلامی کی۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت

مِنْ تَسْفِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ
فَعَمِلَتْ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنَ الْعَصْرِ
إِلَى أَنْ تَغِيَبَ الشَّمْسُ عَلَى قَيْرَاطَيْنِ نَأْتِمُّهُمْ
فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرُ
عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ تَقْضُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ
قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْ تَبِيتُ مِنْ
أَشَاءُ

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلُكُمْ
وَالْيَهُودَ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ
مَنْ يَعْمَلْ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ
فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتْ النَّصَارَى
عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ
الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطَيْنِ قَيْرَاطَيْنِ
فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَقَاوُنْكُمْ أَكْثَرُ عَمَلًا
وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا
لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْ تَبِيتُ مِنْ أَشَاءُ

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ ثُمَّ عَدَّرَ رَجُلٌ بَاءَ عَدْرًا فَأَكَلَتْ
ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ حَبِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَكَمْ

کھائی ہو (اور اس طرح اس کی غلامی کا باعث بنا ہو)۔ اور وہ شخص جس نے مزدور کیا ہو۔ پھر کام تو اس سے پوری طرح لیا لیکن اس کی مزدوری

نہ دی ہو۔

باب ۱۴۹ الاجارۃ من العصر الى الليل

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا - مَعْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعَدَّ شَا

أَبُو أَسَافَةَ عَنْ جُوَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا كَوْمًا إِلَى

الْيَمِينِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى يَنْصِفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا

حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بِأَجْلٍ

فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَتَمُّوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ

كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا إِذَا اسْتَأْجَرَ تَحِيْرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا

أَكْبَلَا بَقِيَّةَ يَوْمٍ مِثْلَ هَذَا أَوَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنْ

الْأَجْرِ فَعَمِلُوا أَحْتَى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَالَ

لَهُمَا مَا عَمِلْنَا بِأَجْلٍ ذَلِكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتُ لَنَا فِيهِ

ذَقْنَا لَهُمَا أَتَمُّوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنْ مَاتَ بَقِيَّةَ النَّهَارِ

شَتَّى يَسِيرًا فَإِنِّي بَنِيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ

يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

وَأَسْتَأْجَرُوا أَجْرًا لِفَرِيقَيْنِ مِثْلَ مَا قَدْ رَكَّ مَثَلَهُمْ

وَمَثَلُ مَا قَبْلَهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۴۹۔ عصر سے رات تک کی مزدوری۔

۲۱۱۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلم نے

حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور

کیا ہو کہ سب اس کا ایک کام صبح سے رات تک متعین اجرت پر کریں

چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام آدھے دن تک کیا ہو پھر کہا ہو کہ ہمیں تمہاری

اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے بلکہ جو کام

ہم نے کر دیا ہے وہ بھی غلط تھا۔ اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ ایسا نہ کرو

اپنا بقیہ کام پورا کرو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے انکار

کر دیا ہوا اور چھوڑ کر چلے آئے ہوں۔ اس کے بعد دو مزدوروں نے بقیہ

کام کیا ہوا اور اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ یہ دن پورا کرو تو میں نہیں وہی

اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی چنانچہ انہوں نے کام

مشرق کیا لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو

تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار تھا، وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو

جو تم نے ہم سے طے کی تھی اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ اپنا بقیہ کام پورا کر

لو، دن بھی اب بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے لیکن وہ نہ مانے ہوں۔ پھر

اس شخص نے ایک دوسری قوم کو مزدور رکھا ہو کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے سورج غروب ہونے

تک، دن کے بقیہ حصہ میں کام کیا اور دونوں فریقوں کی پوری مزدوری حاصل کر لی پس یہی ان اہل کتاب کی اور ان کی مثال ہے جنہوں نے اس نوکر کو قبول کر

لیا ہے۔

۱۔ اس تشبیہ میں اللہ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر مسلمانوں کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے کام اللہ تعالیٰ

کا ہے پہلے اس نے یہودیوں سے کام کے لئے کہا لیکن وہ بیچ میں کام چھوڑ کر چلے گئے، پھر نصاریٰ کو کام پر لگایا گیا لیکن انہوں نے بھی انحراف

کیا۔ آخر میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت متعین کی گئی جو اس کام کو پورا کر سکی۔ یہ حدیث متحد روایتوں سے آئی ہے اور اگر بعض مواقع

پر اس سے مسائل فقہ میں استدلال بھی کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی بھی اس حدیث میں موجود ہے کہ آپ م

کی امت اپنا کام پورا کرے گی۔ چنانچہ مخالفین اور موافقین سب ہی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ تشریعت محمدیہ میں تغیر و تبدل نہ ہو سکا، قرآن

جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں اب بھی ہے اور مسلمان بہر حال اس پر کسی نہ کسی وجہ سے عمل کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم

بَابُ ۲۱۱۰ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا أَفْترَكَ أَجْرَهُ
فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَرَادَوْ مِنْ عَيْدِ
مَالِ غَيْرِهِ فَمَا سْتَفْضَلْ

۲۱۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكَمْ حَتَّى أَوْزُوا
الْمَيْمَنَةَ إِلَى غَيْرِ قَدْ خَلَوْا فَانْحَدِرْ مَتَّ صَخْرَةً مِنْ
الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يَجْعِلُكَ مِنْ
هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي ابْنَانِ شَيْخَانِ كِبَارَانِ وَكُنْتُ
لَا أُحِبُّ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَا لَنَا نِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَّا
عَلَيْهِمَا حَتَّى مَا مَحَلَبْتُ لَهُمَا عُبُودَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَاكِسَيْنِ
وَكُفْرَتُ أَنْ أُعْطِيَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَمَسْتُ وَالْقَدْرُ عَلَى
يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْعَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا
فَشَرِبَا عُبُودَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا
فَقَرِّحْ عَنَّا نَحْنُ وَبَيْنَهُ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا
لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
كَانَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بَيْتٌ عَمْرٍ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ
فَأَمَرْتُهُمَا عَنْ نَفْسِهِمَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَاسَتَهُمَا مِنْ
السَّيْنَيْنِ فَبَجَاءَ ثَنِي فَأَعْطَيْتُهُمَا عِشْرِينَ وَمِائَةً وَبَنَاهُ عَلَى أَنْ
يُحَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهِمَا فَفَعَلَ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا أَنْ
لَا أُجِلَّ لَكَ أَنْ تُلْقِيَ الْقَدْرَ إِلَّا بِعَقِبِهِمَا فَتَحَرَّجْتُ مِنْ أَوْفَرِهِ
عَلَيْهِمَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَشَدُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَوَكَّلْتُ اللَّهُ
الَّذِي أَعْطَانِيهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا

۲۱۱۰۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ
کر چلا گیا پھر (مزدور کی اس چھوڑی ہوئی مزدوری سے) مزدوری
لینے والے نے کام کیا، اس طرح اصل مال بڑھ گیا اور وہ شخص
جس نے کسی دوسرے کے مال سے کام کیا اور اس میں نفع ہوا۔

۲۱۱۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے، ان سے
سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا
کہ کھلی امت کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گزارنے کے لئے انہوں
نے ایک غار کی پناہ لی اور اس کے اندر داخل ہوئے اتنے میں پہاڑ سے
ایک پٹان لڑھکی اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا سب نے کہا کہ اب
اس پٹان سے تمہیں کوئی چیز نجات دینے والی نہیں سوا اس کے کہ
سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے
دعا کریں، ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی، اے اللہ! میرے
والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا
تھا، نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ اپنے ملوک (غلام وغیرہ) کو ایک دن
مجھے ایک چیز کی تلاش میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ سوچے
تھے۔ پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا، لیکن ان کے پاس
لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان
سے پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی ملوک کو دودھ پلاؤں اس لئے میں
وہیں کھڑا رہا دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے
کا انتظار کر رہا تھا۔ اور صبح بھی ہو گئی! اب میرے والدین بیدار ہوئے اور
اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری
خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس پٹان کی مصیبت
موجہ سے بھاؤں۔ اس دعا کے نتیجہ میں صرف اتنا راستہ بن سکا کہ کلنا
اس سے اب بھی ممکن نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
پھر دوسرے نے دعا کی اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، سب

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) تسلیم ہے۔ جو یہود و نصاریٰ کو، کہ ان کی کتاب میں اس طرح محفوظ نہیں ہیں جس طرح ان کے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں یہ ملحوظ
رہے کہ کام کا بنیادی نقطہ اس امانت کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی امت کے لئے نازل فرمائی ہو۔

سے زیادہ میری محبوب! میں نے اسے اپنے لئے تیار کرنا پایا لیکن اس کا رویہ میرے بارے میں غلط ہی رہا۔ اسی زمانہ میں ایک سال اسے کوئی سخت ضرورت ہوئی اور وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ خلوت میں وہ مجھ سے ملے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اب میں اس پر قابو پا چکا تھا لیکن اس نے کہا کہ تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس مہر کو تم حق کے بغیر توڑو یہ سن کر میں اپنے بڑے اٹوٹے سے باز آ گیا اور وہاں سے چلا آیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے بڑھ کر محبوب تھی۔ اور میں نے اپنا دبا ہوا سونا بھی واپس نہیں لیا، اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ چٹان ذرا سی اور گھسکی، لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں آیا جاسکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور تیسرے نے دعائی اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے، پھر سب کو ان کی مزدوری دی۔ لیکن ایک مزدور ایسا کھلا کہ اپنی مزدوری ہی چھوڑ گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا، اور (کچھ دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں) بہت کچھ منافع ہو گیا، پھر کچھ دنوں کے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دو میں نے کہا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، اونٹ، گائے، بکری اور غلام، سب تمہاری مزدوری ہی ہے۔ یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر حاصل کیا ہے) وہ کہنے لگا، اللہ کے بندے! امیر ملاق نہ بناؤ میں نے کہا، میں ملاق نہیں کرتا، چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہیں چھوڑی، تو اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور یہ سب باہر نکل آئے۔

۱۴۱۱۔ جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر

اسے صدقہ کر دیا، اور بار بار رواری اجرت،

۲۱۱۔ ہم سے سعید بن مخنفی نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو بعض لوگ بازاروں میں جا کر بار بار رواری کرتے، ایک مد مزدوری ملتی (اور اس میں سے صدقہ کرتے) آج نہیں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم و دینار) ہیں۔ ابو وائل نے کہا ہمارا خیال ہے کہ ان کی مراد خود اپنی ذات سے تھی۔

۱۴۱۲۔ دلالی کی اجرت، ابن سیرین، عطاء البرہانیم اور حسن رحمہ اللہ دلالی پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کسی سے کہا جائے کہ یہ کپڑا بیچ لاؤ، اتنی قیمت میں جتنا زیادہ ہو وہ تمہارا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ اگر کسی نے کہا

فَأَمْرٌ عَنَّا مَا أَحَبَّ فِيهِ فَأَقْرَبَتْ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ
الْجُرُومُ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّانِي لِلدَّهِ
إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَبْرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمُ أَخُوهُمْ نِيْلُومًا مَعْلُومًا وَاحِدًا
قَوْلِكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَتَمَرَّتْ أَبْرَاحِمُ كَذَبَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ
فَجَاءُوا فَيُعْطِيهِمْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِذَا إِلَى أَخِي فَقَدْ شَكَّ مَحَلَّ
مَأْتِي مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِذِلِّ وَالْبَقْرِ وَالْعِمْ وَالْوَقِيقِ فَقَالَ جَاءَ
عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَغْفِرُنِي بِفَقُلْتُ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُكَ فَتَأْخُذُ
اور میں نے اپنا دبا ہوا سونا بھی واپس نہیں لیا، اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ چٹان ذرا سی اور گھسکی، لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں آیا جاسکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور تیسرے نے دعائی اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے، پھر سب کو ان کی مزدوری دی۔ لیکن ایک مزدور ایسا کھلا کہ اپنی مزدوری ہی چھوڑ گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا، اور (کچھ دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں) بہت کچھ منافع ہو گیا، پھر کچھ دنوں کے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دو میں نے کہا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، اونٹ، گائے، بکری اور غلام، سب تمہاری مزدوری ہی ہے۔ یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر حاصل کیا ہے) وہ کہنے لگا، اللہ کے بندے! امیر ملاق نہ بناؤ میں نے کہا، میں ملاق نہیں کرتا، چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہیں چھوڑی، تو اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور یہ سب باہر نکل آئے۔

بَاب ۱۴۱۱۔ مَنْ أَجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى

نَفْسِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجُورَةُ الْحَتَالِ.

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشُّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا امْرَأَتَانِ
بِالصَّدَقَةِ الطَّلَقِ أَحَدُهُمَا إِلَى السُّوقِ فَيُعْطَاهُمُ فَيُصِيبُ
السَّادَ فَإِنَّ لِعَبْرَةٍ لِمَا لَيْفَ قَالَ فَأَتَرَا هَا الْأَنْفُسَةَ

انہیں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم و دینار) ہیں۔ ابو وائل نے کہا ہمارا خیال ہے کہ ان کی مراد خود اپنی ذات سے تھی۔

بَاب ۱۴۱۲۔ أَجْرُ السَّيَرِ وَمَا لِيَهُمْ وَالْحَسْبُ

ابْنُ سَيْرِينَ وَعَطَاءُ بْنُ إِسْهَامٍ وَالْحَسْبُ

يَأْخُذُ السَّيَرُ بِأَسَاوٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

لَأَبَّاسٍ أَنْ يَقُولَ بِهَذَا الثَّوْبِ فَمَا زَادَ عَلَى

كَذَا أَهْوَلَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سَيْرِينَ إِذَا قَالَ بِعُهُ وَكَذَا

کہ اتنے میں اسے بچ لاؤ جتنا نفع ہوگا وہ تمہارا ہے۔ یاد رہے کہ (میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہو جائے گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط کے حدود میں رہیں۔

۲۱۱۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فافلوں کی پیشوائی سے منع کیا تھا وہ یہ کہ شہری، دیہاتی یا کمال نہ جیچیں میں نے پوچھا، اے ابن عباس! شہری دیہاتی کمال نہ جیچیں، کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ ان کے دلال نہ بنیں (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔

۲۱۱۳۔ کیا کوئی مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

۲۱۱۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اسعش نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے، ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا جب میری بہت سی مزدوری اس کے ذمے ہو گئی تو میں اس کے پاس آیا، تقاضا کرنے۔ وہ کہنے لگا کہ بخدا، میں تمہاری مزدوری اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا، بخدا کی قسم! یہ تو اس وقت بھی نہیں ہوگا جب تم مر کے دوبارہ زندہ ہو گے اس نے کہا، کیا میں مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا! میں نے کہا کہ ہاں اس پر وہ بولا کہ پھر وہیں میرے پاس مال اور اولاد ہوگی اور وہیں تمہاری مزدوری و بدو لگا، اسی پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا آپ نے

فَمَا كَانَ مِنْ تَرْجُمِهِمْ فَمَا كَانَ مِنْ تَرْجُمِهِمْ فَمَا كَانَ مِنْ تَرْجُمِهِمْ
بَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ بَنِي حَاوِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَلَقَّى
الرَّكِبَانِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ مَا قَوْلُكَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ قَالَ لَا
يَكُونُ لَهُ سِمَسًا ۝

باب ۱۴۱۳۔ هَلْ يُؤْمَرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ
مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خُبَابٌ قَالَ
كُنْتُ رَجُلًا قَتَلْنَا فَعَمَلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ
بِي عِنْدَ كَافَاتِيئِهِمْ أَنْقَضَا مَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا أَقْضِيكَ
حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ
ثُمَّ تَبْعَثَ فَلَا قَالَ فَرَأَيْتَ لَمْ تَبْعَثْ لَمْ تَبْعَثْ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي لَمْ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَكَفَرَ
اللَّهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بَايَتَنَا وَقَالَ لَا وَتَكُنْ
مَالًا وَوَلَدًا ۝

(خاصہ سابقہ صفحہ) خرید و فروخت کے لئے کسی کو دلال بنانا ناجائز ہے، خواہ بیچنے والے کی طرف سے ہو یا خریدنے والے کی طرف سے! البتہ اجرت کی تعیین ضروری ہے۔ اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول نقل کیا ہے اسے علی الاطلاق نافذ نہیں کیا جائے گا کیوں کہ اس میں اجرت کی تعیین نہیں ہے۔ صرف اصل قیمت کی تعیین ہے، اگر قیمت کے بعد اجرت بھی متعین ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ عنوان کے ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو اصول شریعت سے متصادم نہ ہوں اور شریعت انہیں برداشت کر سکے۔

اس شخص کو دیکھا، جس نے ہماری نشانہوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد دی جائے گی۔“

بَابُ ١٣١ - مَا يُعْطَى فِي الرِّقَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَوْبِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُو مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَخَذَ الْكِتَابَ
اللَّهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمَعْلَمُ إِلَّا أَنْ
يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ
أَخَذَ الْكِرَى أَجْرَ الْمَعْلَمِ وَأُعْطِيَ الْحَسَنُ
وَرَأَاهُمْ عَشْرَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنَ سِيرِينَ بِأَجْرٍ
النِّسَاءِ بِأَسَا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ
السَّيْحَتِ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا
يُعْطُونَ عَلَى الْخُرُصِ.

۱۴۱۲ھ - قبائل عرب میں سورہ فاتحہ کے ذریعہ جہاز چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ کتاب اللہ سب سے زیادہ اس کی مستحق ہے کہ اس پر اجرت لی جائے۔ شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ معلم کو پہلے سے ملے نہ کرنا چاہیئے (کہ پڑھانے پر مجھے اتنی تنخواہ ملنی چاہیئے) البتہ جو کچھ اسے دیا جائے لے لینا چاہیئے۔ حکم نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص سے یہ نہیں سنا کہ معلم کی اجرت کو اس نے ناپسند کیا ہو۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ لڑنے (معلم کو) دس درہم دیتے تھے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ قسام (بیت المال کا ملازم جو تقسیم پر معذور ہو) کی اجرت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ (قرآن کی آیت میں)

سخت، فیصلہ میں ثبوت لینے کے معنی میں ہے۔ اور لوگ (اندازہ لگانے والوں کو) اندازہ لگانے کی اجازت دیتے تھے لے

۲۱۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَطْلَقَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَأَلُوهُمَا حَتَّى تَرَوْا عَلَى الْحِجْيِ مِنَ الْأَعْيَاءِ الْعَرَبِ فَانْتَصَفُوهُمْ فَأَكَلُوا مِنْ ثِيَابِهِمْ وَلَمْ يَنْتَفِعُوا شَيْئًا يَنْفَعُهُ شَيْئًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوِ اتَيْنَا هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ

لے۔ متعدد مسئلے مصنف نے ایک ساتھ جمع کر دیے ہیں۔ ایک ہے جہاد و پھونک یا تعویذ وغیرہ کی اجرت لینا۔ یہ اگر حدود شریعت کے اندر ہوں تو اس کی اجرت جائز اور حلال ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کی عبادت کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ دوسری چیز ہے قرآن مجید کی تعلیم، اذان یا اقامت کی اجرت۔ اس مسئلہ میں قاضی خاں نے لکھا ہے کہ چونکہ قدیم میں بیت المال سے وظائف ملتے تھے اور اس طرح اہل علم کو فارغ البالی حاصل ہوتی تھی اس لئے اس دور میں عوام سے ان پر کسی طرح کی اجرت لینے سے منع کر دیا گیا تھا، اب اس طرح کی تمام چیزوں کا بار عوام پر اڑا ہے اور بیت المال علماء کی کفالت نہیں کرتا۔ اس لئے اب ذمہ داری عوام پر آگئی کہ قرآن و حدیث کی تعلیم دینے والوں، ائمہ اور موزونوں کی کفالت کیلئے بہر حال دونوں مسئلوں کی نوعیت الگ ہے۔

۷۔ ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم میں عرب میں ہوٹل وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا، پھر نے اور کھانے کے لئے کسی قسم کا انتظام اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا کہ مسافر کسی کا مہمان بن جائے۔ اس لئے صحابہ نے اس کی درخواست کی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وجہ سے اجنبیت کی حالت میں مہمان بنانے کی خاص طور سے تاکید فرمائی ہے ویسے عام حالات میں بھی میزبانی کے فضائل اسلام میں بہت

نے اس کو لیا، قبیلہ والوں نے اپنی والی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہو سکا، ان کے کسی آدمی نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں بھی دیکھنا چاہیے جو ہمارے قبیلہ میں قیام کئے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ کوئی چیز ان کے پاس نکل آئے۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن فائدہ کچھ بھی نہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیرے۔ ایک صحابی نے فرمایا بھائیو! اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اس لئے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر کبریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہوا (صحابی وہاں تشریف لے گئے) اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر چھو چھو کیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی سی کھول دی گئی ہو، وہ اٹھ کر پلنے لگا، تکلیف دور ہو گئی، نشان بھی نہیں باقی تھا بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو دے دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ تو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کوئی تصرف نہ کرنا چاہیے، پہلے ہم آپ سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں کہ

فَرَزُوا الْعُقَدَ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدَعْرٍ وَسَعْنَانَا لَبَحْلٌ شَيْءٌ لَا يَنْفَعُهُمْ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَرَى فِي دَلِّ عِنْدِي وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْضَيْنَاكُمْ فَلَمْ تَهْتَفُوا فَمَا أَتَانَا بِإِذْنِكُمْ فَجَعَلُوا لَنَا جَعْلًا فَصَالَحُواهُمْ عَلَى طَبْعِ بَيْنِ الْغَنَمِ مَا لَطَقَ يَنْفَعُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْعَمْدُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَانَ لَنَا شَطْرُ مِثْقَالٍ فَالْطَلَقُ مِثْقَالُ وَمَا بِي قَلْبَةٍ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ بِمَعْلُومِ الَّذِي صَالَحُواهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَقْسِمُ فَقَالَ الَّذِي رَفَى لَا تَفْعَلُوا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لِلَّذِي كَانَ فَتَنْظَرُ مَا يَأْمُرُ فَأَقْدَمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدِيرُكَ أَلَمْ تَأْمُرْتُمْ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُمْ أَقْسِمُوا وَأَخْذُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ ثُمَّ أَفْضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَوْحِلِ بِهَذَا !

آپ کیا حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے مطابق عمل کریں) چنانکہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ اس حضور نے فرمایا، یہ تم کیسے کہتے ہو کہ سورۃ فاتحہ بھی ایک منتر ہے (بلکہ یہ تو خدا کا کلام اور حق ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ نے کہا کہ ابو البشر نے ہم سے حدیث بیان کی، اذوں نے ابو الموحل سے یہی حدیث سنا۔

۱۴۱۵- غلام کا خراج اور باندیوں کا خراج، مختار اعجازی کے ساتھ۔

بَاب ۱۴۱۵ - فَرِيضَةُ الْعَبْدِ وَالْعَاهِدِ
فَرِيضَةُ الْإِمَاءِ .

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) زیادہ ہیں اور مینافنت کی تاکید بھی پوری طرح موجود ہے۔

۱۴- اسی بخاری میں متعدد مقامات اس نوعیت کے ملیں گے کہ جب کبھی اس طرح کے مسائل میں صحابہ کو تردد ہوا تو ا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کو پوری طرح دور کرنے کے لئے اور تاکہ ان کی دلدلی بھی ہو جائے فرمایا کہ میرا ہی اس میں حصہ لگاؤ۔ ابھی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کا قصہ گزر چکا ہے جو بالکل اسی نوعیت کا ہے۔

۱۵- آقا اپنے غلام پر یا باندی سے جو ٹیکس لیتا ہے کہ روزانہ یا ہفتہ وار تمہیں اتنی رقم دینی پڑے گی، اس کے لئے حدیث میں خراج غلام، اجرا اور ضریۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہاں بھی یہی مراد ہے

۲۱۲۱- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنا لگایا تو آپ نے انہیں ایک صاع یاد و صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو کی، جس کے نتیجے میں ان کا خراج کم کر دیا گیا تھا۔

۱۴۱۶- پچھنا لگانے والے کی اجرت۔

۲۱۲۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے دمیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی تھی۔

۲۱۲۳- ہم سے صدر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی تھی، اگر اس میں کوئی کراہت ہوتی تو آپ اجرت نہ دیتے۔

۲۱۲۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی غم کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

۱۴۱۷- جس نے کسی غلام کے مالکوں سے غلام کے محصول (خراج) میں کمی کے لئے گفتگو کی

۲۱۲۵- ہم سے آرم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھنا لگانے والے غلام (ابو طیبہ) کو بلایا، انہوں نے اس حضور کے پچھنا لگایا اور اس نے انہیں ایک یاد و صاع، یا ایک یاد و صاع (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے ان کے مالکوں سے بھی ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محصول کم کر دیا تھا۔

۱۴۱۸- زانیہ کی کائی اور باندی کی کائی، ابراہیم نے نوٹہ کرتے دیکھا

۲۱۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَيْنِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّهَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فُخِّفَ عَنْ عَلَيْهِمْ أَوْ صَرِيحَتِهِمْ۔

باب ۱۴۱۶ خِراج الحَجَّامِ۔

۲۱۲۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَمِيثٌ

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمَسَ يَدَيْهِ وَكَوَّنَ

۲۱۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ

خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَكَوَّنَ عَلَيْهِ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِمْ۔

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَبْرَ بْنِ

عَامِرٍ تَلَا سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُهُ أَحَدٌ أَجْرَهُ۔

اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی غم کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

باب ۱۴۱۷ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِي الْعَبْدِ أَنْ

يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خِراجِهِ۔

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَّجَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مِدَّتَيْنِ كَلَّمَ فِيهِ فُخِّفَ مِنْ صَرِيحَتِهِ۔

اس حضور نے انہیں ایک یاد و صاع، یا ایک یاد و صاع (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے ان کے مالکوں سے بھی ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محصول کم کر دیا تھا۔

باب ۱۴۱۸ كَسْبُ الْبَغِيِّ وَالْمَالِ وَكَرِهَةٍ

ادراگانے والیوں کی اجرت کو زوسہ کرنے اور گانے پر نہایت
قرار دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اپنی باندیوں کو جسکے وہ
پاکدامنی بھی چاہتی ہوں، زنا کے لئے مجبور نہ کرو تا کہ اس طرح
دنیا کی زندگی کے سامان ہم پہنچا سکو۔ لیکن اگر کوئی شخص نہیں
مجبور کرتا ہے تو اللہ ان پر جبر کئے جانے کے بعد (انہیں معاف

إِبْرَاهِيمَ أَجْرَ النَّاسِ وَالْمَغْنَمَةَ وَقَوْلَ اللَّهِ
تَعَالَى وَلَا تَكْرِهُوا قَتْلَ نَفْسِكُمْ عَلَى الْبُعَاثِ إِنَّكُمْ
تَعْمَلُونَ لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ
يَكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْإِبْرَاهِيمَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ قَتْلَ نَفْسِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُوهُنَّ

کرنے والا، ان پر جبر کرنے والا ہے۔ (قرآن کی آیت میں) قتلِ نَفْسِکُمْ، انہیں دیکھ کر (یعنی تمہاری باندیاں)

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

أَبِي شَرَّابٍ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَحْمَرِ بْنِ
هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَمَّا عَلَيْهَا وَسَلَّمَ لَهَا عَنْ نَفْسِ الْكَلْبِ وَمَنْ
الْبَقِيَّةِ وَهَلْوَانِ الْكَاهِنِ .

۲۱۲۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي عَازِرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَمَّا عَلَيْهَا وَسَلَّمَ عَنْ
كَسْبِ الْإِمَاءِ .

باب ۱۴۱۹ جَنْسُ الْفَخْلِ .

۲۱۲۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَمَّا عَلَيْهَا وَسَلَّمَ عَنْ
جَنْسِ الْفَخْلِ .

باب ۱۴۲۰ إِذَا اشْتَجَرَ أَرْثًا فَتَاتَ

أَحَدُهُمَا فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ
يُخْرِجُوهُ إِلَى تَسَامٍ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْعَصْرُ
قَرَأَ يَأْسُ ابْنِ مُعَاوِيَةَ تَمْضِي الْأَجَارَةُ إِلَى
أَهْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَعْلَى النَّبِيِّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذَلِكَ
عَنْ عُمَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو
بَكْرٍ وَصَدْرًا مِمَّنْ خَلَفَ عُمَرَ وَلَمْ يُدْكَرْ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّ الْأَجَارَةِ بَعْدَ مَا قُبِضَ

۲۱۲۶ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن
بن حارث بن ہشام نے، اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت (زنا کے بعد) کی اجرت
ادراگانے کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

۲۱۲۷ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے محمد بن حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے
اور ان سے ابوجہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے باندیوں کی (زنا جائز) گناہ سے منع کیا تھا۔

۱۴۱۹ - نر کی جفتی (پر اجرت)

۲۱۲۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث اور
اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حکم نے، ان سے
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے نر کی جفتی (پر اجرت لینے) سے منع کیا تھا۔

۱۴۲۰ - کسی شخص نے زمین اجارہ پر لی، پھر فریقین میں سے ایک

کا انتقال ہو گیا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ مدت متعینہ پوری ہونے
تک میت کے ورثہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ مستاجر کو بخل
کریں حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ نے فرمایا کہ اجارہ اپنی مدت
متعینہ تک باقی رہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی آراضی (یہودیوں کو) آدمی
پیداوار پر دی تھی، یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد
مبارک میں بھی نافذ رہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی
اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں بھی۔ یہ کوئی

نہیں بیان کرتا کہ ابو بکر اور رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے کئے ہوئے معاملہ اجارہ کی تحدید کی ہوگی

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَكْمُلُوهَا وَيَزِرَ عَوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يُخْرَجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْمَزَارِعَ كَأَنَّكَ تَكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَاءٌ نَافِعٌ لَكَ أَخْضَطَهُ وَأَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِجٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَزَادِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ

۲۱۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ابی سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں کو) خیبر کی اراضی دے دی تھی کہ اس میں محنت کے ساتھ کاشت کریں اور پیداوار کا ادا خود دے لیا کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اراضی کچھ عرصے کے بعد دوبارہ باقی تھیں، نافع نے اس عرصہ کی تعیین بھی کر دی تھیں لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ اور نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اراضی میں عقد اجارہ سے منع کیا تھا۔ عبد اللہ نے نافع کے واسطے سے بیان

کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خیبر کے یہودیوں کے ساتھ وہاں کی زمین کا معاملہ برابر چلتا رہا تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحوالات

بَاب ۱۲۲۱۔ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مِلْثًا جَانًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجَعَ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيْرَاتِ فَيَأْخُذُ هَذَا غَيْثًا وَهَذَا دَيْنًا فَإِنْ

۱۲۲۱۔ حوالہ کے مسائل قرض کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات، اور کیا اس عقد انتقال کو فسخ بھی کیا جاسکتا ہے؟ حسن اور قتادہ نے فرمایا کہ جب کسی کی طرف قرض منتقل کیا جاتا تھا تو اگر اس وقت وہ خوشحال تھا تو جائز ہے (یعنی اس انتقال کو فسخ نہیں کر سکتے) ابن عباس رضی اللہ عنہ

لہ احناف کے یہاں عقد اجارہ، متعاقدین میں سے کسی کی بھی موت سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حضرت حسن وغیرہ رحمہم اللہ کا فتویٰ احناف کے مسلک کے خلاف ہے۔ امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ خیبر کی زمین کا معاملہ عقد اجارہ تھا۔ بعض محدثین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ تو مخرج مقاسمہ تھا۔ جزیہ، اہل خیبر سے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی لیا، نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے، ظاہر ہے کہ وہ اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ جزیہ کی معافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ان سے جزیہ اسی صورت میں لیا جاتا تھا جس کا ذکر حدیث میں ہے اسی میں کسی تجدید کی ضرورت ہی نہیں، جب تک سلطنت باقی رہے یہ باقی رہے گا۔

وَعَلَىٰ ذِيْنَتِهِ فُتِّلَتْ عَلَيْنِهِ .

فرمایا کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے؛ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑا ہے؛ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ م نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی پھر تیسرا جنازہ لایا گیا، صحابہ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجیے۔ اس حضورؐ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا، کیا کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، اور ان پر کسی کا قرض بھی تھا؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں تین دینار تھا۔ آنحضورؐ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تمہیں لوگ نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ (ایک صحابی کو اس فضیلت سے محروم ہوتے دیکھ کر) بولے، یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجیے، قرض ان کا میں ادا کر دوں گا۔ تب اس حضورؐ نے ان کی نماز پڑھائی۔

باب ۱۲۳ - الْغَفَالَةُ فِي الْقَرْضِ وَالذُّكُورِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ أَبُو الزَّوَادِ عَنْ مَعْمَدِ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةٍ مِنْ أَمْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمَزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ بِأَمْرَةِ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَدَّ سَاكَةً بِالْحَمْدِ لِلَّهِ وَقَالَ جَدِي وَآلَا شَعْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُرْتَدِّينَ وَكَفَلَهُمْ نَتَاجُورًا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرَهُمْ وَقَالَ حَمَّادُ أَدَاكَ الْكُفْلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَحْمَنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ

۱۲۳ - قرض، اور دین کے معاملہ میں کسی کی شخصی وغیرہ (مثلاً) ضمانت، ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے محمد بن حمزہ بن عمرو السلمی نے اور ان سے ان کے والد (حمزہ) نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا۔ (جہاں وہ صدقہ وصول کر رہے تھے وہاں کے) ایک شخص نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستری کر لی تھی۔ حمزہ نے اس کی ایک شخص سے پہلے ضمانت لی، یہاں تک کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہی اس شخص کو تھوکوں پڑوں کی مرادے چکے تھے۔ اس لئے آپ نے ان کو گواہ کی تصدیق کی۔ (مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے آپ نے ان ماء زنا قرار نہ دیا، بلکہ لیا تھا جبریر اور اشعث نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کر لیے اور ان کی ضمانت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ضمانت خود انہیں کے قبیلہ والوں نے دی تھی۔ حماد نے فرمایا کہ اگر کسی نے شخصی ضمانت دی، پھر اس کا انتقال ہو

۱۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے مال کا مالک نہیں ہوتا، لیکن ان صاحب نے یہ سمجھا کہ بیوی کی باندی سے بھی اس طرح متعلق ہو سکتے ہیں جس طرح اپنی باندی سے انہیں متعلق ہے۔ اس غلط فہمی میں وہ زمانہ مرکب ہوئے تھے۔ ادھر حدود بعض اوقات شبہات سے سا قط ہو جاتی ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب صورت حال بیان کی گئی تو آپ نے ان کی حد تو سا قط کر دی جو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے رحم ہونا چاہیے تھی۔ لیکن تعزیراً سو کوڑے لگوائے پھر جب حضرت حمزہ صدقہ وصول کرنے گئے تو کسی طرح ان کے علم میں بھی

أَتَيْنِي بِالشَّهْدَاءِ أَشْهَدُهُمْ فَقَالَ كُفَى بِالْمَلِكِ
 قَبِيلُهُ إِذَا قَالَ أَتَيْنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كُفَى بِاللَّهِ خَيْلًا
 قَالَ صَدَقْتَ فَذَنَعَهَا إِلَيْهِ أَجَلَ مَسْقَى فَخَرَجَ
 فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ انْتَسَى مَرْكَبًا رَكِبَهَا
 يَتَقَرَّمُ عَلَيْهِ لِأَجْلِ الْبَلَدِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَلَمَعَدَ
 مُخْشِبَةً فَتَقَرَّرَهَا فَأَدْعَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً
 مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ مُوَضِعِهَا إِلَى بَيْتِهَا إِلَى
 الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي نَكَتُ نَسَلْتُ فَلَهَا
 أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلْتِي لِيُيَلِّدَ فَقُلْتَ كُفَى بِاللَّهِ كَيْفَ لَمْ تَفْعَلْ
 بِلَهَا دَسَأَلْتِي شَهِيدًا فَقُلْتَ كُفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَخَوَّ
 بَكَ وَإِلَى جَهْدَتِ أَنْ أَحِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي
 لَهُ فَلَمْ أَتِدْرِكْهُ فَإِنِّي أَسْتَوِدُّ عَلَيْكَ أَقْرَبُ إِلَيَّ فِي الْبَحْرِ
 حَتَّى وَلَمْ جَعْتُ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ
 مَرْكَبًا يُخْرِجُهُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّحْلُ الَّذِي كَانَ
 أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَأَذَابَ النَّحْشِبَةَ
 الَّتِي فِيهَا أَلْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِ حَطْبًا فَلَمَّا
 نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ
 الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ
 مَا زِلْتُ حَاجِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ
 فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ
 كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى بَشِيٍّ قَالَ أَخْبَرْتُكَ لَمْ أَحِدُ
 مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ
 فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي
 بَعَثْتَ فِي النَّحْشِبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ
 الدَّنْيَارِ رَا شَهِدًا ۱-

گیا تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے (انتقال کی وجہ سے)
 لیکن حکم نے کہا کہ ذمہ داری اب بھی اس پر باقی رہے گی،
 ابو عبد اللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے جعفر بن یحییٰ
 نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان
 سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے
 بنی اسرائیل کے ایک دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار
 قرض مانگا، انہوں نے کہا کہ پہلے ایسے گواہ لاؤ جو ان کی گواہی پر
 مجھے اعتبار ہو۔ قرض مانگنے والے بولے کہ گواہ کی حیثیت سے
 تو بس اللہ کافی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ
 قرض مانگنے والے بولے کہ ضامن کی حیثیت سے بھی بس
 اللہ ہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچی بات کہی تم نے چنانچہ
 ایک متعین مدت تک کے لئے انہیں قرض دے دیا یہ ضامن
 قرض لے کر دریائی سفر پر روانہ ہوئے اور پھر اپنی ضرورت
 پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ کی تلاش کی تاکہ اس سے
 دریا پار کر کے اس متعین مدت تک قرض دینے والے کے
 پاس پہنچ سکیں جو ان سے لے پائی تھی) اور ان کا قرض ادا کر
 دیں (نسیک کوئی سواری نہیں ملی، آخر انہوں نے ایک
 لکڑی لی اور اس میں ایک سوراخ بنایا، پھر ایک ہزار دینار
 اور ایک خط (اس مضمون کا کہ) ان کی طرف اسے قرض دینے
 والے کی طرف رہہ دینا بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ
 بند کر دیا اور اسے دریا پر لے کر آئے، پھر کہا، اے اللہ!
 تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار
 قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے
 کہہ دیا تھا کہ ضامن کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ - بات آئی انہوں نے سمجھا کہ کوئی نیا واقعہ ہے لیکن لوگوں نے بتایا کہ اس کا فیصلہ تو خود عمر رضی اللہ عنہ کبھی کا کر چکے ہیں۔
 انہیں پوری طرح اعتبار نہ آیا۔ اس لئے قبیلہ والوں میں سے کسی نے اپنی ضمانت پیش کی کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق کر لیجئے
 چنانچہ انہوں نے یہ ضمانت قبول کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق چاہی۔

وہ بھی کچھ پر راضی تھا، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا بھی جواب میں نے یہی دیا کہ گواہ کی حیثیت سے کافی ہے تو وہ کچھ پر راضی ہو گیا تھا اور (تو جانتا ہے کہ) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ میں اس کا قرض اس تک (مدت متعینہ پر) پہنچا سکوں لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب میں اس کو تیرے ہی پر راز کر رہا ہوں۔ (کہ تو اس تک پہنچا دے) چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں رقم تھی، ادیا میں بہادی۔ اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحبِ دالیں ہو چکے تھے۔ اگرچہ فکر اب بھی یہی تھا کہ کسی طرح کوئی جہاز ملے جس کے ذریعہ اپنے شہر جا سکیں۔ دوسری طرف وہ صاحبِ جنوں نے قرض دیا تھا، اسی تلاش میں (سند گاہ) آئے کہ ممکن ہے کوئی جہاز ان کا مال لے کر آیا ہو لیکن وہاں انہیں ایک لکڑی ملی، وہی جس میں مال تھا (تو قرض لینے والے نے ان کے نام بھیجا تھا۔ انہوں نے وہ لکڑی اپنے گھر کے اندھن کے لئے لے لی، پھر جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی! (کچھ دنوں بعد وہ صاحبِ حب اپنے وطن پہنچے) تو قرض خواہ کے یہاں آئے اور (دوبارہ) ایک ہزار دینار ان کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا کہ بخدا، میں تو برابر اسی کوشش میں رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں، لیکن اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لئے سوار ہوا مجھے اپنی کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا، اچھا یہ تو بناؤ، کوئی چیز بھی میرے نام آپ نے بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا، بتاؤ رہا ہوں آپ کو، کہ جہاز مجھے اس جہاز سے پہلے نہیں ملا جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا چنانچہ وہ صاحبِ اپنا ہزار دینار! کہ خوش خوش دالیں ہو گئے۔

باب ۱۲۲۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ

عَاقَدْتَ اَيْمَانَكُمْ فَالْوَهْمُ نَصِيْبُهُمْ

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ هُجَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

اَسَمَةَ عَنْ اَدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرِفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكُلُّ جَعَلْنَا مَوَالِي قَالَ وَرَثَتُهُ وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ اَيْمَانَكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَنَا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي سَاحِمٍ لِلْاُخُوَّةِ النَّجِيَّ اَخِي النَّجِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلْتُ وَلِي كُنَّا جَعَلْنَا مَوَالِي تَسَخَّتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ اَيْمَانَكُمْ اِلَّا الْاَنْصَارُ وَالرَّكَاذَةُ وَالنَّصِيحَةُ وَقَدْ ذَهَبَ الْيَمِيْنَاتُ وَيَكُوْنُ حَالُهَا

قرار پائی (سوا امداد، تعاون اور خیر خواہی کے (کہ یہ ہر مسلمان پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ضروری ہے) البتہ میراث کا حکم (انصاف و مہاجرین کے درمیان مواخاتہ کی وجہ سے) منسوخ قرار پایا۔ اور وصیت جتنی چاہے کی جاسکتی ہے۔

۲۱۳۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْلَمِعِيلُ نُبَیْ

۱۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جن لوگوں سے تم نے قسم

کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔

۲۱۳۳۔ تم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ

نے حدیث بیان کی، ان سے ادیس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے

ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ

(قرآن مجید کی آیت) لکل جعلنا موالی کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ (موالی کے معنی) ورثہ کے ہیں اور والد بن عاقدت ایمانکم کا حصہ

یہ ہے کہ (مہاجرین جب مدینہ آئے تو مہاجرین کے ورثہ انصار ہی

ہوتے تھے ان کے رشتہ دار نہیں ہوتے تھے، یہ اس اخوت کی وجہ سے

تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قائم کی ہوئی تھی۔ پھر جب آیت لکل

جعلنا موالی نازل ہوئی (مہاجرین کے ورثہ کے آجانے کے بعد) تو پہلی

آیت والذین عاقدت ایمانکم منسوخ ہو گئی (اب پہلی مواخات منسوخ

قرار پائی) سوا امداد، تعاون اور خیر خواہی کے (کہ یہ ہر مسلمان پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ضروری ہے) البتہ میراث کا حکم (انصاف و مہاجرین کے درمیان مواخاتہ کی وجہ سے) منسوخ قرار پایا۔ اور وصیت جتنی چاہے کی جاسکتی ہے۔

۲۱۳۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر

نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کر لائی تھی۔

۲۱۳۵- ہم سے محمد بن صباح - نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، اسلام میں عہد و پیمان نہیں معتبر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انصار اور خزیش کے درمیان، میرے گھر میں عہد و پیمان کر لیا تھا۔

۱۴۲۶- جو شخص کسی بڑے کے قرض کا فاس بنے تو اس کے بعد اس سے جو عہد نہیں کر سکتا، رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا۔

۲۱۳۶- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حمید نے، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کسی کا جنازہ آیا، نماز پڑھنے کے لئے آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا، کیا میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں آپ نے ان کا نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر ایک جنازہ آیا، اس حضورؐ نے دریافت فرمایا، میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں، تھا۔ یہ سن کر اس حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اپنے سامنے کھڑے ہو، اب تو قرض میں ادا کر دوں گا تب اس حضورؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

۱۱۳۷- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن علی سے سنا اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بحیرن سے (جزیرہ کا) مال آیا تو میں نہیں اس طرح دوں گا لیکن بحیرن سے مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک نہیں آیا۔ پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہوا آپ پر کسی کا قرض ہو تو وہ ہمارے یہاں آجائے چنانچہ میں حاضر ہوا

جَعْفَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ؛

۲۱۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لَأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَهْدَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَابِغٍ؛

بَاب ۱۴۲۶ مَنْ تَقَدَّرَ عَنْ مَيْتٍ دَيْنًا لَهُ أَوْ يَرْجِعُ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِجَنَازَةٍ لَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَا فَقُلْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَعَنَهُمْ قَالَ مَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَنْ دِينَثُ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ پھر اپنے سامنے کھڑے ہو، اب تو قرض میں ادا کر دوں گا تب اس حضورؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ مَتِيْعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّعْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيَتْ هَكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَدَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَتُحِبُّتُ فَعَدْتُ دَيْنَهَا

اور عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لب بھر کر دیا، میں نے اسے شام کیا تو وہ پانچ سو کا رقم تھی، پھر فرمایا کہ اس کے دو گنا اور لے لو۔
باب ۱۴۳۷۔ جَوَارِ ابْنِ بُکَيْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَقْدِهِ

معاہدہ۔

۲۱۳۸۔ تم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں
عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین
کو اسی دین اسلام کا متبع پایا۔ اور اصرار نے بیان کیا کہ مجھ سے بعد اللہ
نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے اور ان سے زہری نے بیان
کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا
متبع پایا، لوتی دن ایسا نہیں گذرنا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے یہاں صبح دشام، دونوں وقت تشریف نہ لاتے تو بچہ پھر
جب مسلمانوں کو بہت زیادہ (رک میں) پریشان کیا جانے لگا تو ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی نیت سے حبشہ کا قصد کیا جب آپ
برکات الغدا پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات قارہ کے سردار ابن الدغنه
(جو مشرک تھا) سے ہوئی، اس نے پوچھا، ابو بکر، کہاں کا ارادہ ہے؟
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا
ہے۔ اور اب تو یہی ارادہ ہے کہ دنیا سے بھروں اور اپنے رب کی عبادت
کرتا رہوں۔ اس پر ابن الدغنه نے کہ اگر آپ جیسا انسان اپنے وطن
سے نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جاسکتا ہے، کہ آپ تو مختاروں
کے لئے کاتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ مجبوروں کا بوجھ اپنے سر لینے
ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پرانے
والی مسیبت کا دفاع کرتے ہیں، آپ کو میں امان دیتا ہوں، آپ چلیے
اور اپنے ہی شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ ابن الدغنه
اپنے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لایا اور (مکہ پہنچ کر) ان کا قریش کے
تمام اشراف کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا خود اپنے وطن

۲۱۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلٍ قَالَ أَبُو شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَوَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَغْفُلْ لَوُحِي إِلَّا
وَهُمَا يَدَيَا ابْنِ الدِّينِ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَغْفُلْ لَوُحِي قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدَيَا ابْنِ
الدِّينِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْنَا لَوْحٌ إِلَّا ابْنُ نَافِثَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرَفِي النَّهْكَرِ بِكُرَّةٍ وَغَشِيَّةٍ فَلَمَّا
ابْتَدَأَ الْمُسْلِمُونَ حَرَّمَ أَبُو بَكْرٍ مَهْجَرًا قَبْلَ الْخَبَشَةِ
حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَةُ الْغَمَا وَلَقِيَهُ ابْنُ الدَّيْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ
الْقَهَارَةِ فَقَالَ ابْنُ كُرَيْدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنِي
قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ
ابْنُ الدَّيْنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَحْرُمُ وَلَا يُحْرَمُ فَإِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحِلُّ الْكَلَّ
تَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ
فَارْجِعْ فَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِلَادِكَ فَاذْنَحْ ابْنَ الدَّيْنَةِ
فَرَجَعَ مَعَ ابْنِ بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَحْرُمُ مِثْلَهُ وَلَا يَحْرُمُ أَنْ يَخْرُجَ
رَجُلًا لَا تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحِلُّ الْكَلَّ
تَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَذْنَحَ
قُرَيْشٌ جَوَارِ ابْنِ الدَّيْنَةِ فَأَمْسُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِبْنِ
الدَّيْنَةِ مَرَّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ وَلْيَقْرَأْ
مَا شَاءَ وَلَا يَدْعُكَ بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعِينُ بِهِ فَإِنَّا قَدْ
نَحْشِينَا أَنْ يَفْتِنَ ابْنَاءَ نَاوِسَاءِ نَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ

الدُّعْنَةُ لَا يَبْكُ فَطَفِقَ ابْنُ بَكْرِ يُعْبِدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا
يَسْتَعِينُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ الْإِنْفِ
بِكُرْفَانِ بَشْتِي مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَبَنَى زَكَانَ يَصْنَعُ فِيهِ نَشْرًا
الْقُرْآنَ فَيَنْتَقِصُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمَشْرِكِينَ وَابْنَاءُ هُمْ
يَعْبُدُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ بَكْرِ رَجُلًا كَلَاءً لَا يَمْلِكُ
وَمَعَهُ حِيلَنٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْرَغَ ذَلِكَ اشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ
الْمَشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدُّعْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَكَ
إِنَّا لَنَا بَعْثًا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يُعْبِدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّا جَاءُ
فَإِنَّكَ قَابِئَتُنِي مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ
وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يُفَيْتِنَ ابْنَاءَهُ قَادِسَاءُ فَإِنَّمَا هُنَا
أَنْ يُقْتَصَرَ عَلَى أَنْ يُعْبِدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ عَيْنُ ابْنِ الْإِنْفِ
أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسُئِلَ أَنْ يَبْرُدَ إِلَيْكَ وَفَتَنَكَ فَإِنَّمَا
كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقَرَّبِينَ لَا يَبْكُ إِلَّا سِتْعَلَانِ
قَالَتْ عَالِشَةُ قَالِي ابْنُ الدُّعْنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ
عَقَدْتَ لَكَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْضِيَ عَيْنُ ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرُدَّ
إِلَى دَمَتِي فَإِنِّي لَا أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ الْعَرَبَ إِلَى الْخُفَرِ فِي
رَجُلٍ عَقَدْتَ لَهُ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ إِنِّي أَمَرْتُ إِلَيْكَ جُؤَارَكَ وَأَطْعَمْتُ
بِحُؤَارِ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْمًا مِنْ بَنِي مَكَّةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُمِرْتُ وَأَسْرَ
هَجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْعَةً ذَاتَ نَحْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا
الْعَرَقَانِ فَهَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِلِينَ ذَكَرَ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ
بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّرَ ابْنُ بَكْرٍ مُهَاجِرًا
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سِلَاحٍ فَإِنِّي أَجُودُ
أَنْ يُوَفَّ ذَنْ لِي قَالَ ابْنُ بَكْرٍ لَمْ يَجُودَ إِلَيْكَ بَأْسِي أَنْتَ قَالَ لَعَنَ نَفْسِي
ابْنُ بَكْرٍ فَخَسَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَضْحَكَهُ وَ
عَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَ كَوْمَتِي السَّحَرَاءُ بَعَثَ أَشْهُدِي -

سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جاسکتا ہے، کیا ایسے شخص کو بھی نکال دوں گے جو محتاجوں کے لئے کھانا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے، موجودوں اور کمزوروں کا ہوجہ اپنے سر لیتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی انسان پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتا ہے۔ چنانچہ قریش نے ابن الدعنے کی امان کو مان لیا اور ابو بکرؓ کو امان دے دی۔ پھر ابن الدعنے سے کہا کہ ابو بکرؓ کو اس کی تاکید کر دینا کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر ہی میں کریں۔ وہاں جس طرح چاہیں نماز پڑھیں اور تلاوت کریں لیکن ہمیں ان چیزوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں نہ ڈالیں اور نہ اس میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کریں، کیونکہ ہمیں اس کا ذکر رکنا رہتا ہے کہ کہیں ہماری اولاد اور ہماری عورتیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں ابن الدعنے۔ نہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ گفتگو سنائی تو آپ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر ہی کرنے لگے۔ نہ نماز میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کرتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ تلاوت کرتے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں ایک بات آئی اور انہوں نے اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ چھوڑ دیا (منتخب کرمی)۔ اب آپ سب کے سامنے آگئے وہیں نماز پڑھنے لگے اور اس پر تلاوت قرآن کرنے لگے پھر کیا تھا، مشرکین کی عورتیں اور بچوں کا مجموعہ لگے لگا سب حیرت اور پذیرائی کی نظروں سے انہیں دیکھتے رہتے۔ ابو بکرؓ سے رونے والے انسان تھے جب قرآن پڑھنے لگے تو آنسو ہاتھوں پر قابو نہ رہتا۔ اس صورت حال سے مشرک انصار، قریش، یہود، نصاریٰ اور سب نے ابن الدعنے کو بلا بھیجا۔ ابن الدعنے ان کے پاس آیا تو ان سب نے اس سے کہا کہ ہم نے تو ابو بکرؓ کو اس لئے امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر کریں گے لیکن وہ تو زیادتی پر اتر آئے۔ اب گھر کے سامنے نماز پڑھنے کی ایک جگہ (چونیز، پینالی) نماز پڑھیں سب کے سامنے پڑھنے لگے اور تلاوت بھی سب کے سامنے کرنے لگے، ڈر ہمیں اپنی اولاد اور عورتوں کا ہے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائیں اس لئے اب تم ان کے پاس جاؤ (اور انہیں سمجھاؤ) اگر اس پر تیار ہو جائیں کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کریں پھر نو کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر انہیں اس سے انکار ہو تو تم اس سے کہو کہ وہ تمہاری امان نہیں واپس کر دیں (یعنی تم اپنی امان ان سے اٹھا لو) کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری امان کو ہم توڑیں لیکن اس طرح انہیں اظہار اور

اعلان بھی کرنے نہیں دیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد ابن ابی الدنہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے وہ شرط جس پر میرا آپ سے عہد ہوا تھا۔ اب یا آپ اس شرط کی حدود میں رہیے یا میری ان مجھے واپس کر دیجئے کیونکہ یہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو انان دی تھی لیکن (میری خواہش علی الرغم) وہ انان توڑ دی گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہاری انان نہیں واپس کرتا ہوں۔ میں تو بس اپنے اللہ کی انان سے خوش ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ ہی میں قیام فرما تھے، ان حضور نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھا دیا گیا ہے۔ میں نے ایک کھاری زمین دیکھی ہے (خواب میں) جہاں کجور کے درخت ہیں اور وہ دو تھریلے میدانوں کے درمیان میں پڑتی ہے۔ (مراد مدینہ منورہ سے تھی) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اظہار کر دیا تھا تو جن مسلمانوں نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ ہی ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ بعض وہ صحابہ بھی جو حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مدینہ آگئے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جلدی نہ کرو، امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میرے باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ کو اس کی توقع ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔ ان کے پاس دو اونٹ تھے۔ انہیں چار مہینے تک سحر کے پتے کھلاتے رہے۔

۱۴۲۸- قرض

باب ۱۴۲۸- الذین

۲۱۳۹- ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسی میت کو (غرضتہ کے لئے) لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے (جس سے وہ ادا کیا جاسکے) پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا ترکہ ہے جس سے قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھاتے ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، اس لئے اب جو مسلمان بھی وفات پا جائے اور مقروض رہا ہو تو اسے بھرنا میرے ذمے ہے لیکن جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ فِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِمْ قَعْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِمْ وَقَاءً صَلَّى وَالْأَقَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَكُنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى قَعْلًا أَوْ دَيْنًا فَعَلَى مَا لَا قَعْلَ وَرَثَتِهِ.

باب ۱۴۲۹- وَكَالَةُ الشَّرِيكَ الشَّرِيكَ

۱۴۲۹- وکالت کے مسائل تقسیم وغیرہ کے کام میں ایک

لے۔ تاکہ خوب فرہم ہو جائیں اور سفر میں آسانی ہے۔ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اور ایک اپنے لئے یہ حدیث آئندہ ہجرت کے بیان کے سلسلے میں مزید تفصیل سے آئے گی۔ یہاں اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک مشرک کی ضمانت قبول کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی علم میں یہ بات تھی۔

فِي الْقِسْمَةِ وَفِيهَا وَقَدْ اشْرَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ
ثُمَّ امَرَ بِقِسْمَتِهَا.

۲۱۴۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ
لُجَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ امَرَ نِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
أَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبَيْتِ نِعْرَتٍ وَبِجَلْدِهَا.

کے جموں اور ان کے چوڑے کو میں صدقہ کر دو، جنہیں میں نے خرچ کیا تھا۔

۲۱۴۱ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَبُ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانَا غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى مَعَاتِبِهِمْ
فَقَبَضْنَاهَا فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْهَا أَنتَ

کے بعد، باقی بچ گیا اب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

باب ۱۴۳۰ إِذَا دَخَلَ الْمُسْلِمُ مَدِينًا فِي

دَارِ الْهَيْبَةِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَاءَتْهُ

۲۱۴۲ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ جَشْوَنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمِّيَّةُ ابْنِ خَلْفٍ كِتَابًا بَابًا فِي حِفْظِي فِي
صَاعِيَّتِي بِمَكَّةَ وَاحْفَظْهُ فِي صَاعِيَّتِي بِالْمَدِينَةِ كُلَّمَا
ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ لَا أُغَيِّرُكَ الرَّحْمَنُ كَاتِبُنِي بِاسْمِكَ
الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَكُلَّمَا كَانَ
فِي يَوْمٍ يَذْهَبُ بِمَدِينَةٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لَا أَحْزِرُ كَوْنَهُ إِلَّا أَنَسَ
فَلَبَّسَ كَأَبْدَالٍ فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى جَبَلٍ مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ لَا تَجْعَلُونِي رَجُلًا أُمِّيَّةً

ایک شریک کا اپنے دوسرے شریک کو وکیل بنانا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی کے جانور میں شریک
کیا اور پھر انہیں اسکی تقسیم کا حکم دیا۔

۲۱۴۰۔ ہم سے قیس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی کحج نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے،
ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان قربانی کے جانوروں

۲۱۴۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الحیر نے اور ان سے عقبہ بن حار
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ
کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کی تقسیم کر دی جائے ایک بکری کا کچھ تقسیم
کے بعد، باقی بچ گیا اب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

۱۴۳۰۔ اگر کوئی مسلمان کسی دارالحرب کے باشندے کو دارالحرب

یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

۲۱۴۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن
عبد الرحمن بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے صالح کے
دادا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیہ
بن خلف سے یہ معاہدہ اپنے اور اس کے درمیان لکھوایا کہ وہ میری
جہاد کو جو کہ میں ہے حفاظت کرے اور میں اس کا جائزہ دوں جو مدینہ ہے
حفاظت کروں۔ (دیکھتے وقت) جب میں نے (اپنے کام کا ایک جز) (الرحمن
کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میں رحمان کو کیا جانوں۔ تم اپنا ذمہ لکھو اور جو
جہاد میں تھا، چنانچہ میں نے عبد عمرو لکھو دیا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ
پر میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تاکہ لوگوں کی آنکھ بچا کر اس کی حفاظت کر

(راحۃ سابقہ صفحہ) وکالت سوچنے اور نگرانی کرنے کے معنی میں آتا ہے بشرطہ نقطہ نظر سے وکالت کسی شخص کا دوسرے کسی شخص کو اپنا کسی
معاملہ میں قائم مقام بنادینے کا نام ہے۔ یہ وکالت مطلق یعنی کسی شرط کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مفید بھی، یعنی برائیں یا کسی ایک کی طرف
شرعی حدود میں رہتے ہوئے کوئی شرط لگا دی جائے۔

سکوں لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور فوراً ہی انصار کی ایک مجلس میں آئے۔ انہوں نے اہل مجلس سے کہا کہ یہ دیکھو امیر بن خلف موجود ہے اگر امیر بچ نکلا تو میری ناکامی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے ہوئی۔ جب مجھے خوف ہوا کہ اب یہ لوگ ہمیں سائیں گے تو میں نے اس کے ایک ٹوٹے کو آگے کر دیا تاکہ اس کے ساتھ (آنے والی جماعت) مشغول رہے۔ لیکن لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور پھر ہماری ہی طرف بڑھنے لگے۔ امیر بہت بھاری جسم کا تھا اس لئے اس سے بھاگا نہیں جاتا تھا) آخر جب جماعت انصار نے (بلال رضی اللہ عنہ کی ماضیاتی میں) ہمیں آیا تو میں نے اس سے کہا کہ زمین پر پڑ جاؤ جب وہ زمین پر پڑے تو میں نے اپنا جسم اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ لوگوں کو (اس کے قتل کرنے سے) روک سکوں۔ لیکن لوگوں نے میرے پیچھے سے اس کے جسم پر تلوار کی ضربات لگائیں اور اسے قتل کر کے ہی چھوڑا۔ ایک صاحب نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں کو بھی زخمی کر دیا تھا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اس کا نشان اپنے قدم کے اوپر ہی دکھاتے تھے۔

فَعَزَمَ مَعَهُ فَرَّقِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَتَانِ فَأَقْلَمَا خَشَبَتِ
أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَفْتُ لَهُمَا ابْنَهُ لَأَسْخَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ
أَكْوَأْتُ حَتَّى يَتَبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا ذُو رَاكِفَاتٍ فَلَمَّتْ
لَهُ رَاكِفَتُهُ فَنَزَلَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ قَبْضِي لِأَمْنَةٍ تَتَخَلَّوْهُ
بِالشَّيْءِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ
رَجُلٌ بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَئِذٍ
فِي ذَلِكَ الْأَثَرِ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ

باب ۱۳۱ - الْوَكَالَةُ فِي الصَّرْفِ وَالْمَيْثَانِ

وَقَدْ وَفَّقَ اللَّهُ بَيْنَ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ -

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَلْبِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْأَحْدَرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ
فَجَاءَهُ هُوَ بِثَمَرِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَكْمَلْتَ ثَمَرَ خَيْبَرَ هَكَذَا
فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّنَاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَ
الصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ
بِالدَّهْرِ هُمْ ثُمَّ اتَّبَعْنَا بِالدَّهْرِ هُمْ خَبِيرًا وَقَالَ
فِي الْمَيْثَانِ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۳۱۳ - صرف اور وزن میں وکالت عمر اور ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے بیع صرف کے لئے وکیل بنایا تھا۔
۱۳۱۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں عبد الحمید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے انہیں
سعید بن مسیب نے اور انہیں، ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی
اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا مال
بنایا وہ عمدہ قسم کی کھجور (وصول لیکے) لائے، تو اس حضور صلی اللہ
سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ انہوں نے
کہا کہ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا قسم کی) دو صاع
کھجور کے برابر ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلے میں لیتے ہیں، لیکن
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ ایسا نہ کیا کریں، البتہ (جو کھجور حوالہ
کرد) انہیں دواہم کے بدلے پنج گراں، ان دواہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید
سکتے ہو، جو چہرہ میں وزن کر کے پیچی جاتی ہیں ان کا بھی آپ نے یہی حکم

ملے۔ امیر بن خلف، اسلام کا شدید ترین دشمن، بلال رضی اللہ عنہ کا مکہ میں آنا اس نے بلال رضی اللہ عنہ کو جو انتہائی شدید اذیتیں اسلام
سے پھیرنے کے لئے دی تھیں اسے سب بھانتیں ہیں۔ لیکن اس سے بھی جب ایک صحابی عہدہ کر لیتے ہیں تو اسے یوں نہلتے ہیں۔ امام
بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اتحاد ملت و کالت میں شرط نہیں ہے، یہ تو زندگی کی ایک عام ضرورت ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم
سب کا تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بیان فرمایا۔

۱۴۳۲- چرنے والے نے یا دکیل نے بکری کو مرتے ہوئے
یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح یا جس چیز کے
غلاب ہو جانے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا۔

۲۱۴۴- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے منقر
سے سنا، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے ابن
کعب بن مالک سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کرتے
تھے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلج پہاڑی کے قریب
چرنے جاتا تھا انہوں نے بیان کیا کہ ہماری ایک باندی نے ہمارے
سی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرتے کے قریب
ہے، اس نے ایک پتھر توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا پھر جب وہ بکری
گھر آئی تو انہوں نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں، اس کا گوشت نہ کھانا
یا یہ کہہ کر جب تک میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
اس کے متعلق پوچھنے کے لئے نہ بھیجوں اور وہ مسئلہ معلوم کر کے نہ آجائے

اس کا گوشت نہ کھانا) چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا یا یہ بیان کیا کہ کسی کو پوچھنے کے لئے
بھیجا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کے لئے ہی فرمایا عبید اللہ نے کہا کہ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ باندی
(مورن ہونے کے باوجود اس نے ذبح کر دیا۔ اس روایت کی مناسبت عہدہ نے عبید اللہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۴۳۳- حاضر اور غیہ حاضر دونوں کو وکیل بنانا جائز ہے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو جو ان کے یہاں
موجود نہیں تھے، لکھا کہ چھوٹے بٹے ان کے تمام گھروالوں
کی طرف سے صدقہ فطر نکال دیں۔

۲۱۴۵- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک

۱۴۳۲- إِذَا انْصَرَفَ الرَّعِي أَدَاوُ حَيْلٍ
شَاةٌ تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ دُمَحٌ وَأَصْلَمَ
مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادُ۔

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي هَرِيمَةَ سَمِعَ
الْمُعْتَمِرَ ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ
لَهُمْ غَنَمٌ تَرْمَلُ عَلَى بَسْلَجٍ قَابَصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا لَسَاةً
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا كَثُرَتْ خَبَرًا قَدْ بَحَثْنَا بِهِ فَقَالَ
لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ أَسْأَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ
وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ
أَسْأَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَيُعْجِبُنِي
أَنَّهُ أَمَرَ وَ أَتَاهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

۱۴۳۳- وَكَانَ الشَّاهِدُ وَالْغَائِبُ
جَائِزًا وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى قَهْرَمَانِهِ
وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِ الصَّغِيرِ
وَالْكَبِيرِ

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَیْمَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَبَاعَهَا

لہ۔ صاع، ایک پیانہ تھا۔ لہجور اس پیانے سے ناپ کر بھیجی جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کی خرید و فروخت تول کر ہوتی تھی، اس
موجود صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بھیجی ہم حکم بیان فرمایا کہ یہ برابر برابر بھیج جائیں، ایسا نہ ہو کہ ہم جس ہونے کے باوجود، وزن کی کمی اور زیادتی
کے ساتھ انہیں بھیجا جائے۔

يَتَقَضَاؤُهُ فَقَالَ اَعْطُوهُ فَطَلَبُوْهُ اِسْنَةً فَلَمْ يَجِدُوْا
لَهُ اِلَّا سَنًا فَوَقَعَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفِي
اَللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ

پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو (دوسروں کے حقوق کو) پوری طرح ادا کر دیتے ہوں۔

۱۴۳۴) اَوْكَالَةَ فِي قَضَاءِ الدِّيُونِ.

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ خُزَيْمٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَضَاؤُهُ فَاَغْلَطَ فَمَنْ يَسَّ
اَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعُوْهُ فَاِنْ لِمَا حِبِّ الْخَقِ فَقَالَ اَعْطُوْهُ سَأَمْلِكُ لِسَنَةٍ
فَاَوْفَى رَسُوْلُ اَللّٰهِ اَلَا اَحْلِلُ مِنْ سَنَةٍ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنْ مِنْ يَدِيْكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاؤُهُ

۱۴۳۴۔ قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا۔
۲۱۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے سلم بن کہیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے
ابو سلم بن عبدالرحمن سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے
آیا اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ (کو اس کے طرز عمل سے غصہ
آیا اور وہ) اس کی طرف بڑھے لیکن اس حضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو
کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے
فرمایا کہ اس کے جانور (جو قرض میں تھا) کی عمر کا جانور دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا
جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو (دوسروں کا حق)

پوری طرح ادا کر دیتا ہو۔

۱۴۳۵) اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَوَكِيلٍ اَوْ شَفِيعٍ

فَوَيْحًا رَّقُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ
هَوَانِ حَلِيْنٍ سَأَلُوْهُ الْعَايَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ.

۱۴۳۵۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل یا غامدے کو مہبہ کی جائے
تو جائز ہے۔ دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :
قبیلہ ہوازن کے وفد سے، جب انہوں نے عنایت کا مال واپس
کرنے کے لئے کہا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ "میرا حصہ تم لے سکتے ہو۔"

۲۱۴۷۔ ہم سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب
نے بیان کیا کہ عروہ یقین کے ساتھ بیان کرتے تھے اور انہیں مروان بن
حکم اور سعد بن خزمہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں (غزوہ تبوک میں فتح کے بعد) جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو
کر حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے مال و دولت اور ان کے
قیدی انہیں واپس کر دیے جائیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱۴۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَرَعِمَ
عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّمَ بْنَ مَخْرَمَةَ
اَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
حِينَ جَاءَهُ فَدَعَا هَوَانِ مَسْلِيْنِ سَأَلُوْهُ اَنْ يَبْرُوْا
اَلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَيَسْبِيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اَللّٰهِ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَى اَصْدَقَةٍ
فَاَخْتَارُوا اِخْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا النَّبِيُّ وَاِمَّا اَلْمَالَ

نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات، مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اختیار کرنا ہو گا، یا قیدی واپس لے لو یا مال! میں اس پر غور و فکر کرنے کی وفد کو مہلت بھی دیتا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپسی کے بعد ان کا (جعرانہ) میں تقریباً دس دن تک انتظار کیا۔ پھر جب قبیلہ ہوازن کے نمائندوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آں حضورؐ ان کے مطالبہ کا صرف ایک ہی جز تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے (دوبارہ ملاقات کر کے) کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا پیسے اللہ تعالیٰ کی، اس شان کے مطابق، شائبان کی بھر فریاد، ابابہ یہ تمہارے بھائی تو بہ کے تمہارے پاس آئے تھے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے (یعنی قبیلے والوں کے جو آدمی جس کے پاس ہوں وہ انہیں چھوڑ دے) تو اسے کر گذرنا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہم اس کے اس حصہ کو اس وقت واپس کر دیں جب اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں سے دے تو اسے بھر کر گذرنا چاہیے (اور اس کا حصہ اشدہ مال غنیمت حاصل ہونے تک محفوظ رکھیے گا) یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز نہیں کر سکتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ اس لئے (اپنے اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور وہاں سے تمہارے نمائندے تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے (جو نمائندے تھے) ان سے صورت حال پر گفتگو کی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ سب نے بخوشی و بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

۴۳۶۔ کسی شخص نے کچھ دینے کے لئے وکیل کیا، لیکن یہ نہیں بتایا کہ وکیل کتنا دے؟ اور وکیل نے دستور کے مطابق دے دیا؟

وَقَدْ كُنْتُ أَتَسَاءَلُهُمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظِرَهُمْ بَصْرَةَ لَيْلَةٍ حِينَ فَقَلَ مِنْ الطَّائِفِ قُلَمَاتَيْنِ لَهُمَا أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَاوٍ إِلَيْهِمَا إِلَّا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا إِنَّا نَخْتَارُ سَبِيحًا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنْ أَحْوَاكُمْ هُوَ لَا يَفْعَلُ بِمَا عَزَمْنَا عَلَيْهِمْ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْكُمْ سَبِيحَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظٍّ حَتَّى نَعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوْلَى مَا يَفْعَلُ اللَّهُ عَيْنًا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَذَرُ بِي مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّا نَحْمِلُ يَأْذَنُ فَاذْجَعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا السَّبِيحَ عَوْقًا أَوْ كُمْ أَمَرَ كُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عَوْقًا وَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا أَوْ كُمْ

۴۳۷۔ اِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يَعْطِيَ شَيْئًا وَكَرِهَ يَبِيتُ كَمْ يَعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ

۲۱۴۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح وغیرہ نے ایک دوسرے کی روایت میں زیادتی کے ساتھ، سب راوی اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ ہی سے نہیں روایت کرتے۔ بلکہ ایک راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا میں رسول

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ وَغَيْرِهِمْ بِزَيْدٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكَرِهَ يَبِيتُ كَمْ يَعْطِيهِمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فُكِّنْتُ عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ فِي أَخْرِ النُّوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقْبَلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ إِنِّي عَلَى بَدَنِ نَبِيِّ قَالَ أَمَعْتُ قَضِيبُ خَلْدٍ
نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْنِي فَأَعْطَيْتُهُ فَقَصَرْتَهُ فَوَجَّعْتُهُ فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ
الْمَكَانِ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ بَعِينٌ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ ذَلِكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعِينٌ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَمْرِ بَعْتِهِ وَتَأْيِيدِهِ وَلَقَدْ
ظَهَرُوا إِلَيَّ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَمْرَهُمْ
قَالَ ابْنُ تَوَيْدٍ قُلْتُ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَكَلَّا
جَابِرُ بْنُ تَلْحَةَ عَنْهَا وَكَلَّا عَنْكَ قُلْتُ إِنْ أُنِي تَوَفَّى وَتَزَوَّجْتَ
بَنَاتٍ فَأَمْرُكَ أَنْ أُنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَزَيْتَ خَلَا مِنْهَا قَالَ
قَدْ لَيْتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بَدَلُ أَخْضِبْ وَزَادُوا
فَأَعْطَاهُ أَمْرُ بَعْتِهِ وَتَأْيِيدِهِ وَزَادُوا فَخَرَّاطًا قَالَ جَابِرُ
لَا تَفْكَارِ قُنِي زِيَادَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْفَيْزُ لَكَ يُفَارِقُ جَابِرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ میں ایک سست
اونٹ پر تھا اور وہ سب سے آخر میں رہتا تھا۔ اتفاق سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا گزری میری طرف سے ہوا تو آپؐ نے فرمایا، یہ کون صاحب
میں؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبد اللہ! آپؐ نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی
(کہ اتنے پیچھے ہو) میں بولا کہ ایک نہایت سست اونٹ پر سوار ہوں آپؐ
نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں
ہے آپؐ نے فرمایا کہ مجھے دے دو۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں پیش
کر دی۔ آپؐ نے اس چھڑی سے اونٹ کو جو مارا اور ڈانٹا تو اس کے بعد
وہ سب سے آگے رہنے لگا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے فروخت
کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپؐ ہی کا ہے۔ لیکن آپؐ
نے فرمایا کہ اسے مجھے فروخت کر دو یہ بھی فرمایا کہ چار دینار میں اسے میں خریدتا
ہوں، ویسے تم مدینہ تک اسی پر سوار ہو کر جا سکتے ہو۔ پھر جب ہم مدینہ کے
قریب پہنچے تو میں (دوسری طرف) جانے لگا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا
کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ایک تیبہ خاتون سے شادی کر لی
ہے آپؐ نے فرمایا کہ کسی بکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلاتی میں نے عرض کیا کہ والد کا انتقال (شہادت)
ہو گیا ہے اور گھوس کئی بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کسی ایسی خاتون سے شادی کروں جو تیبہ اور تجربہ کار ہو آپؐ نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک
ہے۔ پھر مدینہ پہنچنے کے بعد اس حضورؐ نے فرمایا کہ بلال! ان کی قیمت ادا کر دو، اضافہ کے ساتھ اپنا پنجہ انہوں نے چار دینار بھی دیئے اور
مزید ایک قیراط بھی جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انعام میں اپنے سے جدا نہیں کرتا، اپنا پنجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا وہ انعام جابر رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنی جراب میں محفوظ رکھتے تھے لہ

۱۴۳۷ھ - محدث نکاح میں امام کو وکیل بنائی ہے۔

۲۱۴۹ھ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ملک
نے غزوہ، انہیں ابو حازم نے، انہیں سہل بن سعد نے، انہوں نے نبی
کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خود کو آپؐ کو مہبہ کرنی ہوں اس پر ایک

باب ۱۴۳۷ وَكَالَةُ الْإِمْرَةِ فِي الْإِعَامَةِ فِي النِّكَاحِ

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُوفَ

أَخْبَرَنَا مَا لَكَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُذِّبْتُ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَهَلَا

لے کتاب الشروط میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔ یہاں اس مفصل حدیث کو اس کے آخری حصہ کی وجہ سے ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ آنحضورؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ کو وہ قیمت کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دیں اس حضورؐ نے بلال رضی
اللہ عنہ کو وکیل بنایا اور قیمت سے زیادہ دینے کے لئے کہا لیکن اس کی تعمین نہیں کی کہ کتنا زیادہ دیں پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک قیراط
زیادہ دیا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

صحابی رحمہ نے کہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ آپ میرا نکاح کر دیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن کا علم ہے۔

۱۴۳۸۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا پھر وکیل نے معاملہ میں کوئی چیز چھوڑ دی اور (بعد میں) وکیل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو بھانز رہا۔ اسی طرح اگر متعین مدت کے لئے قرض دے دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ عثمان بن شیم ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت کے لئے وکیل بنایا۔ (میں حفاظت کر رہا تھا کہ) ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے (بجس کی میں حفاظت کر رہا تھا) اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ بخدا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، ہاں بچے ہیں اور بڑی سخت ضرورت ہے انہوں نے بیان کیا کہ (اس کی اس گریہ و زاری پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جمع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابو ہریرہؓ گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونہ دیا۔ خلاص لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تو تم سے جھوٹ بول گیا، ابھی پھر آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا۔ اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا، اور جب وہ آ کے غلہ اٹھانے لگا (دوسری رات) تو میں نے اسے (اس مرتبہ بھی) پکڑ لیا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرنا ضروری ہے لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی، مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ ہے، اب کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جمع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہؓ تمہارے قیدی

نَجَلَ تَوَجَّهَ قَالَا قَدْ تَوَجَّهَ قَالَا
مَعَكَ مِنَ الْقَدَانِ :

۱۴۳۸۔ اِذَا وَكَلْتُمْ رَحْمَةً قَدْ تَوَكَّلْتُ شَيْئًا
فَاجْتَرِهُ الْمُوَكَّلُ فَهُوَ جَائِرٌ اِنْ اَوْصَا اِلَى اَجَلٍ
مُسَمًّى جَانِزًا وَقَالَ عُمَانُ بْنُ اَلْهَيْثَمِ ابُو عَمْرِو وَحَدَّثَنَا
عُوفُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
وَكَلَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ فَاَتَانِي اَبُو جَعْفَرٍ يَخْتُو اَمِنْ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ اَلَا تَرَا فَعَنْتَكَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي مُخْتَلَجٌ وَعَلَى
يَعْنِي اَلْوَقْفُ حَاجَةً شَدِيدَةً قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ
فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ صَلَّيَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا
هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ اَلْبَارِعَةُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ سَكَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَوَعِيْلًا فَرَحِشْتُهُ فَخَلَّيْتُ
سَبِيلَهُ قَالَ اَمَّا اَنْتَ فَدَكْ دَكْ بَكَ وَسَيَعُوْ وَفَعَلْتُ
اَنْتَ سَيَعُوْ وَفَعَلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْتَ سَيَعُوْ وَفَعَلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ اَلَا تَرَا فَعَنْتَكَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيَّ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي يَا اَبَا مُخْتَلَجٌ وَعَلَى
يَعْنِي اَلْوَقْفُ وَفَرَحِشْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَاَصْبَحْتُ
فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَكَ حَاجَةً
شَدِيدَةً وَوَعِيْلًا فَرَحِشْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ اَمَّا
اَنْتَ فَدَكْ دَكْ بَكَ وَسَيَعُوْ وَفَعَلْتُ اَنْتَ سَيَعُوْ وَفَعَلْتُ
يَعْنِي اَلْوَقْفُ فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ اَلَا تَرَا فَعَنْتَكَ
اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا اَخْبَرُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَرَوْنَهُمْ لَا تَعُوْ دَكْ وَفَعَلْتُ دَعْنِي
اَعْلَيْتُ وَفَعَلْتُ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ

إِذَا أَقْبَبْتَ إِلَىٰ لِوَا شَيْءٍ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمْلَسَ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَغْنَمُ تَخْتِمُ الْآيَةَ
فَأَمَّا لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا
يَقْدِرُ عَلَيْكَ شَيْطَانٌ حَتَّىٰ تُصَيِّمَ تَغْلِيْتُ سَبِيلَهُ
فَأَصْبَحْتَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَاكِسَةُ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ نَعَمْ أَنْتَ يُعَلِّمُنِي كُلَّمَا حَاجَّ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا
تَغْلِيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَقْبَبْتَ
إِلَىٰ لِوَا شَيْءٍ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَدْلَمَا
حَتَّىٰ تَغْلِيْمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
قَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا
يَقْدِرُ عَلَيْكَ شَيْطَانٌ حَتَّىٰ تُصَيِّمَ وَكَأَنَّكَ أَهْوَىٰ
شَيْءٌ عَلَىٰ الْخَيْرِ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ قَدْ صَدَقْتَ وَهُوَ كَذُوبٌ
تَعْلَمُ مِنْ مُتَحَابِّ مُنْذُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ

ب ب ب ب ب ب ب ب ب ب

یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے گا، اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔
آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا، جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع
سے آخر تک "اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم"۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس سورۃ کے پڑھنے کی برکت سے)
برابر ایک نگران مقرر ہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ صحابہ رضہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر
لے لینے کے مشتاق تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا لیکن تم سے سچ
بول گیا ہے۔ ابو ہریرہ! یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا سابقہ کس سے تھا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

باب ۱۳۹ اِذَا بَاغَ الْوَحِيدُ شَيْئًا
فَاسِدًا أَتْبَعَهُ مَذُودٌ

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَىٰ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ
بْنَ عَبْدِ الْعَازِزِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ

۱۳۹ - جب وکیل نے کوئی خراب چیز سچی تو اس کی بیع
رد کر دی جائے گی۔

۲۱۵۰۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی، ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی کہ میں نے عقبی بن عبد الغافر سے سنا اور انہوں نے

جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ بِي فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ
هَذَا تَمْزِجًا فَبَغْتُ مِنْهُ مَا عَلَيَّ بِصَاحٍ لَتُطْعِمَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِدَ ذَلِكَ أَذَى أَذَى عَيْنِ الرَّبَّاعِيَّةِ
الْوَيْلَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا ارْتَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعْ
التَّمْرَ بِبَيْعٍ أَخَذْتَهُ شَتْرًا

کھجور خریدنے کا ارادہ ہو تو زخواب کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) خرید لے کرو۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَتَقْضِيهِ وَإِنْ
يُطْعِمُهُ مِنْ بَيْعِهِ وَيَا كُنْ بِالْمَعْرُوفِ -

٢١٥١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَقْفِ جَمَاعَةٌ
أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكَلَ حِلٌّ صَدِيقًا غَيْرَ مُنَاقِلٍ مَا لَا تَكُنْ
بْنِ عُمَرَ وَهُوَ بَنِي صَدَقَةِ عُمَرَ يَحْدِي لِلنَّاسِ مِنْ
أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو حدید دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحَدُودِ -
٢١٥٢ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ أَخْبَرَنَا
اللَّيْثُ عَنْ بَنِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَائِدِ بْنِ
خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَاعْتَدِ يَا أُوَلَيْدُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ
فَأَمْرُ جُمُهَا

٢١٥٣ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ
عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بری کھجور (کھجور کی ایک
خاص قسم) لے کر حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا
یہ کہاں سے لائے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس زخواب کھجور تھی، اس کے
دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں
تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ اس وقت اس حضورؐ نے
فرمایا: تو بہ تو بہ، بالکل سودا! ایسا نہ کیا کرو، البتہ (اچھی

٢١٥٠ - وقف اور اس کی آمد و خرچ کے لئے وکیل بنانا اور
یہ کہ اپنے کسی دوست کو دے اور خود حسب دستور لے

٢١٥١ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے) عمر رضی
اللہ عنہ کے وقف کے متعلق بیان کیا کہ آپ نے اس کی ہدایات میں یہ
تفصیل کی تھی کہ متولی اگر اس میں سے لے اور اپنے دوست کو دے
تو کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ مال جمع نہ کرنے لگے۔ چنانچہ ابن
عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو حدید دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔

٢١٥٢ - حدود میں وکالت۔

٢١٥٢ - ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی
انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ نے، انہیں زید بن خالد اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے
انیس! اس خاتون کے یہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم
کر دو

٢١٥٣ - ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب ثقفی نے
خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عتبہ

لے یہاں وکیل سے مراد، ناظر اور متولی ہے۔ اگر واقف کی اجازت ہو تو اس کا مال اپنے دوستوں کو صدقہ کر سکتا ہے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ
جب متولی، وقف کے لئے کام کرے گا تو اپنی معیشت کے لئے اس میں سے لے گا۔

لے - یہ روایت کتاب الحدود کی ہے اور وہیں تفصیل کے ساتھ آئے گی۔ یہ ایک خاتون کے زنا کا واقعہ ہے۔ یہاں اختصار کے ساتھ صرف
حدیث کے اس حصے کو بیان کیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا

عُفَّةُ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا لَيْعَانَ أَوْ ابْنَ الدَّعْبَانِ
شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَخْرُجَ إِذَا قَالَ فَكُنْتُ أَتَأْتِيكُمْ
ضَرْبَةً فَخَرَبْتُكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْهَرِيدِ

بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تعان یا ابن نیمان کو اس حضور کی
خدمت میں حاضر کیا گیا، انہوں نے شراب پی لی تھی جو لوگ اس
وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے
انہیں مارنے کے لئے کہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی مارنے والوں
میں تھا۔ ہم نے جوتوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا۔ (یہ حدیث بھی کتاب الحدود میں آئے گی)

باب ۱۲۲۷ الْوَكَالَةُ فِي الثَّدْنِ وَتَعَاهُدَهَا

۲۱۵۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَلِيَّةُ
أَقَاتَكُمُ فَلَا تُدْهِدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَيْ ثُمَّ قُلْتُ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَيْ ثُمَّ بَعَثَ بَهَا مَعَ أَبِي قُلْتُ يَحْرُمُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَهْلَهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى
تُحْدَ الْهَدْيُ

۲۱۵۴۔ قرابانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کے لئے وکیل بنانا۔
۲۱۵۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے انہیں
عمرہ بنت عبد الرحمن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابانی کے
جانوروں کے قلاوے بٹے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
جانوروں کو یہ قلاوے اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔ اس حضور نے
وہ جانور میرے والد کے ساتھ (حرم میں قرابانی کے لئے) بھیجے تھے۔
ان کی قرابانی کی گئی، لیکن (اس بھیجنے کی وجہ سے) آنحضور پر کوئی
ایسی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کیا تھا۔ (جیسا کہ حج کے احرام کی وجہ سے بہت سی حلال چیزیں حرام
ہو جاتی ہیں)

باب ۱۲۲۸ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَوْ كَلِمَةً
حَبِطَ أَمْرُكَ اللَّهُ وَقَالَ الْوَيْلُ قَدْ سَمِعْتُ
مَالِكًا

۲۱۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ تَرَأَيْتُ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ
بِالْمَدِينَةِ مَا لَا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُهُمَا وَكَانَتْ
مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ
لَنْ تَسْأَلُوا الْبَرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا كُنْتُمْ تُحِبُّونَ فَأَمَّا أَبُو طَلْحَةَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ مَنْ تَقَالَوْا الْبَرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا
تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْتِهِمَا وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

۲۱۵۴۔ کسی شخص نے اپنے وکیل سے کہا کہ جہاں مناسب
معلوم ہو اسے خرچ کرو، اور وکیل نے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا
ہے میں نے سن لیا ہے۔

۲۱۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک
کے سامنے قرأت کی، ابو اسطہ اسحق بن عبد اللہ کہ انہوں نے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابو طلحہ رضی اللہ
عنہ مدینہ میں، انصار کے سب سے مالدار افراد میں تھے "پیر جاہ"
(ایک باغ) ان کا اپنا سب سے زیادہ پسندیدہ مال تھا، مسجد کے بالکل سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کا
نہایت شیریں پانی پیتے تھے پھر جب قرآن کی آیت "لَنْ تَسْأَلُوا الْبَرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا
مِمَّا كُنْتُمْ تُحِبُّونَ" تم ہرگز نہیں حاصل کر سکتے۔ نیکی کو، تا وقتکہ نہ خرچ کر دو اللہ کی
راہ میں وہ چیز جو تمہیں پسند ہو (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ

يُتْلَىٰ أَرْجُوَ أَنِّي أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ قَدْ خَرَجْتَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ
 حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَعْضُ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَنَّهُ ذَاكَ مَا لَمْ تَرَ أَنَّهُ
 قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ وَأَمَّا أَنِّي أَنْ نَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ
 قَالَ أَفَعَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ مَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ
 وَبَنِي عَيْتِهِ تَابَعَهُ اسْمُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ

اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ میں نے تلو الاربعة تفقوا عما تمہوں۔ اور مجھے اپنے
 مال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہی میرا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی راہ
 میں صدقہ ہے، اس کی نیکی اور ذخیرہ ثواب کی توقع صرف اللہ سے رکھتا
 ہوں۔ پس رسول اللہ: آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے استعمال میں
 لائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، شاباش! یہ تو بڑا کثیر الفائدہ مال ہے، بہت
 ہی مفید! اس کے بارے میں تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا، اور میں
 تو ہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ یہ
 کنواں انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطے کی ہے، اور
 روح نے مالک کے واسطے سے (رائع کے بجائے) رائح نقل کیا ہے۔

بَابُ ۱۲۲ وَكَلَّةُ الْأَمِيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَصَوْنُهَا

۲۱۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا حَدَّثَنَا
 أَبُو اسْمَافَةَ عَنْ بَرْيَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي
 مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخِزَانَةُ
 الْأَمِيْنُ الَّذِي يُنْفِقُ وَبِهَا قَالَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ
 بِهِ كَامِلًا مَوْثِقًا طَيِّبَ نَفْسِهِ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَعَدَّ
 الْقَصْدَ قَبْلَهُ

۱۲۲۔ کسی امانت دار کو خزانہ وغیرہ کا ذکیل بنانا۔
 ۲۱۵۴۔ ہم سے محمد بن عیاد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسماعیل نے حدیث
 بیان، ان سے برید بن عبد اللہ نے، اسے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ
 اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت
 دار خزانچی جو خرچ کرتا ہے، بعض اوقات یہ کہا جوتا ہے۔ (مالک مال کے)
 حکم کے مطابق، کامل اور پوری طرح اور جس چیز (کے دینے) کا اسے حکم ہو
 اسے دیتے دقت اس کا دل بھی خوش ہوتا ہے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں
 میں سے ایک ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَاجَاءُ فِي الْحَرْثِ وَالْمَزَارَعَةِ

بَابُ ۱۲۳ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْعَرْسِ إِذَا أُحْمِلَ

مِنْهُ وَقَوْلُ تَعَالَى أَقْرَبْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَوْنُونَ عَنْكُمْ
 تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الذَّارِعُونَ كَوْ تَشَاءُ
 لَجَعَلْنَاهُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ

۱۲۳۔ کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت، جب اسے
 کھایا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ یہ تو بتاؤ، جو تم بونے ہو،
 کیا تم اسے اگاتے ہو، یا اس کے اگانے والے ہم میں۔ اگر ہم چاہیں
 تو اسے کسی قابل نہ رہنے دیں۔

۲۱۵۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ
 حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْرِضُ عَرْسًا أَوْ

۲۱۵۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث
 بیان کی، ح اور مجھ سے عبد الرحمان بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے
 ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی

مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگاتا ہے، یا کھیت میں بیج بوتا ہے، پھر اس سے پرند، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ہم نے ابان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

يَذُرْ عَرَضًا مَّا يَأْكُلُ مِنْهُ خَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَيْتٌ
الَّذِينَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا
أَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۴۶ - کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہو ہے اس سے تجاوز کرنے کے انجام

بَابُ ۱۴۴۶ تَأْيِيدُ رَمِي عَوَاقِبِ الْإِشْغَالِ
بِأَلَّةِ الزَّرْعِ أَوْ مَجَاوِزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أَمَرَ

وعواقب -

بَابُ ۱۴۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْخَصِيفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْلِجٍ
أَلَّا لَهَا فِي عَنِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأَى سِدَّةً
فَوَسَّيْنَا مِنَ اللَّهِ الْحَرْثَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ
إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ

۲۱۵۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سالم عصفی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد البہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ کی نظر بھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی تھی، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھروں میں یہ چیز داخل ہو جاتی ہے تو اپنے ساتھ ذلت بھی لاتی ہے۔

بَابُ ۱۴۵۹ اِثْنَاءُ الْكَلْبِ الْحَرْثِ -

۱۴۴۷ - کھیتی کے لئے کتا پالنا۔
۲۱۹۵ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشام نے حدیث

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

ملہ - معاشی زندگی میں زراعت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ ایسا پیشہ ہے کہ آدمی اگر اس میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کرے تو طبیعت پر بھروسہ پن اور دہقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اچھے خاھے لوگوں کو دیکھا گیا جو اپنی زندگی میں کافی مہذب اور شستہ تھے کہ جب کسی بھی وجہ سے انہوں نے زراعت اور کھیتی باڑی میں زیادہ اشتغال و انہماک اختیار کر لیا تو ان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آگیا، ان کا ہر انداز بدل گیا اور کسی بھی چیز میں گاؤں کے کسانوں اور کاشتکاروں سے وہ مختلف نہیں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی رہے، تمدن اور مہذب رہے، اسلام نے معاشرہ کے متعلق ایک خاص تجلیم پیش کیا ہے جس میں بنیادی حیثیت تقویٰ، خوف خدا اور عام انصاف کے ساتھ حسب مراتب حسن معاملات پر ہے جب انسان کھیتی باڑی یا کسی بھی ایسے دنیاوی کام میں زیادہ انہماک اختیار کرے گا جس سے اسلام کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور برتنے سے بے توجہی اور بعد پیدا ہو تو یہ اس کی دینی اور دنیاوی دونوں زندگی کے لئے مسلک ثابت ہوگا۔ اس حدیث میں زراعت کی محدود مذمت اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث کے عنوان میں اس کی پوری طرح وضاحت کر دی ہے کہ حدیث سے مراد کیا ہے، ورنہ آپ اس سے پہلے باب کی حدیث میں درخت لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کے لئے جو وعدہ ثواب پڑھ چکے ہیں اس سے زیادہ اس پیشے کی اور کیا اہمیت افزائی کی جاسکتی تھی۔ اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں۔ اسلام نے تنہا زراعت اور صنعت، سب ہی کی دل کھول کر ہمت افزائی کی ہے لیکن ہر موقد پر اس کا خیال رکھا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو یا خدا سے نہ غافل کرنے پائیں، اور کہیں پیٹ کے دھندے ایک دوسرے پر ظلم، ایک دوسرے کا حق ناجائز طور پر چھیننے پر نہ آمادہ کر دیں۔ انسان جو ہمیشہ بھی

هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْفَسُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَنَبٍ لِيَكْرَاهِيَ الْكَلْبُ حَنْثَ أَوْ مَا شِئْتِ قَالَ بَنُو سَبْرٍ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبُ غَنِيمَةٌ فَشَرْتُ أَوْ صَيْدٌ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبٌ صَيْدٌ أَوْ مَا شِئْتِ ۝

بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی کتا لکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتنے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا، بخوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ بکری کے ریوڑ، کھیتی اور شکار کے کتنے مستثنیٰ ہیں ابو حازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ شکار و مویشی کے کتنے مستثنیٰ ہیں)

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُبَّانَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَلَسًا مِنْ أَرْبَعَةِ شَوَاطِئَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْبَضَ كَلْبًا لِيُغْنِيَ عَنْهُ مَرًا عَادَلًا ضَرًّا نَقَصَ كُفْلَهُ يَوْمَ مَرَعٍ مِنْ عَنَبٍ نِيرَاطٍ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ ۝

۲۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یزید بن حصینہ نے، ان سے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن ابی زہیر نے ازدشنورہ کے ایک بزرگ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے کتا پالا، جو نہ کھیتی کے لئے ہو اور نہ مویشی کے۔ لئے، تو اس نے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا، کہ آپ نے بول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم (میں نے آپ سے سنا تھا)۔

جاء ۱۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا كُنْتُ مَرَاكِبًا عَلَى بَقْرَةٍ مِنَ الْبَقَرِ فَقَالَتْ لِمَ أَخْلَقْتَ لِهَذَا خَلْقًا لِلْجَوَارِثَةِ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَنُصْرُو أَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا عَلَيَّ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَنُصْرُو قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهَذَا يَوْمُ مَرَعٍ فِي الْقَوْمِ ۝

۱۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، انھوں نے ابوسلمہ سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص (یعنی امراؤں میں سے) ایک بیل پر سوار جا رہا تھا کہ وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا (اور غزو عادت کے طور پر گفتگو کی) اس نے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری تخلیق تو کھیت جوتے کے لئے ہوئی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (بیل کے اس نطق پر) میں ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی!۔ اور ایک بھیڑیے نے ایک بکری پٹلی تھی تو چرواہے نے اس کا بیچا کیا۔ بھیڑیہ بولا، یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال

ہوگا) میں اس کی نگرانی کون کرے گا، جب میرے سوا اس کا کوئی چہرہ ہاتھ ہوگا۔ اس حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس پر (بھیر ٹیپے کے نطق پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ دعر بھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے نہ

باب ۱۴۹ اِذَا قَالَ الْغَفِيُّ مُؤْتَةَ النَّخْلِ
اَوْ غَيْرَهَا وَتَشْرِكَ بَيْنِي فِي النَّخْلِ

۱۴۹- ایک نے کسی سے کہا کہ کھجور یا اس کے علاوہ کسی طرح کے بھی (باغ کا سارا کام تم کیا کر دھل میں تم میرے شریک رہو گے۔

۲۱۶۳ حَدَّثَنَا الْهَكْمُ بْنُ تَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيسُهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْغَوَامِ قَالَ لَا فَقَالُوا أَكْفُونَا الْمُؤْتَةَ وَتَشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ قَالُوا سَعْيُنَا وَاهْتُنَا.

۲۱۶۳- ہم سے حکم بن تافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی پیش کش کی کہ ہمارے باغ آپ ہم میں اور ہمارے (مجاہد) بھائیوں میں تقسیم کر دیں۔ لیکن آنحضورؐ نے اس سے انکار کیا تو انصار نے (مجاہدین سے) کہا کہ آپ لوگ باغ کا کام کر دیا کیجئے اور اس طرح دھل میں ہم اور آپ شریک رہا کریں گے۔ اس پر مجاہدین نے کہا کہ ہم نے سنا اور یہ ہمیں تسلیم ہے۔

باب ۱۵۰ قَطَعَ الشَّجَرِ النَّخْلَ وَقَالَ أَتَى أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰- کھجور اور دوسری طرح کے درخت کاٹنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے۔

۲۱۶۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيسُهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْغَوَامِ قَالَ لَا فَقَالُوا أَكْفُونَا الْمُؤْتَةَ وَتَشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ قَالُوا سَعْيُنَا وَاهْتُنَا.

۲۱۶۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے (بنی نضیر کے کھجور کے باغ جلا دیئے اور کاٹ دیئے گئے تھے۔ ان کے باغات مقام بویرہ میں تھے۔ حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر انھیں کے متعلق ہے بنی لوی (قریش) کے سرداروں پر (غلبہ) بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھلتی ہی جا رہی ہے۔

باب ۱۵۱

۲۱۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَصْبَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ عَبْدِ يَحْيَى قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَزْمَرًا كُنَّا نَكُونُ الْأَرْضَ بِالْأَجْبَةِ مِنْهَا مَسْتَحْيٍ لِسَيِّدِ الْأَرْضِ

۱۵۱-

۲۱۶۴- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں حنظلہ بن قیس انصاری نے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ مدینہ کے دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کھیت زیادہ

۱۵۱- یعنی اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک خرق عادت واقعہ بیان کر کے آپ نے اپنے ساتھ ان کے بھی اس پر ایمان کی شہادت دیدی۔

قَالَ فِيمَا يُصَابُ ذَلِكَ وَتُسَلَّمُ الْأَمْثَلُ وَمِمَّا يُصَابُ
الْأَمْثَلُ وَتُسَلَّمُ ذَلِكَ فَتُهَيَّنُ وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ
فَلَمْ يَكُنْ يَدْرُسُهُنَّ

تھے ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو جوتے بونے کے لئے
دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک متعین حصے (کی پیداوار) مالک زمین
لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ خاص اس حصے کی پیداوار ماری جاتی
اور سالانہ کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات سارے کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور یہ خاص حصہ محفوظ رہ جاتا۔ اس لئے ہمیں اس
طرح معاملہ کرنے سے منع کر دیا گیا۔ سونا اور چاندی ان دونوں (اتانہ) نہیں تھا (کہ اس سے مزدوری لی جاسکے، اس لئے عموماً یہ طریقہ امتیاز
کیا جاتا تھا)

باب ۱۲۵۲ الْمَزَارَعَةُ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ
ثِيَابُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِي الْمَدِينَةِ
أَهْلُ بَيْتٍ هَجَرُوا إِلَّا نَزَعُوا عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ
وَنَزَاعَ عَلَى ثِيَابِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ
وَالْعُرْوَةُ وَالْأَبُو بَكْرٍ وَالْعُمَرُ وَالْعَلِيُّ وَ
ابْنُ سِيرِينَ وَمَالِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ
كَانَتْ أَشْيَاءُ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ فِي الزَّيْعِ
وَعَامِلُ عُمَرَ النَّخَعِ عَلَى أَنْ يَبْأَعَ عُمَرَ بِالْبَدَنِ
فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَمْثَلُ
لَا حُدُودَ مَا قَبْلَهُمَا فَحَبِيبًا فَمَا خَرَجَ فَوَهِيًا
وَنَزَاعَ ذَلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ
يُجْتَنَى الْقَطْنُ عَلَى التَّصْفِ وَقَالَ أَبُو هَانِئٍ وَابْنُ
سِيرِينَ وَعَطَاءُ وَذُو الْحَكَمِ وَالزُّهْرِيُّ وَقَادَةُ لَا
بَأْسَ أَنْ يُعْطَى الثَّوْبُ بِالثَّلَاثِ أَوِ الرُّبْعِ
وَنَحْوِهِ قَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ
الْمَا شِبَةَ عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ
إِلَى أَجْلِ مَسْنُوءٍ

۱۲۵۲۔ آدمی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت سے قیس
بن مسلم نے بیان کیا اور ان سے ابو جعفر نے بیان کیا کہ مدینہ
میں مہاجرین کا کوئی گھر نہ ایسا نہیں تھا جو (پیداوار کے) تہائی
یا چوتھائی حصہ پر کاشت نہ کرتا رہا ہو۔ علی، سعد بن مالک،
عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، حضرت ابوبکر
کی اولاد، حضرت عمر کی اولاد، حضرت علی کی اولاد اور ابن سیرین
رضی اللہ عنہم اجماعاً نے بٹائی پر کاشت کی تھی۔ عبدالرحمن
بن اسود نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمن بن یزید کے ساتھ کھیتی
میں شریک رہا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے (خلفہ
ہونے کے بعد سرکاری زمین کی کاشت کا) معاملہ اس شرط کے
ساتھ کیا تھا کہ اگر بیج وہ خود مہیا کریں گے تو پیداوار کا آدھا
حصہ پس گے اور اگر کاشتکاری بیج مہیا کریں تو پیداوار کے اتنے
حصے کے وہ مالک ہوں گے جس میں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر زمین کسی ایک شخص کی ہو اور
اس پر خرچ دونوں (مالک اور کاشت کرنے والا) مل کر کریں
پھر جو پیداوار آئے اسے دونوں تقسیم کر لیں۔ زہری رحمۃ اللہ
علیہ نے بھی یہی فتویٰ دیا تھا حسن نے فرمایا کہ روئی اگر آدمی
(لینے کی شرط) پر جتنی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،

ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ
نے کہا کہ دھاگا اگر تہائی یا چوتھائی یا اسی طرح کی شرائط پر (کپڑا بننے) کے لئے دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر
فرمایا کہ اگر مویشی تہائی یا چوتھائی پر مدت متعین کے لئے دیئے جائیں (چرنے کے لئے) تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۱۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس
بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي هَانِئٍ عَنْ ثِيَابِ بْنِ مُسْلِمٍ

ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاملاً خیاراً بشرط ما یخدر من ثمر اذ نریء فکان یعطی ان ثلث مائة و سق ثلثا و سق ثمر و عشر و سق سعیر فقسّم عمر خیاراً و خیاراً النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع لهن من الثمار و الارض اذ تمضی لهن فیمتھن من الثمار و منهن منی اخیار الوسن و کانت عاکسۃ اختار ح الارض

باقی رکھی جائے (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی) چنانچہ بعض ازواج نے زمین لینا پسند کیا تھا اور بعض نے سق (پیداوار سے) لینا پسند کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی زمین ہی لینا پسند کیا تھا۔

باب ۱۲۵۳ اذ الم بشرط السنین فی الثمرات

۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی

بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارٌ بِشَطْرِ مَا يَخْدَرُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ

باب ۱۲۵۴

۲۱۶۷ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ عَنْهُ وَ قُلْتُ لِمَا وَسِ كَوْنُكَ الْمُخَارِزَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهَى عَنْهُ قَالَ أَمَى عَنْهُمْ وَإِنِّي أُعْطِيهِمْ وَ أُعْطِيهِمْ وَإِنِّي أَعْلَمُهُمْ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنِ يَلْمَنَهُ أَحَدُكُمْ

۱۲۵۳۔ اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا۔

۲۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے پھل اور اناج کی پیداوار پر وہاں کے باشندوں سے معاملہ کیا تھا۔

۱۲۵۴۔

۲۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے عرض کیا، کاش آپ مجاہدہ کا معاملہ چھوڑ دیتے، کیونکہ ان لوگوں کا درافخ بن خدیج اور سہاجر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، میں تو انھیں (ملکان الارضی کو) دیتا ہوں اور دیے نیاز کر دیتا ہوں۔ ان سے بھی زیادہ جاننے والے

ہے۔ جب کوئی شخص اپنا کھیت کسی دوسرے کو بونے کیلئے دے تو اسے مزارعت کہتے ہیں۔ اس معاملہ کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ روپیہ متعین کر لیا جائے کہ اتنے سیگہ کی لگان اتنی وصول کی جائے گی۔ یہ صورت تو بہر حال جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک بڑا سا قطعہ ہے، کھیت کا مالک معاملہ اس طرح کرے کہ فلاں حصہ زمین سے جو پیداوار حاصل ہوگی وہ میری ہے تو یہ صورت قطعاً جائز نہیں اسی طرح اگر پہلے ہی سے یہ متعین کرے کہ بہر حال میں اتنا غلہ لوں گا، خواہ پیداوار کچھ بھی ہو۔ یہ بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں جو کچھ بھی نتیجہ سامنے آئے گا وہ آئندہ اس کا معاملہ کرتے وقت دونوں فریق اندھیرے میں ہیں۔ ایسا معاملہ مستقبل میں بعض اوقات بہت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے اس لیے شریعت نے اس سے قطعاً روک دیا۔ حدیث میں اس سے پہلے اس طرح کے معاملہ کی ممانعت کا بیان ہو چکا ہے۔ دوسری صورت معاملہ کی یہ

آخَاكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ فَرْحًا مَغْلُومًا۔
 نے مجھے خبر دی ہے، آپ کی مراد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تھی کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہیں روکا تھا، بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بخش دے، یہ اس سے بہتر
 ہے کہ اس کا ایک متعین محصول وصول کرے۔

بَابُ ۱۲۵۵ الْمَزَارَعَةُ مَعَ الْيَهُودِ۔

۲۱۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا عِيْدٌ مَدِيْنِي عَنْ قَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى تَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى
 أَنْ يَغْلَمُوها وَيُرْمُوها وَلَهُمْ شَرْطُ مَا خَرَجَ
 مِنْهَا۔

بَابُ ۱۲۵۶ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْمَزَارَعَةِ

۲۱۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعِ
 قَالَ كُنَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُ تَائِيكِي
 أَرْمَدَ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَوَيْسَا
 أَخَذَتْهُمَا وَكَتَبَتْهُمَا فِي كِتَابٍ فَتَوَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا رہی رہے گی۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار خوب ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے لوگوں کو اس سے منع فرمادیا۔

بَابُ ۱۲۵۷ إِذَا تَرَاجَعَ بَيْنَ الْقَوْمِ بِغَيْرِ إِفْزَاقٍ وَكَانَ

۱۲۵۷۔ جب کسی کے مال کی مدد سے، ان کی اجازت کے بغیر،

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) ہے کہ تہائی چوتھائی یا النصف پر معاملہ کیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے اور یہاں اسی صورت کو بیان کرنا مقصود ہے۔

لے۔ غلہ۔ بٹائی پر کسی کے کھیت کو جوتے بونے کو کہتے ہیں، جب کہ یہ بھی کام کرنے والے ہی کا ہو۔ عام اصطلاح میں ہمارے یہاں اسے
 بٹائی کہتے ہیں۔

لے مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زمین اتنی حاصل ہو کہ وہ دوسروں کو بٹائی پر دے سکیں، ان کے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ بخشش کے
 طور پر جوتے بونے اور اس کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے دیں گویا اسلام نے بٹائی پر دینے کی اگرچہ قانونی اور شرعی اجازت تو
 دی ہے لیکن اس صورت کو کچھ اتنا زیادہ پسند نہیں کیا ہے۔ درحقیقت شریعت کی نظر میں ملکیت سے متعلق زمین کی وہ حیثیت نہیں ہے۔
 جو عام متقلات کی ہے۔ اس لئے اس باب میں بہتر یہ ہے کہ جو کچھ ہے آدمی خود ہی اس میں کام کرے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بٹائی پر
 دینے سے بہتر یہ ہے کہ مفت ہی دے دے، دیے قانونی حیثیت میں تو بہر حال وہ اس کا مالک ہے اور بٹائی پر بھی دے سکتا ہے شریعت
 اس سے روکتی نہیں، البتہ اپنے پسندیدہ نقطہ نظر کو اس نے واضح ضرور کر دیا ہے۔

فِي ذَلِكَ صَلَاتِهِمْ لَهُمْ -

۲۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي جَبَلٍ فَأَنْهَضْتُ عَلَى فَمِّ غَارِهِمْ مَضْرُوعٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْهَضْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَلْنَا عَمَلًا صَالِحًا فَلَمَّا دَعَا اللَّهُ هَؤُلَاءِ بَعَثَ إِلَيْهَا نَجْمًا قَالَ أَمَرُهُمُ وَأَنَّهُ كَانَ فِي وَالِدَانِ شَيْعَانِ يَكُونَانِ وَلِيَّ حَبِيبَةٍ صَغِيرًا كُنْتُ أَرْحَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُ عَلَيْهِمْ كَلِمَتٌ قَبْلَ أَنْ يَوَالِدِي أَسْفِيهِمَا قَبْلَ بَنِي وَآلِي أَسْفَرُ ذَاتُ يَوْمٍ فَلَمَّا أَتَى حَقِّي أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَاكَا فَهَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَهْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا وَالْكُرَى أَنْ أُفَرِّقَهُمَا وَالْكُرَى أَنْ أَسْفِيَّ الصَّبِيَّةَ وَالصَّبِيَّةَ يَبْطَأُونَ عِنْدَ قَدَمِي حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمُ لَنَا قُرْبَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَأَ اللَّهُ فَرَأَى السَّمَاءَ وَقَالَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ رَفَعَا كَأَنَّ فِي رِئْسَتِ عَمْرٍ أَعْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يَجِبُ الرَّجَالُ الرَّسَاءُ فَهَلَبْتُ مِنْهَا فَأَتَيْتُ حَقِّي أَتَيْتُهَا بِمَا كُنْتُ دِينَارًا فَبَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا دَفَعْتُ بَلَكِينَ رَجُلِيهَا قَالَتْ يَا مُعْتَدِلُ أَتَقُ اللَّهُ وَلَا تَفْتَحُ الْفَاتِمَةَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمُ لَنَا قُرْبَةً فَقَرَأَ وَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَحَبَّاءَ بَقَرِيٍّ أَرْحَى فَلَمَّا قَضَيْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ أَعْطِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَعِبَ عَنْهُ فَلَمَّا أَرَأَى رَحْمَتِي جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَارْتَابَهَا فَبَعَاءُ فِي فَقَالَ أَتَقُ اللَّهَ فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَعَاتُهَا فَخُذْ فَقَالَ أَتَقُ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئُ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَخُذْ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمُ

کاشت کی اور اس میں انکا ہی فائدہ رہا ہو۔

۲۱۷۰ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، اسی سے ابو صرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش نے آیا تینوں نے ایک پہاڑ کی غاریں پناہ لی۔ اتفاق کی بات کہ اوپر سے ایک چٹان غار کے سامنے گری اور انھیں بالکل (غار کے اندر) بند کر دیا بعض نے کہا کہ تم لوگ اب اپنے ایسے اعمال یاد کرو، جنہیں خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کیا تھا۔ اور اسی کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، ممکن ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو مٹال دے، چنانچہ ایک شخص نے دعا شروع کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کے لئے (جانور) چرایا کرتا تھا۔ پھر جب واپس ہوتا تو دودھ دوہتا، سب سے پہلے، اپنی اولاد سے بھی والدین ہی کو دودھ پلاتا تھا، ایک دن اتفاق سے ویر ہو گئی اور رات گئے تک واپس گھر آیا۔ اس وقت تک والدین سو چکے تھے۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا اور (دودھ کا پیالہ لے کر) ان کے سر پرانے کھڑا ہو گیا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں، لیکن اپنے بچوں کو بھی (والدین سے پہلے) پلانا مجھے پسند نہیں تھا، بچے صبح تک میرے قدموں میں بڑے تلپتے رہے (لیکن میں نے والدین سے پہلے انہیں پلانا پسند نہیں کیا) پس اگر تیرے نزدیک بھی میرا یہ عمل صرف تیری خوشنوی کے لئے تھا تو (غار سے اس چٹان کو ہٹا کر) ہمارے لئے اتنا راستہ بنامے کہ آسمان نظر آ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے راستہ بنادیا اور انہیں آسمان نظر آنے لگا دوسرے نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی، مرو عورتوں سے جس طرح کی انتہائی درجے میں محبت کر سکتے ہیں، مجھے اس سے اتنی ہی محبت تھی، میں نے اسے اپنے پاس بلانا چاہا، لیکن وہ صرف سودینار مینے کی صورت میں راضی ہوئی۔ میں نے کوشش کی اور مطلوبہ رقم جمع کر لی، پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے مجھ سے کہا! اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس کی مہر کو حق کے بغیر نہ تولد میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا۔ اگر یہ عمل تیرے علم میں

مَا بَقِيَ فَقَرَجَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ
عَنْ قَائِمٍ فَسَعَيْتُ بِهِ

نے ایک مزدور، تین فرق چاول کی مزدوری پر کیا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو مجھ سے کہا کہ اب میرا حق مجھے دو میں نے پیش کر دیا۔ لیکن اس وقت وہ انکار کر بیٹھا پھر میں برابر اس سے کاشت کرتا رہا اور اس کے نتیجے میں بیل اور چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے۔ اب وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو۔ میں نے کہا کہ بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے لے لو، اس نے کہا، اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (یہ سب تمہارا ہی ہے) اب اسے لے لو، چنانچہ اس نے ان پر قبضہ کر لیا پس اگر تیرے علم میں بھی، میں نے یہ کام تیری رضا اور خوشنودی کے لئے کیا تھا تو غار کو کھول دے۔ اب وہ غار کھل چکا تھا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن عقبہ نے نافع کے واسطے سے (اپنی روایت میں بغیث کے بجائے) فسحیت کہا تھا۔

باب ۱۲۸ اَوْقَافِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَرْضِ الْخُدَّاجِ وَ مَرَا عِيَتِهِمْ وَ مَعَالِمِهِمْ
 وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ
 يَا اَصْلِحُ لَا يَبَاعُ وَلَا يَنْفَقُ مَتْرُكُ
 قَنْصَدَقِي بِهِ -
 کا پہل خرچ کیا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا۔

کا پہل خرچ کیا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا۔

۲۱۷۔ حدیثاً صدقہً اخبرنا عبد الرحمن بن عوف عن مالک بن نوید بن اسلم عن ابنه قال قال عمر کو لا افر السلبین خافحت قذیرة الا قسمتها بلین اهلها کما قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر،

۲۱۸۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحمان نے خبر دی، انھیں مالک نے، انھیں زید بن اسلم نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو مجھے شہر بھی فتح ہوتے جاتے، انھیں غازیوں میں تقسیم کرتا جاتا بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کی تقسیم کردی، پھر

باب ۱۴۵۹ من اَحْيَا اَرْضَنَا مَوَاتًا وَاَرَاى ذٰلِكَ
عَنِ ابْنِ اُمْرِئِ الصَّدَّابِ بِالْكُوفَةِ وَقَالَ عُمَرُ مَنِ اَحْيَا اَرْضَنَا
مَيِّتَةً ذَهَبَ لَهٗ وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُوْفٍ عَنِ النَّسَائِيِّ
عَلٰى اَنَّهٗ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَابْنِ
لِعَزِيْزٍ خَالِهٖ فِيْهِ حَقٌّ وَيُرْوٰى فِيْهِ عَنْ جَابِرِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَلٰى اَنَّهٗ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۔ اس میں ایک شرط اور بڑھانی چاہیے کہ کسی طرح کی بھی ہجرت میں کو آبلو کرنے کے بعد ملکیت کا حق اسی وقت متحقق ہوگا جب حکومت یا امیرالمومنین کی اجازت سے ایسا کیا ہو۔ حکومت کے انتظامات میں کسی قسم کی دشواری نہ ہونے کے پیش نظر بھی اس شرط کا بڑھا نافذ رہی ہے۔

یہ کہ جس نے دوسرے کی زمین میں اجازت کے بغیر کوئی درخت

لگایا تو اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے۔

۲۱۷۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُزٍ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ
فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا عُرْوَةَ قَطْعَى بِمِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ.

۲۱۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیز نے حدیث بیان کی، ان سے لیسٹ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن عبدالرحمن
نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جس پر کسی
کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی مستحق ہو جاتا ہے، عروہ نے بیان کیا
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

-۱۲۶۰-

باب ۱۳۶
۲۱۷۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ
وَهُوَ فِي مَعْزَسٍ مِنْ دِي الْمَلَيْكَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ
لَهُ إِنَّكَ بِنُطْحَاءٍ مَبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ آتَاكَ
الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْبِئُ بِهِ يَنْتَوِي مَعْزَسَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ
الَّذِي يَبْطُلُ الْوَادِي بِمِئْنَةٍ وَبَيْنَ الْخَرِيقِ وَنُطْحٍ
مِنْ ذِئْبَةٍ.

۲۱۷۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عتبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ
بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
رجح کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے جب ذوالحلیفہ کی وادی عقیق
میں رات کے آخری حصہ میں پڑا تو آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ آپ
اس وقت ایک مبارک دادی میں ہیں۔ موسیٰ (راوی حدیث) نے بیان
کیا کہ سالم (ابن عبداللہ بن عمر) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہمارے ساتھ وہیں
پڑاؤ کیا تھا جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پڑاؤ کیا کرتے تھے تا
کہ اس مقام پر قیام کر سکیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا
تھا یہ جگہ وادی عقیق کی مسجد سے نشیب میں ہے، وادی عقیق اور اسٹے کے درمیان میں تھا۔

۲۱۷۴ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ اسْحَقَ عَنِ الْوَدَّارِ عَنِ قَالِ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۲۱۷۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب
بن اسحاق نے خبر دی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے

لہ یہ حدیث سے متعلق ہے۔ اس پر کوئی عنوان بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لگایا بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے
کہ ذوالحلیفہ کو اگر کوئی آباد کرنا چاہے تو اس سے وہ اپنی ملکیت وہاں کی زمین پر ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حاجیوں اور دوسرے مسافروں
کے قیام کی جگہ ہے اور عام استعمال کے لئے ہے۔ اگر کسی طرح بھی وہ زمین کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی
اور سفر وغیرہ میں دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن یہ بات کچھ دل کو نہیں لگتی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ
مصنف اس مسئلہ کو مزید واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بنجر اور غیر آباد پر حمل چلانے اور کھیتی شروع کرنے والا، اس زمین کا مالک ہو جاتا ہے کیونکہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی عقیق میں قیام فرمایا، یہ وادی کسی کی ملکیت میں نہیں تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اور وقت
گذرنے کی جگہ نبی ۱۰ اسی طرح جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جس کا کوئی مالک نہیں تھا وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ احناف کے

٢٨ حَدَّثَنَا قُيُسَةُ بْنُ سَفْيَانَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي
مُبَارَكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْهَهُ عَنْهُ
وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يُبْنَعَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مُخِيلًا لَهُ مِنْ
أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا .

زمین بخشش کے طور پر دیے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مستعین اجرت لے۔

٢١٤٩ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ خَدِيجٍ حَدَّثَنَا
حَدَّادٌ أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ تَارْفَعَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكُونُ مَزَامِيرَةً
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَوُ
عُثْمَانُ وَصَدْرَاهُمِنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ هَدَّيْتُ عَنْ تَارْفَعَةَ بْنِ
خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
كَرَائِ الْمَزَامِيرِ فَقَدْ هَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى تَارْفَعَةَ فَقَدْ هَبْتُ
مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَرَائِ الْمَزَامِيرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَا كُنَّا
نَكُونُ مَزَامِيرَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ الثَّيْنِ :

کے عہد میں ہم اپنے پھینٹوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہ

١٨٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا
الَّتِي عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ تَفْشَى
عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَخَذَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ قَبْلَ ذَلِكَ
كَرَاءَ الْأَرْضِ ۖ

۲۱۶۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کوکریہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کوکریہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یعنی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کوکریہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کی پیداوار اور کچھ گھاس (جھاری رہے گی)۔

۲۱۶۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کوکریہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کوکریہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یعنی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کوکریہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کی پیداوار اور کچھ گھاس (جھاری رہے گی)۔

۲۱۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقبیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں سالم نے خیر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو کرائے پر (لگان یا بائو کی صورت میں) دیا جاسکتا ہے۔ پھر انھیں یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو، جس کا علم انھیں نہ ہوا ہو، چنانچہ انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا تھا۔

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرنے میں کس طرح مسابقت کرتے تھے۔ گویا یہاں ملکیت زمین اور بھائی و غنیہ کی قانونی حیثیت کو نہیں بلکہ صرف یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہیے۔

ملہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے قانون نہیں بلکہ احسان اور ایثار کے طریقہ کو بتایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں جواز اور عدم جواز کی صورت بھی آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ میں جو یہ طریقہ رائج تھا کہ نہر کے قریب کی پیداوار مالک زمین لیتا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع

بَابُ الْكَدِّ ۱۴۶۳ لَا تَرْضَى بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ امثالَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْأَلُوا
الْأَمْوَاحَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ -

۱۴۶۳- زمین کو سونے یا چاندی کے ٹکان پر دینا ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم زمین کی بٹائی وغیرہ کا معاملہ کرتے
ہو، اس میں سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک سال کے
لے لیا کرو۔

۲۱۸۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ تَابِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَلْبَسٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ عُمَارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانُوا يَكُونُونَ الْأَرْضَ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ عَلَى الْأَرْضِ عَاهِدُ
أَوْ شَيْءٍ يَسْتَلْبِثُ فِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَفَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَلْيَفْهِمِي بِالذِّينَارِ وَالْدِينَارِ
فَقَالَ لِرَافِعٍ لَيْسَ بِهِمَا نَاسٌ بِالذِّينَارِ وَالْدِينَارِ هُمُ وَاللَّيْثُ
وَكَانَ الَّذِي يَبَى عَنْ ذَلِكَ مَا وَكَانَ فِيهِ دَوْنُ الْغَنَمِ

۲۱۸۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ
بن قیس نے بیان کیا، ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے
چچا (ظہیر اور میر رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی کہ وہ لوگ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کو بٹائی پر نہر کے قریب کی پیدلوار
کی شرط پر دیا کرتے تھے یا کوئی بھی ایسا حصہ ہوتا جسے مالک زمین (اپنے لئے)
مستثنیٰ کر لیتا تھا، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما
دیا تھا۔ اس پر میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اگر دینار
دینار کے بدلے یہ معاملہ کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دینار دینار کے بدلے
اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کے معاملہ سے منع فرمایا تھا وہ ایسی صورت تھی کہ حلال و حرام کی تمیز رکھنے والا کوئی بھی شخص اسے جائز نہیں قرار دے
سکتا، کیونکہ اس میں کھلا خطرہ رہتا تھا۔

۱۴۶۴-

۲۱۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

هَلَالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ
مُكَلِّمٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاوَيْ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَخْدُمُ
عِنْدَ كَرَجَلٍ مِمَّنْ أَهْلُ الْبَكْرِ يَتَرَى أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَكْرِ
اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الدُّخَانِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ فِيمَا شِئْتَ فَلَا
بَنَاءَ وَكَانَ أَحَبُّ أَنْ أَمْرًا قَالَ فَقَدْ رَأَيْتُكَ الْخَرْفَ
نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَاسْتِخْصَادُهُ فَكَانَ امْتَالِ الْعِبَالِ
فَيَقُولُ اللَّهُ وَذَلِكَ يَأْتِي أَوْ فَاذَنْ لَا يَسْجُدُ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا تَجِدُ كَرَجَلًا قَرِيبًا أَوْ أَنْصَارِيًّا إِلَّا لَهُمْ

۲۱۸۲- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ح اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاب بن یسار نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حدیث فرما
رہے تھے۔ ایک بدوی بھی مجلس میں حاضر تھے کہ اہل جنت میں سے ایک
شخص نے اپنے رب سے کہنتی کرنے کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس
سے ارشاد فرمایا، کیا اپنی موجودہ حالت پر تم راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا کیوں
نہیں! لیکن میری کہنتی کو چاہتا ہے (چنانچہ اسے اجازت دی گئی) اس
حضور نے فرمایا کہ پھر اس نے برج (جنت کی زمین میں) ڈالا، پلک جھپکتے

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) فرمایا تھا، مطلقاً بٹائی سے منع نہیں فرمایا تھا جیسا کہ اس کے بعد والا حدیث میں صراحت ہے، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ نے بھی پھر زمین کو بٹائی یا ٹکان پر دینا بند کر دیا تھا یہ سخت بات پر عمل، ایثار اور باہمی ہمدردی کی ایک مثال ہے۔

أَصْحَابُ نَرْبِمْ وَ إِمَّا كَانَ خُنْ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ نَرْبِمْ فَضَعَلَكِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
میں وہ آگ بھی آیا، پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا، اور اس کے دانے
پہاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اسے رکھ لو، تمہارا
جی کسی چیز سے نہیں بھر سکتا، اس پر بروی نے کہا کہ بخدا، وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کاشنکار ہیں، جہاں تک ہمارا تعلق ہے
ہم کھیتی ہی نہیں کرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ہنس دینے۔

۱۲۶۵۔ پود لگانے سے تعلق احادیث

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا
يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا
كُنَّا نَقْرَأُ بِمَوْعِدِ الْجُمُعَةِ كَأَنَّ كُنَّا عَجُوزًا تَأْخُذُ مِنْ
أُمُورِ سِلَاقٍ لَنَا نَعْرِضُ فِي أَرْبَعَاءٍ نَأْتِجَعْلُهُ فِي قُلُوبِ
لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ رِحَابَاتٍ مِنْ شَعِيرَاتٍ أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَعْرٌ وَلَا ذَوَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ مَرَرْنَا
هَآ فَنَقَرْتُمُ الْإِنَاءَ فَكُنَّا نَقْرَأُ بِمَوْعِدِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ
وَعَلَّانَا نَعْقُذُ وَلَا تَفِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ -
۲۱۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ
نے کہ جمعہ کے دن ہمیں بہت خوشی (اس بات کی) ہوئی تھی کہ ہماری ایک بوڑھی
خاتون تھیں جو اس جھنڈے کو اکھاڑ لاتی تھیں (جمعہ کے دن) جسے ہم اپنی گیارہویں
میں پوتے تھے۔ آپ اسے اپنی ہانڈیوں میں پکائیں اور اس میں تھوڑے
سے جو بھی ڈال دیتیں یعقوب نے بیان کیا کہ مجھے اس طرح یاد ہے کہ
انہوں نے بیان کیا کہ اس میں چربی یا چکنائی نہیں پڑتی تھی۔ پھر جب ہم جمعہ
کی نماز پڑھ لیتے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ اپنا پکوان ہمدے
ساتھ کر دیتیں اور اسی بے ہمیں جمعہ کے دن کی خوشی ہوتی تھی (جمعہ کے دن) ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا
أَبُو إِهَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ
وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِي لَهَا جَرِيرٌ وَالْأَنْصَارُ
لَا يَجِدُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِمْ وَإِنْ أَحْوَا فِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
كَانَ يَشْعَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَايَ وَإِنْ لَقَوْنِي مِنْ الْأَنْصَارِ
كَانَ يَشْعَلُهُمْ عَمَلُ أُمُورِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مُسْكِنًا
اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلٍّ وَبَطْنِي
فَلَحَقَهُمْ حِينَ يَغِيثُونَ وَأَخِي حِينَ يَنْسُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءً لَمْ يَنْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَةً حَتَّى أَفْضِقَ مَقَالَتِي
هَذِهِ ثُمَّ جُمِعْنَا إِلَى صَدْرِي فَيَسُورُ مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَمَّا
فَبَسَطْتُ يَدَهُ لَيْسَ عَلَى ثَوْبٍ غَيْرِهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جُمِعْنَا إِلَى صَدْرِي فَأَذَى
بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا
وَاللَّهُ لَوْ لَا آيَاتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا -
۲۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعراج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں، ابو ہریرہ
بہت حدیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ اسے خدا کے یہاں بھی جانا ہے۔ یہ لوگ
یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ) طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے! بات یہ ہے کہ میرے بھائی ہجرت
بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے بھائی
انصار کو ان کی جائداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی
البتہ میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھر حاصل کر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی برابر حاضر رہا کرتا تھا (اپنے کاموں کی مشغولیت
کی وجہ سے) جب یہ سب حضرات غیبا حاضر رہتے تو میں (خدمت نبوی میں)
حاضر ہوتا تھا اس لئے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے میں انھیں یاد
لکھتا تھا۔ اور ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے
جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس گفتگو کے اختتام تک پھیلائے رکھے
گا، پھر (بات ختم ہونے پر) اسے اپنے سینے سے لگائے گا تو وہ میری احادیث

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْكِتَابِ إِلَيْنَا إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمِ - کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی اس اور فی ہادور (کا بعض حصہ) پھیلادیا جس کے سوا میرے بدن برادر کوئی کچھ نہیں تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مبارک پوری کر لی تو میں نے چار اپتے سینے سے لگائی۔ اس ذات کی قسم جس نے آنحضرت کو حق کے ساتھ معوث کیا تھا، پھر آج تک میں آپ کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ کی کوئی حدیث) نہیں بھولا۔ خدا گواہ ہے کہ اگر کتاب اللہ کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی نہ بیان کرتا (آیت) ان الذين يكتُمون ما انزلنا من المینات سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الرحیم تک (جس میں اس بیخام کے چھپانے والے پر، جسے خداوند تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں بھیجا ہے، شدید ترین وعید کی گئی ہے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المساقاة

۱۴۶۶- پانی کا حصہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور بنائی ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز، کیا اب بھی ایمان نہیں لاتے۔ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ کیا دیکھا تم نے بادلوں سے اس کو اتارا، یا اس کے اتارنے والے ہم ہیں، ہم اگر چاہتے تو اس کو خور کر دیتے پھر بھی تم شکر نہیں ادا کرتے۔ (جابر (قرآن مجید کی آیت میں) شور کے معنی میں ہے اور مزین بادل کو کہتے ہیں۔

۱۴۶۷- پانی کی تقسیم اور جن کے نزدیک پانی کا حصہ، اس کا مہ اور اس کی وصیت جائز ہے، خواہ (پانی) تقسیم کیا ہوا ہو، یا (اس کی ملکیت) مشترک ہو، عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بے جوہر رومہ (مدینہ کا ایک مشہور کنواں) کو خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے اسے وقف کر دے عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا (اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا)۔

۱۴۶۸- فِي الشَّرْبِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ وَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ الْأَجَاجُ الْمُرَّةُ وَالْمُرَّةُ الشَّحَابُ۔

۱۴۶۹- فِي الشَّرْبِ وَمَنْ تَرَى صَدَقَ الْمَاءُ وَهَيْئَتُهُ وَوَسِيتُهُ جَائِزٌ مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ وَقَالَ عُمَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِثَمَرِهِ مَوْتَةً فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كِدْلًا لِلْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا عُمَرُ رَضِيَ۔

۱۔ مساقات، سقی سے مشتق ہے جس کے معنی میں سیراب کرنا۔ مساقات کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ باغ یا کھیت میں مالک کسی دوسرے شخص سے کام لے اور اس کی مزدوری نقدی کی صورت میں نہ دے بلکہ معاملہ اس پر طے ہوا کہ باغ یا کھیت کی جو پیداوار ہوگی وہ دونوں، مالک اور عامل کے درمیان مشترک ہوگی اس سے پہلے مزارعت کا باب گذر چکا ہے اور مزارعت اور مساقات کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ حجاز مقدس کی سرزمین میں پانی، خصوصاً پینے کے پانی کی جو دشواریاں تھیں وہ معلوم ہیں۔ ہر رومہ ایک یہودی کا کنواں تھا مسلمان بھی اسے استعمال کرتے تھے لیکن اس کے لئے انھیں باقاعدہ پانی کی قیمت دینی پڑتی تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی کہ یہ کنواں

سے شروع کرنا چاہیئے۔

۱۲۶۸) مَنْ قَالَ إِنَّ صَلَاحَ الْمَاءِ أَحَقُّ
بِالْمَاءِ غُثًى يَرَوِي لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ .

۱۲۶۸۔ جس نے کہا کہ پانی کا ملک پانی کا زیادہ حق دار ہے تا
آنکہ وہ (اپنا کھیت، باغات وغیرہ) سیراب کرے بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنیاد پر کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ
روکا جائے۔

۲۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْتَعَ بِرِ
الْكَلَاءِ ۚ

۲۱۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور اس سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاضل
پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ اس طرح فاضل چری سے روکنے کا باعث
بنا جائے۔

۲۱۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْكَبٍ عَنْ أَبِي النَّسِيبِ
وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ وَلَقَدْ لَعَنُوا
بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ ۚ

۲۱۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن مسیب
اور ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکو کہ اس طرح فاضل چری
سے بھی روکنے کا سبب بن جائے۔

۱۲۶۹) مَنْ خَفَرِيَتْ رَأْفِي وَمَلِكِهِ لَمْ
يُفَضَّنِ .

۱۲۶۹۔ جس نے اپنی ملک میں کوئی کنواں کھودا تو وہ ضامن
نہیں ہوا۔

۲۱۸۹ حَدَّثَنَا مَعْمُودٌ أَخْبَرَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جَبَّارٌ وَ
الْيَعْبَرُ جَبَّارٌ وَالْعَبْسَاءُ جَبَّارَةٌ فِي الْوَحْشِ ۚ

۲۱۸۹۔ ہم سے معمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں
اسراہیل نے، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کان (میں
مرنے والے) کی تاوان نہیں ہوتی، کنوئیں (میں) گر کر مرنے والے کی تاوان نہیں
ہوتی اور جانور اگر کسی آدمی کو مار دے تو اس کی تاوان نہیں ہوتی اور رکاز

۱۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی غیر آباد زمین میں اپنی کسی ضرورت کے لئے کنواں کھودے جس کے قریب پانی کا نام و نشان نہ ہو اور پھر اپنے
موتی پیرانے کے لئے وہاں کچھ لوگ جائیں تو کنواں کھودنے والا اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے لینے کے بعد اس کا حجاز نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچنے
والے لوگوں کو اس پانی کے استعمال سے روک دے یہ ضرور ہے کہ پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

۲۔ اس حدیث کے عنوان پر چونوٹ گذرا اسے سلسلے رکھے جب پانی کے استعمال سے منع کیا جائے گا اور قرب و جوار میں کہیں پانی نہیں تو ظاہر ہے
کہ کوئی چرواہا وہاں اپنے موتی نہیں لے جاسکتا۔ اس طرح اس علاقے میں جو چری بچے گی، پانی سے روکنے والا اس سے بھی روکنے کا سبب
بنے گا۔

الْصُّمُّ.

بَابُ الْفَصُولَةِ فِي الْبُيُوتِ الْقَصَا فِيهَا.

۲۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينِي يَفْطَحُ دِفْءَ مَالٍ أَمْرِي هُوَ
عَلَيْهَا فَأَجِدُ لِقَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضَبًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْدِيهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْيَتَةَ
فَجَاءُوا لَمْ يَسْتَرَوْا فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّكُمْ بَرَاءٌ مِنَ اللَّهِ
أَنْتُمْ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ فِي بَيْتِي أَمْرٌ مِنْ عَمِلِي
فَقَالَ فِي شُهُورِي قُلْتُ مَا لِي شُهُورِي قَالَ فِيمَنْ يَمِينِي كُنْتُ مِمَّا مَوَّلَ
اللَّهُ إِذَا يَخْلُفُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ.

میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو قیام کھائے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

بَابُ الْفَصُولَةِ فِي الْبُيُوتِ الْقَصَا فِيهَا.

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا
يُرَكِّبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ
بِالنَّظَرِ فَمَنْعَهُ مِنَ ابْنِ السَّيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رِجَالًا مَالًا

رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے

۱۲۷۰ کنوئیں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ۔

۲۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شعیب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کوئی ایسی قسم کھائے جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہو اور وہ قسم بھی جھوٹی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس سال میں ملے گا کہ اللہ اس پر بہت زیادہ غضبناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ہے کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی بونجی خریدتے ہیں، الہم پھر اشتعلت رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ راوی نے جب حدیث نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے صحیح حدیث بیان کی، یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو قیام کھائے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

۱۲۷۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا۔

۲۱۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا کہ میں نے ابوصالح سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائیں گے اور نہ انھیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، ایک وہ شخص جس کے پاس

۱۔ رکاز کی بحث کتاب الزکاة میں گندھکی مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں کوئی کنواں یا کان کھودے اور پھر کوئی دوسرا آدمی اس میں گر کر مر جائے یا اس سے کوئی صدمہ پہنچے تو مالک پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ اس کی بعض تفصیلات اور شرائط فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۔ اس موقع پر یہ بات ملحوظ رہے کہ مسلمان کا نام صرف تاکید کے لئے لیا گیا ہے ورنہ غیر مسلم خواہ ذمی ہو یا نہ ہو کسی کے ساتھ حدیث میں مذکور معاملہ جائز نہیں ہے معاملات کے باب میں اکثر اسی طرح احادیث بیان ہوئی ہیں اور مقصود تاکید ہوتا ہے اس لئے جتنی احادیث اس سلسلے میں آئیں اس میں یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

یَابِعُهُ إِلَّا لَدُنْبَانٍ أَنْ أَعْطَا مِنْهَا مَرَأًى وَإِنْ لَمْ يُعْطِ مِنْهَا
مَنْحَطٌ قَرَجَلٌ أَقَامَ سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ
غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا لَدَا وَكَذَلِكَ أَخْصَدُهُ رَجُلٌ لَمْ يَفْعَلْ هَذَا
عَصْرٍ بَعْدَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
نہیں بیچا اس پر ایک شخص نے اسے پر سمجھا (اور وہ سامان اس کی بتائی ہوئی قیمت پر خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”وہ لوگ جو
اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں“

۱۴۷۲- نمبر کا پانی۔

۲۱۹۲- محمد سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ
نے اور ان سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ایک انصاری
نے زبیر رضی اللہ عنہما سے عروہ کے نانے سے متعلق اپنے جھگڑے کو جس سے
باخوں میں پانی دیتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا
انصاری (زبیر رضی اللہ عنہما سے) پانی کو آگے جانے کے لئے کہتے تھے۔ لیکن
زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا اور یہی جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش تھا۔ اس حضور نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دپیلے
اپنا باغ (پینچ لیں اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے جانے دیں۔ اس پر انصاری رضی
اللہ عنہ کو غصہ آگیا اور انہوں نے کہا، ہاں، آپ کی پھوپھی کے لٹکے ہیں نا!
بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، آپ نے
فرمایا، تم سیراب کرو، زبیر! اور پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ (باغ کی)
دوباروں تک پڑھ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! میرا تو خیال ہے کہ یہ آیت اس سلسلے میں نازل ہوئی ہے ”ہر گز نہیں، تیرے رب
کی قسم! لوگ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے جھگڑوں میں حکم نہ تسلیم کر لیں۔“

۲۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاحِ الْعَرَةِ الَّتِي يُسْقُونَ
بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ بِمَرْفَأِي عَلَيْهِ
فَاخْتَصَمْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْتَبِي يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَمْسِلِ الْمَاءَ
إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَنُ عَمَّتِكَ
قَتَلُونِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَضِيقْ
بِأَزْبِيرٍ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ فَخَفِيَ يُرْجِعُ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ
الزُّبَيْرِيُّ وَاللَّهِ إِنْ أُخْصِبْتُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ
فَلَا دَرَبَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ فَيُنْزِلُوا حَبْرَ بَيْنَهُمْ .

الآيَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ جَدُّهُ يَنْفَعُهُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ .

یہ حدیث بعد میں بھی آئے گی اور متعدد عنوانات کے تحت، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے متنبط ہونے والے مسائل کی وضاحت کی ہے۔
پانی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ سے ہو کر گزرتا تھا، کیونکہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ اس کے بعد نشیب میں تھا۔ بعض احادیث سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بالائی علاقہ کو سیراب کیا جائے گا اور نشیبی علاقے اس کے بعد سیراب ہوں گے درحقیقت یہ تمام تفصیلات عرف اور علو
کی تابع ہوتی ہیں۔ اگر عام طور سے کسی مقام میں یہ دستور ہو کہ پہلے نشیبی زمین سیراب کی جائے تو اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا کیونکہ
اس طرح کے مسائل میں حالات اور مقامات کی ضرورت اور رعایت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اس حدیث میں سب سے اہم مسئلہ انصاری رضی
اللہ عنہ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اظہار ناگوار کی ہے۔ قاعدے کی رو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قطعاً حجت بجانب
تھا اور پانی پہلے زبیر رضی اللہ عنہ کو ہی ملنا چاہیئے تھا اس لئے اگر آنحضور نے یہ فیصلہ کیا تو اس میں کسی اعتراض کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی،

بَابُ ۱۲۶۳ شُرُوبُ الْإِطْلَقِ قَبْلَ الْأَسْفَلِ ۝

۲۱۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ خَاصَمُ الْبَيْهَقِيِّ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَيْهَقِيُّ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ بَنَى عَقْلَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا بَيْهَقِيُّ ثُمَّ يَلْعَلُ الْمَاءُ أَلْجَدَ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ مَا حَسِبْتُ هَذَا الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي ذَٰلِكَ قَلِيلًا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۝

زیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ آیت ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) ٹھوس نہیں بنیں گے جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم تسلیم کر لیں اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

بَابُ ۱۲۶۴ شُرُوبُ الْإِطْلَقِ إِلَى الْغَبِيْنِ ۝

۲۱۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۱۲۶۳۔ بالائی زمین کی سیرابی شیشی زمین سے پہلے۔

۲۱۹۳۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زیر رضی اللہ عنہ سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیر اپنے تم (اپنا باغ) سیراب کر لو پھر پانی آگے کے لئے چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیونکہ آپ کی بھوپھی کے لٹکے میں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیر اپنا باغ اتنا سیراب کر لو کہ پانی اس کی دیواروں تک پہنچ جائے اور پھر روک دو زہری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ آیت ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) ٹھوس نہیں بنیں گے جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم تسلیم کر لیں اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

۱۲۶۴۔ بالائی زمین کو ٹھمنوں تک سیراب کرنا۔

۲۱۹۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) لیکن اس کے باوجود انصاری رضی اللہ عنہ نے اظہار ناگواری کیا اور یہاں تک کہ یہاں ہاں، آپ کی لڑکے میں نا، زیر یہاں پر یہ ملحوظ رہے کہ صحیح روایت سے ان انصاری صحابی کا بدری ہونا ثابت ہے۔ اس لئے ان پر کسی قسم کے لغاف و غیرہ کا الزام بھی غلط ہوگا۔ اس کی محدثین نے مختلف توجیہات کی ہیں مثلاً یہ کہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہ تھا کہ جائز ہونے کی حد تک جس طرح زیر رضی اللہ عنہ کے باغ میں پہلے پانی بھانا جائز ہے۔ اسی طرح میرے میں بھی جائز ہے اور آپ زیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ رشتہ داری کی وجہ سے کر رہے ہیں چونکہ حلت و حرمت کا یہاں کوئی سوال نہیں تھا کہ یہ کہا جائے کہ صحابی نے آنحضور پر حرمت کی جانب آپ کے رجحان کا الزام لگایا۔ اس لئے بات کوئی زیادہ سنگین نہیں ہوئی لیکن بہر حال اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔ اصل میں، اپنے حق میں فیصلہ نہ ہونے دیکھ کر صحابی کو غصہ آگیا تھا اور غصہ کی حالت میں آدمی اس طرح کی باتیں کر جاتا ہے۔ ایک ہی بات کا ایمان و کفر کے اعتبار سے مختلف مواقع پر فیصلہ مختلف ہوتا ہے۔ صحابی کی نیت ہرگز بری نہیں تھی اور نہ انھوں نے یہ بات اعتراض کے طور پر کہی تھی بلکہ صرف غصہ میں ان کی زبان سے یہ کلمات نکل گئے تھے۔ ہاں اگر پیش نظر اعتراض و الزام ہوتا تو یہی کلمات کفر کی حدود تک پہنچا سکتے تھے۔ ہمیں ایسے مواقع پر کسی فیصلہ تک پہنچنے میں انسانی طبائع کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے صحابہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان تھے اور اپنے خلاف مزاج کوئی فیصلہ سن کر فوری اور وقتی ناگواری کے طبعی ہونے سے انکار ممکن نہیں ہے آپ اس پر نظر رکھیے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں فیصلے اپنی حیات مبارک میں کئے ہوں گے اور کسی فیصلے پر ناگواری کا واقعہ ایک دو مرتبہ سے زیادہ پیش نہیں آیا اور وہ بھی وقتی۔ یہ بھی ملحوظ رکھیے کہ گفتگو مسلمانوں سے متعلق ہو رہی ہے، منافقین کی بات درمیان میں نہ آئی چاہیے جس طرح کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے انسانی طبائع کا اگر کمال لحاظ رکھا جائے تو قوموں کی زندگی میں اس طرح کے واقعات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انصاری صحابی کی ناگواری قطعاً وقتی تھی اور پھر فوراً ہی ختم ہو گئی ہوگی خصوصاً اگر مصلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں جو فیصلہ کیا تھا وہ اگرچہ زیر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھا لیکن انصاری صحابی کی بھی اس میں بڑی حد تک

نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب سورج گرہن ہوا تو) کسوف کی نماز پڑھی پھر فرمایا (ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب لگتی تھی کہ میں نے چونک کر کہا، اے رب! کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ دوزخ میں میری نظر ایک عورت پر پڑی (اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) میرا خیال ہے کہ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ (آنحضور کے ساتھ فرشتوں نے) کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی تھی (اداب اسے اسی کی نرا مل رہی ہے)۔

۲۱۹۷- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے امدان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک روکے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی تھی اور وہ عورت اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تک تم نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک نہ تم نے اسے کھلایا یا پلایا اور نہ چھوڑا کہ زمین سے گھاس بھوس ہی کھا سکے!

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَوةٍ الْكَسُوفِ فَقَالَ دَنَّتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى ثَلُثَ أُمِّي مَاتٍ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا أَمْرًا حَسِبْتُ أَنَّهُ تَخْدِشُهَا أَحَدٌ قَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا حَسَبْتُمَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا.

۲۱۹۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِيبَتُ امْرَأَةٍ فِي هَرَجَةٍ حَسَبْتُمَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ لَا أَتُبُّ أَطْعَمْتُمَا وَلَا سَقَيْتُمَا حِينَ حَسَبْتُمَا وَكَأَنْتُمْ أَرْسَلْتُمَا فَأَكَلَتْ مِنْ تَحْشِيشِ الْأَرْضِ.

باب ۱۲۷ مَن تَرَاى أَنْ صَاحِبَ الْعَوْضِ

وَالْقُذِيَّةِ أَخْرَجَهُ

۲۱۹۸- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ فُشْرَبَ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا مَوْحَا حَدَّثَ الْفُؤْمُ وَالْأَشْيَاءُ مِنْ يَسَارِهِ قَالَ يَا عَبْدُ مَا أَقْدَرُ لِي أَنْ أُغْطَى الْأَشْيَاءُ فَقَالَ مَا كُنْتُ إِلَّا قُذِيرَ بَصِيدِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

ہے کہ میں اس پیالے کا بچا ہوا پانی بڑے بوڑھوں کو دے دوں؟ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا میں کسی دوسرے پر شیار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آں حضورؐ نے وہ پیالہ انہیں دے دیا۔

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَمِعَةَ ابْنَةِ زَيْدٍ عَنْ

۲۱۹۸- ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیالہ پیش کی گئی امد آنحضورؐ نے اسے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے بیٹھے ہوئے تھے جو معافین میں سب سے کم عمر تھے۔ عمر رسیدہ صحابہ آنحضورؐ کی بائیں طرف تھے آنحضورؐ نے فرمایا، اسے لڑکے کی طرح ہاری اجازت

۲۱۹۹- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زید نے انھوں نے

۲۱۹۹- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زید نے، انھوں

نے مطلب یہ ہے کہ جب پانی کو کوئی اپنے برتن میں رکھے یا اپنی مملوکہ زمین کے کسی حصہ میں اسے روک لے تو اب پانی کا مالک وہی ہے اور اس کو اجازت کے بغیر اس میں سے پانی لینا درست نہیں ہے۔

نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ میں قیامت کے دن (اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دودھ کر دوں گا جیسے ابھنی اونٹ حوض سے دودھ بھگائے جاتے ہیں۔

۲۲۰۰- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ابھیں عبد الرزاق نے خبر دی، ابھیں عمر نے خبر دی، ابھیں ایوب اور کثیر بن کثیر نے، دونوں کی روایتوں میں ایک دوسرے کی نسبت کی اور زیادتی ہے، اور ان سے سعید بن جبیر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت صابرة) پر اللہ رحم فرمائے کہ اگر انھوں نے زمر کو چھوڑ دیا ہوتا یا یہ فرمایا کہ پانی کو روکا نہ ہوتا تو آج وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ پھر جب قبیلہ جرم کے لوگ آئے اور (حضرت صابرة سے) کہا کہ آپ میں اپنے ٹھوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ دالوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں طرح کے آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ باب بھی نہ کھے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ وہ شخص جو کسی سامان کے متعلق قسم کھا لے کہ اسے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی جا رہی تھی یعنی اب دی جا رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹا ہو۔ وہ شخص جس نے جھوٹی قسم عصر کے بعد اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ ایک مسلمان کے مال کو ہضم کر جائے۔ وہ شخص جو فاضل پانی سے کسی کو روکے اللہ تعالیٰ نے نبیا بھی نہ بخشا۔ علی نے کہا کہ ہم ملے سفیان نے عمرو کے واسطے سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابوصالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند سنجاتے تھے۔

۲۲۰۲- ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث بن حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ صعب بن

النسبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا تمردون عن حوضی کما تمردوا العریبۃ من الدیل عن الحوض

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي يُوْبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَخِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوحَهُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعْتُهُ فِي تَرْتُّلٍ تَرْتُّلًا أَوْ قَالَ قَوْلَهُ تَعْرِفُ مِنَ النَّاسِ كَانَتْ عَيْنًا مُعِينًا وَ أَوَّلَ جُزْءِهِمْ فَعَاوَا أَنَا وَبَيْنَ أَنْ تَنْزِلَ عِنْدَكَ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا خَدَّ لَكُمْ فِي النَّاسِ قَالُوا نَعَمْ

آئے اور (حضرت صابرة سے) کہا کہ آپ میں اپنے ٹھوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ دالوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّامِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَذِبٌ وَ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَ رَجُلٌ كَفَرَ فَنُفِضَ مَا يَوْمَ يَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ أَمْنَعَكَ فُلْجِي كَمَا مَنَعْتَ نَصْرَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عُثْمَانَ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے زائد حصے کو نہیں دیا تھا جسے خود تمہارے ہاتھوں نے نبیا بھی نہ بخشا۔ علی نے کہا کہ ہم ملے سفیان نے عمرو کے واسطے سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابوصالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند سنجاتے تھے۔

۲۲۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ خَتَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جعلی الا للہ ولرسولہ
وقال بلقنا ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم حتی التقیع وان
معد حتی السرق والزبد
جناہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں (ابن شہاب
نے) بیان کیا کہ ہم تک یہ بھی پہنچا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیقع
میں چراگاہ بنوائی تھی اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف اور ربزہ میں چراگاہیں بنوائی تھیں۔

۱۲۷۸۔ انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا۔

۲۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ملک
من انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں ابو صالح سمان نے اور
انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا
ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے، دوسرے کے لئے پردہ ہے اور
تیسرے کے لئے وبال ہے جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے
وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کی پرورش کرے وہ اسے کسی ہرطے
میدان میں باندھے یا راہوی نے کہا کہ کسی باغ میں، تو جس قدر بھی وہ اس
ہریاے میدان یا باغ میں ترے گا، اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر
اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا
کہہ دیا، تو اس کے آثار قدم اور اس کا گوبر لید بھی مالک کی حسنت میں لکھا
جائے گا۔ اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرا اور اس نے اس کا پانی پیا تو خواہ مالک
نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو لیکن یہ بھی اس کی حسنت میں لکھا جائے
گا۔ تو اس نیت سے پالاجانے والا گھوڑا انھیں وجوہ کی بنا پر باعث ثواب
ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست
سول بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے، پھر اس کی گردن اور
اس کی پشت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ

گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر، دکھاوے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پالتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے
وبال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی
سے معلوم نہیں ہوا ہے، سوا اس جامع اور منفرد آیت کے "جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی
کرے گا اس کا بدلہ پائے گا"

۲۲۰۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے ان سے منبعت کے مولیٰ زید
نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ راستے میں کسی کی

باب شرب الناس وللدواب من الانهار
۲۲۰۳۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف أخبرنا
مالک بن انس عن زید بن اسلم عن ابی صالح سمان عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل
لرجل اجر ولرجل سیر وعلیٰ رجل ویرا قما الذی لہ اجر
فرجل یربطھا فی سبیل اللہ فاکال یما فی مزجہ او روضۃ
قما صابت فی ظلھا ذلک من الحرم او الروضۃ کانت لہ
حسنات ولوانہ انقطع ظلھا فاستثنت شرفا وشرکتین
کانت اثامہا واوروا شہا حسنات لہ ولو انھا مزلت
بہ فشریت منه ولو تروان یشتی کان ذلک حسنات
لہ فھی لذالک اجر ورجل یربطھا تعقیما ویتعقا لہ
یمن حق اللہ فی ربا قباہا ولا یفرق ہا فھی لذالک سیر و
رجل یربطھا فخر وریاء واولا لہ الا سلامہ فھی
علی ذلک ویرا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
العمر فقال ما ائزل علی فہا شیء الا ہذی الکیۃ
الجماعۃ العادۃ فکن یعمل مثقال ذرۃ خیر اثرہ وکن
یعمل مثقال ذرۃ شر اثرہ۔

۲۲۰۴۔ حدثنا اسمعیل عن حدیث مالک
عن ربیعۃ ابن ابی عبد الرحمن عن زید بن اسلم عن ابی عبد الرحمن
عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فسأله عن اللقطۃ فقال اغرفی عفاہا

وَرَأَى هَاهُنَا ثَمَرُ عَزْرِهِمَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُمَا وَإِلَّا
فَسَأَلْتَهُ بِهَا قَالَ قَصَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِحَنِيكَ
أَوْ لِدَلِيْبٍ قَالَ قَصَالَةُ الْإِذِلِّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهُمَا مَعَهَا
سِقَاكُمَا وَجَدَ أَمْرَهُمَا تَرَوِي الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ
حَتَّى يَلْقَاهَا رَجُلٌ.

گمشدہ چیز جو پانی گئی ہو، کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی پھیلی اور
اس کے بندھن کی خوب جانچ کر لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے
رہو، اس دوران میں اگر اس کا مالک ابھائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر
چیز تمہاری ہے۔ سائل نے پوچھا، اور گمشدہ بکری؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ
تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ سائل نے پوچھا
اور گمشدہ اونٹ؟ آنحضور نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اسے میرا پ رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جاسکتا
ہے اور درخت (کے پتے) تم بھی کھا سکتا ہے۔ اور اس طرح اس کا مالک خود اسے پا لے گا۔

بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَاءِ

۲۲۰۵ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَرَ
يَأْخُذُ خَدْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِّيعَ فَيَنْتَفِ اللَّهُ بِهِنَّ وَجْهَهُ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَى أَمْ مَنَعَ.

۲۲۰۵۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی
شخص سی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے پھر اسے بیچے اور اس طرح اللہ تعالیٰ
اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ

پھیلائے اور بیک (۱) اسے دی جائے یا نہ دی جائے۔ اس کی بھی کوئی توقع نہ ہو۔
۲۲۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انسے عبدالرحمان
بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص
لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر (پچھنے کے لئے) لیے پھرے تو وہ اس
سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔

۲۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی
انھیں علی بن حسین بن علی نے، انھیں ان کے والد حسین بن علی رضی اللہ
عنہما نے کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک اونٹ غنیمت
میں ملا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا
فرمایا تھا ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دو لوگوں
کو باندھے ہوئے تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کی پشت پر اذخر (ایک عرب
کی خوشبودار گھاس جسے سنا وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ لے بیچنے

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا عَنْ
هِشَامِ بْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَتْ شَايْرًا قَامِعًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَعْنَمٍ لَهُ مَذْبَرٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَايْرًا فَالْخُرَى فَأَنْعَمْتُهَا لِمَا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَّ الْأَبْيَعُ
وَمَعِيَ صَالِحٌ مِنْ بَنِي قَيْنِقَاءَ فَاسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَبَيْتِهِ
فَاطْمَنَ وَخَرَّ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ يَشْرِبُ فِي قَالِكِ الْبَيْتِ

لے جاؤ۔ بنی قینقاع کے ایک سنا بھی میرے ساتھ تھے۔ اس طرح (تیار) یہ تھا کہ اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپ کی بیوی) کا دلہہ کر دیں حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اسی (النصاری رضی اللہ عنہ) گھر میں قریب ہی رہتے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی، اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا (ترجمہ) ہاں، اے حمزہ! فریاد متوں کی طرف (بڑھو اور انھیں ذبح کر دو) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں انہیوں کے گویاں چیر دیئے، ان کے کوبے کاٹ ڈالے اور ان کی کبھی نکال لی۔ (ابن جریر) نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کیا کوہان کا گوشت بھی کھا لیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے دونوں کوہان کاٹ لیے اور انھیں لے گئے ابن شہاب نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے یہ منظور رکھ کر بڑی تکلیف ہوئی پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے آنکھوں کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے (حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس) زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ عنہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے اور (ان کے اس فعل پر) خفگی کا اظہار فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر کہا ”تم سب“ میرے آباء کے غلام ہو“ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پاؤں واپس ہوئے اور ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۱۲۸۰ - قطعات آراضی .

۲۲۰۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یحییٰ بن حرب سے کچھ قطعات آراضی دینے کا (انصار کو) ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ ہم اس وقت تک نہیں دیں گے جب تک آپ

مَعَهُ قَبْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا بَا حُذِرُ لَشَرِّ النَّوَاءِ يَفْتَنَارَ إِلَيْهِمَا حُمَزَةٌ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْمَهُمَا وَقَدَحُوا صِرْهَها ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَا وَحَمَا قُلْتُ لِابْنِ شَهَابٍ وَمِنْ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْمَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ مَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ كَانِيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَخَرَجَ وَمَعَهُ نَارِيْدُ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَذَخْتُ عَلَى حُمَزَةٍ فَتَغَيَّضَ عَلَيْهِ فَوَرَعَ حُمَزَةً بَصْرًا وَقَالَ كُلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْبُؤُ لَا بَأْسَ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفِظُ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا كُثَيْبُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا كُثَيْبُ بْنُ حَزْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَمَّا إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْطَعُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ حَتَّى تَقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تَقْطَعُ لَنَا قَالَ سَتَزِدُونَ بَعْدِي أَقْدَرًا فَأَمِيرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

لے جیسا کہ حدیث میں خود اس کی تصریح ہے کہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس وقت تک بہت سے مسلمان شراب پیتے تھے اور بہت سے دوسرے ایسے افعال کرتے تھے جن کی حرمت نہیں نازل ہوئی تھی اور جنھیں حرمت کے نازل ہونے کے بعد ایک نکتہ چھوڑ دیا تھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور اس طرح رشتہ میں بڑے تھے۔ اس لئے شراب کی مستی میں بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس لئے واپس تشریف لائے کہ ایسے مواقع پر جب انسان کے ہوش و ہوا اس درست نہ ہوں اس طرح پیش آنے کے بعد صبرنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس باب میں اس لئے لائے ہیں کہ اس میں گھاس فروخت کرنے کا ذکر ہے۔

ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے قطععات نہ عنایت فرمائیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جائیگا کہ اس وقت تم صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

باب ۱۲۸۱ حَتَابَةُ الْعُكَاظِ وَقَالَ النَّبِيُّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْيَدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَمَّا تَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَصَارًا لَقِيعُطَةً لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَكَاوُوا
يَمَاءَ سَوَالِمٍ إِنْ فَعَلَتْ فَالْكُتُبُ وَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ قُرَيْشَ
بِمِثْلِهَا فَلَمَّا يَكُنْ ذِيكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتُورُونَ بَعْدِي أَسْرَةً
فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي .

۱۲۸۱۔ قطععات آراضی کو لکھنا۔ لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر، بحرین میں اخیس قطععات آراضی دینے چاہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ایسا کرنا ہی ہے تو ہمارے بھائی قریش (مہاجر) کو بھی اسی طرح کے قطععات لکھ دیجیے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی زمین ہی نہیں تھی۔ آپ نے ان سے

ارشاد فرمایا: میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو اس وقت صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

باب ۱۲۸۲ حَبِيبُ الْإِبِلِ عَلَى النَّكَارِ .

۲۲۰۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مَعْمَدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْنُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ
الْإِبِلِ أَنْ تُخَلَبَ عَلَى النَّكَارِ .

۲۲۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کا حق یہ ہے کہ اسے پانی (تالاب، ندی وغیرہ) کے قریب دوہا جائے

باب ۱۲۸۳ الرَّجُلُ يُكُونُ لَهُ مَسْرُؤٌ وَشَرْبٌ
فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَهْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَرَوْهُمَا
لِلْبَائِعِ فَلَيْسَ بِأَعِ الْمَسْرُؤِ وَالشَّرْبِ مَقْشُورًا
وَكُفْزًا يَكْفِ سَبْعَ الْعَرِيَّةِ .

۱۲۸۳۔ اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گزرنے کا حق باقی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص نے تائیر کے بعد کھجور کا کوئی درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوتا ہے اور اس میں سے گزرنے اور سیراب کرنے کا حق بھی اسے حاصل رہتا ہے تا آنکہ اس فصل کا پھل توڑ لیا جائے۔ صاحب عربہ کو بھی یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں

۲۲۱۰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِمَّنْ ابْتِاعَ

۲۲۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے

ملہ عربہ کی تفسیر اس سے پہلے گزر چکی ہے اور اسی طرح تائیر کی بھی۔ گزر گاہ کا بھی ایک حق ہوتا ہے۔ زمین اگر کسی کی اپنی ملک ہو تو ظاہر ہی ہے، لیکن اگر اس کی ملک نہ ہو تو تب بھی فقہانے اس حق کو مانا ہے۔ پھل کے بیچنے والے کی ملکیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی سال کی فصل اس کی ہوگی۔ اس کے بعد باغ یا درخت پر بیچنے والے کا حق ختم ہو جائے گا۔

نَحْلًا يَفْعَدُ أَنْ تَوْبَرَّ فَتَمَرُّهَا لِلْيَأْفِعِ إِلَّا أَنْ تَشْتَرِكَ
الْمُبَاعَ وَمِنْ ابْتِاعِ عَبْدِ اللَّهِ كَالْمَالِ كَمَا لَمْ يَلْزَمْ بَاْعُهُ إِلَّا
أَنْ يَشْتَرِكَ الْمُبَاعَ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ فِي الْعَبْدِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ تاہم کے بعد اگر
کسی شخص نے اپنا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی
کا رہتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہوگا) تو یہ
صورت مستثنیٰ ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جس کے
پاس کچھ مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔ مالک، نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف غلام کی صورت کا ذکر ہے۔

۲۲۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا تَنْدًا -

۲۲۱۱ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے عرب کے سلسلے میں اس کی رخصت دی تھی کہ اسے
تخمینہ سے خشک کھجور کے بدلے بیچا جاسکتا ہے۔

۲۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمُخَابِرَةِ وَالْمُحَاكَلَةِ وَعَنِ الْمُرَابَّةِ وَعَنْ
بَيْعِ الشَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا
بِالْيَدَيْنِ وَالَّذِي رَأَوْهُمُ إِلَّا الْعَرَايَا -

۲۲۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے، انھوں نے
حاضر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرو
محاکلہ اور مرابہ سے منع فرمایا تھا (سب کی تفسیر گندہ کی) اسی طرح پھل کو
قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ڈال کا پھل دینار
و دہم ہی کے بدلے بیچا جائے، البتہ عرب کا اس سے استثناء ہے۔

۲۲۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي
أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا مِنَ الشَّمْرِ
كُلُّ خُمْسَةٍ أَوْ سِتِّي أَوْ فِي خُمْسَةٍ أَوْ سِتِّي شَلَا دَاوُدَ
فِي ذَلِكَ -

۲۲۱۳ - ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں داؤد بن حصین نے، انھیں ابو احمد کے مولیٰ ابوسفیان نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیع عرب کی، تخمینہ سے، خشک کھجور کے بدلے پانچ دستق سے کم یا یہ
کہا کہ پانچ دستق کی مقدار میں اجازت دی تھی۔ اس میں شک داؤد
کو تھا۔

۲۲۱۴ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
بَشِيرُ بْنُ مَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
وَسَهْلَ ابْنَ أَبِي ثَعْلَبَةَ حَدَّثَا أَنَّهُمَا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَنْ الْمُرَابَّةِ بَيْعِ الشَّمْرِ بِالشَّمْرِ
إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

۲۲۱۴ - ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر
دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے بنی حارثہ کے مولیٰ بشر
بن یسار نے خبر دی، ان سے نافع بن خدیج اور سہل بن ابی ثعلبہ نے حدیث
بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مرابہ یعنی درخت پر لگے
ہوئے کھجور کے پھل کو کوئی کوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا تھا
عرب کا معاملہ کرنے والوں کے استثناء کے ساتھ کہ انہیں اس حضور نے

فَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ثَنِي بِمُتَشَبِّهٍ
مُثْلُهُ :

اجازت دی تھی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فِي الْإِسْتِغْرَاضِ وَأَدْوَالِ الدُّيُونِ
وَالْعَجْرِ وَالْتَفْلِيسِ .

بَابُ ۱۳۸۴ مَنِ اشْتَرَى بِالْذَّهَبِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ
ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضَرَتِهِ .

۱۳۸۴۔ کسی نے کوئی چیز قرض خریدی، خواہ اس کے پاس اس کی قیمت موجود نہ ہو یا اس وقت ساتھ نہ ہو۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَبْرِ

عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
عَزَّوَجَلَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى
يَعْبُزُكَ أَنْ يَبْعِيْعِيْنَهُ قُلْتُ نَعَمْ فَبَعْتُهُ أَيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ
الْمَدِيْنَةَ عَدَدْتُ إِلَيْهِ بِالْبُعْدِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ :

۲۲۱۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انھیں جابر نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انھیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا آپ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے بارے میں کیا راسے ہے، کیا مجھے اسے بچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں جتنا بچہ میں نے اونٹ اسے بچو گے۔ حاضر ہو گیا آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

۲۲۱۶ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَوَّلِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ
أَبِي إِهَيْمَ الرَّهَنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا
مِنْ يَهُودِيٍّ أَوْ أَحَدٍ وَرَهَنَهُ دِرْهَمًا مِنْ حَدِيدٍ :

۲۲۱۶۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم نے بیع سلم میں رہن کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ایک متین مدت (کے قرض) پر خریدا اور اپنے نوپے کی زدہ اس کے پاس رہن رکھ دی

بَابُ ۱۳۸۵ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ

۱۳۸۵۔ جس نے لوگوں سے مال لیا۔ اسے ادا کرنے کی نیت

أَدَاءَهَا أَوْ اتَّلَافَهَا .

۲۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

أَلَدَّ يَسِيْرُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ مِلْكَ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ نَزْدٍ عَنْ
أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ
عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتَّلَافَهَا أَتَلَّفَهُ اللَّهُ .

۲۲۱۷۔ ہم سے عبد العزیز بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے

سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے ان سے ابو عیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی لوگوں کے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

اور جو کوئی نہ دینے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس مال میں کوئی نفع نہیں دیتا۔

بَابُ ۱۳۸۶ أَذْوَالِ الدُّيُونِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

۱۳۸۶۔ قرض کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچا دو،

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى

اور حبیب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو
اللہ تمہیں اچھی سی نصیحت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں
کہ اللہ بہت سنیے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔

۲۲۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے اعثم نے، ان سے زید بن وہب نے
اور ان سے ابو زر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھا حضور اکرم نے جب دیکھا، آپ کی مراد احمد پہاڑ (کو دیکھنے)
سے تھی، تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ اگر احمد سونے کا ہو جائے
اور تمام کا تمام میرے قبضہ میں ہو تو اس میں سے میرے پاس ایک
دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے، سو اس دینار کے جو میں
کسی کا قرض ادا کرنے کے لئے رکھوں، پھر ارشاد فرمایا، دنیا میں زیادہ
درآمد والے ہی (عموماً صواب کام) کم حصہ پاتے ہیں، سو ان افراد کے جو اپنے
مال و دولت کو یوں اور یوں خرچ کریں۔ ابو شہاب نے اپنے سامنے دیس
طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے واضح کیا (مال کو اللہ کے راستے میں
خوب خرچ کرنے کو) لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ پھر
آنحضور نے فرمایا کہ ہمیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دودھ آگے کی طرف
بڑھے۔ میں نے کچھ آواز سنی (جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہوں)
میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، لیکن پھر آپ کا ارشاد

یاد آیا کہ ”یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آ جاؤں۔“ اس کے بعد جب آپ آنحضور تشریف لائے تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ!
ابھی میں نے کچھ سنا تھا یا راوی نے یہ کہا کہ میں نے کوئی آواز سنی تھی۔ آنحضور نے فرمایا تم نے بھی سنا! میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آنحضور نے
فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اصرار کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی
کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں داخل ہو گا میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آخر
کار اگر اسلام پر اس کی موت ہوئی ہے تو جنت میں ضرور جائے گا۔

أَهْلًا وَآدًا عَمَلْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا
بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ ذِي عِلْمٍ عَظِيمٍ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
سَمِيعًا بَصِيرًا

۲۲۱۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ تَرَفِيٍّ أَنَّ اللَّهَ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَ
يَعْنِي أَحَدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْهُ يُعَوَّلُ لِي ذَهَبًا يُمْلِكُ
عِنْدِي مِنْهُ دِينَارًا فَفَقْتُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ أُرِيدُكَ الْيَوْمَ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقْلَوْنَ الْأَمْرُ قَالَ بِالْمَالِ
هَكَذَا وَهَكَذَا فَاسْتَأْذَنَ أَبُو شَهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ
يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَا كَلَفَ وَقَفَدَ
غَيْرُ بَعِيدٍ فَمِيعَتْ صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ
قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتَّى أَتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا مُحَمَّدُ
اللَّهُ الَّذِي سَمِعْتَ أَوْ قَالَ الصَّوْتِ الَّذِي سَمِعْتَ قَالَ
وَهَلْ سَمِعْتَ ثَلَاثَ نَعَمَ قَالَ آتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُسْرَفُ بِاللَّهِ شَيْئًا
وَتَحِلَّ الْجَنَّةُ ثَلَاثَ وَارَبَعَةَ كَذَبَاتٍ أَقَالَ
نَعَمْ

۲۲۱۹۔ ہم سے احمد بن شعیب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان
سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے کہ ابن شہاب
نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان
کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے پاس احمد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا، تب
بھی مجھے یہ پسند نہ تھا کہ تین دن گزر جائیں اور اس میں کا کوئی بھی بخریر

۲۲۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْكَبَانِ يَمُوتُ
أَحَدُ ذَهَبًا مَا يُسْرَفُ فِي أَنْ يَمُوتَ عَلَى ثَلَاثَ وَفِي عِنْدِي مِنْهُ
فَتَحِي الْأَشْيَاءُ أَمْ حِصْدُ لَا يَدِينُ تَرَدُّ الْأَمَالِمْ وَتُعْقِلُ عَنِ الدُّهْرِ

میرے پاس رہ جائے، سو اس کے جو میں کسی قرض کے دینے کے لئے رکھ چھوڑوں۔ اس کی روایت صالح اور عقیل نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

باب ۱۸۸۷ استقراض الیہ

۲۲۲۰ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بَيْتِيَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعَوْهُ فَإِنْ لَمْ يَلْبِصِ الْحَقُّ مَقَالًا وَاشْتَرَوْا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنْ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

کے اونٹ سے (جو اس نے آنحضرت کو قرض دیا تھا) اچھی عمر کی کامل رہا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں اچھا وہی ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

باب ۱۸۸۸ حسی التفاضل

۲۲۲۱ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ مَبَايِعُ النَّاسِ فَأَتَجَوَّزُ عَنْ الْمُسِيرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَقِيلَ لَهُ قَالَ أَبُو سَعْدٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے قرض میں کمی کر دیا کرتا تھا۔ اسی پر اس کی مغفرت ہو گئی۔ ابو سعید نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

باب ۱۸۸۹ اَحَدٌ يَعْطَى الْكَرْمَ مِنْ سِنِّهِ

۲۲۲۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ مَبَايِعُ النَّاسِ فَأَتَجَوَّزُ عَنْ الْمُسِيرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَقِيلَ لَهُ قَالَ أَبُو سَعْدٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی اونٹ دے دو (جو اس کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہے) کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب

۱۸۸۷۔ اونٹ قرض پر لینا۔

۲۲۲۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلم بن کہیل نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ ہمارے گھر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض کا تفاضل کیا اور سخت سست کہا، صحابہ نے اس کو فحاشی مکر فی جہای تو اس حضور نے فرمایا کہ اسے کہنے دو۔ صاحب حق کے لئے کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا اونٹ خضرم نے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم

۱۸۸۸۔ تقاضے میں نرمی۔

۲۲۲۱۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے ان سے ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، (قبر میں) اس سے سوال ہوا کہ تم کیا کہا کرتے تھے اس نے جواب دیا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا (اور جب کسی پر میرا قرض ہوتا) تو مالداروں کو مہلت دیا کرتا تھا اور تنگدستوں کے قرض میں کمی کر دیا کرتا تھا۔ اسی پر اس کی مغفرت ہو گئی۔ ابو سعید نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۸۸۹۔ کیا قرض سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جاسکتا ہے۔

۲۲۲۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سلم بن کہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرض کا اونٹ مانگے آیا تو آنحضرت نے فرمایا (صحابہ رضی اللہ عنہم) کہ اسے اس کا اونٹ دے دو، صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ دستیاب ہو رہا ہے اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا، مجھے تم نے میرا پورا حق دیا، تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے گا! (جو اس کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہے) کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب

چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ دستوں میں پھل قدمی کرتے رہے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے پھل توڑے اور ان کا تمام قرض ادا کرنے کے بعد بھی کھجور باقی بچ گئی۔

۱۴۹۲۔ قرض کی صورت میں جب کھجور کھجور کے پاس اس کے

سوا کوئی دوسری چیز (اسی کی جنس کے) بدلے میں دی یا تخفیف سے ادا کی گئی۔

بَابُ إِذَا قَامَ قَرْضٌ أَوْ جَاءَتْهُ
فِي الدَّيْنِ تَمَرًا بَتَرًا أَوْ غَيْرَ

۲۲۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَشَقَاقَ جُلٍّ مِنَ الْيَهُودِ وَكَانَتْ تُسَلِّطُ جَابِرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ فَكَانَ يَسْطَرُّهُ فَكَانَ جَابِرُ بْنُ سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفَعُ لَهُ إِلَيْهِ فَيَجَاءُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ لِيَا حَظَّ تَمَرٍ نَحْلِهِ بِالَّذِي لَهُ ثَلَاثُونَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحِلَّ فَخَسَنِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِيَا حَظَّ جَابِرُ بْنُ سَلَمَةَ كَأَوْفٍ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّ لَا بَعْدَ مَا رَجَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَى ثَلَاثِينَ وَشَقَاقَ فَضَلَّتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ ثُمَّ جَاءَ جَابِرُ بْنُ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْلِلَهُ بِأَذَى كَانَتْ قَوْجَدَهُ يَصْلِي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَكَ بِأَنْفَضَ فَقَالَ أَخْبِرْ ذَلِكِ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرُ بْنُ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَ فَقَالَ لَهُ مِمَّنْ لَقَدْ عَلِمْتُ خَلِينِ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَارَكُنْ فِيهَا.

۲۲۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے وہب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب ان کے والد شہید ہوئے تو ایک یہودی کا تین وسق قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے جہالت مانگی، لیکن وہ نہیں مانا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ، آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس یہودی سے (جہالت دینے کی) سفارش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے یہ فرمایا کہ جابر (رضی اللہ عنہ) کے بارگ کے پھل، اس قرض کے بدلے میں لے لے جو ان کے والد پر اس کا ہے۔ اس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارگ میں داخل ہوئے۔ اہل اس میں چلتے رہے۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ بارگ کا پھل توڑ کے اس کا قرض ادا کر دو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو انہوں نے بارگ کا پھل توڑا۔ اور یہودی کا تین وسق قرض ادا کر دیا۔ سترہ وسق اس میں سے بچ بھی رہا جابر رضی اللہ عنہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو بھی صورت حال کی اطلاع دیں۔ آن حضور اس وقت

۱۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری کا یہ عنوان اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جن چیزوں کا اس میں ذکر ہے وہ اموال ربوبہ میں سے ہیں جن میں تقاضا اور مساوات ضروری ہے۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ امام بخاری رحمہما کوئی دفعہ کا مسئلہ نہیں بیان کر رہے ہیں، بلکہ ایک ایسی صورت میں مسئلہ کی وضاحت کر رہے ہیں جب جانبین میں کوئی نزاع نہ ہو۔ ایسی صورت میں جبکہ جانبین رضی ہوں اسی طرح معاملہ صحیح ہو سکتا ہے کہ اندازے اور تخمینے سے قرض کی ادائیگی کر دی جائے۔ یہ تسامح اور اعراض کے باب سے متعلق ہے، جس کی گنجائش شریعت نے اپنے احکام میں رکھی ہے۔ عام طور سے فقہ میں اس طرح کے احکام نہیں ملتے کیونکہ فقہی مسائل میں قانونی حدود کا لحاظ ہوتا ہے اور ان کا عام تعلق قضا سے ہے، ہر موقع پر اگر قانونی پابندیاں لگا دی جائیں تو عام زندگی میں بڑی دشواری پیدا ہو جائے گی۔ دس آدمی ایک دسترخوان پر اگر اپنا اپنا کھانا جمع کر کے سب ساتھ کھائیں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ شریعت کی نظر میں نہیں ہے اور زندگی کی مناسب روش کے خلاف بھی نہیں لیکن اگر اسی کو قانونی ترازو پر تولاجانے لگے تو عدم حواز کا پہلو نکل آئے گا، ایسے تمام مواقع پر شریعت نے خود توسع اعراض اور تسامح کی اجازت دی ہے۔

۱۲۹۳۔ جس نے قرض سے پناہ مانگی۔

۲۲۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ جبکہ مجھ سے میرے بھائی حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے "اے اللہ! اس گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں" کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ قرض سے اسی پناہ مانگتے ہیں؟ آنحضورؐ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

۱۲۹۴۔ مقروض کی نازیہ جنازہ۔

۲۲۲۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال چھوڑے (اپنے انتقال کے وقت) تو وہ اس کے ورثہ کا ہوتا ہے اور جو قرض چھوڑے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۲۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مومن کا میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "نبی مومنوں سے ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں" اس لئے جو مومن بھی انتقال کر جائے اور مال چھوڑے تو ورثہ اس کے مالک ہوتے ہیں، جو بھی ہوں اور جو شخص قرض چھوڑے

یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

۱۲۹۵۔ مالدار کی طرف سے ٹال مٹول زیادتی ہے۔

۲۲۳۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ، و یس بن منبہ کے بھائی نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول زیادتی ہے۔

۱۲۹۶۔ محتار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۲۹۳ من استعاض عن الدين .

۲۲۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمَةِ وَلِئَعْدَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا الْمَأْثَمَةُ تَسْتَعِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ .

باب ۱۲۹۴ الصلوة على من ترك ديننا

۲۲۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَا لَا يَلُوقُ رَحْمَةً وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَا يَنْبَأُ .

۲۲۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أُولَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَفْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِنَّمَا مَوْتٌ مَاتَ وَتَرَكَ مَا لَا يَلُوقُ رَحْمَةً عُصْبَتُهُ مَنْ حَاوَا وَمَنْ تَرَكَ دِينًا وَضِياعًا فَلْيَا تَنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ .

یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

باب ۱۲۹۵ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ .

۲۲۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ .

باب ۱۲۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذَكَّرُ

مے منقول ہے کہ (فرض کی ادائیگی پر) قدرت کے باوجود مال
مٹول اس کی نرا اور اس کی عزت کو حلال کر دیتا ہے۔ سفیان
نے فرمایا کہ عزت کو حلال کرنا یہ ہے کہ فرض خواہ کئے "تم صرف
مال مٹول کرتے ہو" اور اس کی سزا قید ہے۔

۲۲۳۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان، ان سے سمجھی نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلمہ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک
فرض مانگنے آیا اور سخت برتاؤ کرنے لگا صحابہ نے اس کی فہمائش کرنی
چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہی وار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

۲۲۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاَصَاكَ فَأَعْلَظَ
لَهُ فَمَنْ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْهَنْقِ مَقَالًا.
چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہی وار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

۱۲۹۷ - ایسے شخص کے پاس جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے
کسی نے اپنا مال موجود پایا، خواہ بیع کے سلسلہ کا ہو، یا قرض و
ودیعت کے سلسلے کا تو صاحب مال ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔
حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور
اس کا دیوالیہ ہونا حاکم کی عدالت میں واضح ہو جائے تو نہ
اس کا آزاد کرنا جائز ہوتا ہے اور نہ اس کی خرید و فروخت، بعید
بن مسیب نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ
جو شخص اپنا حق دیوالیہ ہونے سے پہلے لے لے تو وہ اس کا ہو جاتا ہے اور جو کوئی اپنا متعینہ سامان پہچان لے تو وہی اس کا مستحق
ہوتا ہے۔

۱۲۹۷ إِنْ أَوَّجَدَ مَا لَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي
الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَأَنُودِيْعَةً فَهُوَ أَهَقُّ بِهِ وَقَالَ
الْحَسَنُ إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَهُ يَجُزُّ عَنْقُهُ
وَلَا يَجُزُّ وَلَا شَيْءٌ آخَرُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مِمَّنْ أَقْضَى مِنْ حَقِّهِ
قَبْلَ أَنْ يُفْلَسَ فَبُورَلَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَنَاعَهُ
بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ أَهَقُّ بِهِ.

ملہ یعنی جب کسی نے کوئی چیز خریدی اور بیع پر قبضہ بھی کر لیا، لیکن قیمت نہیں ادا کی تھی کہ دیوالیہ قرار دے دیا گیا تو اگر وہ اصل بیع اس کے
پاس اب بھی موجود ہے تو اس کا اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ دوسرے قرض خواہ بھی موجود ہوں اس مال کا مستحق صرف بیچنے والا
ہوگا یا تمام قرض خواہ اس میں برابر شریک ہوں گے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ بیچنے والا ہی اصل بیع کا مستحق ہے اور دوسرے
قرض خواہوں کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی رجحان یہی ہے اور حدیث کے ظاہر سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ لیکن
امام ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مال فروخت ہو چکا ہے اور خریدار کے قبضہ میں بھی جا چکا ہے۔ اس لئے قانونی طور پر
اب وہ خریدار ہی کی ملک ہوگا یہ دوسری بات ہے کہ دیانت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے دوسرے قرض خواہ اور خریدار سب اسی پر راضی ہو
جائیں کہ مال بیچنے والے ہی کو دے دیا جائے اور حدیث میں جو حکم ہے وہ دیانت ہی سے متعلق ہے۔ قانونی حکم نہیں بیان ہوا ہے۔ یہ بات خاص
طور پر ملحوظ رکھنی چاہیے کہ دیانت کا باب حضور اکرم کے فیصلوں میں بہت زیادہ ہے۔ اور اکثر مواقع پر آپ نے قانونی حدود کو چھوڑ کر لوگوں کی بہت
اور انصاف کے لئے دیانت کی بنیاد پر معاملات کے تصفیے کئے ہیں۔ لیکن جب نزاع کی حدود تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس میں قانون کا سہارا
لینا ضروری ہو جاتا ہے شریعت کے اصول و کلیات کی روشنی میں اور احادیث کے پیش نظر اذعانے وہی مسلک اختیار کیا جس کا بیان ہم

۲۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ
مُعْتَدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ
هَشَامٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بَعَيْنُهُ
عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
مِنْ غَيْرِهِ -

۲۲۳۳۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوبکر
بن محمد بن عمر بن حزم نے خبر دی، انھیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی، انہیں
ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا
جو شخص اپنا لینے مال کسی شخص کے پاس پائے جب کہ وہ شخص دیوالیہ
قرار دیا جا چکا ہے تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مغالبت میں زیادہ
مستحق ہوتا ہے -

بَابُ ۱۴۹۸ مَنْ أَخَذَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدَاوَةِ
وَكَمْ بَرْدٍ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
فِي مَقْعَدِهِمْ فِي دِينِ أَبِي قَسَّالَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَقْبَلُوا ثَمَرَةً فَطَيُّ قَابُوا أَفَلَسَ
يُعْطِيهِمُ الْغَرَامَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ قَالَ
سَاعِدُوا عَلَيْكَ غَدَا فَعَدَّ أَعْلَيْنَا حِينَ
أَصْبَحَ قَدْ عَافَى ثَمَرَهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ -

۱۴۹۸ - جس نے قرض خواہ کو ایک دو دن کے لئے مال دیا اور
اسے مٹل (ٹال مٹول) نہیں سمجھا جو مرضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میرے والد کے قرض کے مسئلہ میں جب قرض خواہوں نے اپنا
حق مانگنے میں شدت اختیار کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے سامنے یہ صحت رکھی کہ وہ میرے بارغ کے پھل قبول کر
لیں لیکن چونکہ انہوں نے اس سے انکار کیا، اس لئے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بارغ نہیں دیا اور نہ پھل توڑوائے بلکہ
فرمایا کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا چنانچہ دوسرے دن صبح

ہی آپ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی اور میں نے (اسی بارغ سے) ان کا قرض ادا کر دیا -

بَابُ ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُطْلَسِ أَوْ الْمُعْدِي
فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغَرَامَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ مَقْفُ

۱۴۹۹ - جس نے دیوالیہ یا تنگ دست شخص کا مال بیچ کر اس
کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا اسی کو اپنی ضروریات میں
خرچ کرنے کے لئے دے دیا -

۲۲۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ مَوْلَا
لَهُ عَنْ دُرِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَشْتَرِي مَتًى فَأَشْرَاهُ نَعِيمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ أَخَذَ ثَمَنَهُ قَدْ فَتَرَ الْبَر

۲۲۳۳۴ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے
حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن
ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنی موت کے ساتھ آزاد
کرنے کے لئے کہا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام

نے کر دیا یہ مسلک عقل کی کسوٹی پر بھی بہت صاف اور واضح ہے جو دلائل بیان کئے جاتے ہیں ہم ان کی تفصیلاً بیان نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہیں
نظر انداز کر دیا گیا۔ البتہ اگر مال پر قبضہ خریدار کا نہیں ہوا تھا تو اس میں سب کا اتفاق ہے کہ ایسے مال کا مستحق بیچنے والا ہی ہوگا۔

کو فحہ سے کون خرید لے گا؟ نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا اور آنحضرتؐ نے اس کی قیمت وصول کر کے مالک کو دیدی۔

۱۵۰۰۔ جب کسی نے متعین مدت تک کے لئے کسی کو قرض دیا

یا بیع میں (قیمت کیلئے) مدت متعین کی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما

نے فرمایا کہ کسی مدت تک کے لئے قرض میں کوئی حرج نہیں ہے

اگرچہ اس کے درہموں سے زیادہ کھرے درہم اسے ملیں، لیکن

اس صورت میں جب کہ اس کی شرط نہ لگائی ہو عطا اور عروین

دینار نے فرمایا کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی متعینہ مدت کا

پابند ہوگا۔ لیث نے بیان کیا کہ فحہ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث

بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ

آپ نے کسی اسرائیلی شخص کا تذکرہ فرمایا جس نے ایک دوسرے

اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا (حدیث گندہ چکی ہے)

۱۵۰۱۔ قرض میں کمی کی سفارش

۲۲۳۴۔ ہم سے کوئی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان

کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ (میرے والد) عبد اللہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اپنے پیچھے

اپنی زیر پرورش اولاد اور قرض چھوڑ گئے۔ میں قرض خواہوں کے پاس گیا

کہ اپنا کچھ قرض معاف کر دیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر میں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ان کے پاس

سفارش کروائی، انہوں نے اس کے باوجود انکار کیا۔ آخر آنحضرتؐ نے

فرمایا کہ (اپنے باغ کی) تمام کھجور کی قسمیں الگ الگ کر لو، عذق بن زید،

(ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام) الگ، لیس الگ اور عجوہ الگ (یہ سب عمدہ

قسم کی کھجوروں کے نام ہیں) اس کے بعد قرض خواہوں کو بلاؤ اور میں بھی

آؤں گا چنانچہ میں نے ایسا کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے تو آپ اس کے قریب بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کے لئے تو نا تروٹ

کیا تا آنکہ سب کا قرض پورا ہو گیا اور کھجور اسی طرح باقی بچ رہی جیسے پہلے

تھی۔ گویا کسی نے اسے چھوٹا نہیں ہے۔ اور ایک منزہ میں نبی کریم صلی اللہ

۱۵۰۰۔ اِذَا اَقْرَضْتَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى أَوْ

أَجَلَهُ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى

أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ وَرَاقِهِ

مَا لَمْ يَشْطَرِطْ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ مَرْثَدٍ وَابْنُ دِينَارٍ

هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَأَلَ

بَعْضَ نَبِيِّ إِسْرَءِيلَ أَنْ يُسَلِّقَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ

إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيثُ ۝

اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا (حدیث گندہ چکی ہے)

بِأَجَلٍ الشُّفْعَةُ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ ۝

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْزَنَةَ

عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ

وَتَرَكُوا عِيَالًا وَوَيْتَ فَصَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ

يُخَفُّوا بَعْضَ مِنْ دَيْنِهِ وَوَيْتَ فَتَبَيَّنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَنْهُمْ فَكَانُوا فَقَالَ صَنِفْتُ شُرُوكَ

كُلِّ شَيْءٍ وَهَنَهُ عَلَى حَدِيثِهِ عِنْدَ ابْنِ رَبِيعٍ عَلَى حَدِيثِ اللَّيْثِ

عَلَى حَدِيثِهِ وَالْعَجُوزَةُ عَلَى حَدِيثِهِ ثُمَّ أَخَفَّزَهُمْ حَتَّى آتَيْتُكَ

فَفَعَلْتَ ثُمَّ جَاءَ صَنِيفُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ عَلَيْهِ وَكَانَ

رَجُلًا رَجُلًا حَتَّى اسْتَوْفَى وَهِيَ الشُّرُوكُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ

يَمَسَّ وَعَزَّوَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَاضِلٍ

لَنَا فَكَانَ عَفْوَ الْبَيْعِ فَتَخَفَّ عَلَى فَوَكَّزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ يُغْنِيهِ ذَلِكَ ظُهُورِي إِلَى الْبَيْتِ

فَلَمَّا ذُكِرَ مَا أَشَاءْتُ مَتَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هِيَ حَدِيثُ

فَهَبْ بَعْضُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتُ

لے یعنی اپنے طور پر دیا ہو، اگر پہلے سے ایسی کوئی شرط لگا دی جائے تو یہی صورت حرام ہو جاتی ہے۔

بَكَرًا أَمْ نَتَّبِعُكَ مَا أَتَيْتُ بِمَا أَتَيْتُ عَبْدًا مُلْكًا وَتَوَلَّى جَوَارِي
صَعَاءًا فَتَوَلَّى وَتَمَتَّ بِمَا تَعَلَّمُ عَنْ وَتَوَلَّى وَتَمَتَّ بِمَا أَتَيْتُ
أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَبَلِ فَلَا مَنِي
فَأَخْبَرْتُ بِأَعْيَانِ الْجَبَلِ وَالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ يَا كَلَامًا لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
النَّبِيِّ بِالْجَبَلِ فَأَخْبَرْتُ عَنْ الْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَتَمَتَّ بِمَا أَتَيْتُ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر گیا۔ اونٹ
ٹھک گیا اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے پیچھے سے مارا اور فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، مدینہ تک
اس پر سواری کی تمہیں اجازت ہے۔ پھر جب ہم مدینہ سے قریب ہوئے
تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی، عرض کیا کہ یا رسول
اللہ! میں نے ابھی نئی شادی کی ہے، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کغوری
سے کی ہے یا ثیبہ سے! میں نے کہا کہ ثیبہ سے، عبداللہ رضی اللہ عنہ (والد)
شہید ہوئے تو اپنے پیچھے کئی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اس
لئے میں نے ثیبہ سے کی ہے تاکہ انھیں تعلیم اور ادب سکھاتی رہے۔ پھر آپ نے فرمایا، اچھا اب اپنے گھر جاؤ چنانچہ میں گھر گیا۔ میں نے
جب اپنے ماموں سے اونٹ بیچنے کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے ملامت کی اس لئے میں نے ان سے اونٹ کے ٹھک جانے اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کا بھی ذکر کیا اور آنحضورؐ کے اونٹ کو مانے کا بھی۔ جب مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو میں بھی
آپ کی خدمت میں صبح کے وقت اونٹ کے ساتھ حاضر ہوا، آنحضورؐ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دے دی اور وہ اونٹ بھی اور
قوم کے ساتھ میرا رمان غنیت کا حصہ بھی۔

بَابُ مَا تَهَيَّي عَنْ إِصَاةِ الْمَالِ وَقَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَلَا يُصْلِحُ
عَنْ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ فِي قَوْلِهِ أَصْلَحْتُكُمْ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَكُونَ مَا يَنْبَغُ لِبَنِيكَ وَأَنْ تَكُونَ
تَفْعَلَ فِي أُمُورِ النَّاسِ مَا تَشَاءُ وَقَالَ وَكَ
تَوَكَّلُوا الشُّفَعَاءَ أَمْوَالُكُمْ وَالْحَجَرِ
فِي ذَلِكَ وَمَا يَهَيَّي عَنْ الْخِدَاعِ

۱۵۰۲۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
کہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ
اور مفسدین کے کام نہیں بناتا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے
ارشادات میں فرمایا ہے کیا تمہاری نماز تمہیں یہ بتاتی ہے
کہ جسے ہمارے آباؤ اجداد چتے چلے آئے ہیں، ہم اسے چھوڑ دیں
یا اپنے مال میں اپنی طبیعت کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں
اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے عقلوں کو اپنے احوال
مردوں اور اس کی وجہ سے پابندی اور دھوکے کی ممانعت۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ ثَنَا سُفْيَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

۲۲۳۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اور سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن

کہ بغیر حاشیہ سابقہ صفحہ ۹۱۰ پر حدیث اس سے پہلے بھی آچکی ہے مضمون حدیث میں باہم ایک دوسرے سے بعض مواقع پر اختلاف ہے۔ بعض
محدثین نے اسے احادیث کے تعدد پر محمول کیا ہے۔ لیکن یہ یہ تحقیقت ایک ہی حدیث کیونکہ واقعہ ایک ہے اور اسی واقعہ کو مختلف
راوی بیان کرتے ہیں۔ صرف راویوں کے تصرف سے مختلف روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔ واقعی صورت حال جو بھی رہی ہو لیکن بہر حال
حدیث کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف کچھ زیادہ اہم بھی نہیں کیونکہ اصل مقصد کے بیان کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف صورت واقعہ
کی نقل میں چھوٹا سا اختلاف ہے اور ایسا عام حالات میں ناگزیر ہے اس کے بعد جو حصہ ہے وہ ایک دوسری حدیث ہے، چونکہ دونوں ایک
سند میں تھیں اس لئے مصنف نے انھیں اسی طرح نقل کر دیا۔

عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ خرید و فروخت میں مجھے دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب خرید و فروخت کیا کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ پھر وہ شخص اسی طرح کہا کرتا تھا۔

۲۲۳۶ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے شعبی نے، ان سے میسر بن شعبہ کے مولى دراد نے اور ان سے میسر بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) لینا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخَذَ عُمْ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لَهُ -
۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَادِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأَمْهَاتِ وَأَوْدَانِهَا وَمَنْعًا وَهَاتٍ وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ وَكَثُرَ السُّؤَالُ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ -

بکواس کرنے، کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔
بَاب (۱۵۰۳) الْقَبْدُ مَا فِي مَالِ سَيِّدٍ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ -

۱۵۰۳ - غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۲۲۳۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبی نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، ہر انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا انہوں نے بیان کیا کہ یہ سب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْتَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ قَالَ مَا رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالْمَرْءُ أَفْوَمِيَّتٌ رَفِجَهَا رَاعِيَّةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَاعِيَّتِهَا وَالْحَادِقُ فِي مَالِ سَيِّدٍ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَ الرَّجُلِ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ مَخَافَةَ مَرِئِهِ وَالِدِ كَالْمُغْرَانِ هِيَ أَوَّلُ مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ عَنْ رَاعِيَّتِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

کتاب فی الخصومات

باب ۱۵۰ مَا يَذْكُرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ

بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَاهَا فَأَخَذْتُ يَدَهُ
فَأَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا كَمَا مَضَى
قَالَ شُعْبَةُ أَظَنُّهُ قَالَ لَا تَقْلَبُوا قَوْلَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَقْلَبُوا قَوْلَهُمْ

نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کر کے ہلاک ہو گئے تھے۔

۲۲۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَخْزَمِ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَ
رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اضْطَفَى مُحَمَّدٌ عَلَى
الْفَاطِمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَلَمِينَ
فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهِبَ
الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا كَانَ
مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمُ فَذَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمُ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحْدِثُوا فِي عَنَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَقُونَ بِكَلِمَةِ
الْفَقِيْمَةِ فَاصْغَقُوا مَعَهُمْ فَاصْغَقُوا أَقْوَلَ مَنْ يَغِيثُ نَارَ
مُوسَى بِالْهَشِّ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ

۱۵۰۴۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور

مسلمان اور یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث۔

۲۲۳۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی کہ عبدالملک بن میسرہ نے مجھے خبر دی، کہا کہ میں نے نزال سے سنا

اور انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا

کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف سنا تھا۔ اس لئے

میں ان کا ہاتھ تھامے انھیں آنحضورؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آنحضورؐ

شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا

۲۲۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن

سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ اور

عبد الرحمن اعرج نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ دو شخصوں نے، جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ ایک دوسرے

کو بڑھلا کا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ

علیہ وسلم) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا اور یہودی نے کہا، اس

ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تمام دنیا والوں

میں منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ پھینچ کے دیں یہودی کے طہانچ

مارا۔ وہ یہودی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان

کے اپنے ساتھ واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مسلمان کو بلایا اور

ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے آنحضورؐ سے اس کی تفصیل بتا

دی۔ حضور اکرمؐ نے اس کے بعد فرمایا، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح

۱۔ مطلب یہ ہے کہ دعوے اور تہمیدات میں مدعی اور مدعا علیہ کا باہم، ہم مذہب ہونا ضروری نہیں۔ ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم پر اسی طرح کوئی غیر مسلم کسی بھی مسلمان پر اسلامی عدالت میں اپنے حق کا دعویٰ کر سکتا ہے اور یہ ایک بالکل واضح بات ہے۔

فَمِنْ صَبَقَ فَأَقَاتَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِنِّي اسْتَلْتَنِي
 المثلث -
 لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرض الہی کا کنارہ پکڑے ہوے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہو گیا تھا یا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۲۲۴۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 وَهَبُ بْنُ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 نَاحِدٍ رَأَى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ صَرَبٌ وَجِهُهُ
 رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ
 أَوْ عَوْهَ فَقَالَ أَصْرَنَاهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَخْلِفُ الَّذِي
 أَصْلَفِي مُوسَى عَلَى الشَّوْطِ فَلَمَّا خَلَّفْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَالْعَدْتُ غَضْبَةً كَثِيرَةً وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنِي وَالْأَنْبِيَاءَ فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعِفُونَ يَوْمَ
 الْفِتْنَةِ فَأَكُونُ أَقَلَّ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَا ذَا أُنْزِلَ مُوسَى أَنْزِلْ
 فَقَامَتْ مِنْ قَوْلِ أَكْثَرِ الْعُرَشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فَمِنْ صَبَقَ
 أَمْ خُوسِبَ بِصُفْعَةٍ أَوْ لَمْ يَلَمْ -

۲۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب
 نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے
 والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا، اے ابوالقاسم
 آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آنحضورؐ نے
 دریافت فرمایا، کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک انصاری نے۔ آنحضورؐ نے
 فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ (آنے پر) آنحضورؐ نے پوچھا، کیا تم نے اسے مارا ہے
 انھوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا، اس ذات کی قسم
 جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا، میں نے کہا
 ہمارے خبیث: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے
 چہرے پر تھپڑ مارا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء میں
 باہم ایک دوسرے کو تزییح نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں
 گے۔ انہی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا۔
 لیکن اس کی حمانت بھی آنحضورؐ نے فرمائی ہے۔ فضیلت اور ترجیح میں عام طور سے لوگ اعتدال کو
 چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی فضیلت میں اس طرح لگ جاتے ہیں کہ دوسرے کی تعظیم ہو جاتی ہے اور مخالفت اسی لئے آئی ہے جہاں تک اس
 حضورؐ کے اس ارشاد کا سوال ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو یہ تو اسے علماء نے آپؐ کی تواضع پر محمول کیا ہے۔ اس طرح کی متعدد
 احادیث، متعدد انبیاء کے بارے میں مختلف مواقع پر آنحضورؐ نے فرمائی ہیں۔ ہم ان سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع پر محمول کریں
 گے۔ جن روایتوں میں آپؐ کی افضلیت کا ذکر آیا ہے وہی اصل میں عقیدہ میں۔ بہر حال افضلیت اور مفضولیت کے باب میں احتیاط کا راستہ
 یہی ہے کہ زیادہ حرأت سے کام نہ لیا جائے اور نہ اس میں کوئی انہماک اختیار کیا جائے، کیونکہ اس طرح عموماً حد سے لوگ تجاوز کر جاتے
 ہیں اور یہ انہماک گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں تمام انبیاء کا احترام اور ان کی عظمت پر ایمان رکھنا چاہیے۔ فضیلت میں انبیاء ایک دوسرے
 سے مختلف ہیں اور ہمارا یہی عقیدہ ہے لیکن کیا ضروری ہے کہ اس طرح کے مباحث میں پڑا جائے۔ یہودی اور مسلمان کے واقعہ کو دیکھئے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح انھیں سمجھایا ہے اور ان سے کس بات کا مطالبہ کیا ہے۔

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَمَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ خَبَرَيْنِ فَبَلَغَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ أَفْلَانِ مَحْقُوقَيْنِ يَهُودِيٍّ فَأَقْبَتَ بِرَأْسِهَا فَاهْذَأَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْا رَأْسَهُ بَيْنَ خَبَرَيْنِ .
یہودی بچہ لگایا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

۲۲۴۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں کر کے کچل دیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے، فلاں نے؟ جب اس یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! یہودی بچہ لگایا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

۱۵۰۵۔ باب ۵۱ (۵۱) مَنْ رَأَى أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَبَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامَ وَفِي دَمِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الشَّيْخِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّبِيِّ لَمْ يَحْوَكَهُ؛ وَقَالَ مَا لَكَ إِذَا احْتَانَ بِقَبْلِ عَلَى رَجُلٍ قَالَ وَلَهُ عَهْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَبْغِ عَشْقَهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَقَدْ فَعَلَ قَسْرَةَ الْيَبْرِ وَأَمَرَ بِالْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَمْسَدَ بَعْدَ مَنْعِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رَهَا عَوَالِي الْقَالِ لِلَّذِي يُقَدَّرُ فِي الْبَيْعِ إِذَا أَبَا بَيْعْتَ فَعَلَّ لَا يَلْبَسُ وَكَمْ يَأْخُذُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُ .

۱۵۰۵۔ جس نے بے وقوف اور کم عقل کے معاملہ کو نہیں تسلیم کیا اگرچہ ابھی امام نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ اسی کو واپس کر دیا تھا اور پھر اس کی ممانعت کی تھی۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا کسی دوسرے پر قرض ہے اور مقروض کے پاس صرف ایک غلام ہے، اس کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں تو اگر مقروض اپنے اس غلام کو آزاد کر دے تو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی۔ اور اگر کسی نے کسی کم عقل کی کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت اسے دے دی اور اس سے انہی اصلاح کرنے اور سامان خیال رکھنے کے لئے کہا، لیکن اس نے اس کے باوجود مال ضائع کر دیا تو اسے تصرفات سے روک دیا جائے گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس شخص سے جو خریدتے وقت دھوکہ کھایا کرتے تھے، فرمایا تھا کہ جب کچھ خریدا کرو تو کہا کرو کہ دھوکہ نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا مال اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا بلکہ

۱۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قصاص میں ممانعت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح اذیتوں کے ساتھ قاتل نے قتل کیا ہو گا اسی طرح اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نزدیک قصاص میں ممانعت نہیں ہے بلکہ قصاص کا ہر ایک طریقہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے مار دی جائے۔ اس حدیث میں اگرچہ قصاص میں ممانعت کا ذکر آیا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس کی حیثیت تعزیر کی ہے قاتل یہودی ٹی کو مٹا اور اس نے عورت کے زیورات اتار لئے تھے اور اسے نہایت بے مدی سے مار ڈالا تھا۔ اس لئے اسے سیاتہ اور تعزیر اسی طرح کی سزا دی گئی۔

۲۔ یعنی ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی، حالانکہ سامان خریدنا ان سے نہیں آتا تھا۔

۲۲۴۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْمِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتُ فَقُلْ لَخِلَافَةٍ فَكَانَ يَقُولُهُ .

۲۲۴۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی کوئی چیز خریدتے وقت دھوکا کھایا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ جب خرید کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ وہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۲۲۴۴ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي حَدَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَثْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْثَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَبَايَعْتُمْ مَعِي بَيْنَ النَّهَارِ .

۲۲۴۴- ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام آزاد کیا، لیکن اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

اس کا غلام واپس کر دیا اور اسے نیم بن شحام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔

بَابُ كَلَامِ النَّصُوْرِ بِغَضَبِهِمْ فِي بَعْضٍ .

۱۵۰۶- مدعی اور مدعٰی علیہ کی ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو۔

۲۲۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتُلَ بِهَا مَالَ أَوْ مَرْغِيٍّ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ يُبْنَى وَيَبْنَى رَجُلٌ مِنْ فُلَيْهُوَ أَنْ مَنَ فَبَعْدَ فِي فَقَدَقْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۴۴- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی انھیں اعشش نے، انھیں شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھائی تاکہ کسی مسلمان (یا غیر مسلم) کا مال ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ خداوند قدوس اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ بیان کیا کہ اس پر اشت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ والدہ! مجھ سے ہی متعلق ایک مسئلے میں آنحضرت

۱۵۔ یعنی کیا اگر حکم عدالت کے سامنے مدعی اور مدعٰی علیہ نے ایک دوسرے کے خلاف سخت کلامی کی یا نامناسب الفاظ استعمال کیے تو اس پر عدالت انھیں کوئی تعزیر دے سکتی ہے؟ عنوان کے تحت دی گئی احادیث میں اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اصل میں مصنف رحمہ کا مقصد زیادہ واضح نہیں ہوا کہ نامناسب الفاظ اور سخت کلامی کے حدود کیا ہیں ویسے اس میں شبہ کی گنجائش ہی کیا ہے کہ عدالت کے باہر بھی اگر بعض سخت الفاظ کسی کے متعلق استعمال کیے جائیں تو اس کی سزا خود اسلامی قانون میں موجود ہے۔ پھر عدالت کا احترام تو ہر حال ضروری اور وہاں کھڑے ہو کر کوئی نامناسب لفظ کسی کے متعلق استعمال کرنا یقیناً قابل سزا ہوگا۔ اس باب کے تحت جو احادیث آئی ہیں ان میں صرف ایک طرح کے اعتراض کی صورت ہے اور اسی لئے ان پر کسی سزا کا بھی ذکر موجود نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے مقدمے کو پیش کرتے ہوئے اپنا کوئی اشکال یا فریق مخالف پر کسی شبہ یا اعتراض کو پیش کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ احادیث میں تقریباً اسی طرح کی صورتیں ہیں اور بعض تو عدالت کے اندر اعتراض کے حدود سے بھی باہر ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ بَيِّنَةٌ قُلْتَ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ
اخْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِذَا يَخْلِفُ وَيَذْهَبُ
يَسْأَلُنِي قَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِحَقِّهِ الدِّينَ
وَ اَيْتَادِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اِلَى اٰخِرِ الْاَيَةِ -

نے یہ فرمایا تھا میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا معاملہ
تھا۔ اس نے انکار کیا تو میں نے مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا
تمہارے پاس کوئی شہادت ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے بیان کیا
کہ پھر آنحضورؐ نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ (کہ زمین تمہاری ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! پھر تو یہ
قسم کھائے گا (جھوٹی) اور میرا مال اڑا لیجائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں
سے ٹھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔

۲۲۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ كَعْبٍ بَنِي كَالْبِ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ تَقَاعَضَ ابْنُ اَبِي حَدْرٍ
وَبُنَاكَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ قَامَرَتُ فَعَثَتْ اَصْوَاتَهَا
حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ
فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى شَفَّ سَجَفَ خُبْرَتِهِمْ فَنَادَى يَا كَعْبُ
قَالَ كَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُصِمَ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا فَاَدَمَا
إِلَيْهِ أَيْ الشُّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ قَاتَضَهُ
أَمَّا قَرْضُ كَمْ كَرِهِنَ كَا اِشَارَه كِيَا - انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انھوں اب
قرض ادا کر دو۔

۲۲۳۵ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن
عمر نے حدیث بیان کی، انھیں یونس بن زہری، انھیں ابو نعیم نے، انھیں زہری نے، انھیں
عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد
رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا ان کے مال مثول پر
جب بات بڑھی تو (دونوں کی آواز بلند ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی گھر میں سے سنی۔ آنحضورؐ اپنے حجر مبارک کا پردہ اٹھا کر بار
تشریف لائے اور پکارا، اے کعب! انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ
حاضر ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو آپ نے
آدھا قرض کم کر دینے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انھوں اب

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَنْ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بَنِي حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا اقْرَأَ بِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَرًا اَيْنَهَا وَكَذَلِكَ اَنْ اَعْبَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفْهَمْتُهُ
حَتَّى اَنْصَرَفَ ثُمَّ كَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ وَفَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى
غَيْرِ مَا اقْرَأَ اَنْتَ بِهَا فَقَالَ لِي اَنْتَ سَلِمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ
فَقَرَأَ فَقَالَ هَكَذَا اَنْتَ لَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ
هَكَذَا اَنْتَ لَيْتَ اِنَّ الْفُرْقَانَ اُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ اَحْرَفٍ
فَاَقْرَأُوا مَا قَسَسَ -

۲۲۳۶ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے زہری، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں عبد اللہ
بن عبد القاری نے کہ انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا
ایک ایسی قرأت سے پڑھتے سنا جو اس قرأت کے خلاف تھی جس طرح
میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ میری قرأت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے سکھائی تھی۔ یہ غیر متوقع نہ تھا کہ میں فوراً ہی ان سے الجھ جاتا۔
لیکن میں نے انھیں مہلت دی تاکہ (غنا سے) فارغ ہو لیں (کیونکہ
قرأت انہوں نے نماز میں کی تھی) اس کے بعد میں نے ان کی چادر پکڑ کر
کھینچی اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔
میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے انھیں اس قرأت کے خلاف
پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی تھی حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا

کہ پہلے انھیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب قرأت سناؤ انہوں نے سنائی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم پڑھو میں نے بھی پڑھ کے سنایا۔ آنحضورؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اور جس میں آسانی ہو اسی طرح پڑھو۔

باب ۱۵۰۷ اخراج اهل المعاصی والمقصود من التوبة بعد المعرفة وقد اخرج عمر اُخت ابی بکر حین ناحت۔

۱۵۰۷۔ گناہ کرنے والوں اور مریخو لوگوں کو جب ان کا حال معلوم ہو جائے، گھر سے نکالنا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بہن نے جب (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر) نوہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں (انکے گھر سے) نکال دیا تھا۔

۲۲۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا تو یہ ارادہ ہو گیا تھا کہ جماعت قائم کرتے کا حکم دے کہ خود ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔

۱۵۰۸۔ میت کے وصی کا دعویٰ۔

۲۲۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رمحہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں عبد بن رمحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں (مکہ) آؤں اور رمحہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھوں تو اسے اپنی پرورش میں لے لوں، کیونکہ وہ انھیں کالڑکا ہے۔ لیکن عبد بن رمحہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، میرے والد ہی کے "فراش" میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔

باب ۱۵۰۸ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِمَتِّهِ۔

۲۲۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بَنٍ رَمَحَةَ وَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أُمِّ رَمَحَةَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوصائي أَمْ ابْنِ أُمِّ رَمَحَةَ أَنَا أَتَدِينُ أَنَا أَنْظُرَ ابْنِ أُمِّ رَمَحَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بَنٍ رَمَحَةَ أَمْ ابْنِ أُمِّ رَمَحَةَ ابْنِي وَلِدَ عَلَى فَرَّاشِ أَبِي فَرَّاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَا بَيْنَنَا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنٍ رَمَحَةَ أَلَوْ كُنْتَ لِفَرَّاشٍ وَ اخْتَجِجْنِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ ۖ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے اندر (غبنہ کی) واضح مشابہت دیکھی لیکن فرمایا کہ اسے عبد بن رمحہ کا لڑکا تو تمہاری ہی پرورش میں رہے گا، کیونکہ لڑکا "فراش" کے تابع ہوتا ہے۔ اور سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو (مفضل حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔

۱۷۔ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے مصنفؒ کا خیال یہ ہے کہ جب ان کے گھروں کو جلا یا جاتا تو پہلے انھیں گھر سے باہر نکال کر ہی جلا یا جاسکتا تھا اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہ گاروں کی حالت جب معلوم ہو جائے تو تنبیہ انھیں گھر سے نکالا جاسکتا ہے۔

۱۵۰۹) التَّوْتُومَنُ تُخْشَى مَعْرَتُهُ وَ
قَيْدُ بَنِي عَبَّاسٍ عِلْقَةٌ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ
وَالسُّنَنِ وَالْقَدَائِصِ

۲۲۴۹ حَدَّثَنَا أَتَيْتُكَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَبْعَثَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَحْنُ نَجَاءَتْ
يَنْجِلُ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ يَقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَنَاثِلٍ سَيِّدُ
أَهْلِ الْبَيْمَامَةِ فَرَبَطُوا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَاسِي الْمُسْجِدِ
فَعَدَّجَ الْبَيْهَقِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدٌ خَيْلٌ قَدْ كَرَا
الْحَدِيثُ قَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ

ذکر کی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اور پوری حدیث کتاب الاعتسالی میں گنہگار کی ہے چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

۱۵۱۰) الرُّبُطُ وَالْحَبَسُ فِي الْحَدَا
وَأُتْلِيَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَرِثِ دَامَ اللَّسَجُنِ
بَنَكَةً مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
كَانَ يَبْعُ بَيْعَةً وَإِنْ لَمْ يَزِدْ مِنْ عُمَرَ فَلْيَصْفَوَانَ
أَنْ بَعْمَا أَتَتْهُ وَسَجَنَ ابْنُ الرُّبُطِ بِمَكَّةَ
۲۲۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَوْسٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۵۱۰۔ حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا نافع بن حارث نے مکہ میں صفوان بن امیہ سے ایک مکان چیل خانہ کے لئے اس شرط پر خرید لیا تھا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر صاد کر دیا تو بیع ناقد ہوگی ورنہ صفوان کو چار سو (دینار) دیئے جائیں گے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قید کیا تھا۔

۱۵۰۹۔ ثرعات کے اندیشے پر قید ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے مولیٰ) عکرمہ کو قرآن اور سنن و فرائض کی تعلیم کے لئے قید کیا تھا۔

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کا ایک لشکر نجد کے اطراف میں بھیجا۔ یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص، جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو اہل یامہ کا سردار تھا، کو پکڑ لائے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے پوچھا، ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس خیر ہے پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اور پوری حدیث کتاب الاعتسالی میں گنہگار کی ہے چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

۲۲۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی

۱۔ نافع، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مکہ کے والی تھے۔ اس لئے جیل خانے کے لئے جب انہوں نے مکان خرید لیا تو اس کے نفاذ کو عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر معلق رکھا اس روایت میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ اس میں بیع کے ساتھ، ایک شرط بھی لگا دی گئی ہے جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ غلامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے کہ بیع و شرا کے باب میں ایسے تمام مواقع جن میں کے فساد کا حکم اس لئے لگایا گیا ہے کہ ان میں نزاع کا خطرہ ہے تو ان تمام صورتوں میں فساد کا حکم اسی وقت لگے گا۔ جب نزاع پیدا ہو جائے اور عدالت تک معاملہ پہنچ جائے ورنہ عام حالات میں جب کہ کسی نزاع کا خطرہ نہ ہو تو ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں ہوتی۔ البتہ بیع کے فساد کی وہ صورتیں جن میں بیع کسی نزاع کے خوف سے نہیں بلکہ اصلاً فاسد ہوتی ہے وہ بہر حال صورت متحقق ہونے کے بعد فاسد رہے گی خواہ نزاع پیدا ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا ذکر ہے اور چونکہ نزاع کا کوئی سوال نہیں تھا اس لئے ایسی شرط میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہیے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب میں قاعدوں پر مجہود مناسب نہیں ہے بلکہ عرف اور سلف کے طریقوں پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لقطہ کے مسائل

کتاب فی اللقطۃ

۱۵۱۳۔ جب لقطہ کا مالک نشانہ بتا دے تو اسے دے دینا

بَابُ ۱۵۱۳ وَإِذَا أَخْبَرَكَ رَبُّ اللَّقْطَةِ بِالْعَلَامَةِ

وَقَعَرَالْيَنِيهِ۔

چاہیے۔

۲۲۵۳ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ غَفَلَةَ قَالَ كَفَيْتُ ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ حَمْرَةً مَاءً وَدِينَارًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْنَاهَا حَوْلًا فَقَعَرْنَاهَا حَوْلًا فَلَمْ أَحِضْ مِنْ يَغْرِضِهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْنَاهَا حَوْلًا فَقَعَرْنَاهَا حَوْلًا فَلَمْ أَحِضْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ اخْفُظْ وَعَاءَهَا وَقَعِدْ دَهَاؤَهَا وَكَلِّهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ نَفَيْتُهُ بَعْدُ بِمِلْكَةٍ فَقَالَ لَا أَضْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

۲۲۵۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سوید بنار کی ایک قھیلی رکھیں راستے میں پڑی ہوئی (پائی) میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کیا، لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے پہچان سکتا۔ اس لئے میں پھر آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو میں نے اعلان کیا لیکن مالک مجھے نہیں ملا۔ تبسری مرتبہ حاضر ہوا۔ اس مرتبہ آنکھوں نے فرمایا کہ اس قھیلی کی ساخت، دینار کی تعداد اور قھیلی کے بندھن کو ذہن میں محفوظ رکھو، اگر اس کا مالک آجائے (تو علامت پوچھ کے اسے واپس کر دینا) ورنہ اپنے خرچ میں اسے استعمال کر دو۔ چنانچہ میں اسے اپنے اخراجات میں لایا۔ (شعبہ نے بیان کیا کہ ابھر میں نے سلمہ سے اس کے بعد کہ میں ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں (حدیث میں) تین کہاں تک اخلاق کے لئے تھا یا صرف ایک سال کے لئے۔

لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں چڑی ہوئی ملے اور کوئی شخص اسے اٹھا لے، ہر ایسی شے متروک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو۔

مے۔ احناف کے یہاں یہ حکم صرف دیانت ہے ورنہ عدالت میں اس کا فیصلہ شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا اس میں وجہان اور گمان غالب سے بھی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ اعلان سے متعلق اس حدیث میں جو ایک یا کئی سالوں کی تحدید ہے۔ اس میں اس کا سب سے پہلے لحاظ رکھنا چاہیے کہ مخاطب ایک صحابی میں، جلیل القدر صحابی! اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اتنی طویل مدت تک اعلان کرتے رہنے کا حکم صرف انتہائی احتیاط اور تقویٰ کے پیش نظر ہے احناف میں خود مدت اعلان کی تحدید سے متعلق اختلاف ہے اور علامہ اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بسوط کے حوالہ سے نفل کیا ہے کہ دیانت کے ساتھ، پانے والا خود اس کا فیصلہ کر لے کہ کتنے دنوں تک اسے اعلان کرنا چاہیے تاکہ اگر دور قریب میں

باب ۱۵۱۴ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ -

۲۲۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ يَحْيَى بْنُ خَدَّاشَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ تَرْبِيعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْيٍ السُّنْبُكِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَهُ أَغْرَابِيٌّ الْيَتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنَّا لِنَقِطَهُ فَقَالَ عَزَّيْهَا نَسْتَهْ نَمَّ لِنَقِطَهُ عَوَاصِرَهَا وَجَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَخْبِرُكَ بِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَفْهَمْهَا قَالَ يَا مَرْثُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ أَلْقَمَ قَالَ لَكَ أَوْ لِي خَبِلَتْ أَوْ لِدَيْبٍ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَتَمَعَدَ وَجِبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَالِدٌ وَلَهَا مَعَ مَا جَدَا وَهَذَا وَمِثْلُهَا قَرُودُ الْمَاءِ وَمَا كَلَّمَ الشَّجَرَ.

۱۵۱۴ - اونٹ، جو راستہ بھول گیا ہو۔
۲۲۵۴ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع نے، ان سے منبعث کے مولیٰ زید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور راستے میں پڑی ہوئی کسی کی چیز کے اٹھانے کے متعلق آپ سے سوال کیا۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے ہو، پھر اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو۔ اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی نشانی ٹھیک ٹھیک بتا دے (تو اسے اس کا مال واپس کر دو) ورنہ اپنی ضرورت میں خرچ کر لو۔ صحابی نے پوچھا، یا رسول اللہ! ایسی بکری کا کیا کیا جائے گا جس کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (مالک) کو مل جائے گی یا پھر بھڑیے کے حصے میں آئے گی۔ صحابی نے پوچھا، اور اس اونٹ کا کیا کیا جائے گا جو راستہ بھول گیا ہو؟ اس سوال پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ خود اس کے کھر میں، اس کا مشکیزہ ہے، پانی پر وہ خود پہنچ لے گا اور درخت کے پتے خود کھا لے گا۔

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ، کوئی مالک ہو تو اس تک بات پہنچ جائے اور پھر اسی قول کو خود بھی پسند کیا ہے۔ اسی طرح اگر گری ہوئی چیز جو پائی گئی ہے۔ (لقطہ) اس کی قیمت دس درہم (تقریباً ڈھائی روپے) سے کم ہو تو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اگر ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد بھی اصل مالک نہیں ملا تو لقطہ پانے والا اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانے والا غریب اور محتاج ہے تو اعلان کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرے ورنہ اسے کسی دوسرے محتاج کو صدقہ کر دینا بہتر ہے۔ ویسے امام یا اس کی طرف سے کسی ذمہ دار حاکم کی اجازت سے پانے والا اگر امیر ہو تو وہ بھی اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے البتہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مالک مل جائے تو بہر حال اسے وہ چیز لوٹانی پڑے گی، خواہ ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ ہی کیوں نہ کر چکا ہو۔
۱۔ اونٹ ریشلے اور پہاڑی راستوں پر چلنے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور ان کی سخت جانی بھی مشہور ہے۔ دوسرے یہ اپنے مالک اور اپنے گھر کو خوب پہچانتے ہیں۔ ان دشوار گزار راستوں کا بھی انھیں بہت اچھی طرح علم ہوتا ہے جن پر یہ ایک مرتبہ چل لیں۔ عرب دشوار گزار پہاڑی راستوں میں انھیں اونٹوں سے راہ نمائی حاصل کرتے تھے۔ اس لئے اونٹ عرب کے ریگستانوں یا دشوار گزار پہاڑی راستوں میں گم ہونے کے بعد اپنے مالک تک عام لوگوں سے بھی زیادہ خوبی کے ساتھ پہنچ سکتا ہے۔ عرب اس سے واقف تھے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وجہ سے اس سوال پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ بکری البتہ ایک کمزور مخلوق ہے۔ راستے میں درندے اور جنگلی جانور بھی اسے اپنی خوراک بنا سکتے ہیں۔ کسی اجنبی کے بھی ہاتھ لگ سکتی ہے اور اس وقت اسلامی حکم یہ ہے کہ مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ اگر مالک مل جائے تو قریباً ورنہ پانے والے کی ہے جو اگر صدقہ کر دے تو بہتر ہے۔

باب ۱۵۱۵ مَالَةُ الْغَنَمِ.

۱۵۱۵۔ بکری جو راستہ بھول گئی ہو۔

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى السَّبْعَةِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّفْظَةِ نَزَعَهُ أَنَّهُ قَالَ أَعْرِفْ عَقَا صَهَا وَكَوَاهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ زَيْدٌ إِنَّ لَمْ تَعْرِفْ أَسْتَفْزِقْ بِهَا صَاحِبَهَا وَكَانَتْ وَبِعَةً مِنْدُءٌ قَالَ يَحْيَى فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ مَنْ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي مَالَةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّهَا لَكَ أَوْ لَا خِيْلَكَ أَوْ لَيْدِيَّ قَالَ يَزِيدٌ وَيَحْيَى تَعْرِفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ تَرَى فِي مَالَةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ وَفَرَهَا فَإِنَّ مَعَهَا كِهْلَةً هَا وَهَاتَا تَرَى الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَجُلًا.

کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے! آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑ لو، وہ یا تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی، اسے بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔

یزید نے بیان کیا کہ اس کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ پھر صحابی نے پوچھا، راستہ بھولے ہوئے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد رہنے دو، اس کے ساتھ اس کے کھ بھی ہیں اور اس کا مشکیزہ بھی خود پانی پر پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا۔

اور اس طرح اپنے ملک تک پہنچ جائے گا۔

باب ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللَّفْظَةِ بَعْدَ

۱۵۱۶۔ لفظہ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانے

سَنَةٍ قَرِيهِ لَيْمَنُ وَبَعْدَهَا.

والے کا ہو جاتا ہے۔

۲۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى السَّبْعَةِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّفْظَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ عَقَا صَهَا وَكَوَاهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَتَأْكُلُ بِهَا قَالَ فَصَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ يَحْيَى لَكَ أَوْ لَا خِيْلَكَ أَوْ لَيْدِيَّ قَالَ فَصَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَا وَهَاتَا وَهَذَا أَوْ هَاتَا تَرَى الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَا رَبَّهَا.

جائے گا۔ صحابی نے پوچھا؟ اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آن حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس

۲۲۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے سبعتی نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے، انھوں نے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظہ کے متعلق پوچھا گیا، وہ یقین رکھتے تھے کہ آن حضور ﷺ نے فرمایا، اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ یزید بیان کرتے تھے کہ اگر اسے پہچاننے والا (اس طرح میں) کوئی نہ ملے تو پانے والے کو اپنی ضرورت میں خرچ کر لینا چاہیے اور یہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا۔ اس آخری ٹکڑے (کہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا) کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث ہے یا خود انھوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے۔ پھر پوچھا، راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے! آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑ لو، وہ یا تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی، اسے بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔

یزید نے بیان کیا کہ اس کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ پھر صحابی نے پوچھا، راستہ بھولے ہوئے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد رہنے دو، اس کے ساتھ اس کے کھ بھی ہیں اور اس کا مشکیزہ بھی خود پانی پر پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا۔

اور اس طرح اپنے ملک تک پہنچ جائے گا۔

۱۵۱۶۔ لفظہ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانے

والے کا ہو جاتا ہے۔

۲۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے انھیں منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے لفظہ کے متعلق سوال کیا، آن حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھ کر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر مالک مل جائے (تو اسے دیدو) ورنہ اپنی ضرورت میں خرچ کرو انھوں نے پوچھا، اور اگر راستہ بھولی ہوئی بکری ملے؟ آن حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی ورنہ پھر بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔ صحابی نے پوچھا؟ اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آن حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس

کا مشکیزہ ہے اس کے کھر میں۔ پانی پر خود ہی پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا اور اس طرح خود اس کا مالک اسے پائے گا۔

باب ۱۵۱۷ إِذَا وَجَدَ خَشْبَةً فِي الْخَيْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ الْيَتِيمُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَافِعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِأَهْلِهِ فَأَذَاهُ بِالْخَشْبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ خَلْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ.

۱۵۱۷۔ دیا میں کسی نے لکڑی، کوٹڑیا یا اسی جیسی کوئی چیز پائی لیٹا نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن رافیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا پھر پوری حدیث بیان کی (جو اس سے پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے) کہ (قرض دینے والا) باہرہ دیکھنے کیلئے نکلا کہ ممکن ہے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ (دیا کے کندہ جیب وہ پہنچا) تو اسے ایک لکڑی ملی۔ اپنے گھر کے اندر صحن کے لئے اس نے اسے اٹھایا لیکن جب اسے پتہ چلا تو اس میں مال اور ایک خط پایا جو اسی کے پاس بھیجا گیا تھا۔

۱۵۱۸۔ کوئی شخص راستے میں کھجور پاتا ہے۔

باب ۱۵۱۸ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ.

۲۲۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مُصْوَبٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقٍ قَالَ لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا خَلْبَهَا قُلْتُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ خَدَّاجٍ عَنْ مُصْوَبٍ وَقَالَ رَوَيْتُ عَنْ مُصْوَبٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هُشَامِ بْنِ مَسْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا تَغْلِبُ إِلَيَّ أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَتْرُفُهَا لِأَهْلِي لَمْ أَشْأَنْ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لِقَبْرِهَا.

۲۲۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، گدڑتے ہوئے، ایک کھجور پر نظر پڑی جو راستے میں پڑی ہوئی تھی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اگر اس کا احتمال نہ ہو تا کہ یہ صدقہ کی بھی ہو سکتی ہے تو میں خود اسے کھا لیتا اور کبھی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی اور زائدہ نے منصور کے واسطے سے حدیث بیان کیا اور ان سے طلحہ نے کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے قبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے گھر جاتا ہوں، اور وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے۔ میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر یہ خطرہ گزرتا ہے کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو، اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

باب ۱۵۱۹ كَيْفَ تَعْرِفُ لُقْطَةً أَهْلِ مَكَّةَ

۱۵۱۹۔ اہل مکہ کے لقطہ کا کس طرح اعلان کیا جائے گا؟

۱۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کے متعلق یقین طریقہ پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش کرتا نہیں پھرے گا بلکہ عام حالات میں ایسی معمولی چیزوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اعرابی پر نظر پڑی جو ایک کھجور کا اعلان کر رہا تھا کہ جس کی ہو وہ لے جائے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی درے سے خبر لی اور فرمایا، باروا الزہد اسے خود کھالے۔

وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُطُ لُقْمَتَهَا إِلَّا مِنْ عَرَفِهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُطُ لُقْمَتَهَا إِلَّا لِمَعْرِفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رِزْقٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْضَدُ مِصَاهُهَا وَلَا يُفَرِّصُ صِنْدُهَا وَلَا يُجْلَى لُقْمَتُهَا إِلَّا لِمَنْ شِئِدَ وَلَا يُخْتَلَى لَحْلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَقَالَ

طاووس نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کا اٹھانا صرف اسی کے لئے درست ہے جو اس کا اعلان بھی کرے اور احمد بن سعد نے کہا، ان سے رزق نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے درخت نہ کاٹے جائیں، وہاں کے شکار نہ بھڑکا جائے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء فرما دیجئے۔ چنانچہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرمایا۔

۲۲۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكًا فَمَرَّ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَحْبِسُ عَنْ مَلَكَةِ الْفَيْلِ وَسُلَاطَتِهَا عَلَيْهِمَا شَوْكٌ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِذَا لَا تَجِدُ إِلَّا أَحَدًا كَانَ قَبْلِي وَإِذَا أَجِلْتُ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ وَإِذَا أَجِلْتُ لَكَ بَعْدِي فَلَا يَنْفَرُ صَبْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَجِدُ سَاقِطَةً إِلَّا لِمَنْ شِئِدَ مَنْ قَبْلَ لَهْ قَبِيلٍ مَكْهُومٍ يُخَيِّرُ النَّظْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْهَدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْبَدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ بِقُبُورِنَا وَبِوُتَانِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاةٍ مَرَجُلٌ مِمَّنْ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاةَ قُلْتُمْ لِأَوْزَاعِي مَا قَوْلُهُ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

۲۲۵۸ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی فتح دی تو آنحضور کوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی۔ یہ مکہ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا، میرے لئے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں حلال ہو گیا، اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کے شکار نہ بھڑکاے جائیں اور اس کے کاٹنے نہ کاٹے جائیں۔ یہاں گری ہوئی چیز صرف اسی کے لئے حلال ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دو باتوں کا اختیار ہوتا ہے یا (قاتل سے) فدیہ لے لے، اور اس کی جان بخشی کر دے یا قصاص لے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء

هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فراد بجئے، کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور اپنے گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو اس حضور نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔ ابوشاہ، یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا، یا رسول اللہ! میرے لئے اسے لکھوا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لئے اسے لکھ دیا جائے۔ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ میرے لئے اسے لکھوا دیجئے یا رسول اللہ! ”لو انہوں نے فرمایا کہ وہی خطبہ مراد ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکبہ میں سنا تھا۔“

باب ۱۵۲۰ لَا تَحْتَلِبُ مَا شِئْتَ أَحَدٌ بِغَيْرِ إِذْنٍ .

۲۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَائِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلِبُنَ أَحَدٌ مَا شِئْتَ أَمْرِي بِغَيْرِ إِذْنِي أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونِي مُشْرِبَةً فَتُسَرَّ خِزَانَتُهُ فَيَسْتَقِلَّ طَعَامُهُ فَإِذَا تَنَزَّخَتْ لَهُمْ مَرْزُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَلْعَمِتْهُمْ فَلَا يَحْلِبُنَ أَحَدٌ مَا شِئْتَ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِي .

باب ۱۵۲۱ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ الْقَنْطَرَةِ بَعْدَ

سَنَةِ رَدَّهَا عَلَيْهِ لَا تَهَاوِيَهَا وَذِيعَةُ عُنْدَ .

۱۵۲۰۔ کسی کے مویشی اجازت کے بغیر نہ دوہے ہائیں۔
۲۲۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تائغ نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کا مویشی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے بالاجازت پر پہنچ کر اس کا نعمت خانہ کھولے اور وہاں سے اس کا کھانا چورالائے، لوگوں کے مویشیوں کے حق بھی ان کے لئے کھانا (دودھ) جمع رکھتے ہیں، اس لئے انھیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔
۱۵۲۱۔ لفظ کا مالک اگر ایک سال کے بعد آئے تو اسے اس کا مال واپس کر دینا چاہیے۔ کیونکہ پانے والے کے پاس وہ دودھ ہے۔

۲۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے منبہث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کے بندھن اور برتن کی ساخت کو ذہن میں رکھو اور اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو، اس کا مالک اگر اس کے بعد آئے تو اسے اس کی امانت واپس کر دو۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولی ہوئی بکری کا کیا کیا جائے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی یا پھر

۲۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْأَنْهَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَنْطَرَةِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْ وَحَاوِيَهَا وَمِصَاوِيَهَا ثُمَّ اسْتَفِيقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَوْحَا إِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَتُهُ أَلْعَمَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ هَآؤُلَاءِ هِيَ لَلْفَدِّ أَوْ لَلْفَيْدِ أَوْ لِلذِّبِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَتُهُ إِنْ لَيْلٍ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْمَرَتْ وَخَنَّتْ أَهْوَ وَخَمَرَتْ وَجْهَهُ ثُمَّ

لہ۔ فقہاء احناف کے یہاں کہہ کر اور دوسری جگہ کے لفظ میں کوئی فرق نہیں ہے حدیث میں خصوصیت کے ساتھ کہ اس لئے ذکر ہے۔ کہ وہاں باہر سے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اپنی کوئی چیز چھوڑ کے چلا گیا۔ وہ اپنے گھر پہنچ چکا ہوگا، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اگر کوئی چیز پائی گئی تو اس کے اعلان سے کیا فائدہ ہوگا؟ حدیث میں خصوصیت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے احتمال کے باوجود اعلان کرنا چاہیے۔

قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

بھیڑے کی ہوگی، صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولے ہوئے اونٹ کا کیا کیا جائے گا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار اس کے ساتھ خود اس کے کھرا اور اس کا

شوگرہ ہے اسی طرح وہ اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

بَابُ ۱۵۲۲ كَيْفَ يُأْخَذُ اللَّقْطَةُ وَكَأَيِّنْ عَنْهَا تُفْصِيحُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ.

۱۵۲۲۔ کیا لقطہ اٹھالینا چاہیے اور اسے ضائع ہونے کے لئے نہ چھوڑنا چاہیے تاکہ اسے کوئی ایسا شخص نہ اٹھالے جو اس کا مستحق نہ ہو؟

۲۲۶۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَدَنًا شُعْبَةً عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَرَأَيْتُ بَنِي صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي الْفِئَةُ كُنْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا جَعَلْنَا كُنُزَ رُتْ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صَدْرًا عَلَى مَهْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ انْصَرِفْ عِدَّتُهَا وَوَكَّأَهَا وَوَعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهَا.

۲۲۶۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کربیل نے بیان کیا کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے ایک کوڑا پایا اردو میں سے ایک نے کہا کہ اسے سپیں پڑا رہنے دو۔ میں نے کہا کہ نہیں، منگو بے مجھے اس کا مالک مل جائے (اعلان کے بعد) ورنہ میں خود اس سے نفع اٹھاؤں گا۔ غزوہ سے واپس ہونے کے بعد ہم نے حج کیا۔ جب میں مدینہ حاضر ہوا تو میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہمیں نے ایک پتیلی پائی تھی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا اور پھر حاضر ہوا کہ مالک اب تک نہیں ملا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔

اور اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اعلان کیا اور حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب پوچھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رقم کے عدد پتیلی کا بندھن اور اس کی ساخت کو ذہن میں رکھو اگر اس کا مالک مل جائے (توفیر) ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو۔

۲۲۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے اور انھیں سلمہ نے، یہی حدیث۔ شعبہ نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں مکہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ حَرْبٍ عَدَنًا شُعْبَةً عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَرَأَيْتُ بَنِي صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي الْفِئَةُ كُنْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا جَعَلْنَا كُنُزَ رُتْ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صَدْرًا عَلَى مَهْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ انْصَرِفْ عِدَّتُهَا وَوَكَّأَهَا وَوَعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهَا.

کہ مجھے خیال نہیں، حدیث میں (میں نے ایک سال کا ذکر فرمایا ایک سال کا۔ باب ۱۵۲۲ كَيْفَ يُأْخَذُ اللَّقْطَةُ وَكَأَيِّنْ عَنْهَا تُفْصِيحُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ۔ جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا اور خلیفہ کے

سپرو نہ کیا۔

۲۲۶۳- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے نبیث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطہ کے متعلق پوچھا تو آنحضور نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرنے رہو۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اس کی ساخت اور بدن کے متعلق صحیح صحیح بتائے (تو اسے دے دو) ورنہ اپنی ضروریات میں اسے خرچ کر دو۔ انھوں نے جب ایسے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا جو راستہ بھول گیا تو آنحضور کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے کمر موجود ہیں، وہ خود پانی تک پہنچ سکتا ہے اور درخت کے پتے کھا سکتا ہے اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ سکتا ہے۔ انھوں نے راستہ بھول ہوئی بکری کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ تو آنحضور نے فرمایا تھا کہ یا وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (اصل مالک) کو مل جائے گی ورنہ بھیڑ یا اٹھائے جائے گا۔

۱۵۲۴-

۲۲۶۴- ہم سے اسحاق بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں نصر نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ مجھے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطے خبر دی، ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا جسے میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے اس سے کہا، کیا تم اسے میرے لئے دودھ دو گے؟ اس نے اس کا جواب بھی اثبات میں دیا چنانچہ میں نے اس سے دہنی کے لئے کہا، وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری ہٹو لایا۔ پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گرو غبار سے صاف کرنے کے لئے کہا جب اس نے یہ کر دیا تو میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا، ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر (ہاتھ صاف کر بیٹے) اور ایک پیالہ دودھ دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى السُّلْطَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى النَّبِيعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَطِطَةِ قَالَ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدُ يَحْمِلُهَا لَوْ يَعْلَمُ بِهَا وَوَحْدًا كَيْفَا وَلَا فَاسْتَفَقَ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ خَالَةِ الْأَيْلِ فَمَسَعَرَوْهَا وَهَمَّ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَهَذَا أَوْ هَاتِرُ الْمَاءِ وَكَأَنَّ حُلَّ الشَّجَرِ وَمَعَهَا مَتْنٌ يَجِدُ هَاتِرَ بَهَا وَسَأَلَهُ عَنْ خَالَةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيْلَكَ أَوْلَىٰ بِهَا

باب ۱۵۲۴

۲۲۶۴ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبِيهِم حَدَّثَنَا النَّصْرُ أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَبِي اسْحَقٍ قَالَ اخْبَرَنِي اَبُو اَسْحَقٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَسْحَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَبِي اسْحَقٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ اَنْطَلَقْتُ يَاقَا اَنَا بِرَاحِي فَسَمِعْتُ نِسْوَةً فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتِ قَالَ لِرَسُولٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمِعْتُهَا تَعْرِفُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنِيمَةٍ مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتِ خَالِيَةٌ لِي قَالَ نَعَمْ مَا مَرَّتْ لَنَا عَتَقَلْ شَاوٍ مِنْ غَنِيمَةٍ ثُمَّ اَمْرُئُهُ اَنْ يَنْقَضَ مَتْنُهَا مِنَ الْقَبَائِرِ ثُمَّ اَمْرُئُهُ اَنْ يَنْقَضَ اَقْبِيهِ فَقَالَ هَكَذَا اَضْرِبْ اِحْدَى اَقْبِيهِ بِالْاَضْرِي فَحَلَبَ اَقْبِيهِ مِنْ لَبَنٍ وَتَدَجَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّ عَلَى فَمِمْسَا خُرْقَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ خَذَلِي بَرَادٍ اَسْفَلَهُ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ

کے لئے میں نے ایک بتن ساتھ لے لیا تھا جس کے منہ پر کڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے (پانی) دودھ پر بہایا جس سے اس کا پتلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا پھر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور اچھے مسرت حاصل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ظلم اور غضب کے مسائل

کِتَابُ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَضَبِ

۱۵۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اس سے اللہ کو غافل نہ سمجھیں اللہ تعالیٰ تو انھیں صرف ایک ایسے دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس میں آنکھیں پتھر اجاڑیں گی اور سراسر اٹھے رہ جائیں گے۔“ متقے اور متقے دونوں کے معنی ایک ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ ہطیجس کے معنی ٹٹکی لگانے والے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (اس کے معنی بلانے والے کی طرف) تیز دوڑنے والے ہیں کہ ہٹک بھی چسکنے نہ پائے گی ان کے دل بالکل خالی ہو جائیں گے کہ عقل باقی نہیں رہے۔ گی (حشر کی گھبراہٹ اور خوف سے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو اس دن سے ڈھیلے جس دن ان پر عذاب مسلط ہوگا، جو لوگ ظلم کر چکے ہیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! (غضب کو) کچھ دنوں کے لئے ہم سے اور مؤخر کر دیجئے، ہم آپ کی دعوت کو قبول کریں گے اور انبیاء کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تم پر کبھی زوال نہیں آئے گا۔ اور تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (کھراور گناہوں سے) اور تم پر یہ بھی واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا

بِأَنَّهُمْ ۱۵۲۵ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهُ عَاقِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيُوشِحَ فِيهِ الْأَبْصَارَ لَهُمْ فِيهِمْ مُقْتَنِعٌ رُوِيَ عَنْهُمْ الْمُفْنِعُ وَالْمُفْنِعُ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ هَاطِطِينَ مَدِينِي النَّظَرُ يَقَالُ مَسْرِعِينَ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ كَرَفُهُمْ وَأَقْوَدُ لَهُمْ هُوَ أَعْيَنِي جَوْفًا لَا عَقُولَ لَهُمْ وَأَنْذَرُ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَنَنُوا رَبَّنَا أَخْرَجْنَا إِلَى أَهْلٍ قَرِيبٍ نَحْبُ وَغَوَّيْنَا وَتَشَبَّحَ الرَّسُولُ أَوْ كَمْ تَكُونُوا أَقْنَمْتُمْ مِنْ بَلِّ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَنَنُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَفَرَّغْنَا لَهُمُ الْعَمَالَ وَهَلْ تَكُونُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرَهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرَهُمْ لِلَّذِينَ ظَنَنُوا مِنْهُ الْإِجْبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخِيفًا وَغَدِمْ مَرَّ سُلْهُ إِنْ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

۱۔ عرب کے مویشی صحرا اور بادیر میں چرا کرتے تھے۔ دشوار گزار ادبے آب و گیاہ راستوں سے گھسنے والے پیاسے مسافروں کے لئے ان چہرے والے مویشیوں کے دودھ پینے کی عام اجازت ہوتی تھی، اس میں کوئی روک ٹوک نہیں تھی بلکہ یہ عرف و عادت ہی چکی تھی۔ اس طرح اس طرح اگر عرف و عادت بن جائے تو اسلام نے بھی اصل مالک سے اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ استفادہ کی اجازت دی ہے اور آنحضور نے بھی عرب کے اسی عرف کی بنا پر مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا دودھ کو شش فرمایا تھا۔

ہم تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کریں۔ انہوں نے برائی نہ پیر (حق کو جھٹلانے کے لئے) اختیار کیا اور اللہ کے یہاں ان کی یہ بیزاریں تدبیر لکھ لی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کے مکر ایسے تھے کہ ان سے پہاڑ بھی ہل جاتے پس اللہ کے متعلق یہ نہ خیال کریں کہ وہ اپنے انبیاء سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کرے گا، بلاشبہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

۱۵۲۶۔ مظالم کا بدلہ۔

بَابُ ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

۲۲۶۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن بشام نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالتوکل ناجی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی (سب کے بعد) تو انھیں ایک ہل پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو باہم دنیا میں کرتے تھے۔ پھر چرب ان کا تنقیہ و تہذیب (روحانی) ہو چکے گی تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر سچائے گا۔ یونس بن خمد نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے ابوالتوکل نے حدیث بیان کی۔

۲۲۶۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ بَشَّامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي التَّوَكُّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حَسَبُوا يَنْفُطِرَتِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَنْتَقِصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا انْقَوُا وَهَذَبُوا أَدْرَكَ لَهُمْ بِدْوَجُ الْجَنَّةِ قَوْمُ الدُّنْيَا فَحَسْرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو لَأَحَدٍ يَسْكُنُهُ فِي الْجَنَّةِ ذَا مُمْزِلَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّوَكُّلِ

۱۵۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آگاہ ہو جاؤ، ظالموں پر اللہ کی

بَابُ ۱۵۲۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

لَعْنَتِ بے۔

۲۲۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے قتادہ نے خبر دی، ان سے صفوان خرمزانی نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے متعلق

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْمُودٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَمُشِّي مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ بَدَأَ إِذْ عَرَضَ جُلٌّ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ

لہ قرطبی نے لکھا ہے کہ یہ دوسرا ہل صراط ہوگا پہلا ہل صراط وہ ہوگا جس سے تمام اہل خشت کو، ان مقدس ہستیوں کے استثناء کے بعد جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گی، گندنا رہے گا۔ ایک اور طبقہ بھی ایسا ہے جو اس ہل سے نہیں گند پائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے انتہائی سنگین مظالم کی پاداش میں جہنم خود انھیں کھینچ لے گی۔ یہ پہلا ہل صراط اکبر ہے جو لوگ اس مرحلہ پر نجات پا جائیں گے اور وہ صرف مسلمان ہوں گے تو انھیں جنت کی طرف جاتے ہوئے ایک خاص ہل پر روک لیا جائے گا یہاں مسلمانوں کے صغیرہ گناہوں کی سزا دی جائے گی یہاں روکے جانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جسے دوبارہ دوزخ کی طرف بھیجا جاسکے گا بلکہ مظالم کے تنقیہ کے بعد انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

يُدْفِي الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ عَلَيْهِ كَنْفُكَ وَيَسْتَرْجِي يَقُولُ أَتَعْرِفُ
ذُنُوبَكَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذُنُوبَكَ كَذَا يَقُولُ نَعَمْ أُنْحَى رَبِّ حَتَّى إِذَا
قَرَّرَ كَيْدَ تَوْبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا
عَيْنَكَ فِي النَّبَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ أَيُّومَ يَقْطَعُ كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ أَلَا شَهَادَةٌ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ رَبِّهِمْ أَلَا كَفَنَتُ اللَّهَ عَلَى الظَّالِمِينَ

کیا سنا ہے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے۔ آپ بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا
اور اس پر اپنا پروا ڈال دے گا اور اسے چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس سے
فرمائے گا، کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا) کیا فلاں گناہ
یاد ہے؟ بندہ مومن کہے گا، ہاں، اے میرے رب! آخر جب وہ اپنے
گناہوں کا اقرار کرے گا اور اسے یقین آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ
تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں سے پردہ پوشی کی اور آج بھی میں تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس
کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر متعین گناہ (ملائے گا) انبیاء اور عام جن وانس میں سے کہیں گے
کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا تھا آگاہ ہو جائیں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۱۵۲۸۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس
پر ظلم ہونے دے۔

۲۲۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے انھیں سالم نے خبر
دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس اس پر
ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری
کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے جو
شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت
کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کے عیب کی) پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس
کی پردہ پوشی کرے گا۔

۱۵۲۹۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیم نے
حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر
دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم
۲۲۶۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا
مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں،

۲۲۶۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَحُمَيْدُ بْنُ
الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

۲۲۶۹ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا
أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنْصُرُ مَظْلُومًا
فَكَيْفَ نَنْصُرُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کس طرح ہوگی؟ آل حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ظالم کی مدد کی صورت یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔)

۱۵۳۰۔ مظلوم کی مدد

بَابُ ۱۵۳۰ نَصْرُ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْبَعِ قَالَ خَذْتُ شُعْبَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَخُوضُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَكُنْهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ الْعَاقِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَفْعُ الْمَظْلُومِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَى وَابْرَأَ الْمُقْسِمِ۔

۲۲۷۰۔ ہم سے سعید بن زبیع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سويد سے سنا، انہوں نے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا تھا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات ہی چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ (جن چیزوں کا حکم دیا تھا ان میں) انہوں نے مریض کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کا جواب دینے، دعوت کرنے والے (کی دعوت) قبول کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ۖ

۲۲۷۱۔ ہم سے محمد بن علا نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ص نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچتی ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیہ کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا)

بَابُ ۱۵۳۱ اتِّعَارُ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَكُلُّهُ لَا يَجِبُ إِتِّعَارُ بِالْأَشْرَارِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَهَرَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَكْتُمُونَ قَالَ ابْرَأْهُمْ كَانُوا يُكْهَنُونَ وَيَسْتَدْخِلُونَ إِذَا دُفِعُوا عَنْهَا عَفْوًا۔

۱۵۳۱۔ ظالم سے انتقام اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اللہ تعالیٰ بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا، سو اس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کا انتقام لیتے ہیں؟ ابراہیم نے کہا کہ سلف ذلیل ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ کیسی جب انہیں (ظالم پر) قدرت حاصل ہو جاتی تو اسے معاف کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۵۳۲ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تَبَدُّوا خَيْرٌ أَوْ يَخَفُوا أَوْ يَخَفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ

۱۵۳۲۔ مظلوم کی طرف سے معافی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ اگر تم علانیہ طور پر کوئی اچھا معاملہ کرو یا پوشیدہ طور پر کوئی معاملہ کرو یا کسی کے برے معاملہ پر عفو و صغ سے کام لو، تو خداوند تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بے پناہ قدرت

۱۔ اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی شرح سمجھنا چاہیے۔ گویا ظالم کی مدد کا طریقہ یہ نہیں کہ اس کو ظلم کرنے دیا جائے، یہ تو خود اس پر ظلم ہو گا بلکہ اس کی مدد کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث میں کنا یہ اس سے ہے کہ اسے عللاً روک دینا چاہیے اگر انہی طا ہوا اور اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آتا ہو۔ کیونکہ ظالم کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی خیر خواہی نہیں۔

يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَكِنْ انْتَصَى بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ
مَاعَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ
النَّاسَ وَيَغُفُّونَ فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِكُلِّ فِتْنَةٍ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْيَقِينِ
يَتَوَكَّلُونَ الْأُمُورَ وَيَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوْهُمُ الْعَذَابَ
يَقُولُونَ هَلْ إِلَّا مَرَدٌّ مِنْ رَبِّكَ .

والا ہے اور برائی کا بدلہ، اسی جیسی برائی سے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ قانونِ شریعت ہے) لیکن جو معاف کر دے اور درشتی معاملہ کو باقی رکھے تو اس کا (اس نیک عمل کا) اجر اللہ تعالیٰ ہی پر ہے، بے شک خداوند تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور جس نے اپنے پر ظلم کیے جانے کے بعد اس کا (جائز) بدلہ لیا (اور اس انتقام میں حد سے تجاوز نہیں کیا) تو ان پر ناحق فساد کرتے ہیں، یہی ہیں وہ لوگ جن پر دردناک عذاب نہایت اولیٰ العزمی کی بات ہے۔ اور تم مشاہدہ کرو گے کہ جب

نہ ہے۔

بَابُ ٣٥٨ الظُّلْمُ مُطْلَبَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

٢٢٢ هـ شَأْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلُمُ
كُلَّمَا تَيَوَّمَهُ الْقِيَمَةُ .

بَابُ ١٥٣ الرِّقَاءُ وَالْحَذَرُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ.

حَدَّثَنَا زكرياء بن اسحق النخعي عن يعقوب بن عبد الله
 بن صيفي عن أبي مفضل عن ابن عباس عن ابن عمر
 أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذ بن جبل
 وعروة بن الزبير إلى اليمن فقالا
 وعروة بن الزبير إلى اليمن فقالا

کہ مظلوم کی فریاد سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان
 جاب ۱۵۳) مَا كَانَتْ مُظْلِمَةً عِنْدَ الرَّحْمَنِ
 فَخَلَّاهَا لَهُ هَلْ يَبِينُ مَظْلَمَتُهُ

بِأَسْمَاءَ (١٥٣) مَنْ كَانَتْ لَهُ مُطْلَبَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ
فَحَلَّمَهَا لَهُ هَلْ يُمْكِنُ مُطْلَبَتُهُ

۲۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي يَاسِينَ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۵۳۱۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔
۲۲۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الغنی
ماجنون نے حدیث بیان کی، ابھی عبد اللہ بن دینار نے خبر دی اور
ابھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔
۱۵۳۲۔ مظلوم کی فریاد سے بچو اور ڈرتے رہو۔

۳۷۲- ہم سنی کچھ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق مکی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن یحییٰ نے، ان سے ابن عباس کے مولیٰ ابو سعید نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **رضی اللہ عنہ** کو جبرائیل بھیجا (عامل بنا کر) تو آپ نے انھیں ہدایت فرمائی کہ ان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

۱۵۳۷۔ مظلوم کی فریاد سے بچو اور ڈرتے رہو۔

۳۷۲- ہم سنی کچھ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق مکی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن یحییٰ نے، ان سے ابن عباس کے مولیٰ ابو سعید نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **رضی اللہ عنہ** کو جبرائیل بھیجا (عامل بنا کر) تو آپ نے انھیں ہدایت فرمائی کہ ان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

۱۵۳۵۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ تھا اور مظلوم نے اسے معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے؟

۲۲۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

۱۷۔ مظلمہ ہر اس ظلم کو کہتے ہیں جو کوئی برواشت کرے۔ جو چیزیں کسی سے ظلمانی جائیں ان پر بھی مظلمہ کا اطلاق ہوتا ہے اس کا مفہوم بہت عام ہے۔ غسوس اور غیر غسوس سب پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کی عزت پر حملہ کیا تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اسے کوئی نامائز نہ تکلیف پہنچائی یا اس کی کوئی چیز زبردستی لے لی تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اس لئے ہم نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ عربی کے بعینہ لفظ کو باقی رہنے دیا۔

أَبَى ذُئِبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْقَعْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَوْ شَيْءٌ فليَتَرَحَّلْهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذَ بِهِ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ وَبَيِّنًا وَلَا وَرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدِيرٍ مِنْ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ مِثْلَ بَعْضِهَا فَيُحْمَلْ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يُنْعِلُ بَيْنَ ابْنِ أَوْسٍ إِنَّمَا سَمِعْتُ الْقَعْبَرِيَّ كَذَلِكَ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْقَعْبَرِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَصَعِيدٌ مِنَ الْقَعْبَرِيِّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بَنِي أَبِي سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ.

نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کا ظلم (مظلوم) دوسرے کی عزت پر ہو یا اور کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل نہیں ہوگا تو اس کے ساقی (مظلوم) کی برائیاں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، (سعید مقبری کا) نام مقبری اس لئے پڑا کہ مقبروں کے قریب انہوں نے قیام کیا تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ سعید مقبری ہی بنی لیت کے مولیٰ میں پورا نام سعید بن ابی سعید تھا اور (ان کے والد) ابو سعید کا نام کيسان تھا۔

۱۵۳۶۔ جب ظلم کو معاف کر دیا تو واپسی کا مطالبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

۲۲۵۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اعراض کا خوف رکھتی ہو“ (کے متعلق) فرمایا کہ کسی شخص یہاں اس کی بیوی ہے، لیکن وہ شوہر اس کے پاس زیادہ آتا جاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے، اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۱۵۳۷۔ ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی یا اسے معاف کر دیا، لیکن کوئی تعین نہیں کی۔

۲۲۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم بن دینار نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا اور آپ نے اسے پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے تھے اور بائیں طرف شیوخ! لڑکے سے آنحضور نے فرمایا، کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گے کہ ان (شیوخ) کو یہ (بچا ہوا مشروب) دے دوں لڑکے نے کہا، نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے

۱۵۳۵۔ إِذَا خَلَّاهُ مِنْ ظَلَمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ.

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ أُمَرَ أَنَّ خَافَتْ مِنْ بَعْضِهَا شَوْراً أَوْ اعْرَاضاً قَالَتْ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَكَ الْمَرْءُ لَيْسَ بِمُسْتَلَكٍ مِنْهَا كَرِيدٌ أَنْ يَقْضَاهَا قَقُولُ اجْعَلْكَ مِنْ سَائِرِ فِي جِلِّ قَقُولُ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ.

۱۵۳۸۔ إِذَا ذُنَّ لَهُ أَوْ خَلَّاهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ.

۲۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَتَنَبَّأَ مِنْهُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ عُلَاَمٍ وَ عَنْ يَسَارَةَ الْأَشْيَاطِ فَقَالَ لِلْعُلَامِ أَمَّا ذُنُّ أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعُلَامُ كَا وَاللَّهِ يَرْسُولُ الْمَوْلَا أَوْ تَرَى بِصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَتْ فَذُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ

یہ ۲- حصے کا ایشار میں کسی پر نہیں کر سکتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے پارہ کے کی طرف بڑھا دیا جیسے آپ کو یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

۱۵۳۱- اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی۔

۲۲۷۷- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں ضعیف نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے طلحہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عمر بن سہل نے خبر دی اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی اسے سات زمین کا طوق پہنا یا جائے گا۔

۲۲۷۸- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (کسی زمین کا) جھگڑا تھا اس کا ذکر انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ نے فرمایا، ابو سلمہ! زمین کے معاملے میں احتیاط سے کام لو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر کسی شخص نے ایک بالشت زمین

بَابُ الثَّمَنِ ۲۲۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَهْلٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مَرَّةً الْأَرْضَ شَيْئًا لَوْ قَتَلَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ ۝

۲۲۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْكَوَامِ حَدَّثَنَا هُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ مَخْصُومَةٍ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَعَاكَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ لَوْ قَتَلَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ ۝

۲۲۷۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِإِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بَغْيًا حَقَّهُ حُسْفَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِحَدَّثٍ سَأَلْتُ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَمْلَأُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصَرِ ۝

۱۵۳۹- اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے جائے۔

۲۲۸۰ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّانٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْلَةَ قَالَ كُنَّا بِالنَّدِيمَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَزُرُّ قَوْمَنَا التَّمَرَةَ فَكَانَ

۲۲۷۹- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ناحق کسی زمین کا کھنڈر اس کا حصہ بھی لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ یہ حدیث ابن المبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو حراسان میں (شاگردوں کو انہوں نے سنائی تھی) بلکہ اسے انھوں نے بصرہ میں اپنے شاگردوں کو املا کر لیا تھا۔

۱۵۳۹- اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے۔

۲۲۸۰- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبیلہ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھے، وہاں ہمیں قحط سے دوچار ہونا پڑا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

ابن عبد بنرہما یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نبی القرآن الا ان تشاؤن الرجل منکم اھاو۔
 کھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجوا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
 جب ہماری طرف سے گذرتے تو فرمانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے (جب بہت سے لوگ مشترکہ طریقہ پر کھا رہے ہوں تو) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے
 دوسرے ساتھی سے (یا ساتھیوں سے) اجازت لے لے (اور وہ اجازت دے دیں تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
 الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لِحَامٌ فَقَالَ
 لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اِصْنَحْ لِي طَعَامَ خَمْسَةِ لَعْنَى اذْهَبُوا إِلَيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَابْصُرْ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ قَدْ عَاوَتْهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَذْمُ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ تَبَغَّا أَكَاذِبُ
 لَهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۸۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث
 بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو قائل نے، ان سے ابو مسعود
 رضی اللہ عنہ نے کہ انصاریوں سے ایک صحابی کے، جنہیں ابو شعیبہ رضی
 اللہ عنہ کہا جاتا تھا، ایک قصائی غلام تھے، ابو شعیبہ (رضی اللہ عنہ
 نے ان سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، کیونکہ میں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارہ اور اصحاب کے ساتھ مدعو کر دوں گا۔
 انہوں نے حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے بھوک کے آثار محسوس کئے
 تھے۔ چنانچہ آپ کو انھوں نے بلایا، ایک اور شخص آپ کے ساتھ ہو گئے
 جن کی دعوت نہیں تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داعی سے فرمایا، یہ بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، کیا ان کے لئے اجازت ہے؟ انہوں
 نے کہا جی ہاں۔

باب ۱۵۴۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَخَصُّمُ

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ مَجْزٍ
 عَنْ ابْنِ مَيْمُونَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنْ تَبَغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ أَلَا لَكَ الْخَصْمُ

بَاب ۱۵۴۔ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
 أَخْبَرَنِي سُرُوقُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَبَّنَا بَنِيَّ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَالِكًا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعَ خَصْمًا مِنْ بَنِي بَنِي خُزَيْمَةَ يَخْتَرِمُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
 وَإِنَّهُ يَنْتَهِی الْخَصْمَ فَلَمَّا بَعَثَكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَبْلَغَ مِنْ
 بَعْضِ مَا خِيبَ أَنَّكَ صَدَقَ نَاقِضِي لَهُ بِذَلِكَ مَنْ قَضَيْتَ لَهُ
 بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا قَطَعَهُ مِنَ النَّارِ فَلْيَاخُذْهَا وَوَلْيُشْرِكْهَا

۱۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور سخت جھگڑا ہے۔

۲۲۸۲۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مجز نے
 ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ
 مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا ہو۔

۱۵۴۔ اس شخص کا گناہ، جو جان بوجھ کر ناحق کے لئے لڑے۔

۱۵۸۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
 ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے اور ان سے ابن
 شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت ام
 سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ
 رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے
 کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے
 پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں
 اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین
 میں سے) ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بڑید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجحر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف مہمات پر) بھیجتے ہیں اور (بعض اوقات) ہمیں ایسے قبیلے میں قیام کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیانت بھی نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع کے لئے کیا ہدایت؟ حضور اکرم نے ہم سے فرمایا کہ اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہوا اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے مناسب ہے تو تمہیں اسے قبول کرنا چاہیے، لیکن ان کی طرف سے اگر اس طرح کی کوئی پیش رفت نہ ہو تو تم مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

۱۵۴۴- چوپال کے متعلق احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بنو ساعدہ کی چوپال (سقیفہ) میں بیٹھے تھے۔

۲۲۸۷- ہم سے یحییٰ بن سلمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبید اللہ بن عبد بن عقبہ نے خبر دی، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وفات

الْبَشَرِ قَالَ حَدَّثُنِي يُزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَذْكُرُنَا فَتُنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَشْعُرُونَ أَنَا تَأْتِي فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرْتُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا كَمَا أَنْتُمْ فَعَلُوا فَحَدَّثُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

بِأَوَّلِهِ ۱۵۴۴ مَلْبَاءَ فِي السَّقَايِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

۲۲۸۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ جِئْتُ نَوْفِي اللَّهِ نَسِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

لہ۔ مہمانی کا حق۔ میزبان کی مرضی کے خلاف وصول کرنے کے لئے جو اس حدیث میں ہدایت ہے، اس کے متعلق محدثین رحمہ نے مختلف توضیحات بیان کی ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حکم فحشاء کی حالت کا ہے۔ بادیر اور گاؤں کے دور دراز علاقوں میں اگر کوئی مسافر خصوصاً عرب کے ماحول میں۔ چیتا تو اس کے لئے کھانے پینے کا ذریعہ اہل بادیر کی میزبانی کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو مطلب یہ ہوا کہ اگر ایسا موقع ہوا اور قبیلے والے ضیانت سے انکار کر دیں، اور حجازی مسافروں کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے ان سے کھانا پینا ان کی مرضی کے خلاف بھی وصول کر سکتے ہیں اس طرح کی رخصتیں اسلام میں فحشاء کے اوقات میں ہیں۔ دوسری توضیح یہ کہ ضیانت اہل عرب میں ایک عام عرف و عادت کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے اس عرف کی روشنی میں مجاہدین کو آپ نے ہدایت دی تھی۔ ایک توضیح یہ بھی کہ گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بہت سے قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کا لشکر ان کے قبیلہ سے گزرے اور ایک دو دن کے لئے ان کے یہاں قیام کرے تو وہ لشکر کی ضیانت کریں۔ یہ معاہدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مکاتیب میں موجود ہے جو آپ نے قبائل عرب کے سرداروں کے نام بھیجے تھے اور جن کی تحریر زبلی نے بھی کی ہے۔ بہر حال مختلف توضیحات اس کی گئی ہیں اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے عرف و عادت والے جواب کو پسند کیا ہے۔ یعنی سب کے یہاں خودیہ بات جانی پہچانی تھی کہ گزرنے والے مسافروں کی ضیانت اہل قبیلہ کو ضرور کرنی چاہیے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عرب کے قبیلوں کے میل جول میں سفر عرب جیسی عزیز قوم کے لئے تقریباً ناممکن ہوتا اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حکم تھا گویا یہ ایک انتظامی ضرورت بھی تھی اور جب دو ایک مسافر اس کے بغیر دور دراز کے سفر نہیں کر سکتے تھے دستے کس طرح اس کے بغیر سفر کر سکتے۔

قُلْتُ لَا بِيَ بَكَرٍ نَطِيقُ بِمَا فَعَلْتُمْ هُمْ فِي سَفِيْفَةٍ بَحِي
سَاعِدَةٍ :

بَابُ ۱۵۴۵ لَا يَنْتَعِ جَاهُ جَاهَةٍ أَنْ يَغْرِزَ

تَحْشِبُهُ فِي جِدَارِهِ -

۲۲۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْتَعِ
جَاهُ جَاهَةٍ أَنْ يَغْرِزَ تَحْشِبُهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ
أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَالْمَلِكُ كَرِ
مِيَتْ بِهَا بَيْنَ التَّائِبِينَ

بَابُ ۱۵۴۶ مَبِيتُ الْغُرَى فِي الطَّرِيقِ -

۲۲۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
أَبُو بَكْرِ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَاضِبُ بْنُ مَرْيَدٍ حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ
وَكُنَ حَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْقُضَيْبِيُّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاوِيًّا بِسَادِي الْأَيَّانِ الْهَمْرُ قَدْ حَدَرَتْ
فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَفَرَقْتُهَا فَهَرَقْتُهَا
فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قَرِئَ
قَوْمٌ دَهْنِي فِي بَطْنِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا آيَةٌ :

لوگوں نے کہا، معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی پھر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں، ان کی حرمت کے نازل
ہونے سے پہلے یا زمانہ جاہلیت میں (الآیۃ)

بَابُ ۱۵۴۷ أَقْبَنِيَّةُ الدَّوْرِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا

وَالْجُلُوسِ عَلَى الْمَقْعَدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ
قَابَتْنِي أَبُو بَكْرٍ مُسْجِدًا بَفَنَاءٍ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَتَنَقَّصُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ

دی تو انصار بنو ساعدہ کے سقیفہ (چوپال) میں جمع ہوئے۔ میں نے ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں بھی وہیں لے چلیے، چنانچہ ہم انصار
کے یہاں سقیفہ بنو ساعدہ میں پہنچے۔

۱۵۴۵۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے

سے نہ روکے۔

۲۲۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے
پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے، پھر ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے
والا پاتا ہوں، بخدا، میں اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان
کرتا رہتا ہوں

۱۵۴۶۔ راستے میں شراب بہانا۔

۲۲۸۹۔ ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں
عضان نے خبر دی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے
ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں فضیح
شراب کا بہت چلن تھا۔ (پھر جو نہی شراب کی حرمت پر آیت نازل ہوئی)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو اس بات کے اعلان
کا حکم دیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (یہ سنتے ہی) ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باہر لے جا کر شراب بہا دو۔ چنانچہ میں نے
باہر نکل کر شراب بہا دی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی تو بعض

لوگوں نے کہا، معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی پھر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں، ان کی حرمت کے نازل
ہونے سے پہلے یا زمانہ جاہلیت میں (الآیۃ)

۱۵۴۷۔ گھروں کے سامنے کا حصہ اور اس میں بیٹھنا اور راستے

میں بیٹھنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی، جس میں وہ
نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے مشرکوں کی عورتوں

اور ان کے بچوں کے وہاں رجب حضرت ابو بکر رضی نماز پڑھنے
یا تلاوت کرنے (بھڑک جاتی تھی سب بہت مخطوط ہوتے
رہتے۔ ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں تھا۔ (حدیث کسی قدر تفصیل کے ساتھ گندہ چکی ہے)

۲۲۹۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر حفص بن
میسو نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار
نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ رضی عنہم نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں
بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے
میں، اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو
راستے کو بھی اس کا حق دو۔ صحابہ نے پوچھا، اور راستے کا حق کیا ہے؟ چنود
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (راستے کے حقوق یہ ہیں) نگاہ نیچی رکھنا، ایذا رسانی

۱۵۴۸۔ راستوں کے کنویں، جب کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ
پہنچتی ہو۔

۲۲۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،
ان سے ابو بکر کے مولیٰ سہمی نے، ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک
شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے پیاس لگی، پھر اسے ایک کنواں ملا اور
وہ اس کے اندر آ گیا اور پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اسی کی نظریک کتے پر
پڑی جو بائپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کچھ چاٹ رہا تھا۔ اس
شخص نے سوچا کہ اس وقت یہ کتا بھی پیاس کی اتنی ہی شدت میں مبتلا
ہے جس میں میں تھا، چنانچہ پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھر
کر اس نے کتے کو بلایا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ عمل مقبول ہوا اور
اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے۔ (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر بُرا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے۔)

۱۵۴۹۔ راستے سے (تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا) حاکم نے ابو ہریرہ

وَأَبْنَاؤُهُمْ يَفْجَعُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْدٍ بِمَكَّةَ ۖ

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفْرًا وَيَا كُفْرًا عَلَى الطَّرِيقَانِ فَقَالُوا مَا لَنَا
بَدَأَ نَسَاحِي مَجَاسِنًا تَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا الْيَتِيمُ إِلَّا
الْمَجَالِسَ نَاغِضُوا الطَّرِيقَ حَقُّهَا قَالُوا وَمَا ضَرُّ
الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَتَقْفُ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ
وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

سے چمنا۔ سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔

بَابُ الْأَبَارِغِ عَلَى الطَّرِيقِ إِذَا لَمْ
يَتَذَكَّرُوا

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ سَهْمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا نَرْجُلُ
بَطْنِ بَنِي إِسْتَدَ عِنْدَ الْعَطَشِ فَوَجَدْنَا قَنْزَلٍ فِيهَا قَسْرَتٌ
لَمْ نَخْرِجْ فَإِذَا كَلْبٌ يَتَمَتُّ بِأَكْلِ الشَّرَى مِنْ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَنَعَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ
بَلَغَ مِنِّي قَنْزَلٌ أَلَيْسَ قَدْ لَقَعَهُ مَاءٌ فَسَقَى الْكَلْبُ فَشَكَرَ
اللَّهُ لَدَفَقَرْنَاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَافِي الْبَهَائِكُمْ
لَا خَيْرَ أَفَقَالَ نِي خَلِي ذَاتِ كَبِدٍ تَرْكِبُهُ أَجْرٌ ۖ

اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے۔ (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر بُرا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے۔)

بَابُ مَا لَهَ الْأَذَى وَقَالَ هَذَا عَنْ

۱۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی ضرورت مند غیر مسلم کی بھی مدد کی جائے تو اس پر اجر ملتا ہے، کیونکہ جاندار کے ضمن میں تو وہ بھی ہر حال
آتے ہیں۔

أَبَى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطِقِ
الْأَدْنَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَهُ .

رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے بیان کیا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا
بھی صدقہ ہے ۔

۱۵۵۰۔ بالاخانے وغیرہ میں جھروکے اور روشندان بنانا ۔

۲۲۹۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْعَمَ مِنْ
الْطَّامِرِ الْمَدِينَةَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَمْلَى مَوَاقِعَ
الْفَتَنِ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ .

۲۲۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ
نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک
شیلہ پر چڑھے پھر فرمایا کیا تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں کہ
تمہارے گھروں میں قلعے اس طرح پر برس رہے ہیں جیسے بارش برتی ہے ۔

۲۲۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ
عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَرِيفٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَ حَدِيثًا
عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِي قَالَ اللَّهُ لَهُمَا أَنْ تَتَوَّأَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ
صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَهَجَبَتْ مَعَهُ فَعَدَلُ وَعَدَلَتْ مَعَهُ
بِالْأَدْنَى فَتَبَدَّرَ حَتَّى جَاءَ فَسَلَّيْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ
الْإِكَادَةِ فَتَوَضَّأْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتِنِ مِنْ
أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِي قَالَ لَهُمَا إِنَّ
تَتَوَّأَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاعْجَبَنِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَاشِدَةً وَ
حَفْصَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْحَدِيثَ بِسُوءِهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ وَ
حَاسِرًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ مِنْ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي
الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَسْتَأْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُنْزِلُ مِثْلَ مَا أُنْزِلَ يَوْمًا فَإِذَا أَنْزَلْتُ وَجِئْتُهُ مِنْ خَبَرٍ فَلَا
الْيَوْمَ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا أَنْزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مُشْرِ
فَرِيضٍ نَعْلَمُ النَّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ
تَحْلِيهِ لَهُمْ نِسَاءَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءَهُمَا بِالْفُحْدَانِ مِنْ أَسْبَابِ نِسَاءِ
الْأَنْصَارِ فَصَبَّحَتْ عَلَى أَمْرٍ أَنْ قَدْ اجْعَلَنِي مَا تَكُونُ أَنْ
تَدْرَأُ عَنِّي فَقَالَتْ وَلِمَ تَسْأَلُنِي أَنْ أَمْلَأَ عِلْقَ قَوْلِ اللَّهِ أَنْ أَمْلَأَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُنْ أَمْعَنُكَ فَإِنْ أَخْلَاهُنَّ لَهْجَهُ

۲۲۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکئی بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل بن شریف
بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ
بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس بات کا آرزو مند رہتا تھا کہ عمر رضی اللہ
عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج کے متعلق پوچھوں جن
کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم دونوں اللہ کے سامنے
توبہ کرو کہ تمہارے دل حق سے ہٹ گئے ہیں ؟ پھر میں ان کے ساتھ حج کو
گیا، عمر رضی اللہ عنہ بیٹے راستے سے، قضا نے حاجت کے لئے، تو میں بھی
ان کے ساتھ ایک (پانی کا) برتن لے کر گیا، پھر وہ قضا نے حاجت کے لئے
چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے
پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کی۔ پھر میں نے پوچھا، یا امیر المؤمنین، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو خاتون کون ہیں جن کے متعلق اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو۔ انہوں نے
فرمایا، ابن عباس تم پر حیرت ہے، عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں
وہ پھر عمر رضی اللہ عنہ میری طرف رخ کر کے پورا واقعہ بیان کرنے لگے آپ
نے فرمایا کہ بنو امیہ بن زید کے قبیلے میں، جو مدینہ سے متصل تھا میں اپنے ایک
پڑوسی کے ساتھ رہتا تھا۔ ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضری کی باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ حاضر ہوئے اور ایک دن
جب میں حاضری دیتا تو اس دن کی تمام خبریں احکام وغیرہ لانا اور جب
وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں

الْيَوْمَ مَحْتَى النَّبِيلَ وَفَرَعِي فَقَعْتُ خَبْتٍ مَن فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ
 ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى يَدَيَّ وَفَدَخَلْتُ عَنْ حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ
 أَتَقَاضِي أَخَذَ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ مَحْتَى
 النَّبِيلَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَمَنْتُ خَابَتْ وَحَصِيَّتُ أَفْأَمَنُ أَرَبُ
 يُعْضِبُ اللَّهُ لِعُضْبٍ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ كَلِمَتَيْنِ
 لَا تُسْكَتُهُنَّ عَنْ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرْجِيهِ
 فِي شَيْءٍ وَلَا تُجَرِّبُهُ إِلَّا بَيْنِي مَا بَدَأَ اللَّهُ وَكَانَ يُغَرِّبُ
 أَنْ كَانَتْ جَارَتِي هِيَ بِوَصَائِلِكَ وَآمَنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ شِدَّةً وَلَسْنَا نَحْدُثُ أَنْ غَسَّانَ
 تُعَلِّدُ النَّعَالَ يَغْرُو وَفَتَلُ حَاجِي كَوْمَ لَوْ بَدَأَ فَرَجَعُ شِدَّةً
 فَصَرَبْتُ بِأَيْ يَدِي وَخَشِيدُ الْوَقَالِ أَتَانَا هُوَ فَفَرَضْتُ
 فَغَرَبْتُ رِيحًا وَنَحَلْتُ أَمْرًا عَظِيمًا قُلْتُ مَا هُوَ أَحَاوُ
 غَسَّانَ نَالَ لَابِنُ عَقْمُ مِنْهُ وَأَطُولُ مَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاءً قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ
 وَحَصِيَّتُ كُنْتُ عَلَى أَنْ هَذَا أَوْ شِدَّةً أَنْ يَكُونَ فَبَعَثْتُ
 عَلَى شَيْءٍ وَفَضَيْتُ ضِدَّةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مُشْرِبَةً لَهُ فَانْتَزَلَ فِيهَا قَدْ خَلَّتْ عَلَى
 حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ بَنِي فَمَتَّ مَا يَلِيكَ أَوْ لَمْ أَلَمْ خَدَّ مَلِكٍ
 أَلَا تَلْتَنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ
 وَفِي الشَّرْبَةِ فَعَرَجْتُ نَحَلْتُ الْيَنْبَرُ فَإِذَا أَحْوَلَهُ رَهْطُ
 يَبْكِي بَعْضُهُ فَبَعَثْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْدُ
 فَجِئْتُ الشَّرْبَةِ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لَعَلَّ مَلِكًا أَسْوَدَ
 أَسَاوِدُنَ لَعَسَ وَدَخَلَ فَلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 خَرَجَ فَقَالَ دَرَسْتُ لَكَ فَحَمَمْتُ فَأَنْصَرْتُ فَتُحَتَّى جَلَسْتُ
 مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْيَنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْدُ فَجِئْتُ
 فَدَرَسْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْيَنْبَرِ ثُمَّ
 غَلَبَنِي مَا أَحْدُ فَجِئْتُ الْفَلَا مَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعَمْرٍو كَرَّ
 مِثْلَهُ فَلَمْ يَكُنْ مُصْغِرًا فَالْكَ الْعَلَامِيْدُ فَوَفِي قَالَ أَوْنَ
 لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ

پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم (ہجرت کر کے) انصار کے یہاں آئے
 تو انہیں دیکھا کہ ان کی عورتیں خود ان پر غالب بھٹیں، ہماری عورتوں نے
 بھی ان کا طریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک دن اپنی بیوی کو
 ڈانٹا تو انہوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ ان کا یہ جواب دینا مجھے ناگوار معلوم
 ہوا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں اگر جواب دیتی ہوں تو تمہیں ناگوار ہی کیوں ہوتی
 ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تک جواب دیتی ہیں۔ اور بعض ازواج
 تو حضور اکرم سے پورے دن اور پوری رات خفا رہتی ہیں۔ اس بات
 سے میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا کہ ازواج میں جس نے بھی ایسا کیا ہوگا
 وہ تو بڑے نقصان اور خسارہ میں ہوں گی۔ اس کے بعد میں نے کپڑے پہنے
 اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المومنین
 کے پاس پہنچا اور کہا، اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پورے دن رات تک غصہ رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں بول
 اٹھا کہ پھر تو وہ تباہی اور نقصان میں رہیں۔ کیا تمہیں اس سے امن ہے
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کی وجہ سے (تم پر) غصہ ہو
 جائے اور تم ہلاک ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ چیزوں کا
 مطالبہ ہرگز نہ کیا کرو۔ نہ کسی معاملہ میں آپ کی کسی بات کا جواب دو اور نہ آپ
 پر نفی کا اظہار ہونے دو، البتہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ
 لیا کرو، کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا، تمہاری یہ پڑوسن تم سے زیادہ جلیل اور
 نظیم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری اور محبوب بھی
 ہیں۔ آپ کی مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ ادھر یہ چرچا ہو رہا تھا کہ غسان
 کے فوجی ہم پر حملہ کیا تیار ہاں کر رہے ہیں۔ میرے پڑوسی ایک دن اپنی باری پر
 مدینہ گئے ہوئے تھے، پھر واپس عشاء کے وقت ہوئے۔ اگر میرا دروازہ انہوں
 نے بڑی زور سے کھٹکھٹایا اور کہا، کیا سو گئے ہیں؟ میں بہت گھبرایا ہلکا ہیر
 آیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آگیا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا۔
 کیا غسان کا لشکر آگیا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ اور
 سنگین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ عمر
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حفصہ تو تباہ و برباد ہو گئی، مجھے تو پہلے ہی کھٹکھا تھا کہ
 کہیں ایسا ہونہ جائے۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے کپڑے
 پہنے اور صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ (نماز

پڑھتے ہی آنحضورؐ اپنے بالاخانہ میں تشریف لے گئے اور وہیں تنہائی اختیار کر لی۔ میں مفسد کے یہاں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا رو کیوں رہی ہو، کیا بیدہی میں نے تمہیں متنبہ نہیں کر دیا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، آپ بالاخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ پھر میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے اور بعض رو بھی رہے تھے تھوڑی دیر تو میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا، لیکن میرا خجنان مجھ پر غالب آیا اور میں اس بالاخانہ کے پاس پہنچا جس میں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کے ایک سیاہ غلام سے کہا کہ حضور اکرمؐ سے کہو کہ عمر اجازت چاہتا ہے۔ وہ غلام اند گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا کہ میرے آپ کی بات پہنچا دی تھی لیکن آنحضورؐ نے سکوت فرمایا چنانچہ میں واپس آکر انھیں لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا خجنان مجھ پر غالب آیا اور میں دوبارہ آیا اور اس مرتبہ بھی وہی پیش آیا۔ میں پھر آکر انھیں لوگوں میں بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ لیکن اس مرتبہ پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت چاہو۔ اور بات بھول کی توں رہی لیکن میں واپس ہو رہا تھا کہ غلام نے مجھ کو پکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا تو آپؐ مجھ کی پٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا، اس لئے پٹائی کے ابھرے ہوئے حصوں کا نشان آپ کے پہلو میں پڑ گیا تھا۔ آپ اس وقت ایک ایسے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال بھری گئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے ہی عرض کی، کیا آنحضورؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ حضور اکرمؐ نے نگاہ میری طرف کر کے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی اور کہنے لگا، اب بھی میں کھڑا ہی تھا، یا رسول اللہ! آپ جانتے ہی ہیں کہ ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے، لیکن جب ہم ایک ایسی قوم میں آگئے جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل ذکر کی کہ کس طرح ہماری بیویوں نے بھی مدینہ کی عورتوں کا اثر لیا اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ پھر میں نے کہا

مَصْطَحَةٌ عَلَى رِمَالِ حَبِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَرَأْتُ قَدْ أَقْرَأَ
الرِّمَالُ بَيْنَهُمْ مَتَى عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَوْ مَشَوْهَا لَيْفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَ أَتَاكُمْ مَخْلَقَتِ نِسَاءٍ لَوْ دَفَعَهُ
بَصَرِي إِلَى فَقَالَ لَا تَمُوتُ قُلْتُ وَ أَتَاكُمْ سَتَانِ مِنَ الرِّسَالِ
الْمُرُورِ أَيْتِي وَ كُنَّا مَعَهُ كَرِشٍ نَعْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ نَعْلِبُهُمْ نِسَاءً وَهُمْ قَدْ كَرَهُ فَبَسَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ مَا أَيْتِي وَ كَخَلْتُ عَلَى
حَفْصَةَ فَعَلْتُ لَا يَغْنِيكَ إِنْ كَانَتْ جَاءَتْكَ هِيَ
أَوْ ضَامِلٌ وَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ
عَائِشَةَ فَبَسَمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ
فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهْبَةِ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ أَدُمُ اللَّهُ
كَلِمَتِي عَلَى أُمَّتِي فَإِنْ قَارِبَ وَالرُّومَ وَ بَعِثَ عَلَيْهِمُ
وَ أَخْلَعُوا الدِّيَارَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ وَ كَانَ مِنْكَ لُحَا
فَوَالِ أَوْ فِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا بَنِي الْخَطَابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ
تَحَلَّتْ لَهُمْ كَيْبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
لِلَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ
ذَلِكَ الْهَدْيِثِ جِلْدَ أَفْسَنَةِ حَفْصَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَ كَانَ
قَدْ قَالَ مَا أَكْبَدَ أَجَلَ عَيْنِي مِنْ شَيْءٍ مَوْجَدَةٍ
عَلَيْهِمْ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ
وَ أَفْخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ أَتَأْكُلُ
أَقَمْتِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَ إِنَّا أَصْبَحْنَا تِسْعَ
وَ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَعَدَّهَا عَدَا أَفْخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرَ تِسْعَ وَ عِشْرِينَ زَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ
تِسْعَ وَ عِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَتْ آيَةَ التَّخْيِيرِ
فَبَدَأَ أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنْ دُرِيَ لَكَ امْرَأَةٌ كَأَنَّكَ
عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْبُدَ رَحْمَتِي تَسْأَلُ رِيَّ ابْنِي قَالَتْ
قَدْ عَلِمَ أَنَّ ابْنِي لَمْ يَكُنْ نَا يَأْمُرُ بِي بِفِرَاقِهِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَئِنْ رَوَّاهُ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا
قُلْتُ فِي هَذَا أَسْأَلُ بَوَسِي فَأَيُّ امْرَأَةٍ لَمْ يَكُنْ سَوْلُهُ

وَالَّذِينَ الْأَخْصَرَةُ ثُمَّ خَيْرٌ نِسَاءً ۖ فَفَلَحَ مِثْلَ مَا قَالَتْ
عَاكِشَةً ۚ

میں ابھی حصہ کے یہاں بھی گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ کہیں کسی خود
فرستی میں نہ مبتلا رہنا، یہ تمہاری پڑوسن تم سے زیادہ جمیل و نظیف ہیں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب بھی! آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس بات پر حضور اکرم ص
مسکرا دیے۔ جب میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو (آپ کے پاس) بیٹھ گیا اور آپ کے گھر میں چاروں طرف دیکھنے لگا، بخدا، سوائے کھالوں
کے اور کوئی چیز وہاں نظر نہیں آئی۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت کے حالات میں کشادگی پیدا کر دے
فانی اور ہم کے لوگ تو فراخی کے ساتھ رہتے ہیں، دنیا انھیں خوب مل گئی ہے، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ حضور اکرم ص
ٹپک لگائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا، اے ابن خطاب! کیا تمہیں کچھ شبہ ہے؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے اچھے اعمال (جو معاملات کی حد
وہ کہتے ہیں، کی جڑ،) اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) میں بول اٹھا، یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مخفرت کی دعا کیجئے (کہ میں
نے ایک غلط مطالبہ آپ کے سامنے رکھ دیا تھا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج سے) اس بات پر علیحدگی اختیار کر لی تھی کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے حصہ (رضی اللہ عنہا) نے پوشیدہ بات کہہ دی تھی حضور اکرم ص نے، اس انتہائی تعجب کی وجہ سے جو (اس طرح کے واقعات
پر) آپ کی ہوتی تھی، فرمایا تھا کہ میں اب ان کے پاس ایک مہینے تک نہیں جاؤں گا۔ اور یہی وہ موقع ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ص
کو تنبیہ کیا تھا۔ پھر جب انیس دن گزر گئے تو حضور اکرم ص، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ اور انھیں کے یہاں سے ابتدا
کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ ہمارے یہاں ایک مہینے تک نہیں تشریف لائیں گے۔ اور آج ابھی انیسویں
کی صبح ہے میں تو دن رات یہی ہنسی ہنسی کر رہی تھی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میں معلوم نہیں ہے) یہ مہینہ انیس دن کا ہے اور وہ مہینہ انیس
ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر وہ آیت نازل ہوئی جس میں (ازواج کو) اختیار دیا گیا تھا۔ اس کی بھی ابتدا، آپ نے
مجھ سے کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہنا ہوں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے) اور یہ ضروری نہیں کہ جواب فوراً دو
بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا (اور مشورہ کے بعد اطمینان سے جواب دینا) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ص
کو یہ معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ پھر آنحضور اکرم ص نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
”اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے، خداوند تعالیٰ کے قول عظیمًا تک میں نے عرض کیا، کیا اب اس معاملے میں بھی میں والدین سے مشورہ
کرنے جاؤں گی! اس میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہ ہونی چاہیے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں اس کے
بعد آنحضور نے اپنی دوسری ازواج کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا دے چکی تھیں۔ حدیث
اسندہ بھی آئے گی اور جو مباحث یہاں چھوڑ دیئے گئے ہیں وہ اپنے اپنے موقع سے آئیں گے۔

۱۔ تمام ازواج کی باری مقرر تھی اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ باری تھی عائشہ رضی اللہ عنہا
کی اور انھیں کے گھر آپ کا اس دن قیام تھا لیکن اتفاق سے کسی وجہ سے آپ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ حصہ رضی
اللہ عنہا نے آپ کو وہاں دیکھ لیا اور اگر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا کہ باری آپ کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماریہ رضی اللہ
عنہا کے یہاں گئے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر بڑا غصہ آیا اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کر لیا تھا
کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے علیحدہ رہیں گے اور اس عرصہ میں ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر صحابہ میں بہت تشویش پھیلی اور
ازواج مطہرات اور ان کے عزیز واقارب تک ہی بات نہیں رہی بلکہ تمام صحابہ اس فیصلے پر بہت پریشان ہو گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مَخْذُومًا أَنَا أَنْفَرِي عَنْ
عَنْ حَبِيبِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ قَوْلِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ أُنْفَرِي قَدَّمَ فَبَعَثَ
فِي عَلَيْهِ لَهُ فَبَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطْلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ
لَا وَلَكِنِّي أَكَلْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثْتُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
ثُمَّ نَزَلَ فَقَدْ خَلَّ عَلَى نِسَائِهِ

۲۲۹۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے فرازی نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک کے
لئے ایلا کیا تھا اور رایلار کے واقعہ سے پہلے سہ ماہ میں آپ کے قدم
مبارک میں مویخ آگئی تھی اور آپ اپنے بالاخانہ میں قیام پذیر ہوئے تھے
رایلار کے واقعہ پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ
نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ ایک مہینے کے لئے میں نے ان سے ایلا کر لیا ہے چنانچہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم انیس دن تک ازواج کے پاس نہیں گئے (اور انیس تاریخ کو ہی چاند ہو گیا تھا) اس لئے آپ بالاخانہ سے اترے اور
ازواج کے پاس گئے۔

يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ عَقَلَ بَعِيدًا عَلَى الْبَلَاطِ

۱۵۵۱۔ جس نے اپنا اونٹ بلاط یا مسجد کے دروازے

پر باندھا۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ مَخْذُومًا
أَبُو النَّوْجِلِ النَّجَاحِيُّ قَالَ أَتَيْتُ حَبَابَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

۲۲۹۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو المقول ناجی نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبد اللہ

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ ۹ کے اس عہد کی تعبیر احادیث میں ۵ ایلا کے لفظ سے آتی ہے اور یہ بہت مشہور واقعہ ہے۔ اس سے پہلے بخاری میں بھی اس
کا ذکر آچکا ہے۔ ایلا کے اسباب احادیث میں مختلف آئے ہیں۔ ایک تو وہی جو اس حدیث میں ذکر ہے۔ بعض روایتوں میں اس کا سبب ازواج
مطہرات کا وہ مطالبہ بیان ہوا ہے کہ اخراجات انہیں ضرورت سے کم ملنے تھے۔ تنگی رہتی تھی اور اس لئے تمام ازواج نے حضور اکرمؐ سے کہا تھا
کہ انہیں اخراجات زیادہ ملنے چاہئیں۔ بعض روایتوں میں شہد کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ علما نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ تمام واقعات پے درپے پیش
آئے اور ان سب سے متاثر ہو کر حضور اکرمؐ نے ایلا کیا تھا تاکہ ازواج کو تنبیہ ہو جائے۔ ازواج مطہرات سب کچھ ہونے کے باوجود ابھر بھی
انسان بنیں۔ اس لئے کبھی سوکن کی رقابت میں، کبھی کسی دوسرے انسان فی جذبہ سے متاثر ہو کر اس طرح کے اقدامات کر جایا کرتی تھیں جن سے حضور اکرمؐ
کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس باب میں اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں بالالغانے کا ذکر ہے جس میں حضور اکرمؐ نے عزلت اختیار کی تھی۔

۱۔ اس سے پہلے ایک نوٹ میں ہم نے اس کی وضاحت کر دی تھی کہ گھوڑے سے گر کر قدم مبارک میں مویخ آنے کے واقعہ اور ایلا کے واقعہ
میں زمانے کا فرق ہے۔ ایلا کا واقعہ ۶ھ میں پیش آیا تھا، جب کہ گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۷ھ میں پیش آیا۔ لیکن چونکہ دونوں مرتبہ آپ
بالاخانہ میں عزلت گزین ہو گئے تھے اس لئے راوی بعض اوقات دونوں کو اس طرح ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ گویا دونوں واقعے ایک ساتھ
پیش آئے ہوں اس روایت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اور اسی طرح کی روایات سے حافظ ابن حجر حبیبی حافظ حدیث اور رجال علم نے بھی یہی رائے
ظاہر کر دی کہ دونوں واقعے ایک ہی سن اور ایک وقت کے ہیں آپ اس سے پہلے والی روایت نمبر ۲۲۹۳ کا وہ حصہ پھر دوبارہ پڑھیے جس میں اس کی
تصریح ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایلا کے موقعہ پر فجر کی نماز پڑھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے، اور پھر آپ بالاخانہ پر تشریف لے گئے
دوسری طرف جب آپ سواری سے گرے تھے تو آپ بالاخانہ میں فرض نماز بھی پڑھ کر ادا کرتے تھے، مسجد میں آنے کا تو سوال ہی کیا تھا۔ روایت کی اس
تصریح سے بھی دونوں واقعات کا مختلف اوقات میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یوں بھی دونوں واقعات میں تقریباً چار سال کا فاصلہ ہے۔

وَحَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَ فَدَخَلَتْ إِلَيْهِ
وَعَقَلَتْ الْبَصَلَ فَمِنْ تَأْجِيَةِ الْبَلَاطِ قُلْتُ هَذَا جَمَلٌ لَكَ
فَعَزِمَ فَبَعَلَ يَصِيْبُ بِأَلَمٍ قَالَ الشَّيْءُ وَالْجَمَلُ
لَكَ ۝

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ دینے جب وہ حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے تو ان حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ (انہوں نے بیان کیا) اس لئے میں مسجد سے اندر چلا گیا، البتہ اونٹ بلاط کے ایک کنارے باندھ دیا حضور اکرم سے میں نے عرض کیا کہ یہ آنحضور کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ بابر تشریف لائے اور اونٹ کے چاروں طرف ٹہلنے لگے پھر فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔ (حدیث تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔)

۱۵۵۲۔ کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑی ہو کر پیشاب کیا رکھڑے ہو کر پیشاب آپ نے ہماری اور عذر کی وجہ سے کیا تھا ۝

۱۵۵۳۔ جس نے شاخ یا کوئی اور تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی۔

۲۲۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سہمی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے کانٹے کی ایک شاخ پڑی ہوئی ملی اس نے اسے اٹھا لیا راستے سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نیکل قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

۱۵۵۴۔ راستے پر ایک ایسی وسیع جگہ کے بارے میں جو عام گندہ گاہ کی حیثیت رکھتی ہو، جب شرکاء کا اختلاف ہو اور اس کے مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو (نئے) راستے کے لئے سات گز زمین چھوڑ دیں۔

۲۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن خربیت نے، اور ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا

بِأَنَّ ۱۵۵۲ الْوُقُوفَ وَالْبَوْلَ عِنْدَ سَبَاكَةِ قَوْمٍ
۲۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ لَقَدْ أَتَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاكَةَ قَوْمٍ فَبَالَ
قَائِمًا ۝
بِأَنَّ ۱۵۵۳ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي
النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَنَصَبَهُ ۝
۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَفْبَرُ قَالَ قَالَ
عَنْ مَتَّى عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا وَرَجُلٍ يَتَّبِعُنِي بِطَرَفِي وَجَبَدَ
غُصْنٍ شَوْوَرٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ۝
سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نیکل قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

بِأَنَّ ۱۵۵۴ إِذَا انْتَلَعُوا فِي الطَّرِيقِ الْبَيْتَاءَ وَهِيَ
الرَّخِيْمَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ لَمْ يَزِدْ أَهْلُهَا
الْبَيْتَانِ فَتَرَدَّ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةُ
أَفْرَاسٍ ۝

۲۲۹۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ خَزِيمَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حاشیہ سابقہ صفحہ: مسجد نبوی سے بازار تک پتھر بچھے ہوئے تھے جسے بلاط کہتے تھے مسجد کا دروازہ ایسی جگہ ہے جو کسی کی ملکیت میں نہیں اس لئے وہاں کوئی جانور باندھا نہ ایک ایسی زمین سے انتفاع ہوا جو کسی کی بھی ملکیت میں نہیں ہے۔

تَشَاحَدُوا فِي الطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعَ ۖ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب راستے (کی زمیں) کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو سات گز چھوڑ دینا چاہیے (اور کوئی عمارت وغیرہ اتنا حصہ چھوڑ کر بنانی چاہیے)۔

بَابُ (۱۵۵۵) النَّبِيِّ يَغِيرُ آذِنَ صَاحِبِهِ وَقَالَ
مُبَاكَدٌ يَا بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا تَنْتَهَبْنَ
۱۵۵۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالینا عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ غارتگری نہیں کریں گے۔

۲۲۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ مَتَايٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِخِيِّ وَالْمُثَلِّهِ ۖ
۲۳۰۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

الْأَلَيْثُ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ
الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا
أَنْصَارٌ لَهُ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ إِلَّا النَّهْبَةَ ۖ

بَابُ (۱۵۵۶) كَسْرِ الصَّلِيبِ وَتَقْلِيلِ

الْخَزِيرِ ۖ
۲۳۰۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقْضُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَكُونَ فِيكُمْ مِنْ أَنْبِيَاءِ
مُتَقَرِّطِينَ الصَّلِيبِ وَيَقْتُلُوا الْخَزِيرَ وَيَقْتُلُوا الْوَيْهَقَ الْوَيْهَقَةَ
وَيَقْبِضُوا النَّالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ۖ

۲۲۹۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو عدی بن ثابت کے مانا تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت گری اور شلہ سے منع کیا تھا۔
۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن سفید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی، مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا، شراب خورد مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا، چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر سکتا اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کر سکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو۔ سعید اور ابوسلمہ کی بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت ہے۔
البتہ ان کی روایت میں لوٹ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۵۶۔ صلیب توڑ دی جائے گی اور خزیر مار ڈالے

جائیں گے۔

۲۳۰۱۔ ہم سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کا زول، ایک عدل کسر حکمران کی بیعت سے تم میں نہ ہوئے گا۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سودوں کو قتل کر دیں گے اور جزیرہ قبول نہیں کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکاۃ وغیرہ کا مال اٹھ دیا جائے)

۱۵۵۷۔ اَحَدٌ ثَلَاثًا اَبُو عَامِرٍ النَّبِيُّ فِيهَا الْخَمْرُ
اَوْ تَحْتِى الرَّقَاقِ فَاِنْ كَسَرَ صَمًا اَوْ صَلْبًا اَوْ
كُنْبُورًا اَوْ مَا لَا يَنْتَفَعُ بِعَشْبِهِ وَاَتَى شَرِيحِي
كُنْبُورًا كَسَرَ كَلَّمَ يَنْقُضُ فِيهِ يَشْرِي :

۱۵۵۷۔ کیا ایسا ملک توڑا جاسکتا ہے یا ایسی شے بھاڑی جا
سکتی ہے جس میں شراب ہو؟ اگر کسی شخص نے بتا، صلیب،
ستار، یا کوئی بھی اس طرح کی چیز جس کی لکڑی سے کوئی فائدہ
نہیں حاصل ہو رہا تھا، توڑ دی، شریح رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت
میں ایک ستار لایا گیا، جسے کسی نے توڑ دیا تھا تو انہوں نے اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا۔

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الصُّحَّالِيُّ عَنْ
مُعَلِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَمِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ اَنَا تَوَقَّدُ يَوْمَ عَيْدِ
قَالَ عَلَيَّ مَا تَوَقَّدَ هَذَا الْبَيْتَانِ قَالُوا اَعْنَى الْخَمْرِ
الْاُنْسِيَّةَ قَالَ اَكْسَرُهَا وَاهْرَقُوهَا فَالَوْ اَلْتَحَنَنَ لَقَدْ
وَنَفْسُهَا قَالَ اَغْسِلُوهَا :

۲۳۰۲۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے
یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر دیکھا کہ آگ جلائی جا رہی ہے
آپ نے پوچھا، یہ آگ کس نے جلائی جا رہی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا
کہ گدھے (کا گوشت پکانے) کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتن
(جس میں گدھے کا گوشت ہو) توڑ دو اور گوشت پھینک دو۔ اس پر
صحابہ بولے ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو پھینک دیں اور برتن دھو لو (اور توڑ دو مت)

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مُعَبَّرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحَوْلَ الْكُفَّةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَاسْتَوْنَ نَضْبًا فَجَعَلَ
يُطْعِمُهُمْ يَبْعُودُ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ مَبَاءُ لِحَقٍّ
وَنَهَقَ اَبَاهُ الْاَبِيَّةَ :

۲۳۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی کحج نے حدیث بیان کی، ان سے
مجاہد نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے (فتح مکہ کے موقع پر)
تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ
میں ایک پھڑکی تھی جس سے آپ ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے
لگے کہ حق آگیا اور باطل نے راہ فرار اختیار کی، آخر آیت نکل۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو اِيْمَانَ بْنِ اَلْمُنْذِرِ عَنْ
اَكْبَسَ بْنِ مَعْصُومٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ اَتَتْ النَّبِيَّ
عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرَقَتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسم
نے، ان سے ان کے والد قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا دیا تھا جس میں تصویریں

۱۔ اس باب میں بڑی تفصیلات ہیں۔ اسلامی سلطنت میں غیر مسلم بھی دہتے ہیں جنہیں اپنے مذہبی عقائد کے باب میں اسلام نے پوری آزادی
دی ہے۔ اس لئے ان کے معاملات میں اس طرح کی مداخلت کا، عام حالات میں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بغضی فقہ میں ہے کہ اگر مقتسبہ
جو اسلام کے مبادی و احکام کا عالم ہوتا ہے اور جس کے ذمے عام لوگوں کے حالات و رجحانات کی دیکھ بھال ہوتی ہے، کے حکم سے ایسا کیا
تو توڑنے والے پر کوئی جرم مانہ نہیں ورنہ اس چیز کی اسالیب کا تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اس کی صنعت پر جو کچھ لاگت آئی ہوگی اس پر
کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ مِنْهُ كُمْرَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا

سے دو گدے بٹا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔
باب ۱۵۵۸ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

۲۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُؤُبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَرُّهُ

باب ۱۵۵۹ إِذَا كَسَرَ قِصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِقَيْنٍ

۲۳۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأُرْسِلَتْ إِحْدَى أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ مِيقِصَّةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقِصْعَةَ فَصَبَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةَ حَتَّى فَرَعُوا أَفْدَقَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمُسَوِّمَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
باب ۱۵۶۰ إِذَا هَدَمَ مَخْلُطًا فِلَيْتَيْنِ مِثْلَهُ

۲۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ أَسْرَؤِيلُ يَقَالُ لَهُ يَمْزِجُ يَصْنَعُ وَجَاءَتْهُ أُمُّهُ

بنی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب دیکھا تو) اسے اتار کر بھاڑ ڈالا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس پر سے دو گدے بٹا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۵۵۸۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کے لئے قتال کیا۔

۲۳۰۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے جو ابو ایوب کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود عکرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

۱۵۵۹۔ جب کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو؟

۲۳۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ اجبات مومنین میں سے ایک نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالے یعنی کچھ کھانے کی چیز بھجوائی۔ (جن ام المومنین کے گھر آپ تشریف رکھتے تھے انھیں اپنی سوکھ کی اس بات پر غصہ آگیا اور انھوں نے ایک ہاتھ اس پیالہ پر مارا اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا حضور اکرم نے پیالے کو جوڑا اور جو کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر فرمایا کھاؤ۔ آنحضور نے پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور وہ پیالہ بھی نہیں چھو بلکہ جب (کھانے سے) سب فارغ ہو گئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوا دیا اور جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوا یا۔ ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ جہنم یحییٰ بن ایوب

۱۵۶۰۔ اگر کسی کی دیوار گرا دی تو ویسی ہی بنوائی جائیے۔

۲۳۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے۔ جن کا نام ہر ترک تھا۔ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں

اور انھیں پکارا۔ انھوں نے جواب نہیں دیا، سوچتے رہے کہ جواب دوں یا ناز پڑھوں (کہونکہ جواب دیتے ہیں تو غار لوثنی ہے) پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بددعا کر گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی فاحشہ کام نہ نہ دیکھ لے، ہر تہرج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے (جو ہر تہرج کے عبادت خانے کے پاس اپنے مولیٰ پر لیا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ ہر تہرج کو مبتلا کئے بغیر نہ رہوں گی چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انھوں نے اعراض کیا، پھر وہ ایک چرواہے کے یہاں گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس نے الزام تراشی کی کہ یہ ہر تہرج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ ہر تہرج کے بھائی آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انھیں باہر نکالا اور گالیاں دیں لیکن ہر تہرج نے وضو کی اور ناز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انھوں نے اس سے پوچھا، بچے! تمہارا باپ کون سے؟ نو ذائدہ بچہ (خدا کے حکم سے) لول پڑا کہ چرواہا! (تو خوش ہو گئی اور) کہا کہ تم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنوائیں گے، لیکن ہر تہرج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا (حدیث تفصیل کے ساتھ گند چکے ہیں)

فمن المثل للرجلین الذین

۱۵۶۱۔ کھانے پر بار بارہ اور سامان میں شرکت جو چیزیں ناپی یا تو لی جاتی ہیں، انھیں تخفیف سے مٹھی بھر کر، جس طرح تقسیم کیا جاسکے گا؟ مسلمانوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا کہ مشترک زاد سفر (کی مختلف چیزوں میں سے) کوئی شریک ایک چیز کھالے اور دوسرا دوسری چیز یا یہی صورت سونے اور چاندی کے تخفیف میں، اور کئی گھور ایک ساتھ کھانے میں بھی چل سکتی ہے۔

۲۳۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں وہب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل بحر کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا فوجیوں کی تعداد تین سو تھی اور میں بھی ان میں شریک تھا۔ ہم نکلے اچھی راستے ہی میں تھے کہ زاد سفر ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام فوج اپنے توشے (جو کچھ بھی باقی رہ گئے ہوں) ایک جگہ جمع کر دیں۔ سب کچھ جمع کرنے کے بعد کل دو تھیلے ہو سکے اور روزانہ ہمیں اسی میں سے کھڑی

قَدْ عَنْهُ مَا بَى أَنْ يَجِيَهَا فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أَصَلِّي ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَسْئَلْنِي حَتَّى تَرِيَهُ الْمُؤَمِّسَاتِ وَكَانَ جَرِيحٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَا تَمْتَنَنَّ جَرِيحًا فَنَعَمْتُ لَهَا فَكَلَّمْتُهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَابِعِيًا فَأَمَلَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جَرِيحٍ كَمَا تَوَدُّ وَتَسْرُوْا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوْهُ وَسَبَّوْهُ فَتَوَضَّأُوا وَصَلُّوا ثُمَّ أَتَى الْغُلَامُ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّامِيُّ قَالُوا بَنَى صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ

بَادِئًا الشَّرِكَةَ فِي الطَّعَامِ وَالنَّمْلِ وَالْعَرُوضِ وَكَيْفَ تَسْئَلُ مَا يَكُنْ دُونَكَ مَجَارَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لِمَا لَمْ يَرِ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بِأَسَانٍ يَأْكُلُ هَذَا بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا وَكَذَلِكَ مَجَارَةً الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانِ فِي الشَّمْرِ

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّهُ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبِلَ السَّاحِلَ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ ابْنُ عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فِي الزَّوَادِ فَأَمَرَ أَبُو عَبِيدَةَ أَنْ يَأْتُوا ذَوِيكَ الْجَيْشِ فَجِئَهِ ذَوِيكَ كُلُّهُ فَكَانَ مَرَدُّي نَمْرُوكَ كَانَ يَقُوْا نَمْرُوكَ كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فِي يَوْمٍ فَلَمْ يَكُنْ يُجِيبُنَا إِلَّا نَمْرُوكَ نَمْرُوكَ فَقُلْتُ

وَمَا تَغْنِي تَمْرَةً فَقَالَ تَقْدَرُ وَبَعْدًا فَقَدْ هَاجَبَتْ
فَقِيَتْ قَالَ ثُمَّ أَنْتَهَيْنَا إِلَى الْبَعْرِ فَإِذَا حَوْتُ مِثْلَ
الْقَرْبِ فَأَكَلْ مِنْهُ ذُلُوقًا الْحَبَشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ
كَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِصِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاجِهِ
فَقَصَبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَوَحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا
فَلَمْ نَصِبْهُمَا:

تھوڑی مقدار کھانے کے لئے ملنے لگی۔ جب (اس کا بھی اکثر حصہ ختم ہو گیا
تو میں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ میں (وہب بن کسان) نے جابر رضی
اللہ عنہ سے کہا کہ بھلا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا، انھوں نے فرمایا کہ اس
کی قدر میں اس وقت غصوں ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ انھوں نے
بیان کیا کہ آخر ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر میں ہمیں ایک
ایسی چھل مل گئی جو (اپنے طول و عرض میں) پہاڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی رسا
شکر اس چھل کو آٹھ دن تک کھا تا رہا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑکھڑا کر کے کا حکم دیا، اس کے بعد اونٹوں کو چنے
کا حکم دیا اور وہ ان پسلیوں کے نیچے سے کھڑکھڑا دیے لیکن (اتنی اٹھی ہوئی تھیں کہ) انھیں چھو نہ سکے۔

۲۳۰۹ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ
قَالَ سَقَمْتُ أَنَا وَادُّ الْكُوفَةِ وَأَمْلَكُوا فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْدٍ إِلَيْهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ
فَاخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِلَيْكُمْ فَذَكَرَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ
بَعْدَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَفَّ
النَّاسَ قِيَاتُونَ بِفَضْلِ أَرْوَاحِهِمْ فَيُسْطَلُّ لِيَذَلُّ نَطْعُ
وَجَعَلُوا عَلَى النِّطْعِ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَفْئِدَتِهِمْ فَأَخَذَتِي النَّاسُ
حَتَّى فَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ -

۲۳۰۹ - ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن
اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے اور اسے سلمہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں کے تو شے ختم ہو گئے اور فخر و محتاجی آگئی تو
لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے اونٹوں کو ذبح
کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انھیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں) حضور
اکرم نے انھیں اجازت دے دی۔ لیکن راستے میں عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات
ان سے ہو گئی تو انھیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ اونٹوں کے بعد پھر باقی کیا رہ جائے گا اگر انھیں بھی ذبح کر دیا گیا تو ذریعہ
اور بڑھ جائیں گی (پناہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ اگر انھوں نے اونٹ بھی ذبح کر لئے تو
پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا، نام
لوگوں میں اعلان کر دو کہ ان کے پاس جو کچھ تو شے بچ رہے ہیں وہ لے کر

یہاں آجائیں۔ اس کے لئے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے تو شے اسی دسترخوان پر لا کر رکھ دیئے اس کے بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ اب آپ نے پھر لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے
تو شے اپنے برتنوں میں بھر لیے جب سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۲۳۱۰ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو النجاشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے انھیں دس
حصوں میں تقسیم کرتے اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی اس کا پکا

۲۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ
بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَصْرَ فَلَنُحَرِّجُ دَوْرًا فَتَقْسِمُ عَشْرًا تَقْسِمُ فَتَأْكُلُ كُلُّهُمْ
تَضِيحًا قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ -

ہو گوشت بھی کھالیتے۔

۲۳۱۱۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب غزوات کے موقع پر توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ کے قیام میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں آپس وہ مجھے میں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۶۴۔ دو شریک آپس میں صدقہ کی تقسیم اپنے حصوں کے مطابق کر لیں۔

۲۳۱۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے صدقہ کا وہ فریضہ تحریر کیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب دو شریک ہوں اور وہ انہوں نے اپنے مشترک مال سے صدقہ دیا ہو تو (اپنے حصوں کے مطابق اسے اپنے مال میں منہا کر لیں۔

۴۵۶۴۔ بکریوں کی تقسیم۔

۲۳۱۳۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبید بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں مقیم تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی، ادھر غنیمت میں (اونٹ اور بکریاں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شکر کے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ذبح کر کے، بانڈیاں پڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور بانڈیاں الٹ دی گئیں (یعنی تقسیم کرنے کے لئے ان سے گوشت نکال لیا گیا) پھر ان خصوصاً نے تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلہ میں رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو

۲۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدٍ وَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّعْرَيْنِ إِذَا أَمْرًا لَنَا فِي الْغَزَا وَ هَذَا طَعَامُ بَنِي لَهْمٍ بِالْمَدِينَةِ فَجَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَاتَّسَمَوْهُ بَيْنَهُمْ فِي إِذَا وَاحِدٍ بِالشَّوْبَةِ فَهَمُّ قَوْمٍ وَ إِنَّا هُمُ

بِأَكْبَرِ مَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّوْبَةِ فِي الْمَدِينَةِ

۲۳۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّوْبَةِ

بِأَكْبَرِ مَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

۲۳۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ بَنِي رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصْلَبَ النَّاسُ جُوعًا فَأَصَابُوا الْإِبِلَ وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَغْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَلُوا وَخَجَلُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَ تَوَاحُشٍ الْعِشْرَةَ بَعِيدَ قَدْرٍ مِنْهَا بَعِيدٌ فَطَلَبُوا فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ غِلٌّ يُسِيرُ فَاهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ سَهْمَهُ فَعَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَاحِدٌ كَأَوَاحِدِ الْوُفْشِ

تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے۔ ایک صحابی تیرے کراونٹ کی طرف چھپے (اور اسے مار دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے۔ اس سے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں ماجر کرنے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کرو (جیسا صحابی نے اس وقت کیا) میرے والد نے عرض کیا کہ کل دشمن کا خطرہ ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلوار سے جانور ذبح کریں تو وہ خراب ہو سکتی ہے حالانکہ دشمن کا خطرہ ابھی موجود ہے کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جو چیز بھی (کاٹنے کے قابل ہو اور خون بہا دے اور ذبح پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں، دانت تو صڈی ہے اور ناخن جشیوں کی چھری ہے۔

۱۵۶۴۔ شرکاؤ کی اجازت کے بغیر کئی کھجوریں ایک ساتھ کھانا۔

فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْنَعُوا بِهِمْ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا وَنَحَاكَ الْعَدُوَّ وَغَدًا ذَلَيْسَتْ مَدَى أَفَنَذُبُكُمْ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَظْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ الْبَيْنَ وَالظُّفْرَ وَسَاكُذُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَقَطِّمْ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَقَطِّمْ فِي الْحَبَشَةِ ۝

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا كُفْلَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَجِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَفْرُونَ الرَّجُلَ بَيْنَ الشَّوْطَيْنِ جَبِيْعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ ۝

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَذُرُّنَا الشُّحْرَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ لَا تَفْرَمُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاكَ ۝

۲۳۱۴۔ ہم سے خلافت بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سجم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اپنے شرکاؤ کی اجازت کے بغیر دس ترخان پر (دو کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائے۔

۲۳۱۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ نے بیان کیا کہ ہمارا قیام مدینہ میں تھا اور قحط کا دور دورہ تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ گذرتے ہوئے یہ کہہ جایا کرتے تھے کہ دو کھجور ایک ساتھ ملا کر نہ کھانا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوسرے ساتھی کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے منع کیا تھا ۝

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا نواب پارہ مکمل ہوا

لے اہل میں یہ حکم نکل کے حالات کے لیے ہے۔ اگر ایسے حالات ہوں کہ کھجور کی کمی ذہب یا شریک ایسا ہو کہ اس کی طرف سے اس عمل پر کسی اعتراض کا کوئی خطرہ نہ ہو تو کسی کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائی جاسکتی ہیں۔ کھانے کی دوسری چیزوں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر براحتی اجازت ہو تو پھر تو کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔

دسوال پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۶۵۔ شرکار کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا۔

باب ۱۵۶۵ تَقْوِيمُ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيَمَةٍ عَدْلٍ ۝

۲۳۱۶۔ ہم سے عمران بن مسیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا یا مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جو اس پر اسے غلام کی قیمت کو پہنچ سکے کسی مال کی تجویز کے مطابق تو وہ پورا غلام آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روایت کا یہ آخری حصہ غلام کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔

۲۳۱۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سعید بن ابی عروبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں نضر بن انس نے، انھیں بشر بن نہیک نے اور انھیں ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام سے کہا جائے گا (کہ اپنی آزادی لیکن غلام پر اس سلسلے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۵۶۶۔ تقسیم میں قرعہ اندازی؟

بِسْمِ اللَّهِ

۲۳۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ثمان بن بشیرؓ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گزار) اور اس میں مبتلا ہوجانے والے (یعنی اللہ کے احکام سے مغرور ہوجانے والے)

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدِ أَوْ شُرَكَاءِ أَوْ قَالَ بَيْعًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ قَوَّعْتِيْنِ وَلَا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَحْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاَصَةٌ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمَ الْمَمْلُوكِ قِيَمَةً عَدْلٍ ثُمَّ اسْتَسْعَى غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ ۝

کی، کوشش کرے (بقیہ حصہ کی قیمت کا کراد کرنے کے بعد، لیکن غلام پر اس سلسلے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

باب ۱۵۶۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْإِسْتِهَاْمِ فِيهِ ۝

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْهَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ

قَوْمٍ اسْتَمْتَرُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَتْ
بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا
فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقْوُوا مِنَ
الْمَاءِ مَسْرُودًا عَلَى مَنْ قَوْقُهُمْ فَقَالُوا
لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَ
لَمْ نَكُنْ مِنْ قَوْمٍ فَلَانِ تَيَّرَكُمُوهُمْ
وَمَا أَرَادُوا وَاهْتَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا
عَلَى أَيْدِيهِمْ يَخُونُوا أَوْ يُنْفَوْنَ أَجْمَعًا

باب ۱۵۶ شَرْكَهَ الْيَتِيمِ وَأَهْلُ الْيَتِيمِ

۲۳۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْعَامِرِيُّ الْأَدَلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ
سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ الْكُتُبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَىٰ ذِكْرِهِ
فَقَالَتْ بَابُنَّ الْمُحْتَمَىٰ هِيَ الْيَتِيمَةُ يَكُونُ فِي حَبْصٍ
وَرَيْتُهَا تَسْكِرُكَ فِي مَالِهِ فَيَتَجَبَّبُهُ مَا لَهَا وَ

کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے جس نے (باجم مشترک) ایک کشتی کے سطحیں
قرعہ اندازی کی قرعہ اندازی کے نتیجے میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر
کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انھیں (دریا سے پانی
لینے کے لیے) اوپر سے گزرتا پڑتا۔ انھوں نے سوچا کہ کیوں ہم اپنے
ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے
اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو سن مانی کرنے دیں (وگرنہ وہ اپنے نیچے
والے حصہ میں سوراخ کر لیں) تو تمام کشتی والے ہلاک ہو جائیں اور اگر
اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑیں تو یہ خود بھی اور ماری کشتی پر ہلاک

۱۵۶۴۔ یتیم کی شرکت داروں کے ساتھ۔

۲۳۱۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی نے حدیث بیان
کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان
سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ
سے پوچھا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان
سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد تو ان خفتم سے در باع تمک کے
متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا میرے بھانجے! اس میں اس یتیم بول کی کا ذکر
ہو رہا ہے جو اپنے ولی کی زیر نگرانی ہو۔ ولی کے مال میں اس کی شرکت بھی ہو

لہ اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک کشتی سے دی گئی ہے، جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی ماری
دنیا کے انسان ایک قوم کی حیثیت میں ہیں اور یہ دھرتی ایک کشتی کی مانند ہے۔ اس کشتی میں مسلمان بھی سوار ہیں اور کافر بھی، گناہ گار بھی اور فاجر بھی
بھی! اگر ظلم و گناہ کا دور دورہ ہو تو اس سے کوئی ایک یا صرف وہی جماعت متاثر نہیں ہوگی جو اس میں متبادل ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا،
متاثر ہوگی ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی ایک فرد کی نیکیوں اور گناہوں کے ہم گیر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ صالح اور فاجر باہم
بندے ظلم اور گناہ کے خلاف اپنی قوتوں کو جمع کریں اگر انھیں خود کو بھی منظم کے اثرات سے بچانا ہے تو ظلم اور گناہ کو دنیا سے ختم کریں کشتی میں بیٹھنے والی
دو پارٹیوں میں ہر ایک دوسرے کا غیازہ نہ لیگئے گی۔ اگر نیچے والوں نے اپنے حصے میں سوراخ کر دیا تو اس میں مبتدین کہ انھوں نے اپنے حصے میں اپنی ملک
میں تھوڑا سا لیکن اگر کشتی ڈوبی تو اوپر والے بھی ڈوبیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کو سوراخ کرنے سے باز رکھ رکھے تو انھوں نے اس ظلم سے انکا
ہاتھ پکڑ کر اپنی بھی حفاظت کر لی۔ اچھا نیول کا حکم اور برائیوں سے روکتے رہنا، اسی لیے اسلام میں مشروع ہے یہ ایک فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح
اور فاجر و ابر و بدوں پر عائد کیا ہے کیونکہ ہماری دنیا "واریتیر" نہیں ہے "واریتیر" نہیں ہے اور ہر نفس حق اور باطل اس میں اسی طرح مخلوط و مشتبہ رہیں گے۔
دار آخرت دار تیز اور دار جزا ہے اور وہیں حق باطل سے جدا ہوگا اختلاط و اشتباہ رخ رہے گا یہ مصلحت خداوندی ہے یہی عام نافرمانی اور
سرکشی کے نتیجے میں اگر صرف گناہ گار ہی ہلاک ہوں یا انھیں پر عذاب ہو تو یہ خداوندی مصلحت و حکم کے خلاف ہوگا ہر حق، باطل سے، ہر قربان گناہ سے دار
آخرت میں ہی ممیز ہوگا۔ اور کم از کم دنیاوی زندگی میں ہم خدا کی اس مصلحت کا مشاہدہ تو کرتے ہی رہتے ہیں۔

وَجَمَا لَهَا فَيَرِيْدُ وَلِيَهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يَقْطَعُ
فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَهَيَّا
اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يَقْطَعُوا لِهِنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ
اَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاَمُرُوا اَنْ يَنْكِحُوْا
مَا كَابَ لِهِنَّ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ ثَمَّ اِنْ اَنْتَ اَسْتَفْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذَا الْاَيَةِ فَاتَّزَلِ اللّٰهُ
وَيَسْتَفْتُوْكَ فِي النِّسَاءِ اِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغُبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ اَنْهُ يَتْلِي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
الْاَيَةَ الْاُولٰى اَلَسْتَيْ قَالَتْ فِيْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَا
تُقْسَطُوْا فِي النِّسَاءِ فَاَنْكِحُوْا مَا كَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
قَالَتْ عَائِشَةُ رَقَوْلَ اللّٰهِ فِي الْاَيَةِ الْاُخْرٰى وَ
تَرْغُبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ يَعْنِيْ هِيَ رَغْبَةُ اَحَدِكُمْ
لِيَتَنِيْمَتِهِنَّ اَلَيْسَ تَكُوْنُ فِي حَجَرَةٍ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةً
اَلْمَالِ وَالْجَمَالِ فَمَعْنٰى اَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَضُوْا فِي مَا يَافَا وَ
جَمَالَهَا مِنْ يَتَعْنٰى النِّسَاءَ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ
رَغْبَتِهِمْ مِّنْهُنَّ ۝

پھر ولی اس کے مال و جمال پر ریکھ جائے اور چاہے کہ مہر کے معاملے
میں عدل و انصاف کے بغیر اس سے شادی کرنے اور اسے اتنا بھی نہ
دے جتنا دوسرے دیتے ہیں تو انہیں اس سے منع کر دیا گیا کہ (اس
بڑے ارادے اور طرز عمل کے ساتھ) ان سے نکاح کریں۔ البتہ اگر ان
کے ساتھ ان کے ولی عدل و انصاف کر سکیں اور ان کی حسب حیثیت
بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو ان سے نکاح کرنا
اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ان کے سوا جو بھی عورت
انہیں پسند ہو اس سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہؓ
نے فرمایا پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ لوگ
سوال کرتے ہیں“ سے و ترغبوا ان تنکھوھن تک اور جو اللہ تعالیٰ نے
یہ ارشاد فرمایا ہے ”انہ تلی علیکم فی الکتاب“ تو اس سے وہی پہلی آیت
مراد ہے (جس کا ذکر اوپر ہوا) جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
”اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے
تو تم ان (دوسری) عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں“ عائشہؓ
نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دوسری آیت میں ”و ترغبون ان
تنکھوھن“ (اور تمہیں اگر ان سے نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو) سے
مراد کسی ولی کی ایسی یتیم لڑکی کی طرف سے بے رغبتی ہے جو اس کی پرورش میں ہو اور مال و جمال دونوں اس کے پاس کم ہوں تو ولیوں کو
اس سے منع کر دیا گیا کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں کہ جن کے مال و جمال میں ان کے لیے رغبت کا کوئی سامان نہ ہو۔ یہی
انصاف کا اگر ارادہ ہو (تو کر سکتے ہیں) کیونکہ ان کی طرف سے پہلے ہی سے انہیں بے توجہی ہے۔

۱۵۶۸۔ زین وغیرہ میں شرکت

بنت بنت

۲۳۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام
نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ
نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رزق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے شفعہ کا حق ایسے اموال (زمین، جائیداد وغیرہ) میں دیا تھا جن کی
تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب اس کے حدود متعین کر دیے گئے اور راستے
بھی بدل لیے گئے تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

بنت بنت بنت

۱۵۶۸ الشِّرْكَۃُ فِي الْاَرْضَيْنِ
وَعَلَيْهَا ۝

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْمَرٍ
حَدَّثَنَا هِشَامُ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْوِيِّ
عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
رَسَا جَعَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا كُمُ بِسَمِّ قَاذَا وَقَعَتِ
الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُّفْعَةَ

۱۵۶۹۔ جب شرکاء گھر وغیرہ کی تقسیم کر لیں تو انہیں

رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ شفعہ کا یہ

۲۳۲۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، اسے ابوسعلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس جائداد میں شفعہ کا حق دیا تھا جس کی ابھی تقسیم (شرکاء میں باہم) نہ ہوئی ہو لیکن اگر حدود متعین کر دیے جائیں اور راستے الگ ہو جائیں (تقسیم سے) تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۱۵۷۰۔ سونے، چاندی اور ان تمام چیزوں میں اشتراک

جن کا تعلق سکے سے ہو۔

۲۳۲۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہام

حدیث بیان کی، ان سے عثمان، اسود کے ماجداد سے مراد ہیں نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو المنہال سے بیع صرف نقد کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے کوئی چیز (سونے اور چاندی کی خریدی نقد بیچی اور ادھار بھی پھر ہمارے یہاں براہین عازبہ رحمہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ادھار میرے شریک زید بن ارقم نے بھی یہ بیع کی تھی اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا جو نقد ہو وہ تو لے لو لیکن جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

۱۵۷۱۔ شرکین اور ذمیوں کے ساتھ مزاحمت

میں شرکت۔

۲۳۲۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ

بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جائداد (فتح کرنے کے بعد) یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کام کریں اور بوئیں جو بیں پیداوار کا ادھار حصہ انہیں ملتا رہے گا۔

۱۵۷۲۔ بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ۔

۱۵۶۹۔ اِذَا اَقْسَمَ الشَّرْكَاءُ بِالْوَثَرِ اَوْ

غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رَجُوعٌ وَلَا شَفْعَةٌ

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي ثَنَا عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ

حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ

يُقَسَّمْ فَإِذَا وَصَّيْتَ الْخُلُودَ وَوَصَّيْتَ

الطَّرِيقَ فَلَا شَفْعَةَ

۱۵۷۰۔ بِالسَّيِّءِ الشَّرْكَاءِ فِي الذَّهَبِ وَ

الْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الْفَرْقُ

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ

قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ

سَأَلْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنِ الْفَرْقِ يَدَا بَيْدٍ

فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكَ قِي شَيْئًا يَدًا

بَيْدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ وَابْنُ عَازِبٍ

فَسَأَلْنَا هُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكَ زَيْدٌ بَيْنَ

أَرْقَمٍ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ وَخُذْ وَكَوْ

مَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرْوَهُ

۱۵۷۱۔ مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالشَّرِكِيِّ

فِي الْمَزَارَعَةِ

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جَوْرِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ لِلْيَهُودِ

أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا

يَخْرُجُ مِنْهَا

۱۵۷۲۔ قِسْمَةُ الْعَتَمَةِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

لے فقہ کی کتاب میں ہے کہ اگر تقسیم غلط ہوگی اور تقسیم کے بعد کوئی "غبن فاحش" سامنے آئے تو تقسیم پر نظر ثانی کی جائے گی۔

۲۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الفریح نے اور ان سے عقبہ بن مامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بکریاں دی تھیں کہ قربانی کے لیے انھیں صحابہ میں تقسیم کر دیں۔ ایک سال کا بکری کا ایک بچہ بچ گیا تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی تم قربانی کرو۔

۱۵۷۳۔ غلے وغیرہ میں شرکت۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کا بھاؤ کر رہا تھا کہ دوسرے نے اسے آنکھ ماری عمرہ نے اس (آنکھ مارنے کی بنیاد پر) یہ فیصلہ کیا تھا کہ بھاؤ کرنے والے کے ساتھ اس کی شرکت ہو سکتی ہے۔

۲۳۲۵۔ ہم سے اصبح بن فرج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید بن جری، انھیں زہرہ بن سعید نے، انھیں ان کے دادا عبد اللہ بن منہام نے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک پایا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اس سے عہدے لیجئے (اسلام کا) ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پیر اور ان کے لیے دعا کی اور زہرہ بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبد اللہ بن منہام، انھیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے تھے وہاں غلہ خریدتے۔ ان عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے (اگر ملاقات ہو جاتی تو وہ فرماتے ہمیں بھی اس تجارت میں شریک کر لو کہ آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ وہ انھیں شریک کر لیتے اور اکثر پورے ایک ادنیٰ کے ٹکڑے کے لائق غلہ کا نفع حاصل ہوتا اور اسے وہ گھر بھیج دیتے۔

۱۵۷۴۔ غلام میں شرکت۔

۲۳۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے جویرہ بنت اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اور ان سے ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر غلام کی منصفانہ قیمت کے برابر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دے اس طرح دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور آزاد شدہ غلام کی راہ صاف کر دی جائے۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ مَامَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ فَنَمَّا يُقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَمَا يَأْتِيهِمْ مَتَدُ فَكَرَّهَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَغْرِبُهُ أَنْتَ ؟

باب ۱۵ الشُّرَكَاءُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَدَعَاؤُهُمْ وَدَعَاؤُكُمْ أَنْ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَنَمَرَهُ أَخْرَجُوا أَيْ عَمَرُوا أَنْ لَهُ شُرَكَاءُ ؟

بجہت

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَحُ بْنُ فَرَجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَرِيٍّ عَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ لَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حَبِيدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّهِ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ قَسَمَهُ رَأْسُهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَتَوَلَّى الطَّعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشِيرْ كُنَّا فَارَقَ الشَّيْبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالشُّرَكَاءِ فَيُشِيرُ كُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعُثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ؟

باب ۱۵ الشُّرَكَاءُ فِي الرِّقَقِ ؟

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَةُ بِنْتُ أَسْمَاءَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَقَى شُرَكَاءَهُ فِي مَسْرُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَغْتَنِي كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ رَتَبَهُمْ يُعَامُ رِئْمَةً عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاءُؤُهُ حِصَصَتَهُمْ وَيُعْطَى سَبِيلُ الْمُتَّقَى ؟

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كُلَّهُ
إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يَسْتَسْعِمْ غَيْرَ مُشْتَوِيٍّ
عَلَيْهِ ۝

بہت حب

باب ۵۷ اِلْشِرَافُ فِي الْهُدَى وَالْبَدَنِ
وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هُدْيِهِ
بَعْدَ مَا أَهْدَى ۝

۲۳۲۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حارث
نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے فضیل بن انس نے ان سے
بشر بن ہبیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اگر اس کے پاس
مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دیا جائے اور اگر مال نہیں ہے تو غلام سے کہا
جائے گا کہ بقیہ حصہ کو آزاد کرنے کے لیے کوشش کرے۔ لیکن اس سلسلے
میں اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۵۷۵۔ قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت
اگر کسی نے قربانی کا جانور لینے کے بعد اس میں کسی دوسرے
کو شریک کیا۔

۲۳۲۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید
نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الملک بن جریج نے غروی، انھیں عطاء
نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے اور ابن جریر نے اسی حدیث کی دوسری روایت
عطاء سے کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی
ذی الحجہ کی صبح کو حج کا تلبیس کہتے ہوئے جس کے ساتھ کوئی اور چیز (عمرہ) آپ
نہیں ملاتے تھے (مکرمین) داخل ہوئے۔ جب ہم پہنچے تو آنحضرت کے حکم سے
ہم نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر لیا اور یہ کہ (عمرہ کے افعال اور نیکے
ہجج کے احرام تک) ہماری بیویاں ہمارے لیے طہال رہیں گی اس پر
لوگوں میں چھٹی گویاں شروع ہو گئیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ
کہا کیا ہم مئی اس طرح جائیں گے کہ مئی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہوگی؟
آپ نے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ غلبہ
دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اس اس
طرح کی باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم، میں ان لوگوں سے زیادہ متنی اور پرہیزگار
ہوں، اگر مجھے وہ بات پہلے ہی سے معلوم ہوتی جواب ہوتی ہے تو قربانی کے
جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی طہال
ہر جاتا۔ اس پر سراقہ بن مالک بن حبشم کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم
(حج کے ایام میں عمرہ) خاص ہمارے ہی لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آنحضرت
نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ (میں سے) آئے۔ جابر نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا "لیک

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَادُّ
بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ قَدِيمُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبَعٌ رَابِعَةٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
مُهْلِكَةٌ بِأَحَجِّ لَا يَحْطِطُهُمْ شَيْءٌ قَلَمًا قَدِمْنَا
أَمْرًا نَجْعَلُنَا هَا عُمَرَةَ وَأَنْ تَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا
فَقَفَّشْتُ فِي ذَلِكَ الْقَالَةَ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرُ
فَيُرَدُّ أَحَدُنَا إِلَى رَيْتِي وَكَرِهَ يَحْطِطُ مِنِّيَا فَقَالَ
جَابِرُ يَكْفُرُ قَبْلَكُمْ ذَلِكِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَامَ حَطِيبًا فَقَالَ بَكْعْنِي أَنْ أَقْوَامًا
يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا أَوَلَا اللَّهُ لَا نَا أَبْرُو وَأَتَقَى
لِلَّهِ مِنْهُمْ وَكَوَأَنِّي أَسْتَقْبِلْتُ مِنْ أَمْرِي
مَا أَسْتَبْرُوتُ مَا أَهْدَيْتُ وَكَوَأَنِّي مَعِيَ
الْقُدَى لَا أَحْلَلْتُ فَقَامَ سَرَاةً مِنْ مَالِكِ
ابْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا
أَوْ لِلْأَمَةِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَمَةِ قَالَ وَجَاءَ
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
يَقُولُ كَبَيْتُكَ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَقَالَ

الْأَخَرُ بَيْنَكَ يَحْجَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَلَ عَلَى إِخْدَامِهِ
وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ ۝

بجنت منج

باب ۵۷ من عدد عشر من الغنم
يجزؤ في القسم ۝

۲۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْفٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَابَةَ بْنِ رَفَاعَةَ
عَنْ حَبِيدٍ رَافِعِ بْنِ حَمْرٍ قَالَ لَمَّا مَعَ الْبَيْتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَذَى الْحَكِيفَةَ مِنْ
تَهَامَةٍ فَأَصْبَتَا عَنَمًا وَابِلًا وَجَعَلَ الْقَوْمُ
فَاغْلُوا بِهَا الْعُدُوَّ وَفَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَأُلْقِيَتْ لَحْدَ عَدَلٍ
عَشْرًا مِثْلَ الْغَنَمِ يَجْزُؤُهَا أَنْ يَجْزُؤَ امْتًا
وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يُسَيِّدُهُ قَوْمَاهُ رَجُلٌ
فَحَبَسَهُ يَسْمُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا نَوَاحِيهَا أَوَابِدًا كَمَا
وَأَبْدَ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْنَعُوا
بِهِ هَكَذَا قَالَ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا
نَرْجُو أَوْ خَافَ أَنْ تُلْقَى الْعُدُوَّ فَذًا وَلَيْسَ
مَعَنَا مَبْدَى فَتَذَبُّ بِهَا لِقَصَبٍ فَقَالَ
الْعَجَلُ أَوْ أَوْ فِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِ فَمَكُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالْفُفْرَ وَسَاحِدَ كُمُ
مَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ مَعْلَمٌ وَأَمَّا الْفُفْرُ فَمَدَى
الْحَيْشِيَّةِ ۝

ہا پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہا تھا، لیکن بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احوال پر قائم رہیں (جیسے انہوں نے بازو ہے) اور انہیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا یہ حدیث مختلف روایتوں سے اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔

۱۵۷۶ - جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا حصہ ایک اونٹ کے برابر رکھا۔

۲۳۲۹ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں دیکھنے نے خبر دی، انہیں سفیان نے انہیں ان کے والد نے، انہیں عباد بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے مقام ذوالخلیفہ میں تھے وفینیت میں بھی بکریاں اور اونٹ ملے تھے۔ بعض لوگوں نے علی کی اور راجا نور ذبیحہ کے گوشت کو ہانڈیوں میں چڑھا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور چونکہ تقسیم کے بغیر انہوں نے ایسا کیا تھا اس لیے آپ کے حکم سے گوشت ہانڈیوں سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم کی اور دس بکریوں کا ایک اونٹ کے برابر حصہ رکھا۔ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور اس کا پیرانا دشوار ہو گیا، قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی۔ ایک شخص نے اونٹ کو تیرا کر روک لیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگل جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے اس لیے (موقوفہ) تو تم ان کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں خطرہ ہے کہ کل قوم سے بڑھیر ہو جائے، چھری ہمارے ساتھ نہیں ہے کیا بانس سے ہم ذبح کر سکتے ہیں؟ اُن حضور نے فرمایا لیکن ذبح بھلت کے ساتھ کہ راوی کو شبہ ہے کہ آپ نے اس مفہوم کے لیے اچھل فرمایا تھا یا ارنی (جو چیز بھی خون بہا سکے اور اس سے ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو لیکن دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہیے۔ میں اس کے مشابہت میں بتاتا ہوں کہ دانت تو بڑی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

بجنت منج

کتاب الرهن

رہن کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۷۷۔ حضرتیں رہن رکھنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کتاب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دو۔

بَابُ فِي الرِّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ

۲۳۳۰۔ حدیثنا مسلم بن ابی اہنیم حدیثنا ہشام حدیثنا قتادہ عن انس قال ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير ومشيئته الى النبي صلى الله عليه وسلم يحجز شعيرة رها له سيقته ولقد سيقته يقول ما اصبتم اربل مخرجي صلى الله عليه وسلم ولا صاع ولا امني وانه لیسعة ابیات ۖ

۱۵۷۸۔ جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی

۲۳۳۱۔ حدیثنا مسدد حدیثنا عبد الواحد حدیثنا قتادہ عن انس قال تذا اكرنا عبد ابراهيم الرهن والقبيل في السلف فقال ابراهيم حدیثنا الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي لهما ما الى اجل وركه درعه ۖ

۱۵۷۹۔ ہتھیار کی رہن

۲۳۳۲۔ حدیثنا علی بن عبد اللہ حدیثنا سفین قال سمعت جابر بن عبد اللہ بن یزید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکف بن لا شرت فإنه اذى الله ورسوله صلی اللہ علیہ وسلم فقال محمدا بن مسکمة انا فاکاۃ فقال اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقین فقال

مع مصنف کا اشارہ اس طرف ہے کہ رہن کے سلسلہ میں جو قرآن میں خاص طور سے سفر کا ذکر آیا ہے وہ محض اتفاقی ہے ورنہ جس طرح رہن سفر میں رکھنا جائز ہے حضرتیں بھی جائز ہے۔ چونکہ سفر میں رہن رکھنے کی زیادہ اہمیت تھی اور آیت کا نزول بھی سفر میں ہوا تھا اس لیے خاص طور سے سفر کا ذکر کیا۔

کہا کہ ایک یا دو وقت غرض لینے کے ارادے سے آیا ہوں۔ کعب نے کہا میں تمہیں اپنی بیویوں کو میرے یہاں رہیں رکھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی بیویوں کو تمہارے پاس کس طرح رہیں رکھ سکتے ہیں جبکہ تم عرب کے خوب ترین اثنی عشریوں میں سے ہو۔ میں نے کہا پھر اپنی اولاد رہیں رکھ دو۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی اولاد کس طرح رہیں رکھ سکتے ہیں، اسی پر انھیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک، دو دوسق کے لیے ہیں رکھ دیے گئے تھے۔ یہ تو ہمارے لیے بڑی شرم کی بات ہے۔ البتہ ہم لازمہ تمہارے یہاں رہیں رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ مراد اس سے ”مہتیار“ ہیں پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور رات میں اس کے یہاں پہنچ کر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی۔

۱۵۸۰۔ رہن پر سوار ہوا جاسکتا ہے اور اس کا دودھ دونا جاسکتا ہے بغیر ہونے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ نے کہ گم شدہ جانور پر (اگر کسی کو مل جائے تو) اس پر چارہ دینے کے بدلے بھی سوار ہوا جاسکتا ہے (اگر وہ سواری کا جانور ہے) اور چارے کے مطابق اس کا دودھ بھی دونا جاسکتا ہے (اگر وہ دودھ دینے کے قابل جانور ہے) یہی حال رہن کا بھی ہے۔

۲۳۳۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر یانے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن پر خرچ کے بدلے میں اس پر سوار بھی ہوا جاسکتا ہے اور اگر دودھ دینے والا ہو تو اس کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے۔

۲۳۳۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں ذکر یانے خبر دی، انھیں شعبی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہن جب تک مرہون ہے اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں سوار ہوا جاسکتا ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں پیا جاسکتا ہے۔ جو شخص سوار ہوگا، یا اس کا دودھ پئے گا اخراجات اسی کے دے ہوں گے۔

۱۵۸۱۔ یہود وغیرہ کے پاس رہیں رکھنا۔

بن ماجہ

أَرْهَنُوْنِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكِ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَحَبُّ الْعَرَبِ قَالَ قَالُوا رَهْنُوْنِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبِّحُ أَحَدُهُمْ فَيَقَالُ رَهْنُ بَوَسْتِي أَوْ وَسْتَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَكَيْفَا نَرْهَنُكَ نَزِمَتْ قَالَ سُنَيَا يُعْنِي السَّرْمَةَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ فَنَقُضُوهُ ثُمَّ اتَّوْا نِسْبَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

بن ماجہ

باب ۱۵۸۰ الرهن مذكوب ومخلوب
وقال مغيرة من إبراهيم
تروكب الفلاة يقدّر عليها
وتحلب يقدّر عليها والرهن
ميشله

بن ماجہ

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ رَهْنٌ يَرْكَبُ يَنْفَقَتُهُ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرَادِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرهن يركب ينفقته إذا كان مرهونًا ولبن الدرداء يشرب بنفقته إذا كان مرهونًا وعلى السبي يركب ويشربه النفقته

باب ۱۵۸۱ الرهن عند اليهود وغيرهم

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ مَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ قَاتِلَةَ
قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ دِرْعَةً ۚ

پاس ۱۵۸۲ اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِيتُ وَ
الْمُرْتَهِنُ دَخَوْهُ قَاتِلَتُهُ عَلَى الْمَدْعَى
وَالْيَمِينُ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ ۚ

بشیر بن

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
فَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَتَبْتُ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ الشَّيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمَدْعَى
عَلَيْهِ ۚ

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ
لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ نَصْرَهُ
ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ مِمَّا
قِيلَ لَهُمْ فَتَقُوا إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْجَثَ بْنَ قَيْسٍ
خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يَحْدِثُ بَيْنَكُمْ أَبُو مُعَاوِيَةَ الرَّحْمَنُ قَالَ
فَعَدَّ مَنَاهُ قَالَ فَقَالَ مَدَقَ كَيْفَ وَاللَّهِ أَنْزَلَتْ
كَانَتْ مَبِينٍ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٍ فِي مَبْنًى
فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدُكَ أَوْ يَمِينُكَ قُلْتُ إِنَّهُ إِذَا
يَحْلِفُ وَلَا يَمِينُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ
لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ

۲۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہیں گئی۔

۱۵۸۲۔ راہین اور مرتہین کا اگر اختلاف ہو جائے، یا

اسی جیسے (کسی دوسرے معاملے میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے)

تو گواہی پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے ورنہ مدعی علیہ قسم
لی جائے گی۔

۲۳۳۶۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے فافع بن

عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (مشکوہ دریافت کرنے کے لیے) کہا تو انہوں نے

اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ

مدعی علیہ سے صرف قسم لی جائے گی (اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکا)۔

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے

حدیث بیان کی، ان سے مسعود نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (حدیث) بیان کی کہ شخص جان بوجھ کر اس نیت سے جھوٹی قسم

کھائے گا کہ اس طرح دوسرے کے مال پر اپنی ملکیت جمائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے

اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس ارشاد کی تصدیق

میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں

کے ذریعہ خود کو بوجھ کر فریاد دیتے ہیں“۔ آیت مذکورہ انہوں نے تلاوت

کی ماس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پوچھا

کہ ابو عبد الرحمن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تمہارے کون سی حدیث بیان کی ہے؟ انہوں

نے بیان کیا کہ ہم نے حدیث ان کے سامنے بیان کر دی۔ اس پر انہوں نے

فرمایا کہ انہوں نے سچ بیان کیا، میرا ایک یہودی شخص سے کنوین کے معاملے

میں جھگڑا تھا ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر

ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ کہ کیونکر آپ ہی

مدعی تھے (ورنہ دوسرے فریق نے قسم لی جائے گی) میں نے عرض کیا کہ پھر قرعہ قسم کا

کئے گا اور کوئی پروا (جوڑ بولنے پر) اسے نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی کا مال اپنے قبضہ میں کرنے کے لیے جھوٹی قسم

کہاٹے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی اس کے بعد انھوں نے وہی آیت پڑھی ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں“ آیت ولہم مذاہب الیم تک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۳۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ”کسی غلام کو آزاد کرنا یا غرق و فاقہ کے زمانہ میں کسی عزیز و قریب یتیم کو کھانا“

۲۳۳۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عام بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے واقد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے علی بن حسین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے، اس شخص کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (دام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ اپنے ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے جس کی عبد اللہ بن جعفر دس ہزار درہم ایک ہزار دنیا قیمت دے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۵۸۴۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے؟

۲۳۳۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابو مراد اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جب کی سب سے زیادہ قدر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ حضور نے فرمایا کہ پھر کسی کا رے کی مدد کر دیا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دو اور اس طرح غلام کی آزادی اور خلق اللہ کے ساتھ حسن معاشرت کرو۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ حضور نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے

اللہ تصدیق ذلک ثم اقترأ ہذا
الایۃ اِنَّ الْاَنْوٰیۃَ یَشْتَرُوْنَ بِہِہِ اللّٰہِ
وَ اَیْمَانِہِہِمْ کَمَا قَلِیْلًا اِلٰی وَ لَہُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۳۔ اَلِیْمٌ فِی الْاَنْوٰیۃِ وَ نَفْضِہِہِ وَ کَوَلِہِہِ تَعَالٰی

قُلْتُ رَقِیۃٌ اَوْ اِمْلَکٌ فِیْ یَوْمِ ذِی
مَسْجِیۃٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَہٍ

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا
عَامِرُ بْنُ مَتْعَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَ اَقْدَبُ بْنُ مَعْبُدٍ
قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْهُ هُرَیْرَةَ قَالَ
اَلَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ عَنْہِہِ وَسَلَمَ اَیْمَانًا رَّجُلٍ اَعْتَقَ اَمْرًا
مُّسْلِمًا اِسْتَعْتَدَ اللّٰہُ بِکُلِّ عَصْوٍ مِّنْہُ عَصْوًا مِّنْہُ
مِنْ اللّٰہِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ قَا نَطَلَقْتُ اِلٰی
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ فَعَصِیْتُ عَلِیَّ بْنَ حُسَیْنٍ اِلٰی عَبْدِہٖ لَہٗ قَدَّ
اَعْلَیَّہُ بِہِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ اَلْفٍ دِرْہِمٍ
اَوْ اَلْتُ دِیْنَارًا فَاَعْتَقَہُ

۱۵۸۴۔ اَتٰی الرِّقَابَ اَفْضَلُ

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبِیدُ اللّٰہِ بْنُ مُوسٰی عَنْ
ہِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیہٖ عَنْ اَبِیْ مَرْوَانَ عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ
اَتٰی الْعَمَلُ اَفْضَلُ قَالَ اَیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجَہَادٌ
فِیْ سَبِیْلِہِ فَاَتٰی الرِّقَابَ اَفْضَلُ قَالَ اَعْلَیَّہَا
تَمَنًّا وَ اَنْفُسَہَا عِنْدَ اَهْلِہَا قُلْتُ فَاَنْ لَّمْ
اَفْعَلْ قَالَ تَعِیْنُ مَا یَنْفَعُ اَوْ تَصْنَعُ
رَاحَۃً قَالَ فَاَنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ
تَدْمُ النَّاسَ مِنْ الشَّرِّ فَاَنْفَہَا
مَدَّہً تَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی

نَفْسًا ۛ

بزمِ مہذب

باب ۵۸۵ مَا يُسْتَعَبُّ مِنَ الْعَقَاۓ فِي
الْمَكْسُوۡفِ وَالْاَيَاتِ ۛ

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُوۡدٍ حَدَّثَنَا
زَاۓدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُسَدَّرِ عَنْ اَسْمَاءَ
بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَاۃِ فِي كُسُوۡفِ
الشَّمْسِ تَاۡبَعَهُ عَلِيٌّ مِنَ الدَّارِ وَرَدِّي عَنْ هِشَامٍ ۛ
۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُسَدَّرِ
عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا فَوْقَ مَرۡ
عِنْدَ النَّصُوۡفِ بِالْعَقَاۃِ ۛ

باب ۵۸۶ اِذَا اِلْتَقَى قَبَدَاۡ اَبْنَاۡ اَتْنَيْنِ
اَوْ اَمَّةٌ بَيْنَ الشَّرَكَاءِ

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ
عَنْ اَبِيۡهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَلْتَقَى قَبَدَاۡ اَبْنَاۡ اَتْنَيْنِ
فَاِنْ كَانَ مُؤَمِّرًا قِيُوۡمَ عَلَيْهِ ثُمَّ
يُفْتَقَ ۛ

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ يُوۡسُفَ
اَلْحَبَرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوۡلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَلْتَقَى شَرِكًا لَهُ فِي عِبَادَةٍ كَانَ لَهُ
مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ اَلْعَبْدِ قِيُوۡمَ اَلْعَبْدِ
قِيَمَةً عَدَلٍ قَاۡطَعُ شَرَكَاءَهُ حَصَصَهُمُ
وَقَتَّى مَلِكُهُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ

شر سے محفوظ و مامون کر دو، کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اسچاؤ پر
کر دو گے (یعنی کسی کو تکلیف و اذیت نہ پہنچانا بھی ایک درجہ میں ملتی ہے)۔
۵۸۵۔ سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت
غلام آزاد کرنے کا استحباب۔

۲۳۴۲۔ ہم سے موسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ
بن قدام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ
بنت منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوجدہ گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا
حکم دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت علی نے کی، ان سے در اور دی نے
بیان کیا اور ان سے ہشام نے۔

۲۳۴۱۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ بنت منذر
نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں گرہن
کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۵۸۶۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی شرکاء کی ایک
باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے ؟

۲۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے
والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شرکاء کے درمیان مشترک غلام
کو اگر کسی ایک شریک نے آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والا خوش حال ہے تو
باقی حصوں کی قیمت لگائی جائے گی اور (اسی کی طرف سے) پورے غلام کو آزاد
کر دیا جائے گا۔

۲۳۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
بخردی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا
اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا کہ غلام کی پوری قیمت اس سے ادا ہو سکے تو
تو اس کی قیمت انصاف مدل کے ساتھ لگائی جائے گی اور بغیر شرکاء کو ان کے
حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا
جائے گا ورنہ (اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو) غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ

جَوَيْرِيَّةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَسُولُ اللَّهِ
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

باب ۱۵۸ اِذَا اُعْتِقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ
وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرُ
مَسْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ
الْمَكْتَابَةِ +

ابن اسحاق، جریر بن ابی بن سعید اور انس بن امیہ بھی نافع سے اس
حدیث کی روایت کرتے ہیں، وہ ابن عمر سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے، اختصار کے ساتھ یہ

۱۵۸۔ جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا
اور تھا تنگ دست تو غلام سے کوشش کرائی جائے گی، اگر
اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرے، لیکن اس پر کوئی دباؤ نہیں
ڈالا جائے گا، جیسے مکاتبت کی صورت میں ہوتا ہے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَازِمٍ
سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ بْنُ أَنَسٍ بْنُ
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ نَعْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا مِنْ
عَبْدِهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

۲۳۷۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن
آدم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انس
نے قتادہ سے سنا کہا کہ مجھ سے ثور بن انس بن مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا،
حجم سے مدد دے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث

۱۔ ایک غلام کو کوئی آدمی مل کر خریدتے تھے اور وہ غلام سب کا مشترک سمجھا جاتا تھا۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ایک شخص جس میں بیک وقت غلامی اور آزادی
نہیں ہے ہو سکتی چونکہ آزادی انفل اور اشرف حالت ہے اس لیے اگر کسی ایسے مشترک غلام کے کسی ایک شریک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کا ایک حصہ
گواہ آزاد ہو گیا، اب بقیہ حصہ کی آزادی بھی ضروری ہے اور اس کے لیے مناسب صورت پیدا کرنی ہے، تاکہ کسی پر ظلم بھی نہ ہو اور ایک انسان کو آزادی مل
جائے جو اس کا پیدائشی حق ہے۔ اسلام کا یہی منشاء ہے مذکورہ باب میں روایا مختلف اور متضاد ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشکل سلسلے
میں یہ ہے کہ اگر مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا تنگ دست ہے تو اس کے دوسرے شریک سے کہا جائے گا کہ اس کے حصے
کی جو قیمت ہے وہ غلام سے طلب کرے۔ غلام محنت مزدوری کر کے یا وہ قیمت ادا کر دے اور پوری طرح آزاد ہو جائے یا پھر یہ خود اسے
آزاد کر دے۔ بہر حال غلام اپنے ایک حصے کی آزادی کے بعد مستقبل میں غلام نہیں رہ سکے گا، اسے آزادی ملنی ضروری ہے اور اگر آزاد کرنا
حصے دار خیرش حال ہے اور اس حیثیت میں ہے کہ پورے غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اس میں بھی مختلف صورتیں ہیں۔ آزاد کرنے والا اپنے
دوسرے شریک کے حصے کی قیمت خود ادا کرے، کیونکہ قانوناً جب غلام ایک حصے کی آزادی کے بعد غلام نہیں رہ سکتا اور اس نے اپنے
حصے کو آزاد کر کے اپنے دوسرے ساتھی کے حق میں بھی مداخلت کی اور صاحب حیثیت ہے تو دوسرے شریک کے حصے کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالی
جائے گی۔ اگر تنگ دست ہوتا تو خیر اس کی اس نیکی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا جاتا لیکن جب وہ شریک کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہے
تو اب اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتا۔ اس میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ آزاد کرنے والا غلام سے کہے کہ تم خود کا حصہ دوسرے شریک کے
حصے کی قیمت ادا کر دو اور آزاد ہو جاؤ اگر غلام اس پر تیار ہو جائے تو قبلاً وہ اسی کو اپنی طرف سے آزاد کرنا ہو گا۔ بہر حال دوسری صورت میں
ذمہ داری آزادی حاصل کرنے والے ہی کی ہوتی ہے لہٰذا مکاتبت کا ذکر اس سے پہلے گذر چکا اور آئندہ مستقل باب اس کے لیے آئے گا جیسا کہ پہلے لکھا چکا
مکاتبت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بے کر لے کر کسی مدت میں اسے آپ کو اپنے روپے دے دے اور جب میں متعین روپے دے دوں
تو آپ مجھے آزاد کر دیں اگر آقا اس پر راضی ہو گیا اور غلام نے شرط پوری کر دی تو وہ آزاد ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں غلام کی کوشش
مکاتبت ہی کی طرح ہوگی۔

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آفَقَ نَفْسِيًّا أَوْ فَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ غَلَاظَةً عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنَّ كَانَتْ لَهُ مَالٌ وَالْأَقْوَمَ عَلَيْهِ فَاسْتَسْنَى بِهِ مَوْلَى مُشْفِقٍ عَلَيْهِ تَابَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَآبَاتُ وَرُؤُوسُ بَنِي خَلْفٍ مِنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ ۝

باب ۸۸۸ اَلْعَقْدُ وَالنِّسَابُ فِي الْقَتَادَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا مَقَاتَةَ إِلَّا يَوْجُهُ اللَّهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّ أَمْرِي مَا كُنْتُ وَلَا نَجَّةَ لَنَا مِنْهُ وَالْمُخْطَلِ ۝

بجانب

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَسَعَرُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَدْنَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ صُدُّوْهَا مَا لَمْ تَقْعَلْ أَوْ تَكَلَّمْ ۝

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَفَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّكْثِيِّ

بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کی پوری آزادی اسی کے ذمہ ہے بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے اپنے بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی کوشش کے لیے کہا جائے گا، لیکن کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اس روایت کی متابعت حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ کے واسطے سے کی ہے۔ شعبہ نے اختصار کیا ہے۔

۵۸۸۔ آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چمک، غلام کو آزاد کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملتا ہے اور بھولنے والے اور غلطی سے کام کر بیٹھے لوگوں کی کوئی نیت ہی نہیں ہوتی۔

۲۳۴۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن ادنیٰ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے افراد کے دلوں میں پیدا ہونے والے دوسووں کو جب تک انھیں عمل یا زبان پر نہ لائے، معاف فرمایا ہے۔

۲۳۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم قمی نے ان سے علقمہ بن وقاص لکشی نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم

ﷺ نے جس کا ترجمہ مجھے بھول چمک سے کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے دو لفظ ”خطا و نسیان“ استعمال کیے ہیں۔ خطا کا مفہوم فقہاء نے یہ کھلبے کہہ کر اور چاہتا تھا اور زبان پر کچھ آگیا۔ مثلاً کوئی شخص سبحان اللہ کہنا چاہتا تھا اور زبان پر آگیا ”انت حو“ (تم آزاد ہو) اور غلام سامنے تھا۔ نسیان سے معنی بھولنے کے ہیں۔ فقہاء نے اس کی بھی صورتیں لکھی ہیں۔ تاواقضیت، خطا اور نسیان کا اسلامی قانون میں اعتبار کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ البتہ احادیث کی فقر میں اس کا بہت ہی کم اعتبار ہے۔ شاذ و نادر خاص خاص مسائل میں امام بخاریؒ نے اس باب میں توسیع سے کام لیا ہے اس کی ایک مثال مذکورہ مسئلہ بھی ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نیت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو پھر ہر عمل اور ہر تصرف کے لیے نیت کا مطالبہ ہونے لگے گا جس کا کوئی قائل نہیں۔ یہ حدیث کہ ”عمل پر اجر نیت کے مطابق ہوتا ہے“ اس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اگر نیت اچھی ہے تو اجر و ثواب کا سہی ہوگا اور اگر نیت بُری ہے تو اجر نہیں ملے گا۔ رہی یہ بحث کہ عمل کی محنت موقوف ہے نیت پر، اس سے حدیث میں سب سے کوئی بحث ہی نہیں کی گئی۔

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا عُمَالٌ بِالنَّبِيِّ وَلِيٍّ مِثْرِي بِمَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ أَمْرٍ آتٍ تَبَدَّلَ وَجْهًا فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۝

۱۵۸۹) إِذَا قَالَ رَجُلٌ تَعْبُدُهُ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِسْهَادَ فِي الْعِتْقِ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدل دیتا ہے، پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی وہ اللہ اور رسول کے لیے بھیجی جائے گی (اور اس پر ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تو یہ ہجرت بھی اسی کے لیے ہوگی جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی تھی (اور اس پر ثواب نہیں ملے گا)۔

۱۵۸۹۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کے لیے کہا کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزادی کے ثبوت کے لیے گواہ۔

۲۳۵۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشیر نے، ان سے اسمعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلے (مدینہ کے لیے) تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا (اتفاق سے راستے میں) دونوں ایک دوسرے سے کچھ لگے۔ پھر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے غلام بھی اچانک آگئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو ہریرہ! یہ تو تمہارا غلام آگیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے تھے: "ہائے وی طول شب اور اس کی سختی اگرچہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے"

۲۳۵۲۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام لانے کے لیے) حاضر ہوا تھا تو آتے ہوئے راستے میں شعر کہے تھے "ہائے وی طول شب اور اس کی سختی، اگرچہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے" انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں یہ غلام مجھ سے جدا ہو گیا تھا میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو (اسلام پر قائم رہنے کا) آپ کے سامنے مہر کیا میں ابھی حضور اکرم کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ! یہ تو تمہارا غلام آگیا میں نے کہا وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ چنانچہ میں نے اسے آزادی دیدی

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ مَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبٍ قَابِلٍ بَعْدَ ذَلِكَ وَابُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ آتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ كُفْرٌ قَالَ فَهَوِّجِيْنِ يَقُولُ ۝ يَا لَيْلَةَ مَرِئٍ طَرِبَهَا وَعَنَانِيهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَرِئَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ۝

يَا لَيْلَةَ مَرِئٍ طَرِبَهَا وَعَنَانِيهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَابْنٌ مِّنِي غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَرِئَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ كَبَيْتًا أَنَا عِنْدَهُ وَذُاطْلَعُ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ قُلْتَ هُوَ كُفْرٌ

ابو کرب نے (اپنی روایت میں) ابو اسامہ کے واسطے سے ”جر“ آزاد کا لفظ بیان نہیں کیا تھا۔

۲۳۵۳۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام کے ارادہ سے آ رہے تھے۔ پھر راستے میں، ایک درخت سے بھر گئے۔ اسی طرح پوری حدیث بیان کی، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ وہ اللہ کے پیچھے۔

۱۵۹۰۔ ام ولد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی۔

۲۳۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص بن زمرہ کو وصیت کی تھی کہ زمرہ کی باندی کے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہے۔ پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو سعد بن زمرہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبد بن زمرہ بھی ساتھ تھے سعد نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، انھوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ انھیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمرہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی کا لڑکا ہے، انھیں کے خراش پر پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو قسمی وہ عتبہ کی صورت تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عبد بن زمرہ! یہ تمہاری ہی زمرہ پرورش رہے گا کیونکہ بچہ ان کے والدہ کی ”خراش“ پر پیدا ہوا تھا۔ آپ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ ”لے سو وہ بنت زمرہ (ام المؤمنین) اس سے پردہ کیا کرو“ یہ آپ نے اس لیے ہدایت کی تھی کہ بچے میں عتبہ کی شہادت محسوس فرمائی

تَوَجَّهَ إِلَهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كَرِبٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ خَرَّ ۝

۲۳۵۳ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَّلَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ بِهَذَا وَقَالَ أَمَّا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ لِلَّهِ ۝

بَابُ ۱۵۹۰ أَمُّ الْوَلَدِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ أَمَةٌ رَبَّتَهَا ۝

۲۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنٌ وَلَيْدٌ زَمْعَةٌ قَالَ عَتَبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ دَسُونُ اشْتَوْى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْعٌ أَلْفَيْمٌ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ وَلَيْدٌ زَمْعَةً فَأَقْبَلَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بَعْدُ بْنُ زَمْعَةٍ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنِي وَبَيْنَ زَمْعَةٍ وَلَيْدٍ عَلَى قَوْلَانِهِ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلَيْدٍ زَمْعَةً فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِيدٌ عَلَى نَوَاشِ ابْنِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے باندی سے اس کے آٹنے ہم بھرتی کی، نتیجے میں بچہ پیدا ہوا تو ایسی باندی ام ولد کہلائے گی، آٹا کی وفات کے بعد یہ باندی خود آزاد ہو جاتی ہے۔ ام ولد ہونے کے بعد اس کی خرید و فروخت وغیرہ بھی نہیں کی جاسکتی۔ بس اس پر ایک قانونی پابندی ہے اور آٹا کی وفات سے وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔ کتاب الایمان میں اور اس پر نوٹ بھی گذر چکا ہے۔

أَخْبَعِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ مَتَارَايَ مِنْ
رَبِّهِمْ بَعْتُهُ وَكَأَنْتَ سَوْدَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۝

باب ۱۵۹۱ بَيْعُ الْمَدْبُورِ ۝

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَفْتَقْتُ رَجُلًا مِتًّا عَبْدًا
لَهُ مِنْ دُبُرٍ قَدَّ عَا الشَّيْقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرُ مَاتَ الْعَلَامُ عَامَ
أَوَّلِ ۝

باب ۱۵۹۲ بَيْعُ الْوَلَدِ وَهَبَتِهِ ۝

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَعَنْ هَبَتِهِ ۝

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ
بَرِيدَةً فَاشْتَرَطْتُ أَهْلَهَا وَلَاَوْهَا فَكَذَّبْتُ
ذَلِكَ لِلشَّيْقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَغَبْتُهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ يَمْنُ أَعْطَى الْوَرَقَ
فَأَعْتَقْتُهَا فَكَذَّبَهَا الشَّيْقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

فرمائی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ تھیں (حدیث پر بحث پہلے گزر چکی ہے دیکھو

بزم ہند

۱۵۹۱۔ مدبر کی بیع لے

۲۳۵۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی انہوں
نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں
سے ایک شخص نے اپنی موت کے ساتھ اپنے غلام کی آزادی کے لیے
کہا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلایا اور اسے بیچ دیا۔ جابر
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غلام پہلے ہی سال مر گیا تھا

۱۵۹۲۔ ولاد کی بیع اور اس کا ہبہ

۲۳۵۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن دینار نے خبر دی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاد
کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع کیا تھا۔

۲۳۵۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زبیر بن
اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا
کو میں نے خرید اتران کے مالکوں نے ولاد کی شرط لگائی (کہ آزادی کے بعد
انہیں کے ساتھ قائم رہے گی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انہیں آزاد کر دو ولاد تو اسی کی ہوتی ہے
جو قیمت دے کر کسی غلام کو آزاد کر دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے مدبر وہ غلام ہے جس کے متعلق اس کے آقا نے کہا ہو کہ وہ میری وفات کے بعد آزاد ہو جائیگا اور
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ام ولد کی طرح اس کی بھی خرید و فروخت اور وہ تمام تصرفات جائز نہیں ہیں جو کسی ملک میں چل سکتے ہیں۔

اے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے۔ حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے لیکن محدثین نے لکھا ہے کہ یہ بعض اہل حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر کیا تھا جنہوں نے غلام آزاد کیا تھا وہ مقروض تھے اور غلام بھی ورنہ قانون یہی ہے کہ جب غلام کو آزاد کر دیا تو جس شرط
کے ساتھ بھی آزاد کیا اس کے پورے ہوتے ہی آزادی محقق ہو جائے گی۔

اے ولاد اس حق اور تلقین کو کہتے ہیں جو غلام کو آزاد کرنے کے بعد آقا اور اس کے ساتھی غلام میں آزادی کے بعد بھی قائم ہوتا ہے یہ حقوق لازم میں سے ہے
جس میں انتقال کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ اس کی بیع جائز ہے نہ ہبہ اور نہ کوئی بھی ایسا عمل جس کے ذریعہ اس حق کو دوسرے کی طرف منتقل کر لیا کوئی کچھ

فَنَحَرَهَا مِنْ دَوْجَهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْلَفْتُ
كَذَا وَكَذَا مَا شَبَبْتُ حِينَئِذٍ
فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ۝

بن مہذب

۱۵۹۳ إِذَا أَسْرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمَلُهُ
هَلْ يُقَادَىٰ إِذَا كَانَ مُفْرَكًا وَقَالَ أَنَسُ
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِيَتُ قَتْنِي
وَقَادِيَتُ عَقِيدَةٍ وَكَانَ عَلَى لَدَى نَصِيبِكَ فِي ذَلِكَ
الْفَنِيْمَةِ السَّيِّئِ أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ كَفِيلٌ وَ
عَتِيقُهُ عَمَّالِي رَمَ ۝

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ ابْنِ مُعَيْمَةٍ
عَنْ مُوسَى عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَسَدَ ذُو أَسْوَلٍ اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتَدْنُ كَلْتَلْتُكَ بِذَيْنِ اخْتِفَا
عَبَّاسُ بْنُ آدَمَ فَقَالَ لَأَتَدْنُ مِنْهُ دُرْهَمًا ۝

۱۵۹۴ عَنِ الْمَشْرِكِ ۝

۲۳۵۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَسْمِ بْنِ
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ
حِزَامٍ رَضِيَ عَنْهُ فِي النَّجَافِ مِائَةً رَقَبَةٍ وَحَمَلَ
عَلَى مِائَةٍ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسَدَ حَمَلَ عَلَى مِائَةٍ بَعِيرٍ
وَأَعْتَقَ مِائَةً رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

بربرہ ۴ کو بلایا اور ان کے شوہر کے سلسلے میں انھیں اغتیا بدیا کر آزاد دیے
پہلے کے نکاح کو اب اگر چاہیں تو فسخ کر دیں اور چاہیں باقی رکھیں، بربرہ ۵ نے
کہا کہ اگر وہ مجھے فلاں فلاں چہرہ دیں پھر بھی میں ان کے پاس نہیں رہوں گی۔
چنانچہ وہ اپنے شوہر سے بھی آزاد ہو گئیں۔

۱۵۹۳۔ اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اس کے
مشرک ہونے کی صورت میں بھی (چھڑانے کے لیے) اس کی طرف
سے فدیہ جاسکتا ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے جنگ بدر کے بعد قید سے آزاد ہونے کے لیے) اپنا فدیہ
بھی دیا تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ کا بھی، حالانکہ اس غیبت میں علی رضی اللہ عنہ کا بھی جھگڑ
تھا جو ان کے بھائی عقیل رضی اللہ عنہ اور چچا عباس رضی اللہ عنہ سے ملی تھی بلکہ

۲۳۵۸۔ ہم سے اسمیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمیل
بن ابراہیم بن معتبر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے، ان سے ابن شہاب
نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے
بعض افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا کہ
آپ ہیں اس کی اجازت دے دیجئے کہ اپنے بھانجے عباس رضی اللہ عنہ کو فدیہ لیے بغیر
چھوڑ دیں لیکن ان حضور نے فرمایا کہ ان کے فدیہ سے اکیلے ہم بھی نہ چھوڑنا۔
۱۵۹۴۔ مشرک کو آزاد کرنا۔

۲۳۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواساتہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے انھیں ان کے والد نے فردی کہ حکیم
بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنے کفر کے زلمے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سوا دہائیوں
کی قربانی دی تھی پھر جب اسلام لائے تو سوا دہائیوں کی قربانی دی اور سو غلام
انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ

لے غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بتانا چاہتے ہیں کہ ذی رحم محرم ملکیت میں آجانے سے فوراً آزاد نہیں ہو جاتا کیونکہ علی رضی اللہ عنہ مسلمان تھے اور بدر کی لڑائی
میں شریک تھے بشرطیکہ ان کی طرف سے عباس رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ آئے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے پھر یہ قید ہوئے اگر ذی رحم محرم کی ملکیت سے
ہی آزاد ہو جاتی تو علی رضی اللہ عنہ اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عباس رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ ذی رحم محرم تھے اور ان سے فدیہ لے کر آزاد کیا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے
کہ جس وقت ان سے فدیہ وصول کیا گیا اس وقت تو یہ اسلامی حکومت کے قیدی تھے نہ کہ کسی فرد کے پھر یہ قاعدہ ان پر کس طرح لاگو ہو سکتا تھا۔ اخاف کا
اس باب میں مسک ہے کہ ذی رحم محرم اگر کسی کی ملکیت میں آگیا۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے آیا ہو، فوراً آزاد ہو جاتا ہے کوئی اپنے کسی ذی رحم محرم کی
ملکیت میں نہیں رہ سکتا ہے عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ مدینہ کے انصار نے انھیں اپنا بھانجا اس رشتے سے کہا تھا کہ آپ
کے والد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبد المطلب کی ناناہال مدینہ کے قبیلہ بنو مخزوم میں تھی۔

بعض ان اعمال کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فتویٰ ہے جنہیں میں کفر کے زما میں کرتا تھا۔ ثواب حاصل کرنے کے لیے (ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ احمث بہا کے معنی ابرر بہا کے ہیں) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا ”جو عیساں تم پیسے کر چکے ہو، ان سب کے سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو“

۱۵۹۵۔ جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے رہا کیا، یا پھر اس سے جماع کیا یا فدیہ دیا اور جس نے بچوں اور عورتوں کو قید کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک مملوک غلام کی، جو بے پس ہے اور ایک وہ شخص جسے ہم نے اپنی طرف سے خوب روزی دی ہے، وہ اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا ہے، کیا دونوں مثال میں بدلہ ہو جائیں گے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اصل میں اکثر لوگ جانتے نہیں۔

۲۳۶۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث بن خبر دی، انہیں عقیل نے، انہیں ابن شہاب نے کہ عروہ نے ذکر کیا کہ مروان اور مسور بن مخزوم نے انہیں خبر دی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قید ہوا زن کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے پھر سے ہو کر (ان کا استقبال کیا) ان لوگوں نے آپ کے سامنے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں لیکن آں حضور نے انہیں جواب دیا تم لوگ کچھ مجھے ہو کہ میرے ساتھ اور اصحاب بھی ہیں اور بات وہی مجھے پسند ہے جو آپ سے لے لیں دو چیزیں ہیں سے ایک ہی تمہیں اختیار کرنی ہوگی یا اپنا مال واپس لے لو، (جو فرع کے بر مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا تھا) یا اپنے قیدیوں کو پھر مالو (جسے مسلمان مجاہدوں نے قید کیا تھا) اسی لیے میں ان کی تقسیم بھی ٹالتا رہا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے لوٹتے ہوئے (جبران) میں ہوازن والوں کا تعزیادہ دین تک انتظار کیا تھا جب ان لوگوں پر بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزیں (مال اور قیدی) میں سے صرف ایک ہی واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہا سے آدمی واپس کر دیجئے جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا، اب بد یہ بھائی ہمارے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَزَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحْتَشِبُ بِهَا يَمْنِي اَتَذْكُرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ ؟

باب ۱۵۹۵ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَّبَ وَبَاعَ وَبَاعَ وَذَدَى وَسَبَى الذَّرِّيَّةَ وَقَوْلَهُ تَعَالَى صَرَبَ اللّٰهُ مُشْرَاعًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوِ الْأَعْدَى لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

بہ نسبت

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمُسَوْرَيْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّازَنَ فَنَاسُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِيَ مِنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا الْمَالُ وَأَمَّا السَّبْيُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَرَهُمْ بِضَعِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ تَغْلَى مِثَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِذَا رَحِمَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا خَانَا غَفَّتَا رَسَبَيْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَشْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُوا نَا تَابِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ

نادم ہو کر آئے ہیں اور میرا بھی خیال یہ ہے کہ ان کے آدمی جو ہماری قید میں ہیں انہیں واپس مل جلنے چاہئیں۔ اب جو شخص خوشی سے ان کے آدمیوں کو اپنے حصے کے واپس کر سکتا ہے وہ ایسا کہلے۔ اور جو شخص اپنے حصے کو چھوڑنا چاہے تو اس شرط پر اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار ہو کہ ان قیدیوں کے بدلے میں ہم اسے اس کے بعد سب سے پہلی قیمت میں سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے اس کے (اس) حصے کا بدلہ اس کے حوالہ کریں تو وہ بھی ایسا کرنے والے لوگ اس پر بول پڑے کہ ہم اپنی خوشی سے قیدیوں کو ان کے حوالہ کرنے کے لیے تیار ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فرمایا، لیکن اس مجہوم میں (ہمیں یہ اطمینان نہ ہو سکا کہ کس نے ہمیں اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ اس لیے سب لوگ اپنے غموں میں) واپس چلے جائیں اور سب کے نمائندے آکر ان کی راستے سے ہمیں مطلع کریں۔ سب لوگ چلے آئے اور ان کے نمائندوں نے (ان سے گفتگو کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے فیصلوں سے) آپ کو مطلع کیا کہ سب نے اپنی خوشی اور مرضی سے اجازت دے دی ہے۔ یہی وہ خبر ہے جو ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے (زہر مٹنے کہا) اور اس رمز نے بیان کیا کہ عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (جب بکھرین سے مال آیا) کہا تھا کہ میں نے اپنا بھی فدیہ تھا اور عقل کا بھی (بدر کے موقع پر)۔

۲۳۶۱۔ ہم سے علی بن حسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابن عون نے خبر دی، بیان کیا کہ میں نے نافع کو کھانا انہوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالمصطلق پر جب حمل کیا تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے موبھی بانی پی رہے تھے، ان کے روتے والوں کو قتل کر دیا گیا تھا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا تھا۔ انہیں قیدیوں میں جریر یہ رمز (ام المؤمنین) بھی تھیں۔ (نافع نے کھانا کہا) یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر نے بیان کی تھی، وہ خود بھی لشکر کے ساتھ تھے۔

۲۳۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے، انہیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے ابو حمیرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے۔ اس غزوے میں ہمیں عرب قیدی ملے (تبیلہ بنی مصطلق کے راستے ہی میں) ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تہ و شاق گذرنے لگا۔ اس لیے ان

سَبَّيْهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقْلِهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيْبًا ذَلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَخَذَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْقَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ نَكَمَهُمْ عُدُوكَ وَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوا فَبَدَأَ الَّذِي بَلَّغَنَا عَنْ سَبْيِ حَوَارِثٍ وَقَالَ أَنَسُ قَالَ عَبَسَ رَبِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَيْتُ فَنَقْنَعِي وَكَذَلِكَ عَمِلًا

بنی بنی

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَنُو عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَلَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنَّا مُهْمُّ شُئْنِي عَلَى الْمَاءِ فَتَقَتْلُ مَقَاتِلَهُمْ وَسَبْيُ ذُرَارِيَّتِهِمْ وَأَهَابَ يَوْمَئِذٍ جُؤَيْرِيَّةٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَبِشِ

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ رَجُلٍ مَجْزُوزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ نَسَا لَنَفْسِهِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ كَأَشْهَمِنَا النِّسَاءَ فَأَشْهَدَتْ

باندیوں سے مہتری میں) ہم عزل کرنا چاہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جن ارواح کی بھی قیامت تک لے لیے پیدا اُنش مقدور ہو چکی ہے وہ تو بہر حال پیدا ہو کر رہیں گی۔

۲۳۶۳۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن حدیث بیان کی، ان سے عمار بن قنقلع نے ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ اور محمد سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں جویر بن عبد الحمید نے خبر دی، انھیں منیرہ نے، انھیں حارث نے، انھیں ابو ذر نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ح اور عمارہ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین باتوں کی وجہ سے مجھ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا ہے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ وہاں کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے صدقات وصول ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں بنو تمیم کی ایک محدث قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے آزاد کرو کہ یہ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۵۹۶۔ اپنی باندی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے

کی فضیلت۔

۲۳۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انھوں نے مطرف سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو امدعہ اس کی پرورش کرے (اداسے تعلیم دے) اور اس کے ساتھ حسن معاملت کرے، پھر آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس پر اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

۱۵۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”غلام تمھارے بھائی

میں اس لیے انھیں بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو“ اور

مَلِكِنَا الْعُدْبَةُ وَ أَحَبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ قِسْمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا دَهَى كَانَتْ

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرُوتُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَنْقَلَعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ وَ حَدَّثَ شُعْبَةُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جُوَيْرُوتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ عَنْ الْمُؤَيَّرَةِ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْذُ ثَلَاثِ سَعَفَاتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُوَ أَشَدُّ أُحِبُّ عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِيَا وَكَأَنْتَ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَفَوَيْتُهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اسْمُعِيلَ

بَابُ ۱۵۹۶ فَعْلٌ مَنْ آوَى جَارِيَتَهُ

وَقَلَّمَهَا

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَحَسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَهْتَمَّهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَتْ لَهُ أَجْرَانِ

بَابُ ۱۵۹۷ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَبَسُ جِيدُ إِخْوَانِكُمْ فَأَعْيُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ

قَوْلِهِ تَدْنِي، وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا ذَٰلِكُمْ شَرٌّ لِّكُمْ وَأَدْبِرْهُ الْقُلُوبُ
وَالْيَتَّى وَالْمَسَاكِينِ وَالْهَارِ ذِي الْقُرْبَى
وَالْهَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ
ابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّا
اللَّهُ لَا يُغَيِّبُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَخْتَارًا
فَخُورًا ذِي الْقُرْبَى الْقُرْبَى وَالْجُنُبِ
الْقُرْبَى الْهَارِ الْجُنُبِ يَعْنِي الصَّاحِبِ
فِي السَّفَرِ

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ أَيْبَسُ عَدَنِي
سُئِلَ عَنْ حَدَّثٍ وَاحِدٍ الْأَخْذُ بِهِ قَالَ
سَمِعْتُ الْمُعَرُّورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ
أَبَا ذَرٍّ الْقَعْفَرِيَّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى
عُلَا صَاحِبَةً فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ إِنْ سَأَلْتَهُ رَجُلًا فَشَكَكْتُ
إِلَى الشَّيْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَسَلَّمْتُ فَقَالَ
إِلَى الشَّيْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَسَلَّمْتُ وَسَلَّمْتُ
أَعْمَلْتُ لَهُ بِرَّ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ
خَوَلَكُمْ بَعَثَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ
فَمَنْ كَانَ إِخْوَانُكُمْ تَحْتَ يَدَيْكُمْ
فَلْيُطْعِمُوهُمْ وَمَا يَكُلُ وَلَا يَلْبَسُ
مِمَّا يَلْبَسُونَ وَلَا يُكْفِنُوهُمْ مِمَّا
يُكْفِيهِمْ فَإِنْ كَفَفْتُمْ عَنْهُمْ مَا يُكْفِيهِمْ
فَأَعْيَنُوا لَهُمْ

پا۱۵۹۸۔ اَلْعَبْدُ اِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةً
لِّرَبِّهِ زَوْجَةً سَيِّدَةً

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا كَفَّ عَنْ سَيِّئِهِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا معاملہ
کرو، عزیز و اقارب کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں
کے ساتھ، قریب اور دور کے پڑوسیوں کے ساتھ کسی معاملہ
میں شریک کے ساتھ، مسافروں اور غلاموں کے ساتھ اچھا
معاملہ رکھو" کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں فرماتا جو اپنے
والا اور اپنی بڑائی جانے والا ہو" (آیت میں) ذی القربى
سے مراد رشتہ دار ہیں، جنب سے اجنبی اور الحار الجنب
سے مراد رفیق سفر ہیں۔

۲۳۶۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے
شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احمد نے حدیث بیان کی،
کہا کہ میں نے معمر بن سواد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر
غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے بدن پر بھی ایک ہی ٹکڑا تھا اور آپ کے
غلام کے بدن پر بھی ایک ہی ٹکڑا تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے
فرمایا کہ میری ایک صاحب (مال رن) سے تلخ کلامی ہو گئی اور میں نے انھیں
ان کی ماں کی طرف سے مار دلائی۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری
شکایت کی۔ مجھ سے آں حضور نے دریافت فرمایا کیا تم نے انھیں ان کی
ماں کی طرف سے مار دلائی ہے، پھر آپ نے فرمایا، تمہارے خدمت گار بھی
تمہارے بھائی ہیں (صرف فرق اتنا ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے
قبضے میں دے رکھا ہے، اس لیے صبی کا بھی کوئی بھائی قبضے میں ہوا ہے
وہی کھانا چاہیے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنا چاہیے جو وہ خود پہنتا
ہے اور ان پر ان کی برداشت سے زیادہ بار نہ ڈالنا چاہیے، لیکن اگر ان
کی طاقت سے زیادہ بار ڈالو تو پھر ان کی مدد بھی کر دیا کرو کہ وہ اپنی ذمہ
داری سے بخوبی عہدہ برآ ہوسکیں۔

۱۵۹۸۔ غلام، جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرے
اور اپنے آقا کی غیر خواہی بھی۔

۲۳۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمان نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، غلام، جو اپنے آقا کا بھی غیر خواہ ہو اور اپنے رب کی

وَ احْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۝
 ۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ
 جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَتْ تَأْدِيبَهَا وَاعْتَمَقَهَا
 وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ آذَى حَقَّ اللَّهِ
 وَحَقَّ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ ۝

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
 سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الْمَمْلُوكِ
 الْمَصْلُوحِ أَجْرَانِ وَالْغُزَى تَمْنِيْنِي يَدِيهِ نَزْلُ الْجِهَادِ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبَرَأَتِي لَا حَبَبْتُ أَنْ
 أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ۝

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَعْمٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِعَبْدٍ مِمَّنْ لَمْ يَحْدِثْهُ يَخْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ
 وَيُفَضِّلُهُ يَسْتَدِيمُ ۝

باب ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ
 وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمْرِي وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَالْقَالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ أَسْلُوكُمْ وَأَنْفِيَ سَيِّدًا هَا
 لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ كَتَبَتْكُمْ
 الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُفُّوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَأَذْكُرُوا عِنْدَ رَبِّكُمْ
 سَيِّدُكُمْ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ ۝

ہاں میرا ذکر نہ (آیت میں رب کے مراد) سیدک ہے یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبولہ سے دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟

عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔
 ۲۳۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے
 خبر دی، انھیں صالح نے، انھیں شعبی نے، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا، جس کسی کے پاس بھی کوئی باندی ہو اور وہ اسے ادب کے
 پورے حسن و خوبی کے ساتھ، پورا آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو
 اسے دو اجر ملتے ہیں۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے
 اور اپنے آقا کے بھی تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

۲۳۶۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
 خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے سعید بن
 مسیب سے سنا، بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غلام جس کی ملکیت میں ہو اور
 صالح ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت
 میں میری جان ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد راج اور والدہ کی خدمت
 رکے نفاک) نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہو کر مروں۔

۲۳۶۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
 نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا، کتنا مبارک ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و
 آداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اپنے مالک کی غیر خواہی بھی کرتا بھی کر لے۔

۱۵۹۹۔ غلام پر بطائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ
 ”میرا غلام“ یا ”میری باندی“، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اور تمہارے
 غلاموں اور تمہاری باندیوں میں جو صالح ہیں“ اور فرمایا
 (سورہ نمل میں) ”ملوک غلام“ (سورہ یوسف میں فرمایا) اور
 دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا۔ اور اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا: ”تمہاری مومنہ باندیوں میں سے“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے
 لیے) (یوسف علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ) ”اپنے آقا کے
 ہاں میرا ذکر نہ“ (آیت میں رب کے مراد) سیدک ہے یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبولہ سے دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَقِمَ الْعَبْدُ
مَسِيئَةً وَ أَحْسَنَ مَعَادَةَ رَبِّهِ هَكَذَا لَهُ
أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۝

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَى حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلُوكُ
الَّذِي يُحْسِنُ مَعَادَةَ رَبِّهِ وَيُكْوِتِي إِلَى سَيِّدِهِ
الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِيتَ لَحْوٍ وَ انْصِيحَةٍ وَ الطَّاعَةِ
لَهُ أَجْرَانِ ۝

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّادِ بْنِ
مُسَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا
يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ أَطْعِمَ رَجُلًا وَ شَرِبَ رَجُلًا اسْتِ
رَجُلًا وَ لِيَقْبَلَ سَيِّدِي مُوَلَّيَ وَ
لَا يَقْبَلَ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَسْرَى وَ لِيَقْبَلَ قَتْلَى
وَقَتْلَى وَ غُلَّابِي ۝

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّامِ حَدَّثَنَا
جَبْرِيدُ بْنُ حَزْرَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْتَفَ
نَفْسِيًّا لَهُ مِنْ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ
قِيَمَتَهُ يَوْمَ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ فَأَهْتَفَ مِنْ مَالِهِ
فَلَا نَقْدَ عَنْهُ ۝

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُكْمُ
رَاِمٍ مُسْتَوَلٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ لَا مِيزَ لَدُنِّي عَلَى

۲۳۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان
سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت تمام حسن و
آداب کے ساتھ بجالائے تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۱۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مملوک جو اپنے رب
کی عبادت حسن و آداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اس کے آقا کے جو اس
پر حق، خیر خواہی اور فرمانبرداری (کے ہیں) انہیں بھی ادا کرتا ہے تو اسے
دوگنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث
بیان کی، انہیں عمر بن عبد الرحمن نے، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے
کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص (کسی غلام کی کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے کہ
”اپنے رب پر اپنے دلے کو کھانا کھلاؤ“ اپنے رب کو دھوکا دو۔ اپنے رب کو
پانی پلاؤ۔ بلکہ میرے سردار، میرے آقا (سیدی و مولای) کہنا چاہیے۔
اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے ”میرا بندہ، میری بندی“ بلکہ یوں کہنا چاہیے :
”میرا آدمی۔ میری لونڈی۔ (فتاویٰ و فتاویٰ و غلامی)

۲۳۷۳۔ ہم سے ابو الشام نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا
اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے غلام کی مصفا نہ قیمت ادا کی جاسکے
تو اسی کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے گا ورنہ مبتلا آزاد ہو گیا (صرف
وہی حصہ اس کی طرف سے آزاد ہو رہے گا)۔

۲۳۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع
نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص مگر ان ہے اور اس لیے اس کی رعایا کے

بَابُ ۱۶۱ - أَلْعَبْدُ رَاغٍ فِي مَالٍ سَيِّدِهِ
وَلَسَبَ الشَّيْءُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُ إِلَى السَّيِّدِ :

۲۳۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
فَالْأَوَّلُ مَارِغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْآخِرُ فِي
أَهْلِهِ رَاغٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَوَّلُ فِي
بَيْتِ زَوْجِهَا رَاغٍ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا
وَالْآخِرُ فِي مَالٍ سَيِّدِهِ رَاغٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ الشَّيْءَ مَلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَبَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْأَوَّلُ
فِي مَالٍ آيَةٍ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ
رَاغٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ :

بَابُ ۱۶۲ - إِذَا قَنَبَ الْعَبْدُ
فَلْيَجْتَئِبِ الْوَجْهَ :

۲۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَمِدٍ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي
حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
قَالَ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو قُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبَّرِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ،
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ الشَّيْخِ

۱۶۰۱ - غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے ۔ اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام کے) مال کو آقا کی طرف منسوب
کیا ہے ۔

۲۳۷۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ، انھیں شعیب نے
خبر دی ، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور
انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر فرد نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے
بارے میں سوال ہوگا ، امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے
میں سوال ہوگا ۔ مرد اپنے گھر کے معاملات کا نگران ہے اور اس سے اس
کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا ۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور
اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا ۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص طور سے (نام بنام) انھیں کے بارے میں سنا
ہے اور مجھے خیال ہے کہ آپ نے بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران
ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا ، پس ہر فرد نگران ہے
اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا ۔

۱۶۰۲ - اگر کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال
پر ہیز کرنا چاہیے یہ

۲۳۷۸ - ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ، کہا کہ
مجھے ابن قلاب نے خبر دی انھیں سعید بن مسیب نے ، انھیں ان کے والد سقاہ
انھیں ابو مریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور ہم سے عبد اللہ
بن محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ، انھیں معمر
نے خبر دی ، انھیں ہشام نے اور انھیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

لے مار پیٹ میں چہرے پر مارنے سے پرہیز صرف غلام کے ساتھ خاص نہیں ہے ۔ یہاں چونکہ غلاموں کا بیان ہے ، اس لیے عنوان میں اسی کا
خصوصیت سے ذکر کیا ۔ بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لیے ہے ۔

۲ - مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے نام کی بجائے ابن قلاب پر اکتفا کیا ۔ جیسا کہ محدثین نے کھلبے یہ ابن مسلمان ہیں ۔ یہ راوی ضعیف تھے اور
غالباً سند میں ان کا ذکر اسی لیے خصوصیت سے نہیں آیا ۔ صحیح بخاری میں دو یا تین جگہ اس طرح آیا ہے لیکن اس سے روایت میں کوئی غامی نہیں پیدا
ہوئی کیونکہ مدار اس سند پر نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے اسی حدیث کی ایک اور سند مذکور ہے اور وہی مدار علی ہے ۔ یہ سند صرف تاکید و تائید کے
لیے آئی ہے اس موقع پر اگر اس سند کے جس میں راوی کا ذکر ابن قلاب سے ہے حذف بھی کر دیتے تو کوئی حرج نہ تھا ۔

اَخْبَرْتُهُ اَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْعِيْنَهَا فِي كِتَابَيْهَا وَكَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَيْهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي اِلَى اَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَكَ وَتَكُونِ وَلَا تُرِيدُ أَنْ تَعْلَمَ قَدْ كُنتَ ذِيكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَبِ عَلَيْهِ فَلْتَفْعَلْ وَتَكُونِ وَلَا رَدَّ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي خَاتَمَتِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِيَمَنِ اعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَوْا شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَّطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْلَى ۖ

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَنْهُدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَمَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لَتَعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنْ وَلَاعَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْلِكُ ذَلِكَ فَانْشَأَ الْوَلَاءُ لِمَنِ اعْتَقَ ۖ

باب ۶۵۱۔ اِسْتِغَانَةُ الْمَكَاتِبِ وَ

سَوَالِهِ النَّاسِ ۖ

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَانٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيَسَةً

بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس، اپنے معاملہ کتابت میں مدد لینے کے لیے آئیں ابھی انھوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمہارے معاملہ کتابت کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری دولا دیر سے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ صودت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) تمہارے ساتھ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انھیں اس کا اختیار ہے لیکن تمہاری دولا دیر سے ہی ساتھ قائم رہے گی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم خرید کر انھیں آزاد کر دو، ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی ایسی شرط لگائے گا جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو وہ ناقابل عمل ٹھہرے گی، خواہ سو مرتبہ ایسی شرطیں کیوں نہ لگائے، اللہ تعالیٰ کی شرط ہی (عمل کے) لائق اور مضبوط ہے۔

۲۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تَمَام نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک باندی کو خریدنا چاہا اور مقصد انھیں آزاد کرنا تھا اس باندی کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر (ہم بیع کر سکتے ہیں کہ آزاد کرانے کے بعد) ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ان کی اس شرط کی وجہ سے تم نہ رو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۶۰۵۔ کتاب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا اور

سوال کرنا۔

۲۳۸۱۔ ہم سے عبید بن نعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ کر لیا ہے۔ ہر سال ایک اوقیہ مجھے دینا پڑ گیا

لہٰذا ابھی اس سے پہلے ایک روایت میں پانچ اوقیہ پر اس معاملے کا ذکر ہے۔ اس طرح کے اخلافت راویوں میں بکثرت ہیں اور محدثین عام طور سے ان میں تطبیق کی بھی کوئی کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ واقعات ہیں، البتہ جب حدیث میں مسئلہ کا امداد ہوتی ہے تو اس پر پوری طرح بحث کرتے ہیں۔

فَاَعْيِنِي تَنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلِي
اَنْ اَعِدَّهَا لَهُمْ حِدَاةً وَاحِدَةً وَاُعْتَقِلَتْ
فَقُلْتُ وَتَكُونُ وَاَلَا لِي فِي فِدَاهَيْتِ اِلَى
اَهْلِهَا فَاَبَوُا ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّي كُنْتُ
مَعُصْنَةً ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوُا اِلَّا اَنْ تَكُونَ
الْوَلَدُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا لَنِي كَاخْبَرْتَهُ فَقَالَ
خُذْنِي مَعَا فَاَعْتِقْنِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَدَ فَاَتَمَّا الْوَلَدُ
بِمَنْ اُعْتَقَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَانْشَأَ عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَابُ رِجَالٍ تَنْكُحُ نِسَاءَهُمْ
شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَاَيُّ شَرْطٍ
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ كَمَا بَيَّنَّاهُ وَانْكَاحَ مِائَةَ
شَرْطٍ فَقَضَاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرْطُ اللَّهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ
رِجَالٍ تَنْكُحُ يَقُولُ أَحَدُهُمْ اَسْتَقِ يَا فُلَانُ وَلِي
الْوَلَدَ اِنَّمَا الْوَلَدُ يَمْنُ اَسْتَقِ ۝

باب بیع النکاح اذا ارصحا
وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا بَقِيَ عَلَيَّ مِنْ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيَّ مِنْ هَذِهِ
قَالَ ابْنُ عَسَاكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِنْ عَاشَ
وَاِنْ مَاتَ وَارِثٌ حَسَنٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ
مُسْنَى ۝

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينِي
عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اِنْ اَحَبَبْتَ
اَهْلِي اَنْ اَصْبَ لَهَا ثَمَنُ صَبَّةٍ وَاحِدَةٍ فَاُعْتَقِلْتُ
فَقُلْتُ فَكَرَرْتُ بَرِيرَةَ ذَلِكَ رَهْلَهَا فَقَالُوا اِلَّا اَنْ
يَكُونُ وَلَا تَزِلُّ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَرَضَعَتْ

آپ بھی میری مدد کیجئے۔ اس پر عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو
میں انہیں (یہ ساری رقم) ایک ہی مرتبہ دیدوں اور پھر تمہیں آزاد کر دوں تو میں
ایسا کر سکتی ہوں، تمہاری دلا میرے ساتھ جو جائے گی وہ اپنے مالکوں کے
پاس گئیں تو انہوں نے اس صورت سے انکار کیا وہ ایسے اگر انہوں نے بتایا کہ
میں نے صورت ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ اسے صرف اس وقت قبول کرنے
کے لیے تیار رہیں کہ دلا ان کے ساتھ قائم رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، میں نے آپ کو مطلع کیا تو آپ
نے فرمایا کہ تم انہیں لے کر آزاد کر دو اور انہیں دلاؤ کہ شرط لگانے دو۔ دلاؤ
تو بہر حال اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا، اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے اہل
تم میرے کچھ لوگوں کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ (معاذ اللہ) ایسی شرط لگاتے ہیں
جن کی کوئی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے پس جو بھی شرط ایسی جس کی اصل
کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی تشریطیں کیوں نہ لگائی جائیں
اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرط ہی مستحکم ہے۔ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے
کہ وہ یہ کہتے ہیں، اے فلاں! آزاد کر دو اور دلاؤ میرے ساتھ قائم رہیگی
دلاؤ تو صرف اسی کے ساتھ ہو سکتا ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۶۔ مکاتیب کی بیع، اگر وہ اس پر راضی ہو۔ عائشہ نے
فرمایا کہ مکاتیب پر (بدل کتاب میں سے) جب تک کچھ بھی باقی ہے
وہ غلام ہی رہے گا۔ زید بن ثابت نے فرمایا، جب تک ایک دم
بھی باقی ہے (مکاتیب آزاد مقصور نہیں ہوگا) ان عمرہ نے فرمایا، کہ
مکاتیب پر جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ اپنی زندگی، موت اور جرم
(سب) میں غلام ہی مقصور ہوگا۔

۲۳۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے کہ بریرہ رضی اللہ
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ عائشہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک
یہ صورت پسند کریں کہ میں بدل کتاب کی ساری رقم انہیں ایک مرتبہ دے دوں
اور پھر تمہیں آزاد کر دوں تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا اس کا ذکر اپنے مالک
سے کیا تو انہوں نے کہا کہ (میں اس صورت میں یہ قبول ہے) کہ دلاؤ، تمہاری ہمار
ہی ساتھ قائم رہے۔ مالک نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے بیان کیا کہ عمرہ کو یقین

تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کرو و دلاؤ۔ تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۷۔ مکاتیب نے کسی سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کرو اور

اس نے اسی غرض سے اسے خریدا۔

۲۳۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عتبر بن ابی لہب کا غلام تھا ان کا جب انتقال ہوا تو ان کی اولاد میری وارث ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو کو بیچ دیا اور ابن عمرو نے مجھے آزاد کر دیا، لیکن پیچھے وقت عتبر کے وارثوں نے دلاؤ کی شرط اپنے لیے لگائی تھی (تو کیا یہ شرط صحیح ہے؟) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے یہاں آئیں اور انھوں نے کتابت کا معاملہ کر لیا تھا، انھوں نے کہا کہ مجھے آپ خرید کر آزاد کر دیجئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ایسا کر دوں گی (لیکن مالکوں سے بات چیت کے بعد) انھوں نے بتایا کہ وہ مجھے بیچے پر صرف اس شرط کے ساتھ تیار ہیں کہ دلاؤ، انھیں کے ساتھ قائم رہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے ستایا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ) آپ کو اس کی اطلاع ملی۔ اس لیے آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے صورت حال کی آپ کو اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کرو اور مالکوں کو جو بھی شرط چاہیں لگانے دو۔ غنیمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا، مالکوں نے چونکہ دلاؤ کی شرط رکھی تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کے ایک مجمع میں) خطاب فرمایا کہ دلاؤ تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے (اور جو آزاد نہ کریں) اگر وہ سوشلین بھی لگا لیں (دلاؤ پھر بھی ان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہفتہ کے مسائل

اس کی تفصیلات اور ترغیب -

۲۳۸۳۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

عمرہ اَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيَهَا وَاعْتِقِهَا فَإِنَّمَا النِّوَالَةُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۖ

باب ۶۰ اِذَا قَالَ الْمَالِكُ اشْتَرِي

وَاعْتَقِ فَإِنَّمَا اشْتَرَاهُ لِنَفْسِهِ ۖ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

أَيُّنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ

كُنْتُ لِعُثْبَةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ

وَوَرَّثَنِي بَنُوهُ وَارْتَهَمُوا عَوْفِي مِنْ

ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو

اشْتَرَطَ بَنُو عُثْبَةَ النِّوَالَةَ فَقَالَتُ دَخَلْتُ

بِرَبِيرَةَ وَهِيَ مَكَتَبَةٌ فَقَالَتُ اشْتَرِئْنِي وَ

اعْتَقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي

حَتَّى يَشْتَرُونِي وَلَا بِي فَقَالَتُ لَا حَاجَةَ

لِي بِذَلِكَ فَسَمِعَ مِنْكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ

فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ

اشْتَرِيَهَا وَاعْتِقِهَا وَذَعْنَهُمْ يَشْتَرُونَهَا

مَا شَاءُوا فَإِذَا اشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا

وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا النِّوَالَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّوَالَةُ لِمَنْ

أَعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةَ

شَرْطٍ ۖ

کتاب الہبۃ

وَقَدْ مَدَّهَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيْهِمَا ۖ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ

نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے مسلمان خواتین! ہرگز کوئی پردوسن اپنی دوسری پردوسن کے لیے (معمولی ہدیہ کبھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھراکھی کیوں نہ ہو بلکہ

۲۳۸۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے یزید بن رومان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عروہؓ سے فرمایا میرے بھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر ہر کسی میں صحت پر تھا کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے اس طرح دودھ دینے گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ بجتی تھی میں نے پوچھا، خاتمہ! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا صرف دو چیزوں، کھجور اور پانی پر گزار رہتا تھا (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پردوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی ان کا دودھ پیچھا یا جایا کرتے تھے۔ آپ اے ہمیں پلاتے تھے۔

۱۶۰۹۔ معمولی ہدیہ۔

۲۳۸۶۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے دست یا پائے (کے گوشت) پر بھی بلایا جائے تو میں قبول کر لوں گا اور مجھے دست یا پائے (کے گوشت) کا ہدیہ بھیجا جائے تو اسے قبول کر لوں گا۔

۱۶۱۰۔ جو اپنے دوستوں سے ہدیہ مانگے۔ ابو سعید

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی حقہ لگانا۔

۲۳۸۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے

لے مطلب یہ ہے کہ اپنے پردوسن کے پاس ہر ایسا وغیرہ بھیجے رہنا چاہیے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ نہیں تو جو کچھ بھی ہو معمولی سے معمولی چیز اس کا بھی ہدیہ بھیجنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ بکری کے کھراکھ کو صرف ہدیہ کی قیمت کے ظاہر کرنے کے لیے آیا ہے۔

آبِ ذُئْبٍ عَنِ الْمُعْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَغْفِرْتِ حَاةً تَجَارَتْهَا
وَتَوَكَّدْتِ شَاةً ۝

۲۳۸۵۔ حَلَّ شَاةً عَائِدَةُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الذُّوْلَيْقُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
يَعْرِوَةٌ ابْنُ الْحُسَيْنِ إِنَّ كُنَّا بَنَظَرُ إِلَى الْبَهْلَالِ ثُمَّ
الْبَهْلَالِ كَلَّمَتْ أَهْلَهُ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُذِقَتْ فِي
أَيَّامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا فَقُلْتُ
يَا خَالَهَ مَا كَانَ يُعِينُكُمْ قَالَتْ أَلَسَوْدَاتُ
الشَّحَرِ وَالنِّسَاءِ أَرَأَيْتَهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْرَانًا مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ
مَنْعُ الْعِجْرِ وَكَانُوا يَنْتَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ الْبَانِيَعِ فَيَسْقُونَا ۝

باب التَّيْلِيلِ مِنَ النِّهْيَةِ

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ مِثْتُ ابْنِ ذَرِّعٍ أَوْ ذَرِّعٍ لَوَجَّهْتُ وَكَلَّهْتُ
إِلَى ذَرِّعٍ أَوْ ذَرِّعٍ لَوَجَّهْتُ ۝

باب التَّيْلِيلِ مِنَ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ

شَيْئًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَضْرِبُوا إِلَى مَعْمَرٍ سَهْمًا ۝

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَنَّتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى إِثْرَاقَةَ
مِنْ أَلْفَيْ جَرِينَةٍ وَكَانَتْ لَهَا عَلَامَةٌ نَجَازٌ قَالَ
لَهَا مُرِدِي عَبْدِي لَوْ كُنْتُسَلُّ لَنَا أَعْوَادُ
الْمَيْمُونِ كَأَمَرْتُ عَبْدًا هَافِدًا هَبْ فَقَطَعَ مِنَ
النَّخْلِ قَاصِدًا فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ ارْتَكَبَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلِي بِهِ إِلَى نَجَازٍ وَإِيَّاهُ فَاحْتَمَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ۚ

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّكَنِيِّ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ
فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَاذِلٌ أَمَامَنَا وَالنَّوْمُ مُحْرَمُونَ وَأَنَا
عَنِ الْمُحَرِّمِ فَأَبْصَرْتُ وَاحِدًا وَحِشْيًا ذَا
مَشْغُولٍ أَفْهِمْتُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِ ثَوْبِي بِهِ
وَأَحْبَبُوا ثَوَابِي أَبْصَرْتُهُ وَانْتَفَتُ فَأَبْصَرْتُهُ
فَقُمْتُ إِلَى النَّعْلِ فَاسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ
وَلَيْسْتُ السَّوْطَ وَالزُّمَحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي
السَّوْطَ وَالزُّمَحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ
عَلَيْهِ بَشَرٌ فَقَضَيْتُ فَذَلِكَ فَاحْدُثُهَا
ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ
جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَفُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ
ثُمَّ ارْتَمَوْا شُكْرًا فِي أَكْلِهِمْ إِنَّمَا وَهُمْ حُرْمٌ
فَوَضَعْنَا وَحَمَامَاتُ الْعَصَدِ مَعِيَ فَأَذْرَكْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا هُ عَنِ
ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَنَا وَنُتُهُ الْعَصَدُ فَآكَلَهَا

سہل رضی اللہ عنہ نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہاجر خاتون کے پاس لاپٹا
آدمی بھیجا۔ ان کا ایک نلام بڑھو تھا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ اپنے نلام سے
ہمارے لیے کھریڈوں کا ایک منبر بنانے کے لیے کہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نلام
سے کہا۔ وہ جا کر جھاڑ کاٹ لائے اور اسی کا ایک منبر بنایا جب وہ منبر بنا چکے
تو خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہا بھیجا کہ منبر بن کر تیار ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہوایا کہ اسے میرے پاس بھجوا دیں۔ لوگ اسے
جب لائے تو حضور اکرم نے بھی اٹھایا اور جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہیں آپ
نے اسے رکھا۔

۲۳۸۸ - ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
عمر بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے عبد اللہ بن
ابی قتادہ سلمیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ کمر کے راستے میں
ایک جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے قیام فرماتے (دعایہ الوداع کے موقع پر)
اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میرا احرام نہیں تھا۔ میرے ساتھیوں
نے ایک گور خر دیکھا۔ اس وقت چیل ٹانگے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے
مجھ سے کچھ کہا نہیں لیکن ان کی خواہش یہی تھی کہ کسی طرح میں اس گور خر کو
دیکھ لیتا۔ چنانچہ میں نے جو نظر اٹھائی تو گور خر دکائی دیا۔ میں فوراً گھوڑے
کے پاس گیا اور اس پر زین رکھ کر سوار ہو گیا۔ اتفاق سے جلدی میں کوڑا
اور نیزہ دونوں بھول گیا۔ اس لیے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے
کوڑا اور نیزہ دے دیں۔ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں بخدا ہم تمہاری (شکایت)
کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ یہ سب لوگ حرم تھے) مجھے اس پر غصہ آیا اور
میں نے غمزدہی اتر کر دونوں چیزیں لے لیں۔ پھر سوار ہو کر گور خر پر چھپا اور
اس کا شکار کر لیا (زخمی ہو کر) وہ مر بھی چکا تھا۔ اب لوگوں نے کہا کہ اسے کھانا
چھائیے، لیکن پھر احرام کی حالت میں اسے کھانے (کے جواز پر) شبہ ہوا (لیکن بعض
لوگوں نے شبہ نہیں کیا اور گوشت کھایا) پھر ہم آگے بڑھے اور میں نے اس گور خر
کا ایک دست چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس
کے متعلق آپ سے سوال کیا (آپ نے فرم کے) یہ شکار کا گوشت کھانے کے جواز کا
فتویٰ دیا (اور دریافت فرمایا کہ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تھا) اسے پاس موجود ہی
ہے؟ میں نے کہا جی ہاں اور وہی دست آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے

تناول فرمایا، تاکہ وہ ختم ہو گیا۔ آپ بھی اس وقت حرم تھے (ابو عازم نے کہا کہ) مجھ سے یہی حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی، ان سے علاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۶۱۱۔ جس نے پانی مانگا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "مجھے پانی پلاؤ"

۲۳۸۹۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ہلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو طلحہ نے جن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن تھا۔ حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دوا، پھر میں نے اس میں اپنے اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ ابو بکرؓ نے آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، عمرؓ سامنے تھے اور ایک اعرابی اُنیں طرف تھے۔ جب آپ کی کفارغ ہوئے تو (پیلے میں دو دو بچ گیا تھا اس لیے) عمرؓ نے عرض کیا یہ ابو بکرؓ ہیں (یعنی اس بچے ہوئے حصے کے یہی زیادہ مستحق ہیں) یہی آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے) پھر فرمایا دائیں طرف بیٹھنے والے (مقدم ہیں) دائیں طرف بیٹھنے والے ہی! ہاں دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو۔ انسؓ نے فرمایا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے تین مرتبہ (آپ نے اسے دہرایا)

۱۶۱۲۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے شکار کے دست کا ہدیہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے قبول

نہ فرمایا تھا۔

حَتَّى تَقْدَحَهَا وَهُوَ مُخْرِمٌ نَحَدَّ شَيْئٍ بِهِ زَيْدٌ بَنُ اسْلَمٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ۝

باب ۱۶۱۱ مَنِ اسْتَقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ سَهْلٌ ۝

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَدْلَجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ اسْمُهُ قَبْلُ اللّٰهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَاهُنَّ فَاسْتَقَى فَعَبَلْنَا لَهُ شَاةً ثَلَاثَةً شَبَبَةً مِنْ مَاءٍ بِمِثْقَالِ هَذِهِ فَاعْطَيْتَهُ وَابُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارٍ وَعُمَرُ تَجَاهَهُ وَاعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَمَا قَرَعُ قَالَ مُرُورُ هَذَا ابُوبَكْرٍ رَمَى فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ اَلَا يَسْتَوُونَ الْاَيُّنُونَ اَلَا كَيْتَوِي قَالَ اَسْ رَمَى فَهِيَ سَنَةٌ فَبُهِئَ سَنَةٌ فَلَمْ يَسْرَابِ ۝

باب ۱۶۱۲ قَبُولُ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبُولُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ

عَمْدُ الصَّيْدِ ۝

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جِشَارِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ رَمَى قَالَ اَلْفُحْنَا اَرْتَبًا يَمْرُ الْقَوْمَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَفَبُوا فَادْرَكْتُمَا فَاحَدَتْهُمَا فَاتَيْتُ بِهَآ اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرِكُهَا اَوْ ذَخِيرَتَهَا قَالَ نَخَذِيهَا لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ

۲۳۹۰۔ ہم سے سلیمان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرا النہران میں ہم نے ایک خرگوش کا بچہ کیا (لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور اسے تھکا دیا) امدین نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہؓ کے یہاں لایا، آپ نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں آپ نے بھیجی تھیں، اس میں کوئی شر نہیں حضور اکرمؐ نے اسے قبول فرمایا تھا میں نے پوچھا اور اس میں سے آپ نے تناول بھی فرمایا تھا؟

قَالَ وَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قِيلَهُ :

بِسْمِ اللَّهِ

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ
أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِمَارًا وَحَشِييًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ يَوْذَانَ فَرَدَّ
عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا أَنَا لَمْ
تُرَدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ :

باب ۱۶۱۳ قُبُولُ التَّهْدِيَةِ :

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّاسَ حَالُوا يَتَخَرَّوْنَ بِمَسَدٍ أَيْ
هُمْ يَوْمَ حَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ
بِذَلِكَ مَرْصَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَنِيفَةَ خَالَתَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَنَمًا وَاضْئًا فَكَلَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّنَمِ وَتَرَكَ الصَّغْبَ
تَعَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى مَا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا أَكَلْتُ عَلَى مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

انہوں نے بیان کیا کہ تناول بھی فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا کہ آپ
نے وہ ہدیہ قبول کیا تھا۔

۲۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
نے اور ان سے صعب بن جثامہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں گورشا کا ہدیہ پیش کیا تھا، حضور اس وقت مقام ابوالہدیہ مقام ودان
میں تھے (راوی کو سفید ہے) حضور اکرم نے اس کا ہدیہ واپس کر دیا۔ پھر ان
کے چہرے پر نزاحت کے آثار دکھائیے کہ فرمایا کہ میں نے یہ ہدیہ صرف اس لیے
واپس کیا ہے کہ میں احرام کی حالت میں ہوں۔

۱۶۱۳۔ ہدیہ قبول کرنا

۲۳۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عیدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) ہدیہ
بجھنے کے لیے عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہالہ سے
یا اس خاص دن کے انتظار سے (راوی کو شک ہے) لوگ حضور کی خوشنودی
طبع حاصل کرنا چاہتے تھے۔

۲۳۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے جعفر بن ابی اس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حنیفہؓ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر لگھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرمؐ نے پنیر اور
لگھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن
عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسی) دسترخوان پر گوہ کو
بھی کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر
کبھی نہ کھائی جاتی۔

۲۳۹۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے

لے گوہ کے مکروہ ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے لیکن محدثین کے یہاں اس کا گوشت مکروہ تہزیب ہی ہے اور فقہاء احناف مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ اس حدیث
کے علاوہ دوسری احادیث بھی گوہ کے گوشت کے مسئلہ میں کافی ہیں جن سے اس کے گوشت پر سخت ناگواری مفہوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گوہ نہایت
برترین جانور ہے اور اس کے گوشت میں میت بھی ہوتی ہے۔

مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ بَطْنًا سَأَلَ مِنْهُ أَهْدِيَّةً أَوْ مَصَدَقَةً فَإِنْ قِيلَ مَدَقَّةٌ قَالَ يَدُ مَصَابِيهِ كَلُوا وَلَكِنْ كُلُّ وَاحِدٍ قِيلَ هَدِيَّةٌ مَكْرَبٌ يَبِيدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ ۝

۲۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ رَحَدُّنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْخُصُ فَيَقِينُ تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُوَ لَهَا مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۝

۲۳۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ رَحَدُّنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا آرَدَتْ أَنْ تَشْرِي عَلَى بَرِيْرَةَ وَأَنَّهَا اشْتَرَتْهَا وَلَا وَهَافُ كَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَيْتَهَا فَأَفْتَقِيَهَا فَإِنَّا الْوَلَدُ يَمْنُ أَهْلًا وَأَهْلًا لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيْرَةَ هُوَ لَهَا مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرَتٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوْجُهَا حُرَّاءُ عَبْدُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ رَوْجِهَا قَالَتْ لَا أَدْنَى أَحَرَّ أَمَّ هَبَّةً ۝

۲۳۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتٍ أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن طہان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے، یہ میرے لیے یا صدقہ...؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ۔ لیکن خود دکھاتے اور اگر کہا جاتا کہ میرے لیے ہے تو آپ خود بھی کھاتے اور صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔

۲۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے قنادہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے سنی تھی اور انھوں نے عائشہ سے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے (پھر خریدنا چاہا، لیکن ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط اپنے لیے لگائی۔ پھر جب اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کرو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے، اور بریرہ رضی اللہ عنہا کے یہاں (صدقہ کا) گوشت آیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ وہی ہے جو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ یہ ان کے لیے تو صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے (چونکہ ان کے واسطے سے بطور ہدیہ ملا ہے) میرے لیے اور آزادی کے بعد بریرہ کو، اختیار دیا گیا تھا کہ اگر چاہیں تو اپنے نکاح کو فسخ کر سکتی ہیں) عبد الرحمن نے پوچھا بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر (حضرت نفیث رضی اللہ عنہ) غلام تھے یا آزاد؟ شعیبہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن سے ان کے شوہر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ غلام تھے یا آزاد !

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبد اللہ نے خبر دی، انھیں خالد بن خالد نے انھیں حفصہ بنت سید سے کہ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے

أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَ كُمُ مَنِيٌّ عَاثَتْ لَأَزِلَّ شَيْءٌ بِعَيْتِكُمْ أُمُّ عَطِيَّةٍ مِنَ الشَّاةِ الْبَيْتِ بَعَثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَاقَةِ قَالَ إِنَّمَا بَلَغَتْ بَعَثَهَا بِهِ
باب ۶۱۴ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى
 بَنَفَعَ نِسَائِهِمْ دُونَ بَعْضٍ ۝

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَسَدُ بْنُ دَلِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّاسُ يَتَحَوَّنُونَ بِهَذَا يَا هُمُ يَدُوْنِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعَتْ فَذَكَرَتْ لَهُ كَاعَزَمَ مِنْهَا ۝

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَسَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ دَلِيبٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبُ فَيْلِ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَصَفِيَّةَ وَسُودَةَ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ هَلَبُوا أَحَبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ مِنْهَا أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ ثِيْرِيْدُ أَنْ يُهْبِدَ يَمَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ مَا حُبَّ الْهَوَايَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَنَلْنَ تَمَّا كَلِمَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَلَمَهُ النَّاسُ فَيَقُولُ مَنْ آذَاكَ أَنْ يُهْبِدَ

اور دریافت فرمایا کیا کوئی چیز رکھنے کی تھا ہے؟ اس نے فرمایا کہ ام عطیہ رحم کے یہاں جو آپ نے صدقہ کی بکری بھیجی تھی، اس کا گوشت اٹھانے بھیجا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔

۶۱۴۔ جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا اور اس کے لیے اس کی کسی خاص بیوی کی باری کا انتظار کیا۔

۲۳۹۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن ذیعمہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگ ہایا بھیجے کیے میری باری کا انتظار کرتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری سوتیلی راجبات المؤمنین رضی اللہ عنہا میں اس وقت انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا کوئی انتظار نہ کیا کرے، تو آپ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۳۹۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں عائشہ، حفصہ اور سودہ رضوان اللہ علیہن اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت و تعلق کا علم تھا۔ اس لیے جب کسی کے پاس کوئی ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام کی باری ہوتی تو ہدیہ دینے والے صاحب اپنا ہدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جماعت کی ازواج مطہرات نے آپ میں صلاح مشورہ کیا اہام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں تاکہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے آں حضور رحم کے یہاں ہدیہ بھیجنا ہو وہ کسی کی خاص باری کا انتظار کیے بغیر چلا بھی آں حضور رحم ہوں دیں بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج رضوان اللہ علیہن

۱۔ یعنی اس کا کھانا یا کھانا۔ اس سے پہلے اس مشہور لڑکا کھانا چاہے کہ صدقہ ازکوة وغیرہ جب مستحق شخص کو مل جائے تو وہ میں طرح چاہے جائز مردود میں اسے استعمال کر سکتا ہے وہ چاہے کوئی ایسے شخص کو بھی کھلا سکتا ہے جس کے لیے صدقہ لینا جائز نہ ہو۔ کیونکہ صدقہ یا ازکوة وغیرہ جب کسی کو دے دیا گیا تو اس کا مفہوم خیریت کی نظریں سے یہ کہ مرید کو پوری طرح مالک بنادیا گیا۔ اب وہ شخص جس طرح اپنے ذاتی مال کو خرچ کر سکتا ہے اسی طرح اسے بھی۔

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بَيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ قَلَمَ يَقُلْنَ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ فِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمَّا يَقُلْنَ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ فِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهَا فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْخِذِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ أَوَّلِيَّ لَمَّا يَا سَيِّدِي وَأَنَا فِي تَوْبِ أُمِّ رَأْفَةَ الرَّكْمَاءُ لَيْسَتْ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِيذَائِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ رَأَيْتُ دَعَوْتَ قَائِمَةً بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ يَسَاءَكَ يَنْشُدُكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بَنَّتِي أَلَا عَجِبِينَ مَا أَحْبَبْتُ قَالَتْ بَلَى فَزَجَعْتُ رَيْبِي وَخَبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ وَقَابِلَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلَنَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَرَحَشٍ فَأَتَتْهُ فَأَخْبَرَتْهُ وَقَالَتْ قَالَتْ إِنَّ نِسَاءً أَتَوْنَ يَنْشُدُنَّكَ اللَّهُ الْعَدْلَ ابْنُ أَبِي قَحَاقَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَالَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَائِمَةٌ فَكَلَّمَتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْفَرُ إِلَى عَائِشَةَ رَمَزَ هُنَّ تَكَلَّمُوا قَالَ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةَ رَمَزَ تَرُدُّ عَلَيَّ زَيْنَبَ رَمَزَ حَتَّى أَصَلَتْهُمَا قَالَتْ فَتَنَفَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهُمَا بَيْنَ أَجْزَبٍ قَالَ

کے مشورہ کے مطابق انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ بس کن حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان ازدواج نے پرہیز تو انھوں نے تباہ کیا کہ مجھے آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازدواج مہجرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو، انھوں نے بیان کیا کہ پھر جب آپؐ کی باری آئی تو دوبارہ انھوں نے آپؐ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب ازدواج نے پوچھا تو انھوں نے پھر وہی تباہ کیا کہ آپؐ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازدواج نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آں حضور کو اس سکہ پر بلواؤ تو ہسی۔ جب ان کی باری آئی تو انھوں نے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ فرمایا عائشہ رحمہ کے بارے میں مجھے اذیت ددو عائشہ رحمہ کے سوا اپنی ازدواج میں سے کسی کے کپڑے میں بھی ٹھہر پر دمی نازل نہیں ہوئی ہے۔ ام سلمہ رحمہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر انھوں نے عرض کیا، آپ کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، یا رسول اللہ! پھر ان ازدواج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رحمہ کو بلایا اور ان کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہلوا یا کہ آپؐ کی ازدواج ابوبکر رحمہ کی بیٹی کے بارے میں خدا کے لیے آپؐ سے عدل چاہتی ہیں۔ چنانچہ انھوں نے بھی آپؐ سے گفتگو کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کروں؟ انھوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں! اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازدواج کو اطلاع دی۔ انھوں نے ان سے بھی دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لیے کہا۔ لیکن آپؐ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انھوں نے (ام المومنین) زینب بنت جحش رحمہ کو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے سخت گفتگو کی اور کہا کہ آپؐ کی ازدواج ابوقحاشہ کی بیٹی کے بارے میں آپؐ سے خدا کے لیے انصاف مانگتی ہیں۔ ان کی آواز بلند ہو گئی اور انھوں نے عائشہ رحمہ کو بھی نہیں چھوڑا عائشہ رحمہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انھوں نے (ان کے منہ پر) انھیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رحمہ کی طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ بس ن کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بول پڑیں اور زینب رحمہ کی باتوں کا جواب دینے لگیں۔ اور آخر انھیں خاموش کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رحمہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ابوبکر رحمہ

الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يَدُورُ عَنْ
هَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مَرْزُوقٍ عَنْ
هَيْشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَنْحَرُونَ
بَعْدَ أَيَّامِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَعَنْ هَيْشَامٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثُرَيْبٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْأَوْدِ عَنْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ هَيْشَامٍ قَالَتْ عَاشُورَاءُ كُنْتُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَأْذَنْتُ فَادْخُلْتُ ۝

باب مَا يَدُورُ مِنَ الْهَدْيَةِ ۝

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا
عَنْ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي شَمَّةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَخَلْتُ حَلِيبَةَ
فَتَأْتِيَنِي طَبِيبًا قَالَ كَانَ أَكْثَرُ رَأْيِي أَنْ يَنْقِيبَ قَالَ وَ

کی بیٹی ہے (خضر بنی اللہ عنہم و عنہم اجمعین) نجاری نے کہا کہ آخری کام
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص کے واسطے سے
بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی اور انہوں نے محمد بن
عبدالرحمن سے۔ ابومروان نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے عروہ
نے کہ لوگ ہر ایام بھیجنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا
کرتے تھے اور ہشام کی ایک روایت قریش کے صاحب اور ایک دوسرے
صاحب سے جو موالی میں تھے، بھی ہے۔ وہ زہری سے نقل کرتے ہیں اور
وہ محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
اندرون کی اجازت چاہی تو میں اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر تھا۔

۱۶۱۵۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جاتا چاہیے۔

۲۴۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
فاطمہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، عروہ نے بیان کیا کہ میں شام میں عبد اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے خوشبو عات فرمائی اور بیان کیا

لے اگر کسی شخص کے محتاج میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں باہم تمام معاملات میں عدل و انصاف اور برابری قائم رکھنا شوہر کے لیے ضروری ہے لیکن اگر کوئی
دوسرا شخص پر یہ بھیجے اور اس سلسلے میں ادا شناسی سے کام لے کر ایسے موقع پر بھیجے جب شوہر اپنی سب سے محبوب بیوی کے یہاں تمام نہ پر ہو۔ اپنی باری کے
مطابق تو اس کی ذمہ داری شوہر پر نہیں آتی اور جو کچھ اس کے پاس ہدیہ یا آپا ہے اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام بیویوں میں اسے برابر برابر تقسیم کرے شوہر
پر مساوات اور عدل کے سلسلے میں صرف وہی امور ضروری ہیں جن کا وہ خود ذمہ دار ہے مثلاً سونے کی باری مقرر کرنا کھانے پکڑنے اور دوسری ضروریات میں انصاف اور
مساوات سے کام لینا وغیرہ۔ اہم بات مومنین میں باہم آپنے اپنے سے متعلق تمام امرد میں عدل و مساوات کو ملحوظ رکھنا تھا اور اس کی شالیں حدیث میں کثرت
ہیں۔ اس حدیث سے ازواج مطہرات کے باہم تاقی کی بھی ایک ہلکی سی تصویر سامنے آتی ہے طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق لوگوں سے
تعلق رکھتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ازواج مطہرات کے باہم تعلق اور ان کی گروہ بندی کی بھی معرفت اتنی ہی حقیقت ہے۔ ان کے مناقشوں کے بارے میں اس بنیادی
امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اپنی تمام فضیلتوں کے باوجود وہ انسان ہی تھیں حضور اکرم کی عدل گسترات سے بھی ان میں شکایتیں ہو جاتی تھیں اور آپ کے سامنے اپنے مطالبات
بھی وہ رکھ کر کرتی تھیں بالکل اسی طرح جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ معاملہ کرتی ہیں البتہ ازواج مطہرات اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے متاثر ہیں اور وہ ہے
تقویٰ، خواہشات نفسانی کی مخالفت، دنیا پر آخرت کی ترجیح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو خیر انوری تھے۔ اور آپ اس امتیاز کی جھلک ان کے ہر معاملے میں
دیکھ سکتے ہیں اور یہی طویل حدیث میں بھی ۱

اس موقع پر یہ بھی نہ بیون چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے گھریلو معاملات میں بھی جتنا کرتا ہے تاکہ زندگی کے اس خاص موڑ پر بھی
ان معاملات میں ان کا عزم، ان کا تقویٰ اور ان کا عدل و انصاف امتیوں کے لیے اسوۂ حسنہ بنے اور تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جلالت میں
بھی خیر و برکت ہے اور ان کی جلالت میں جلالت سے زیادہ خیر ہے۔

کہ انس رضی فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

۶۱۶۔ جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے۔

رَعِمَ اَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا يَرُدُّ اَلطِّيبَ +

بَابُ مَنْ رَاَى الْهَبَةَ الْغَائِبَةَ

جَابِزَةٌ +

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ اَبْنِ سَهْمٍ قَالَ ذَكَرْتُ رَوْاهُ اَنَّ اَلْمُسَوَّبِيْنَ مَخْرَمَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَمَوَدَّاتٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفَدُهُ كَوَانَتْ قَامَ فِي اَلشَّامِ فَاشْتَرَى عَلَى اَللَّهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَكَانَتْ اِخْوَانُكُمْ جَاءَهُ وَكَانَ تَابِعِينَ وَارْفَى رَأْيُهُ اَنَّ اَرْدَا اِلَيْهِمْ سَبِيْرُهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكُمْ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَقِّهِ حَتَّى تُطَيَّبَ اَيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يَفِيءُ اَللَّهُ عَلَيْهِ فَاَقَالَ اَلشَّامُ مَلِيْبُنَا لَكَ +

بَابُ الْمَكَافَاةِ فِي الْهَبَةِ +

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَدْنَانَ حَدَّثَنَا اَبْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبْنِ سَهْمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ اَلْمَدِيْنَةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا لَذِيْنَ كُرِّ وَكَيْعٌ وَمَعَاظِرُ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ +

بَابُ الْهَبَةِ لِلْوَكْدِ وَاِذَا اَعْطِيَ

تَبَعٌ وَكِدَهُ مَشِيْقًا لَمْ يَجِزْ حَتَّى يَدُلَّ بَنِيَهُمْ وَيُطَيَّبَ الْاُخْرَيْنَ مِثْلَهُ فَكَانَ يَفْعَلُ عَلَيْهِ وَقَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْدُوا بَيْنَ اَوَّلِ وَكْدِي اَلطِّيبَةِ وَهَلْ تَلَوَا اِدْرَاَنْ يَرْجِعَ فِي عِلِّيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ

۲۴۰۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سہام نے بیان کیا، ان سے عروہ نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مولیٰ بن حکم نے انھیں خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی، اس کی شان کے مطابق ثناء کے بعد آپ نے فرمایا! اے اللہ! یہ تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) تباہ ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور میں یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انھیں واپس کر دیئے جائیں۔ اب جو شخص اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو یہ چاہتے ہوں کہ ان کا حصہ لے (تو وہ بھی واپس کر دیں) اور میں اللہ تعالیٰ (اس کے بعد) سب سے پہلی نصیب جو دے گا اس میں سے ہم سے دے دیں گے۔ اس پر لوگوں نے کہا، ہم آپ کو انہی خوشی سے ان کے قیدی واپس کرتے ہیں۔

۶۱۶۔ ہدیہ کا بدلہ۔

۲۴۰۲۔ ہم سے سعد بن ادنان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے لیکن اس کا بدلہ بھی دے دیا کرتے تھے۔ وکیع اور معاذ نے (اپنی روایت) ہشام کے واسطے سے یہ نہیں نقل کی کہ انھوں نے اپنے والد سے ادا انھوں نے عائشہ رضی سے روایت کی ہے (لیکن ان کی روایت مرسل ہے)

۶۱۸۔ اپنے لڑکے کو ہبہ کرنا۔ اور اپنے بعض لڑکوں کو

اگر کوئی چیز ہبہ میں دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام لڑکوں کو برابر برابر دے، یہ ہبہ جائز نہیں ہوگا۔ الہبۃ باپ کے خلاف گواہی

دہی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عطیوں کے سلسلے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو۔ اور کیا والد اپنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے؟ باپ اپنے لڑکوں کو

مِنْ كَالٍ وَكِدٍ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى
وَأَشْفَرَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عُمَرَاءَ بَعِيدًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ
أَصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتُ ۝

۲۴۰۳۔ كَحَلَّ تَسَاْعَبُوا اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ
بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ النُّعْمَانِ
ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاكَ أَقْبَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ زَعَلْتُ ابْنِي هَذَا أَهْلًا مَسًا
فَقَالَ أَكُلْ وَلَكِ عِلَّتْ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ۝
بَابُ ۱۶۱۹ الدُّشَمَاءُ فِي النُّبُوَّةِ ۝

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
أَبُو هَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَ لَتَ عَمْرُؤُ
بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتُ
أَسْبَغْتُ مِنْ عَمْرُؤَ بِنْتُ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً
فَأَمَرَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا كَالٍ
لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا بَنِي أَوْلَادِكُمْ
فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّةً ۝

بَابُ ۱۶۲۰ هَبَةِ الرَّجُلِ زِمْرَاتِهِ وَالْمَرْأَةِ
زِدْجَهَا . قَالَ أَبُو هَانِئٌ مَجَازَةً وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَالسَّادَاتُ السَّيِّئَاتُ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ
وَقَالَ السَّيِّئَاتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هَيْبَتِهِ
كَالْكَتَبِ يَعُودُ فِي قِسْمِهِمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
فَيَمُوتُ قَالَ زِمْرَاتِهِ هَيْبَتِي لَوْ

مال سے نیک نبی کے ساتھ جب کہ تقدی کا ارادہ نہ ہو سکتا
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ
خریدا اور پھر اسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ
اس کا جو چاہو کرو۔

۲۴۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن
نعمان بن بشیر نے حدیث بیان کی اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
نے کہ ان کے والد انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے
اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیلے حضور اکرمؐ نے
دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لوگوں کو بھی دیا ہے؟
۱۶۱۹۔ ہدیہ کے گواہ۔

۲۴۰۴۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ حدیث
بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ
میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پر بیان فرما رہے تھے
کہ میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواد رضی اللہ عنہا انھوں
کی والدہ نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ
نہ بنائیں میں تیار نہیں ہو سکتی چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انھوں نے عرض کیا کہ عمرہ
بنت رواد سے، اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انھوں نے کہا کہ پیسے میں
آپ کو اس پر گواہ بنالوں حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا اسی جیسا عطیہ
اپنی تمام اولاد کو آپ نے دیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر آپؐ
نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو قائم
رکھو، چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

۱۶۲۰۔ مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ،
ابراہیم نے فرمایا کہ جائز ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ دونوں
انپا ہدیہ واپس نہیں لے سکتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض
کے ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزارنے کی اپنی دوسری ازواج
سے اجازت مانگی تھی (اور ازواج مطہرات نے اپنی اپنی باری باری
کر دی تھی) اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ انپا ہدیہ واپس لینے والا
شخص، اس کئے کی طرح ہے جو اپنی ہی سے چائے پیتا ہے۔ زہری نے

اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنا حق مہر یا سارا مہر مجھے بہرہ کر دو (اور اس نے کر دیا) اس کے تصور ہی میں ویرہد اس نے بیوی کو طلاق دی اور بیوی نے اپنی مہر کا بہرہ واپس مانگا تو نہ مہر نے فرمایا کہ اگر شوہر نے محض دھوکے کے لیے ایسا کیا تھا (جیسا کہ صورت مذکور میں ہے) تو اسے واپس کرنا پڑے گا لیکن اگر بیوی نے اپنی خوشی سے بہرہ کیا ہو اور شوہر نے بھی کسی قسم کا دھوکہ اس سلسلے میں اسے نہ دیا ہو تو یہ صورت جائز ہوگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”اگر تمہاری بیویاں دل سے اور خوش ہو کر تمہیں اپنی مہر کا کچھ حصہ دے دیں“ (تو لے سکتے ہو)۔

بِمَنْ صَدَّقَتْ أَزْوَاجَهُ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى صَنَعَ قَرْجَعَتٌ فِيهِ قَالَ يَزِدُّ زَيْنَةً إِنَّكَ تَحْبِبُهَا وَإِنْ كَانَتْ أَطْعَمَتْهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي نَفْسِي مِنْ مَرَةٍ مَرَةٍ خَدِيعَةً جَاءَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ طَلَبَ لَعَنَهُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّنْهُ نَفْسًا :

متحدین

۲۴۰۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں سمر نے انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہو گئی (مرض الوفا میں) تو آپ نے اپنی ازواج سے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کی اجازت چاہی اور آپ کو اجازت ازواج نے دے دی تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان (ان کا سہارا لیے ہوئے) تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انھوں نے مجھ سے دریافت فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن کا نام نہیں لیا، جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۴۰۵۔ كَذَلِكَ تَنَازَلُوا هَيْدُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هُذَيْلٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُبِينٌ عَنْ هَيْدُ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ لَمَّا تَقَرَّرَ شَيْءٌ مَقَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ أَنْتَ ذَاتَ آزَوْ جَدَّ أَنْ يُتِمَّرَ عَنْ فِي بَنِي قُذَافَةَ لَمْ تَخْرُجْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخَطُّ رَجُلًا كَالْزَيْمِ وَكَانَ بَيْنَ الْغَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ مُبِينٌ اللَّهُ فَذَكَرْتُ زَيْنَ بَنِي رَمَ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ فِي وَهْلٍ تَذَرِي مَنْ مَرَّجِبِ الْوُفَى كَمْ تَسْتَوِي عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ قَوْلُ بَنِي هَارِثَ :

۲۴۰۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا بہرہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو کتے کر کے پھر چاٹ جائے۔

۲۴۰۶۔ كَذَلِكَ تَنَازَلُوا هَيْدُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هُذَيْلٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ لَمَّا تَقَرَّرَ شَيْءٌ مَقَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ أَنْتَ ذَاتَ آزَوْ جَدَّ أَنْ يُتِمَّرَ عَنْ فِي بَنِي قُذَافَةَ لَمْ تَخْرُجْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخَطُّ رَجُلًا كَالْزَيْمِ وَكَانَ بَيْنَ الْغَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ مُبِينٌ اللَّهُ فَذَكَرْتُ زَيْنَ بَنِي رَمَ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ فِي وَهْلٍ تَذَرِي مَنْ مَرَّجِبِ الْوُفَى كَمْ تَسْتَوِي عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ قَوْلُ بَنِي هَارِثَ :

۱۹۲۱۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو بہرہ کرتی ہے یا

بَابُ حَبْرِ التَّوَاتُؤِ لِيُغَيَّرَ زَوْجُهَا

لے سکتی ہے جب تمام ازواج نے اپنی اپنی باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہرہ کر دی تو معنی باریاں انھیں نے بہرہ کی تھیں انھیں واپس نہیں مانگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرض الوفا تھا اور جس دن آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی تھی اُس دن آپ میمور بھی اللہ عنہا کے گھر تھے۔

غلام آزاد کرتی ہے تو شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے۔
لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عورت بے عقل و شعور نہ ہو، کیونکہ اگر وہ
بے عقل و شعور ہوئی تو جائز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے: ”بے عقل و شعور لوگوں کو اپنا مال نہ دو۔“

۲۴۰۔ ۷۔ ہم سے ابو ماسم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے
ان سے ابن ابی ملیک نے، ان سے عباد بن عبد اللہ نے اور ان سے اسماء رحمہ
نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے
جو میرے شوہر (نذیر) نے میرے پاس رکھا ہے، تو کیا میں اس میں سے صدقہ
کر سکتی ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا صدقہ کیا کرو، چھپا کے نہ رکھو کہیں تم سے
بھی (اللہ کی طرف سے) چھپا نہ لیا جائے۔

۲۴۰۔ ۸۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے شام بن عروہ نے حدیث بیان کی
ان سے قاطمہ نے اور ان سے اسماء رحمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، خرچ کیا کرو، گنا نہ کرو تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور چھپا کے نہ رکھو
تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

۲۴۰۔ ۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے
یزید نے، ان سے یحیر نے ان سے ابن عباس رحمہ کے مولیٰ کریم نے
اور انھیں (ام المؤمنین) میمونہ بنت حارث رحمہ نے خبر دی کہ انھوں نے ایک
باندی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر آزاد کر دی۔ پھر جس دن
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آپ کے گھر قیام کی تھی، انھوں نے خدمت نبویؐ
میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بھی معلوم ہوا میں نے اپنی باندی آزاد کر دی
ہے۔ اُن حضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم نے آزاد کر دیا! انھوں نے عرض کیا کہ اہں۔
فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے مالوں کو دے دی ہوتی تو تمہیں اس سے
بھی زیادہ اجر ملتا۔ بہرین مفرغے عروسے، انھوں نے بکیرے، انھوں نے کریم
سے بیان کیا کہ میمونہ رحمہ نے آزاد کیا تھا۔

۲۴۱۔ ۱۰۔ ہم سے جان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

وَعِصْمَتَا إِذَا كَانَتْ لَهَا زَوْجٌ فَمَوْجِبًا إِذَا
إِذَا كُنْتُمْ مَكْنُ سَفِينَةً فَإِذَا كَانَتْ
سَفِينَةً لَمْ يَجْزُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَ
تَوَكَّلُوا السَّفِينَةَ أَمْوَالَكُمْ ۝

۲۴۰۔ ۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي
مَالٌ إِلَّا أَدَخَلَ عَلَيَّ الذَّبِيذُ فَأَتَصَدَّقُ
قَالَ تَعَسَّدَ بَقَا وَكَ تَوَعْنِي فَيُوعِي
عَلَيْكَ ۝

۲۴۰۔ ۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَيَّرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُرَّةٍ
عَنْ قَاطِمَةَ مَنِ اسْمَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْفُفِي وَلَا تُخْفِي فَيُخْفِي
اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تَوَعْنِي فَيُوعِي اللَّهُ عَلَيْكَ ۝

۲۴۰۔ ۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ ابْنِ
يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَى
مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً
وَلَمْ تَسْأَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَانَ
يَوْمُهَا التَّذْيِ يَدُ وَرَعَلِيهَا فِيهِ قَالَتْ اسْعَوْثُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي أَعْتَقْتُ وَلَيْسَ فِي قَالَ
أَوْ فَعَلْتَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوِ
أَعْفَيْتَهُمَا أَخْوَابِكَ كَانَ أَعْظَمُ لِأَخْبَرِكَ
وَقَالَ يَكُونُ مَضْرَعٌ عَنْ مَضْرَعٍ عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ
أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ ۝

۲۴۱۔ ۱۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

لے یعنی اگر عورت اپنا مال کسی کو بیہ کر تی ہے یا اپنا غلام آزاد کرتی ہے تو اس کے لیے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اسے
ان تصرفات کا اختیار اور حق ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت بے عقل و شعور ہے کہ کسی معاملہ کی اسے تیز نہیں تو ایسی عورت میں عام لوگوں کو بھی تصرفات
سے روک دیا جاتا ہے۔ راہد اسی لیے عورت کو بھی روکا جائے گا۔

غبردی، انھیں یونس نے غبردی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ اذانی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انھیں کو اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لیے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی، البتہ (آخر میں) اسودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اکبر بنی کی وجہ سے، اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی، اس سے ان کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا تھی۔

۱۶۲۲۔ بدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے؟ بکرمے عمرو کے واسطے سے، انھوں نے بکیر کے واسطے سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریم کے واسطے سے بیان کیا کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے بعض ماموں کو مل جاتی تو تمہیں اور زیادہ اجر ملتا۔

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ سَفَرًا أَقْدَرَ بَيْنَ نِسَائِهِ مَا يَتَخَمُّ خَرَجَ سَهْمَهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِمَّنْ يَوْمُهَا وَلَيْلَتُهَا عِدَانًا سَوْدَةً بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَقِيَ بِذَلِكَ رِضًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

باب ۱۶۲۲ يَمَنْ يَبْدَأُ بِالْعَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ قَمْرٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِيمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلَيْلَتَهُ لَهَا فَقَالَ لَهَا وَكُوْصَلَتْ بَنِي أَخَوَاتِكَ كَانَ أَكْظَمَ لِأَجْرِكَ

بمنحرف

۲۴۱۱۔ كَحَلَّ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْفِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَيْمُونَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي جَارِيْنِ قَالِي أَيْهَا أَهْلِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا

باب ۱۶۲۳ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْعَدِيَّةَ يَلْعَلُوْهُ

۱۶۲۳۔ جس نے کسی عذر کی وجہ سے بدیہ قبول نہیں کیا

لے شریعت نے بدیہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہ وہ عمدہ ترین مال ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو صرف محبت، بھائی چارگی اور انسانیت کے نام سے دیتا ہے۔ لیکن حالات مختلف ہوتے ہیں۔ جن مقاصد کے حصول کے لیے شریعت نے بدیہ لینے اور دینے کی ترغیب دی ہے بعض اوقات بدیہ سے مقاصد وہ نہیں ہوتے، بلکہ اس کے بالکل عکس ہوتے ہیں۔ اس لیے نہ صرف ایسے ہدایا سے شریعت نے روکا ہے بلکہ جرم بھی قرار دیا ہے، اسی لیے منصب و حکومت پر آنے کے بعد، ان لوگوں کی طرف سے اگر کوئی بدیہ ملے جن سے ان کے مفاد و البتہ ہوں تو شریعت نے اس سے روکا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو رشوت قرار دیا ہے اور خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض مواقع پر اس طرح کے ہدایا کے خلاف سخت تنبیہ فرمائی تھی، بہر حال حالات کے اختلاف کی وجہ سے اس کی نوعیت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہ تھا اور اب تو دشوت مٹی ہے۔

بنت بنت

۲۴۱۲۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے مصعب بن خزامہ لیثی رحمہ سے سنا، آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے، آپ کا بیان تھا کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخو بد یہ کیا تھا، اُن حضور اس وقت مقام ابواء یا دوان میں تھے اور محرم تھے، اُن حضور نے وہ گورخو واپس کر دیا، موعبت نے فرمایا کہ اس کے بعد جب آپ نے میرے چہرے پر اندامت کا اثر بد یہ کی دایب کی وجہ سے دیکھا تو فرمایا یہ بد یہ بدالکین ناما من سب تو نہ تھا لیکن ہم محرم ہیں اس لیے واپس کر دیا۔

۲۴۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد سے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنھیں ابن عتبہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، پھر جب واپس آئے تو کہا یہ تم لوگوں کا ہے۔ دینیت المال کا ہدف تھا کہ مال اور یہ مجھے بد یہ میں ملا ہے۔ اس پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اپنے والد یا انبی والدہ کے گھریں کہوں نہ بیٹھے رہے، دیکھتے وہاں بھی انھیں بد یہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر اندیشہ ہے تو وہ اپنی آواز نکالتا ہوگا۔ گالٹ ہے تو وہ اپنی اور اگر کبری ہے تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنے اعدا اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی نعل مبارک کی سفیری دیکھ لی اور فرمایا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، تین مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا)۔

۲۴۱۴۔ ایک شخص نے دوسرے کو بد یہ دیا یا اس سے وعدہ کیا پھر (دو تین میں سے کسی ایک کا) بد یہ کے محبوب لڑائی تک پہنچنے سے پہلے انتقال ہو گیا، عبیدہ نے فرمایا کہ (وعدہ کی صورت میں) اگر بد یہ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتْ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّغْبَ بْنَ جَنَابَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّدُ أَنَّ هَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا وَحُشِي وَهُوَ بِأَذْبُوءِ أَوْبُودَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَزَدَهُ قَالَ صَنَعْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَدِّهِ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدِّكَ عَلَيَّ وَلَكِنَّا حُرْمٌ

۲۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ بَنُ الْأَنْبِيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا أَسْكُكُمْ هَذَا أَهْدَى لِي قَالَ فَمَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْتَرِجُ لَهَا أَمْرًا وَكَذَلِكَ تَفْعَلُ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنَّ كَانَتْ بَعِيدًا لَكَ رُعَاةً أَوْ بَعْدَةً لَهَا حَوَارٍ أَوْ شَاةً تَبْعُرُكُمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا غَفْرَةً إِبْطِينَ اللَّهُمَّ هَلْ تَبَلَّغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ تَبَلَّغْتَ ثَلَاثًا

۲۴۱۴۔ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثَمًّا مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَمِّيْدَةُ إِنَّ مَاتَ وَكَانَتْ فَصُلَّتْ

الْمُهْدَىٰ وَالْمُهْدَىٰ لَهُ
حَتَّىٰ تَوَفِّيَ يَوْمَ رُثِيَ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فَمُتِلَتْ فَهِيَ يَوْمَ رُثِيَ
الْمُهْدَىٰ أَهْدَىٰ وَقَالَ الْحَسَنُ
أَيُّكُمْ مَاتَ قَبْلَ فَهِيَ
يَوْمَ رُثِيَ الْمُهْدَىٰ لَهُ

إِذَا
قُبِضَتْ
الرَّسُولُ بِهِ

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَنْوُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا
ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْبَلْ فَرَحْتُ تُوَفِّي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ
مَنَا وَيَا قَنَازِي مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْ وَتَنَا
فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَدَنِي وَحَتَّىٰ فِي ثَلَاثٍ

بَاب ۱۲۵ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَيْدُ وَالْمَنَاعُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَغِيرٍ فَأَشْرَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ
لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ
الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةٌ وَلَمْ يُعْطِ
مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَسِي
أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ

دنیوی نے بدیہ کو (اپنے سامان سے) الگ کر دیا جو اداس کے
بہداس کا انتقال ہو جائے اور جسے بدیہ دیا جائے والہ قد وہ
زندہ ہو تو بدیہ (اس کا یا) اس کے ورثہ کا ہوگا (جیسے اس نے
بدیہ دینے کے ارادہ سے چیز کو اپنے سامان سے نکال دیا تھا)
لیکن اگر سامان سے اسے جدا نہ کیا ہو تو پھر وہ چیز (بدیہ دیتے
والے کے انتقال کے بعد) خود اسی کے ورثہ کا حصہ ہو جاتی ہے
حسن نے فرمایا کہ اگر بدیہ قاصد کے ہاتھ میں آگیا تو فریقین میں سے
خواہ کسی کا بھی پیسہ انتقال ہو جائے بدیہ موہلہ کے ہی ورثہ
کو ملے گا۔

۲۴۱۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اگر بحرین
کا مال (جزیرہ کا) آیات میں تھیں اتنا آتائیں مرتبہ دوں گا لیکن بحرین سے
مال آنے سے پہلے ہی حضور اکرمؐ وفات فرما گئے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایک منادی سے یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی دودھ ہو یا آپؐ پر اس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ
میں ان کے یہاں گیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دودھ کیا تھا
تو انھوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دودھ فرمایا تھا)۔

۱۲۵۔ غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا؟ ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اسے غریہ اور پھر فرمایا کہ عبد اللہ یہ تمہارا
ہے۔

۲۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن عزمہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور عزمہؓ کو اس
میں سے ایک بھی نہیں دی، انھوں نے (مجھ سے) فرمایا، بیٹے چلو۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں میں ان کے ساتھ چلا۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ
اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میں آپؐ کا منتظر کھڑا ہوں

فَقَالَ ادْخُلْ فَاَدْخُمَهُ لِيْ قَالَ فَاَدْخُمُوْهُ
لَهُ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ كِبَاءٌ مِّنْهَا فَفَعَالَ
حَبَابًا هَٰذَا اَلَيْكَ قَالَ فَتَنَظَّرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَمَةً ۚ

یا ۶۲۶ اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا
الْاٰخَرُوْا لَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ ۚ

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاٰحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هَكَكَتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِبُ
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَمَهْلُ لَسْتُ طَيْعٌ أَنْ تَصُومَ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ
أَنْ تُلْعِمَ سِتِّينَ مُسْكِنِينَ قَالَ لَا قَالَ
فَجَاءَ رَجُلٌ تَبَتُّ الْأَنْصَارُ بِعَرَقٍ وَانْعَرَقَ
الْمَسْكَنُ فِيهِ تَسَرُّ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَٰذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجُ
مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَالْهِنَةُ
أَهْلَكَ ۚ

یا ۶۲۷ اِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ
قَالَ شُبَّةٌ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ
ابْنُ مِقْلٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ
حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ
جَابِرٌ قِيلَ أَيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَاذَا أَنْ يَقْبَلُوا أَسْمَرَ

چنانچہ میں جا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلالایا۔ آپ اس وقت انھیں قباؤں میں
سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کہاں چھپے ہوئے تھے۔ وہ یہ قبا
تھاری ہے۔ مسور نے بیان کیا کہ محرمہ مرنے کی قیاد کی طرف دیکھا، حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محرمہ خوش ہو گئے؟

۱۶۲۶۔ کسی نے دوسرے شخص کو بدیہ دیا، اس نے اسے
لے تو لیا لیکن یہ نہیں کہا کہ میں قبول کرتا ہوں؟

۲۴۱۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے
ان سے حسید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ مرنے بیان کیا کہ ایک
عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے
کہ میں تو ہلاک ہو گیا! حضور اکرم نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ عرض
کیا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے (روزہ کی حالت میں)
حضور اکرم نے دریافت فرمایا تھا اسے پاس کوئی غلام ہے؟ کہا کہ نہیں،
دریافت فرمایا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت
فرمایا، پھر کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتے ہو؟ اس پر بھی جواب دیا
کہ نہیں۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انفاری ”عرق لائے“ عرق ایک کھجور
کا بنا ہوا لٹہ کرہ ہوتا تھا جس میں کھجور رکھی جاتی تھی۔ اُن حضور نے انفاری سے
فرمایا کہ اسے بے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ!
کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کر دوں؟ اور اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مارے۔ میں نے ہم سے زیادہ محتاج اور
کوئی گھرانہ نہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا، پھر جاؤ اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دو
(اس حدیث پر لوٹ گزر چکا ہے)۔

۱۶۲۷۔ اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا قرض کسی کو ہبہ
کرے؟ شبہ نے کہا اور ان سے حکم نہ کر یہ جائز ہے جن بن علی
رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو اپنا قرض ہدیہ میں دیا تھا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کا دوسرے شخص پر کوئی حق ہے تو اسے ادا
کرنا چاہیئے یا عات کر لینا چاہیئے جاہر رضی نے فرمایا کہ میرے والد
فہید ہوئے تو ان پر قرض تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض
خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کی کھجور (اپنے قرض کے بدلے میں)

حَاطِبِي وَيَخْلُوَا اَبِي ۛ

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يونسَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا تَمِيمٍ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِدَ اَنَا شَتَّاءُ الْفُرْمَاءِ فِي مَقَرِّهِمْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَّمْتُهُ مَكَانَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوا شَرَّ حَاطِبِي وَيَخْلُوَا اَبِي فَابْوَا فَلَمْ يُطِيعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ حَاطِبِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ مَا عَدُوُّ اَعْلَيْكَ فَمَدَّ اَعْلَيْكَ مَا حَشَى اَصْبَحَ فَطَافَ فِي الْخَلِ وَدَعَا فِي شِدَّةٍ بِالْبَرْكَهَ فَعَدَّ ذُنُوبَهَا فَقَضَيْتُ لَهُمْ حَقَّ قَتْلِهِمْ وَبَقِيَ مَا مِنْ شَرِّهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَاخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمِعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ اَلَا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ اِنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ۛ

۱۶۲۸۔ بِأَسْمَاءَ ابْنَةِ ابْنِ مَيْمُونٍ وَابْنِ مَيْمُونٍ

وَرَفِئْتُ عَنْ اَخِي عَائِشَةَ بِالنَّاقَةِ وَقَدْ اَعْطَانِي

بِهَا مَعَاوِيَةُ مَائَةً اَلْفٍ فَهُوَ كَمَا ۛ

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ الشَّيْخَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى بِشَرَابٍ فَتَرَبَّعَ وَعَنْ

يَعْنِيهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسَارِهِ اِلَّا شَيْخًا فَقَالَ

لِنَاظِرِ مَرَاتٍ اِذْ نَتَلَّى اَعْطَيْتُ لَهُوَ اَقْرَبُ فَقَالَ مَا

كُنْتُ اَرُودُ ثَوْبِي صَبِيحِي وَنُكَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ

لَهُ مَصْنَفُ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ نَسَبُ اسْتِغْنَاءُ كَيْسَ كَرَامٌ

ۛ

قبول کر لیں اور میرے والد کو معاف کر دیں۔

۲۴۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی تھی یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ اُمہد کی لڑائی میں ان کے والد شہید ہو گئے تھے (اور قرض چھوڑ گئے تھے) قرض خواہوں نے تقاضے میں بڑی شدت اختیار کی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس سلسلے میں گفتگو کی حضور اکرم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے بارگاہ کھجور سے مل کر میرے والد کو معاف فرمادیں لیکن انھوں نے انکار کیا حضور اکرم نے مجھے میرا بیٹا انھیں نہیں دیا اور نہ ان کے لیے پہل تر دوائے مکہ فرمایا کہ کل صبح میں تمہارے یہاں آؤں گا صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں بیٹھے رہے اور برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے پہل تو کر کر قرض خواہوں کے سارے حقوق ادا کر دیئے اور میرے پاس کھجور بچ گئی تھی اس کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرماتے ہیں کہ آپ کو واقع کی اطلاع دی عمر رضی اللہ عنہ بھی دیں بیٹھے ہوئے تھے حضور اکرم نے ان سے فرمایا، عمر سن رہے ہو! عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں تو پہلے سے معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ابجد اس میں کبھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۶۲۸۔ ایک چیر کا ہر کئی اشخاص کو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے قاسم بن

محمد اور ابن ابی مہزیق سے فرمایا کہ میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا سے دراشت

میں مجھے غایہ (کی جائیداد) ملی تھی معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے اس کا ایک لاکھ

(درہم) دیا لیکن میں نے اسے نہیں بیچا ابھی تم دونوں کو ہریرہ ہے۔

۲۴۱۸۔ ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے ابو حازم اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے نوش فرمایا۔ دائیں طرف

ایک بچے تھے اور سب برسے برسے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو (بچا ہوا مشروب) میں

ان لوگوں کو دے دوں۔ لیکن انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استغناء کیا ہے کہ ایک چیز کچھ اشخاص کو مشترک طریقہ پر مہرب کی جاسکتی ہے کیونکہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

أَحَدًا فَتَلَّهٖ فِي سِدْرٍ ۝

کسی جسے کایں ایشار نہیں کر سکتے حضور اکرمؐ نے پیالہ چٹکے کے ساتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔

بسم بن ب

باب ۱۶۲۹ - الْبَيْتَةُ الْمَقْبُوضَةُ وَغَيْرُ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةُ وَغَيْرُ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَازِنَاتٍ مَا عَمِلُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مَيْسَعَرٌ عَنْ مُخَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنْتَيْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَا فِي وَرَاقَةٍ ۝

۱۶۲۹۔ ہر خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو تقسیم شدہ ہو یا نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کو ان کی تمام قیمتیں پس کر دی تھیں، حالانکہ اس کی تقسیم نہیں ہوئی تھی ثابیت نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے مخارب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبی حاضر ہوا تو آپؐ نے میرے (دنہ کی قیمت) ادائیگی اور مزید بخشش بھی کی یہ

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِكَ عَنْ مَخَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَاقَةٍ ۝

۲۴۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے مخارب نے حدیث بیان کی، ان سے جابری نے حدیث بیان کی، ان سے مخارب نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ میں نے

بقیہ حاشیہ، میں بائیں طرف بیٹھنے والے کئی اصحاب تھے اور آپؐ نے ان سب کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن فقہاء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ میرے نہیں تھا، بلکہ مرقا باجت کی ایک صورت تھی۔ میرا اور اباحت میں فرق ہے۔ ایک چیز مشترک طور پر جزا اشخاص کو ہر کرنے کی صورت میں جو تفصیل ہے وہ فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حاشیہ صفحہ ۱۱۶۲: اس باب میں مصنف رحمہ اللہ اپنے مسلک کے لیے دو احادیث کو بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے۔ ایک قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کا معاملہ ہے کہ اسلامی لشکر کے قبضہ میں آنے کے بعد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پھر ہوازن والوں کو واپس کر دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں میرا ہدیہ کی کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ بلکہ جو لوگ قید ہوئے تھے وہ اسلامی قانون کے اعتبار سے غلام بنائے جاتے لیکن آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا تو یہ میرے نہیں تھا بلکہ آزادی دینا تھا۔ پھر اگر میرے بھی تسلیم کر لیا جائے تو لینے والے مستحق تھے۔ علان گویا یہ تھا کہ جس کے قیدی ہیں وہ بے عاقبتیں، اب تمام قبیلہ والے آئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو لے کر چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں الگ الگ قبضہ متحقق ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ غریہ، پھر مدینہ واپس آکر اس کی قیمت ادائیگی اور ساتھ ہی مزید بخشش کے طور پر بھی آپؐ نے غایت فرمایا مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ ایک تو تھی اہل قیمت اور زیادتی ہدیہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انھیں ہدیہ دیا وہ اس قیمت سے الگ کر کے نہیں دیا تھا جس کے جابر رضی اللہ عنہ مالک تھے بلکہ اس کے ساتھ ہی دے دیا تھا۔ لہذا یہ ”ہدیہ مشاع“ کی صورت ہوئی۔ اگر یہ صورت جائز نہ ہوتی تو حضور اکرمؐ کیسے دے سکتے تھے۔ لیکن یہ توجہ بھی صحیح نہیں جابر رضی اللہ عنہ کو جو ہدیہ ملا تھا وہ قطعاً الگ اور اہل قیمت سے علیحدہ تھا چنانچہ وہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ہدیہ کو جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کر دوں گا۔ لہذا مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کے ثبوت کے لیے جو بنیاد قائم کی تھی وہ واضح طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ (۱) حنفی کا اس باب بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ میرا ہدیہ کا سارا دار و مدار ہدیہ دینے والے کی مرضی اور خوشی پر ہے۔ غریہ و فردخت کی طرح سے یہ کوئی عقد نہیں ہے۔ اس لیے اس میں وہ ابہام بھی نہ رہنا چاہیے جس کی غریہ و فردخت میں اجازت دے دی گئی ہے۔ اس لیے میرا ہدیہ کے لیے قبضہ مزدوری ہے اور اسے مشاع بھی نہ ہونا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں ایک اونٹ بچا تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو پھر آپ نے وزن کیا، شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جاہل زمانہ نے فرمایا) میرے لیے وزن کیا (آپ کے حکم سے حضرت جالب نے) اور (اس پر تلے کو جس میں سکتا تھا) جھکا دیا (تاکہ مجھے زیادہ ملے) اس میں سے تھوڑا سا میرے پاس جب سے محفوظ تھا، لیکن شام والے (اموی لشکر) یوم تزد کے موقع پر چھین لے گئے۔

۲۴۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہانک نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچے تھے اور قوم کے بڑے لوگ بائیں طرف تھے حضور اکرمؐ نے بچے سے کہا کہ کیا تمہاری طرف سے اس کی اجازت ہے کہ میں بچا ہوا مشروب ان بزرگوں کو دے دوں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، بخدا، میں آپ سے ملنے والے اپنے حق کا ہرگز ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مشروب ان کی طرف جھکے کے ساتھ بڑھا دیا۔

۲۴۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے (ابو ہریرہؓ) نے، فرمایا کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا اس نے بیہوشی کے ساتھ تقاضا کیا، تو صحابہؓ نے اس کی طرف بڑھے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو، حق والے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا دو قرض تھا، خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے (بھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

۲۴۲۰۔ جب مقداد اشجیؓ نے مقداد اشجاس کو کوئی چیز

دی۔

۲۴۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخزومؓ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی انھیں واپس کر دیے جائیں تو آپ نے ان سے فرمایا

سَفَرُ قَدْ مَا آتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ أَتَيْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلَّ رَكَعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أَرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَارْجِعْ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ عَشَى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ ۝

بزم جنت

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضَ بَشَرًا وَوَعَنَ تَمِيمِينَ عَدَمَ دَعَنَ بَسَارَهُ أَشْيَاءُ فَقَالَ لِبَعْدِهِ أَتَاؤُنَ فِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعَدَمُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتِي بِنَصِيبِي مِنْهُ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ ۝

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ قَعْدَ بِهِ أَتَمَّعَ بِهِ فَقَالَ دَعُوهُ خِيَاتَ بِصَاحِبِ الْعَقْرِ مَعَ لَا وَذَلِكَ اشْتَرَوْا لَهُ مَتَا فَاغْطَوْهَا أَيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِتْرًا إِلَّا سِتْرًا هِيَ أَفْعَلُ مِنْ سِتْرِهِ قَالَ فَاشْتَرَوْهُ فَغَطُّوا أَيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَعْدًا ۝

باب ۱۶۳ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةً

تَقْوِيمٌ

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُورٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوْرَةَ بْنَ مَخْرُومَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ جَدَّاهُ وَدَعُوهُنِ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ

يَرُدُّ إِلَيْهِمْ أَمْرًا لَّهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَتَىٰ
مَنْ تَرَوْنَ وَ أَحَبُّ الْعَدِيَّةِ إِلَىٰ أَمْنَدَكُمْ
فَاخْتَارُوا أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الشَّجِي
وَأَمَّا الْبَالُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ وَ حَتَّى
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَفَرَهُ بِفَضْلِ عَشْرَةِ
لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ مَتَىٰ تَبَيَّنَ
لَهُمْ أَنَّ الشَّجِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَاٍ
إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا مَا تَأْتَا
نَغْتَارُ سَبَبِنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَى عَلَى
اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِنْخِرَافَكُمْ
هُوَ لَا عِجَابٌ قَاتَا بَيْنَيْنِ وَإِنِّي زَائِتٌ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبَبَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ
ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ
حَتَّى نُعْطِيَهُ آيَةً مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيهِمُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ مَتَىٰ بَيْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكُمْ
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ
مَتَىٰ كَمْ يَأْتِ قَارِجُهُمْ أَحْتَى بِزَفَعِ الْبَيْنَا
مُرْقَاؤُكُمْ أَمَرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ
عُرْقَاءُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى الشَّجِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا
وَأَذْنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا مِنْ سَبِي
هُوَ أَزَتْ هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ بَعْنِي
فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا ۝

باب ۱۶۳ مَنْ أَهْدَىٰ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعَيْنَدَهُ
جُلَسَاءُ يَوْمَ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذَكَّرُ مِنْ أَيْنِ
عَبَّاسٍ أَنْ جُلَسَاءُ شُرَكَاءُ وَلَهُ
يَصِحُّ ۝

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقْلَبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

میرے ساتھ یعنی بڑی جماعت ہے اسے بھی تم دیکھ رہے ہو اور سب سے زیادہ
سچی بات ہی مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لیے تم لوگ ان دو چیزوں
میں ایک ہی سے کہتے ہو، یا قیدی لے لیا یا مال۔ میں نے تو تمہارا پہلے ہی
انتظار کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاکم سے واپسی پر تقریباً دس دن
تک ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تھے۔ پھر جب ان کے سامنے یہ بات
پوری طرح واضح ہو گئی کہ حضور اکرم ان کی صرف ایک ہی چیز واپس کر سکتے
ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو (واپس لینا) پسند کرتے ہیں،
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو خطاب کیا، آپ نے اللہ
کی اس کی شان کے مطابق تعریف بیان کی اور فرمایا اما بعد، یہ تمہارے
بھائی ہمارے پاس اب توبہ کر کے آئے ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ انہیں ان
کے قیدی واپس کر دیے جائیں اس لیے جو صاحب اپنی خوشی سے واپس
کرنا چاہیں وہ لے لیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جھوٹے
ملکہ ہم انہیں اس کے بدلے میں سب سے پہلی غنیمت کے مال میں سے انہیں
دیں تو وہ بھی اپنے موجودہ قیدیوں کو (واپس کر دیں) سب صحابہ نے اس پر
کہا کہ ہم اپنی خوشی سے انہیں واپس کر رہے ہیں۔ یا رسول اللہ! حضور اکرم
نے فرمایا۔ لیکن واضح طور پر اس وقت یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون اپنی خوشی سے
انہیں واپس کرنے کے لیے تیار ہے اور کون نہیں، اس لیے سب لوگ (اپنے
خیموں میں) واپس جائیں اور تمہارے سائیدے تمہارا معاملہ لاکر پیش کریں۔
(سب سے مشورہ کرنے کے بعد) چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور فائدہ دینے
ان سے گفتگو کی اور واپس ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ تمام لوگوں
نے خوشی سے اجازت دی ہے۔ قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی
بات معلوم ہوئی ہے۔ یہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول تھا یعنی یہ قبیلہ
ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے۔

۱۶۳۱۔ کسی کو ہدیہ ملا اور دوسرے لوگ بھی اس کے پاس

بیٹھے ہوئے تھے تو اس کا متفق وہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اس ہدیہ میں شریک ہوں گے
صحیح نہیں ہے۔

۲۴۲۳۔ ہم سے ابن مقالب نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی
انہیں سلمہ بن سہل نے، انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًا نَجَاءً صَاحِبَهُ يَتَقَا صَاهُ
بُكَرٍ لَيْصًا بِحَقِّ الْحَقِّ مَدْلًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ
مِنْ سِنِهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً
۲۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مَحَبِّ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى
بُكَرٍ لَيْصٌ صَغِيرٌ كَانَ يَتَقَدَّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُو يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّرُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْنِيهِ
فَقَالَ مُمْرَهُوْلَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ
يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ :

باب ۱۳۲ إِذَا دَهَبَ بَيْنَ التَّوَجُّلِ وَهُوَ
رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا
مُسْنَدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ
عَلَى بُكَرٍ صَغِيرٍ نَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَغْنِيهِ فَأَتْبَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ :

باب ۱۳۳ هَدِيَّةٌ مَا يَكُونُ لِبُسْمَا :

۲۴۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سَجْدًا وَوَدَّ بَابَ الْمَسْجِدِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ نَوَاسِثُ نِيَمَاهَا فَلَبِسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَأَتَوْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبِسُهَا مَنْ لَأَخْلَقَ
لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَّةٌ فَأَعْطَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ أَكْسَوْنِي بِهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص عمر کا اونٹ قرض لیا۔ قرض خواہ تقاضا کرنے آیا
اور نادیدہ گفتگو کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق والے کو کہنے کا حق پہلے
پھر آپ نے اس سے ابھی عمر کا اونٹ اسے دیا اور فرمایا کہ تم میں افضل وہ
ہے جو (قرض یا دوسروں کے حقوق) ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔

۲۴۲۴ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ
نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے ابن عمر نے کہ وہ سفر میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عمر بن زکریا کے ایک سرکش اونٹ پر سوار
تھے۔ وہ اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آگے بڑھ جایا کرتا تھا
اس لیے ان کے والد (عمر بن زکریا) کو تنبیہ کرنی پڑتی تھی کہ اے عبد اللہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کسی کو نہ بڑھنا چاہیے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ عمر! اسے مجھے بیچ دو، عمر بن زکریا نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خرید لیا، پھر فرمایا، عبد اللہ! یہ اب تمہارا ہے جس طرح
چاہو، اب اسے استعمال کرو۔

۱۳۲ - کسی نے دوسرے شخص کو مہربان کیا، اور مہربان لہ

اس پر سوار تھا تو جائز ہے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے ابن عمر نے
بیان کیا کہ ہم نبی کریم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک
سرکش اونٹ پر سوار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ
سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، چنانچہ آپ نے اسے خرید
لیا اور پھر فرمایا، عبد اللہ! اب یہ تمہارا ہے۔

۱۳۳ - ایسے کپڑے کا بہرہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو

۲۴۲۵ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک سے ان سے
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے
دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی عتہ (بک راس) آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جوہر کے
دن اور وفد کی پذیرائی کے مواقع پر اسے زیب تن فرماتے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا کہ اسے وہی لوگ پہننے میں جن کا آخرت میں کوئی
حصہ نہیں ہوتا۔ کچھ دنوں کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بہت سے
ریشمی ہٹے آئے اور آپ نے ایک حلقہ ان میں سے عمر رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمایا:

وَكُلْتُ فِي حُلَّةٍ مُمَارِدٍ مِمَّا كُنْتُ نَعَالَ
إِقْنِي لَمْ أَكُسْنَهَا يَكُنْ لِسَتَهَا فَصَحَا
عُمَرُ أَخَالَهُ بِمِلَّةٍ مُشْرِكًَا ۝

بِزَيْنِ بْنِ جَنَابِ

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَصِيبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ تَائِجٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ أَقْبَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَكَلَّمَ
يَدَّ خُلَّ عَلَيْهِمَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَدَكَ كَرَمَتْ لَهُ ذَلِكَ
فَدَا نَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِقْنِي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ
مَا لِي وَاللَّيْثُ نِيًّا فَاتَّاهَا عَلَى فَدَا كَرَمَتْ
ذَلِكَ نَهَا فَقَالَ لَيْتَ لِيَا مُرَفِي فِيهِ بِمَا
شَاءَ قَالَ تَوَسَّلْ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلَ بَيْتِ
بِهِمْ حَاجَةٌ ۝

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ يَكْرِجٍ قَالَ
أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُذَّةَ
سِكْرَاءَ فَلَيْسَتْ بِهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ
فَشَفَقْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۝

باب ۱۶۳ قبول النذر من المشركين
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَاجَرَ ابْنُ أَهْنِدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ
فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْجَبَارٌ فَقَالَ أَعْطُوا
أَجْرًا أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَاةً فَبَلَّغَتْ سَمْدًا وَقَالَ

عمر رضی اللہ عنہ اس پر عرض کیا کہ آپؐ یہ مجھے پہننے کے لیے عنایت فرما رہے ہیں، حالانکہ
آپؐ خود عطار کے حلوں کے بارے میں جو کچھ فرماتا تھا فرما چکے ہیں حضور اکرمؐ نے
فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے
ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں مقیم تھا۔

۲۴۲۶۔ ہم سے ابو جعفر محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضال
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے نافع نے اور ان سے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں گھر تشریف لے گئے
لیکن اندر نہیں گئے، بلکہ باہر ہی سے واپس چلے آئے، اس کے بعد علیؑ گھر آئے
تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اس کا ذکر کیا (کہ حضور اکرمؐ گھر میں تشریف نہیں لائے)
علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا میں نے
اس کے دروازے پر دھاری دار پر وہ لٹکا دیکھا تھا (اس لیے واپس چلا آیا)
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے دنیا کی آرائش و زیبائش سے کیا سروکار، علیؑ
نے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرمؐ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ آن حضورؐ
مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں حکم فرمائیں (اُن حضورؐ کو جب یہ بات پہنچی
تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں گھرنے میں اسے بھجوا دیں، انھیں ضرورت ہے۔

۲۴۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبد الملک بن میسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے
زید بن وہب سے سنا، کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلمؐ نے مجھے ایک ریشمی حُلہ پہننے میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب
غصے کے آثار رونے مبارک پر دیکھے تو اسے (اپنے گھر کی) عورتوں
میں بھا کر تقسیم کر دیا۔

۱۶۳۴۔ مشرکین کا یہ قبول کرنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابراہیمؑ
نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک
بادشاہ (یاد یہ کہنا کہ ظالم حکمران تھا۔ اس بادشاہ نے کہا کہ انھیں
(ابراہیمؑ) کو آجر (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو دے دو، نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں (غیر کے یہودیوں کی طرف سے) ہدیہ کے

لے دروازہ پر کھڑا لٹکا نا نا جائز نہیں تھا، لیکن فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی صاحبزادی ہیں اور آپؐ کو ان سے غایت درجہ محبت ہے۔ اس لیے آپؐ دنیا میں جس طرح
ہر طرح کی آرائش و زیبائش سے الگ ہو کر رہنا چاہتے ہیں وہی ان کے لیے بھی آپؐ نے پسند فرمایا اور اسی لیے ناگاری کا اظہار فرمایا۔

أَبُو حَمِيْدٍ أَهْدَىٰ مَيْدَىٰ أَيْلَةَ
لِسَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَةً
بَنِيضَةً وَكَتَا بَزْدًا وَكَتَبَ لَهُ
بِتَحْرِهْمُ ۝

بیت بت بت

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ ثِقَاتٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ قَائِلٍ أَهْدَىٰ
لِسَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّةً سُدُسًا
وَكَاتَ يَنْهَى مِنَ الْحَبِيرِ فَجَبَّ النَّاسُ مِنْهَا
نَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لَمَّا دُيِّلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَبَّةِ أَحْسَنُ
مِنْ هَذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ رَأَى أَنَسٌ دُومَةَ أَهْدَىٰ
إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بیت بت

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ أَبِي غَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ يَمْرُوتَ بْنَ أَسَدٍ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَبُحِيَ وَبُهَا
فَقِيلَ أَوْ نَقِصْهَا قَالَ لَا فَمَا دُلْتُ
أُطْرُقُهَا فِي نَعْوَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ

طور پر بکری کا ایسا گوشت پیش کیا گیا تھا جس میں زہر تھا (خونی میں) ابو حنیفہ
نے بیان کیا کہ ایسے حکمران نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سبہ
نچرا اور چادر یہ کے طور پر بھیجی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
نکھوایا تھا کہ وہ اپنی قوم کے حکمران کی حیثیت سے باقی رہے (کہو کہ
اس نے جزیہ دینا منظور کر لیا تھا)۔

۲۴۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ
نے اور ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
دویر قسم کے ریشم کا ایک جیبہ یہ کے طور پر پیش کیا گیا حضور اکرم اس کے
استعمال سے (مردوں کو) منع فرماتے تھے جھانپ کر بڑی حیرت ہوئی کہ کتنا عمدہ
ریشم ہے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) (تھیں اس پر حیرت ہے) اس ذات کی
قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ رحمہ کے روال اس
سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے
انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام (کے اکیدر (نمرانی)
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدیہ بھیجا تھا (یعنی جس بدیہ کا ذکر اس حدیث
میں ہے)۔

۲۴۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ بن
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں نہر بڑا ابو بکری کا گوشت لائی حضور اکرم نے اس میں
سے کچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اسے لایا
گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا اعتراف بھی کر لیا) تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا
جائے۔ لیکن حضور اکرم نے فرمایا کہ نہیں اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے تالوں میں محسوس کیا۔

۲۴۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے

ابو سعید نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں ایک صحابی بصر بن براء رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے پہلے حضور اکرم نے انتقام لینے سے روکا
کیونکہ آپ اپنی ذات کا انتقام لینا پسند نہیں کرتے تھے لیکن بعد میں جب اسی زہر کی سمیت کی وجہ سے بصر کا انتقال ہو گیا تو آپ نے قصاص
میں اس عورت کو قتل کر دیا، کیونکہ اسلام کا قانون ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ خَوْفٌ فَعُجِبَتْ ثَمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بِقَتْمٍ لَيْسَ قَهْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَوْ غَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْرَ هَبَّةٍ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَأَشْتَرِي مِنْهُ شَاةً فَصَبَعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْرَى وَأَمَرَ اللَّهُ مَا فِي الشَّلَشِمَةِ وَالْيَاثَةِ إِذَا قَدْ جَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ جُزْءٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهِ إِنْ كَانَ شَاةً أَوْ غَطَايَا وَإِنْ كَانَ غَايِمًا لَمْ يَفْعَلْ مِنْهَا تَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبَعًا فَفَضَلَتِ الْفَصْعَتَانِ وَخَنَنَاهُ عَلَى الْبُعَيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ :

باب ۶۳۵ الْهَدْيَةُ لِلْمُشْرِكِينَ . وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْفَعُكُمْ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ أَنْ تَنْبَرُوهُمْ وَتَقْسِرُوا أَلْيَهُمْ :

۲۴۳۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ يَتْلُو فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغِ هَذِهِ الْخُكَّةَ تَكْلِسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا أَجَاءَكَ الْوَقْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا آمَنٌ لَا خِلَافَ لَهُ فِي الْأُخْرَى فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلِيِّ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلِيِّ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا

عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا کسی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز بھی ہے۔ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا رکھا تھا۔ وہ آگیا گوندھا گیا پھر ایک دراز قد مشرک بکریاں لٹکا ہوا آیا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، یہ بیچنے کے لیے ہے یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں، بیچنے کے لیے ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر وہ ذبح کی گئی۔ حضور اکرمؐ نے اس کی کبھی بھرتے کے لیے کہا، انجدا، ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو آپ نے اس کبھی میں سے کاٹ کے دیا جو موجود تھے انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابلوں میں رکھا اور بے خوف ہیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابلوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ ادا کما قال ۔

۶۳۵۔ مشرکوں کو ہدیہ دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ، ”جو لوگ تم سے دین کے بارے میں رے نہیں اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے انھوں نے نکالا ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ احسان کرتے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے سے تمہیں روکتا نہیں ہے“

۲۴۳۱۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں عذک رہا ہے تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ یہ عذک خرید لیجئے تاکہ مجھ کے دن اور صبح کوئی وفد آئے تو آپ اسے ہٹا کر میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے عذک آئے ادا آپ نے ان میں سے ایک عذک عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسے کس طرح پہن سکتا ہوں

اے جس طرح مشرکوں میں غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، انہیں ہدیہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم دارالحرب میں رہتا ہے اور جس ملک کا وہ باشندہ ہے، مسلمان ملک کا تعلق اس کے ساتھ غیر دستار ہے یا جنگ کے سے حالات چل رہے ہیں تو کسی مسلمان کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسا ہدیہ دارالحرب کے غیر مسلم باشندوں کو دے جو رسلنی دغیرہ میں کارآمد ہو سکتا ہو۔

جب کہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا تھا فرما دیجئے ہیں۔ ان حضرات نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، تم اسے بیچ دو یا کسی غیر مسلم کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے اپنے ایک بھائی کے یہاں بیچ دیا جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔

۲۴۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان کے والد نے اور ان سے اسحاق بن ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں میرے یہاں آئیں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہشمند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر دو۔

۱۶۳۶۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا ہدیہ یا صدقہ واپس لے۔

۲۴۳۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن مسیب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینا ایسا ہے جیسے اپنی ہی ہوتی ہے چائے۔

۲۴۳۴۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم مسلمانوں کو بڑے عادات و اطوار اور احکام کے ساتھ چاہئیں، اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی کتے چاہتا ہے۔

۱۷۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبد العزیٰ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں چاہتے کے زمانے میں طلاق دے دی تھی اور وہ مشرکہ تھیں۔ حضرت اسامہ کے پاس زبیب، گنچی وغیرہ کا ہدیہ لے کر آئی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہا نے ان کا ہدیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں اپنے گھر آنے کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاملت کا حکم دیا تھا۔ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے۔

وَقَدْ قُلْتُمْ فِيهَا مَا قُلْتُمْ قَالَ رَفِي لَحْدُ
اَكْسَمَهَا يَتْلِبُهَا تَبِيْعُهَا اَوْ تَكْسُمُهَا
فَاَرْسَلَ بِهَا عُمَرُوْا اِيْ اَمْرٍ لَّدُنْ اَهْلِ مَكَّةَ
قَالَ اَنْ يُسَلِّمَ ۝

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَسُوْلٍ حَدَّثَنَا
أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ
أَبِي سَبْكُرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ وَهِيَ
مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَفْنَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ
أُمِّي قَالَ نَعَمْ مِنْ أُمَّتِكَ ۝

بنت بنت بنت

۱۶۳۶۔ لَا يَجِبُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي
هَبِيئِهِ وَمَصْدَقَتِهِ ۝

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيْمَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ مَسِيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْلَمُونَ فِي هَبِيئِهِ
كَأَلَا تَعْلَمُونَ فِي قِيَمَتِهِ ۝

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِثْلُ السُّوْءِ
الَّذِي نَبُوْدُ فِي هَبِيئِهِ كَأَلَا تَعْلَمُونَ يَرْجِعُ
فِي قِيَمَتِهِ ۝

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ مَسْلَى
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ الْكُوفِيُّ كَانَتْ
عَيْنُهُ فَإِذَا رَدَّتْ أَنَّ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَكُنْتُ
أَنَّهُ بَاتَمُهُ بِرُغْصٍ كَسَاكْتُ عَنْ ذَلِكَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا تَشْتَرِهِ وَارْثَ أَغْطَاكَ بِدِرْهَمٍ
وَاحِدٍ فَإِنَّ النَّاسَ فِي صَدَقَتِهِ
كَالْكَلْبِ يَغْوُدُ فِي قَيْسِهِ :

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ أَنَّ
بْنَ أَبِي سُلَيْمَةَ أَنَّ نَبِيَّ صُحَيْبٍ تَوَلَّى بَنِي جَدْفَانِ
أَذْهَبُوا بَيْنَيْنِ وَحَجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ ذَلِكَ صُحَيْبًا فَقَالَ مَرَدَانُ مَنْ
لَيْسَ هَذَا لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ قَالَ مَا هُوَ
فَوَيْهَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُحَيْبًا
بَيْنَيْنِ وَحَجْرَةٍ فَقَضَى مَرَدَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
باب ۶۳۸ مَا قِيلَ فِي الْعُرَى وَ
الرَّقَبَى أَهْمَرْتُهُ الدَّارَ فَيَحْيَى عُمَرَى
جَعَلْتُمَا لَهُ وَأَسْتَشْرَكَكُمْ فِيهَا
جَعَلْتُكُمْ
عَمَّارًا :

۲۴۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابیہ نے کہ انہوں نے
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک گھوڑا اشتر
کے راستے میں جہاد کے لیے (ایک شخص کو) دیا جسے میں نے گھوڑا دیا تھا
اس نے اسے ضائع کر دیا اور کوئی دیکھ بھال نہیں کی، اس لیے میرا ارادہ
ہوا کہ اس سے اپنا گھوڑا خرید لوں، میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص گھوڑا
سستے داموں پر بیچ دے گا۔ لیکن جب میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو، خواہ تمہیں ایک ہی درہم میں
کیوں نہ دے۔ کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی
طرح ہے جو اپنی ہی تھپے چاٹتا ہے (حدیث پر نوٹ پیچہ گزر چکا ہے)۔

۲۴۳۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ جب عبد اللہ بن
عبد اللہ بن ابی سلیم نے خبر دی کہ ابن جدعان کے مولیٰ بنو صہیب نے دعویٰ
کیا کہ وہ مکان اور ایک حجرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو عنایت
فرمایا تھا (جو درخت میں انھیں ملنا چاہیے) غلیفہ مردان بن مکرم نے پوچھا
کہ تمہارے حق میں اس دعویٰ پر شہادہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن عمر
مردان نے آپ کو بلوایا تو آپ نے شہادت دی کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے صہیب رضی اللہ عنہ کو وہ مکان اور ایک حجرہ دیا تھا اور مردان نے آپ
کی شہادت پر فیصلہ ان کے حق میں کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۶۳۸۔ عمری اور رقبی کے سلسلے کی روایات ابھی تک
اگر کہا کہ میں نے عمر بھر کے لیے تمہیں یہ مکان دیا تو اسے عمری کہتے
ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر بھر کے لیے) مکان میں نے اس کی ملکیت
میں دے دیا "استشکرکم فیہا" کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تمہیں
زمین میں بسایا :

۱۔ عمری اور رقبی یہ دونوں عقد جاہلیت میں رائج تھے۔ ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا کہ جب تک تم زندہ ہو یہ مکان تمہارا ہے تو منیفی تفسیر کے
مطابق یہ ایک طرح کا بیع سمجھا جائے گا اور کہنے کے مطابق عمر بھر دوسرا شخص اسے استعمال کر سکے گا۔ رقبی کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کہتا، یہ میرا گھر ہے، اگر
میں پہلے مر گیا تو تم اسے لینا لیکن اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو پھر میری رہے گا۔ فقہاء کے یہاں اس باب میں تفصیلات ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
دولت میں جس مفہوم کے لیے ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا ضروری نہیں کہ ہمیں بھی لینے دہی اس کا مفہوم رہا ہو۔ غالباً ائمہ کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَعْمُودِي أَتَمَّا لِمَنْ ذُهِبَتْ لَهُ ؟

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا حَنْفُ بْنُ مُرَّةٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَدْ قَالَ حَدَّثَنِي النَّعْبُذِيُّ أَنَّهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُرَى حَرِيصَةٌ قَدْ نَعَتْ وَنَعَدَتْ جَابِرٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ مَنْ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ :

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ كَانَ فَرَسًا وَنَبِيَّةً فَأَسْتَعَارَ شَيْئًا مِمَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسَاتَيْنِ فِي مَدْحَةٍ يَدُلُّ لَهُ مَشْدُوبٌ فَرَكِبَ فَسَدَ رَجَعَهُ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَارِثٌ وَجَدْنَا هُكْبَةً عُرَا :

بسمت بن

بَابُ مَنْ اسْتَعَارَ لِلْعُرُوسِ

عند أبيه

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ ابْنُ أَبِي نَجْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَدْرُسُ فَبَطْنُ خَسْرَةٍ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ إِنَّكُمْ تَهْوُونَ الْحَا جَارِيَتِي أَنْعَزِيْنَهَا فَذَكَّاهُ أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَكَذَلِكَ فِي مِثْلِهِ دَرَعٌ عَلَى عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا امْرَأَةٌ تَعْتَنُ بِالْمَدِينَةِ إِنْ أُرْسِلَتْ إِنْ تَسْتَعِيدُكَ :

۲۴۳۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہوجاتا ہے جسے بہہ کیا گیا ہو۔

۲۴۳۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے اور عطا دے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ۱۶۳۹۔ جس نے کسی سے گھوڑا مستعار لیا ؟

۲۴۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینے پر دشمن کے حملے کا خوف تھا، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا جس کا نام مذدوب تھا، مستعار لیا، پھر آپ اس پر سوار ہوئے (اور حالات کا جائزہ لینے کے لیے مدینے سے باہر تشریف لے گئے، صحابہ بھی ساتھ تھے) پھر جب واپس ہوئے تو فرمایا میں تو کوئی خطرہ کی بات محسوس نہیں ہوتی، البتہ یہ گھوڑا سمندر کی طر (تیز دوڑتا) تھا۔

۱۶۴۰۔ دلمن کے زفات کے لیے کوئی چیز مستعار

لینا۔

۲۴۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن ابی نجر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ قطر دین کا ایک دیہیز کھروا کھڑا کی قمیص پہنے ہوئے تھیں انھوں نے (مجھ سے) فرمایا، اور انھوں نے کہا کہ میری اس باندی کو تو دیکھو، اسے گھر میں یہ کھڑا پہننے سے انکار ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی کی ایک قمیص تھی جب کوئی لڑکی دلمن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدمی بھیج کر وہ قمیص منگالیتی تھی یہ

لے آج بھی اس کا ذکر ہے کہ عذیب اور حجاج لوگ اپنی شادی بیاہ کے مواقع پر بہت سی چیزیں مستعار لیتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ وہ خرید سکیں۔ عربی بھی سہ روز کا تھا، عائشہ روزانہ تیار پھا بھیجیں کہ اب اپنے گھر میں جس طرح کے کپڑے پہننے سے انکار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہی کھڑا شادی کے مواقع پر مستعار لیا تھا۔

باب ۱۶۴۱ - منیہ کی فضیلت

۲۴۴۱ - ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ہی عمدہ ہے بدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہوا اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح و شام اپنے دودھ سے برتن بھر دیتی ہے۔

۲۴۴۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ کیا ہی عمدہ صدقہ ہے دودھ دینے والی اونٹنی کا ۲۴۴۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا، انصار زمین اور جائیداد والے تھے انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ لیا کہ وہ اپنے اموال میں سے انھیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے میں مہاجرین ان کے باغات میں کام کی کر لیں گے۔ انس رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیوی تھیں، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک باغ بیٹھا دیا تھا، لیکن ان حضور نے وہ باغ اپنی مولا ام ایمن رضی اللہ عنہا کو جو اس میں زید کی والدہ تھیں عنایت فرما دیا تھا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خبر کے یہودیوں کے استیصال سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے ہمالیہ واپس کر دیئے جو انھوں نے بھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ (کیونکہ اب مہاجرین کے پاس بھی خیر کی فہمیت میں سے مال آگیا تھا)۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمائے۔ ام ایمن شیب نے بیان کیا کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں یونس نے اسی طرح البتہ اپنی روایت

باب ۱۶۴۱ فضل المنیۃ

۲۴۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُسَمُُّ الْمَنِيَّةَ الْبَقْعَةَ الصَّغِيرَ وَمَنْعَةً وَالشَّاةُ الصَّغِيرَ نَعْدُو أَبَانًا وَنَشْرُو حَمْلًا بِأَنَاءٍ ۝

۲۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيِّدِهِمْ بَعْضُ شَيْءٍ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْفَقَارُ فَقَامَ سَمْعُ الْأَنْصَارِ عَلَى أَنْ يَتْلُوهُمْ شِمَارًا مَوَالِيَهُمْ كُلِّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمْ الْقَتْلَ وَالْمَوْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سَلِيمٍ كَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَكَانَتْ أَهْلُتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ إِذَا قَامَ فَهَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْأَنْبِ مَوَالِيَهُ أُمُّ أَسَمَةَ بِنْتُ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ حَبَشَةَ فَتَحَ قَوْمًا مِنَ الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مِمَّا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ مِنْ شِمَارِهِمْ فَوَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتِمَّ عِدَاهُمَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ مِمَّا كَانَتْ مِنْ حَاضِرِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو

نے ملے، دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کہتے ہیں جو کسی دوسرے شخص کو کوئی بدیہ کے طہر پر اس کا دودھ پینے کے لیے دے۔

یہ ملحوظ رہے کہ فہم، ہمارے عام اور مشہور مفہوم کے اعتبار سے صدقہ نہیں ہے بلکہ یہ حسن معاملت اور صلہ رحمی کے باب سے تعلق رکھتا ہے حدیث میں صدقہ کا مفہوم بہت عام ہے۔ آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ بیٹی بات کو بھی صدقہ کہا گیا ہے اور ہر مناسب اور اچھے طرز عمل کو صدقہ کہا گیا ہے۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكَانَةَ مِنْ خَالِصَةٍ
 ۲۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
 حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ
 السُّكُونِيِّ بِمَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَيَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ
 فَضْلَةً أَعْلَى هُنَّ مِنْ بَيْعَةِ الْعَنْزِ مَا مِنْ
 عَامِلٍ يَتِمُّ لَهُ بِعَضُدٌ مِنْهَا رَجَاءٌ ثَوَابُهَا وَ
 قُصْدِيَّتٌ مَوْعُودُهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا
 الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مِثْلِهَا
 الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّيِّئِ وَتُعْمِيَّتِ الْعَاثِيَةِ وَ
 إِمْلَاقِ الْأَذَى عَنِ الْكَلْبِ وَنَحْوِهَا فَمَا اسْتَطَعْنَا
 أَنْ كَتَبْلَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَضْلَةً

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ يُونُسَ
 حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
 جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ بَيْتَانِ فَمَوْلَى أَرْضَيْنِ
 فَقَالُوا ثَوَابُهَا بِأَنْتَ وَالْأَرْضُ وَالْبَيْتُ
 فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَسَيَّرَ رَعْمَهَا أَوْ لَيْسَ رَعْمَهَا
 أَخَاهُ فَإِنَّ أَبِي قَتَيْبَةَ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
 بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا
 الْمُهْمَبِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَعِيدٍ قَالَ رَجَعَ عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَنْهُ الْعَجْرَةُ فَقَالَ
 وَفِيكَ إِنَّ الْعَجْرَةَ ثَابِتَةٌ شَدِيدَةٌ فَعَمِلَ ذَلِكَ مِنْ
 إِبِلٍ قَالَ تَعَمَّرَ قَالَ تَعَمَّرَ صَدَقَتْهَا قَالَ تَعَمَّرَ
 قَالَ تَعَمَّرَ تَمَنَحَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ تَعَمَّرَ
 قَالَ فَتَحَلَّبَتْ يَوْمَ مَرَدِّهَا قَالَ تَعَمَّرَ
 قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ قَدَامِ الْبَحْرِ فَذَنْتُ اللَّهُ لَنْ
 يَتَوَلَّوْهُ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

اس جہلے مکاتہ من حادثے، مکاتہ من حادثہ بیان کیا
 ۲۴۴۳ - ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یونس نے
 حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن
 عطیہ نے، ان سے ابو کبشہ سولی نے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چالیس
 فضلتیں، جن میں سب سے اعلیٰ و ارفع دودھ دینے والی بکری کا بیدہ کرنا ہے
 ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک فضلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی نیت سے
 اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے
 جنت میں داخل کرے گا، حسان نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری کے بیدہ
 کو چھوڑ کر ہم نے سلام کا جواب، پھینکنے والے کا جواب اور تکلیف دہ چیز کو
 راستے سے ہٹانے وغیرہ کا شمار کیا، لیکن پندرہ فضلتوں سے زیادہ ہم نہ شمار
 کر سکے۔

۲۴۴۴ - ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث
 بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فاضل زمین بھی تھی، انھوں
 نے کہا کہ تنہا یا چوتھا یا نصف کی بٹائی پر ہم کیوں نہ آئے دے دیا کریں۔
 اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بنا چاہیے
 یا پھر کسی اپنے بھائی کو بیدہ کر دینا چاہیے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اپنی زمین
 اپنے پاس ہی رکھے رہے (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے) اور محمد بن یونس
 نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث
 بیان کی، ان سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید رضی
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور آپ سے ہجرت کے لیے پوچھا، آں حضور نے فرمایا، خدام پر دم کرے،
 ہجرت قرطبا ہی دشوار مرحلہ ہے، تھا رسے پاس اونٹ بھی ہے انھوں نے کہا
 کہ جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا، اور اس کا صدقہ رکوعہ بھی ادا کرنے ہو؟
 انھوں نے کہا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا، اس میں سے کچھ بڑھی دیتے ہو؟
 انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا، تو تم اسے پانی پلانے کے
 لیے گھاٹے پر لے جانے کے لیے دوپتے ہو گے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ
 نے فرمایا کہ سات سمنہ ربار بھی تم اگر مل کر و گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی چیز
 نہیں چھوڑے گا۔

بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک شخص کو دے دیا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ اسے بیچ رہے ہیں۔ اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (اسے خریدنے کے متعلق) لیکن آپ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو نہ خریدو، اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و

گواہوں کے مسائل

۴۴۴ ۱۔ گواہوں کا پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ”اے ایمان والو! جب ادھار کا معاملہ کسی مدت متعین تک کے لیے کرنے لگو تو اس کو ٹھیک لیا کرو۔ اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان کچھ والا ٹھیک ٹھیک کیے اور لکھنے سے انکار نہ کرے، جیسا کہ اللہ نے اسے سکھا دیا، پس چاہیے کہ وہ لکھ دے اور چاہیے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذمے حق واجب ہے اور چاہیے کہ وہ اپنے ہمدرد گار اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھر اگر وہ جس کے ذمے حق واجب ہے عقل کا کوتاہ ہو یا یہ کہ کمزور مرد ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوائے تو لازم ہے کہ اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔

پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلادے، اگر کوئی ایک ان دونوں میں سے بھول جائے۔ اور گواہ جب بلائے جائے تو انکار نہ کریں اور اس (معاذ کو خواہ وہ بھٹی ہو یا بڑی، اس کی سیوا تک لکھنے سے اکتانہ جاؤ یہ کتاب اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قرین عدل ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس کی کہ تم شہیدین نہ پڑو، بجز اس کے کہ کوئی سودا مست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو۔ سو تم پر اس میں کوئی اہم نہیں کہ تم اسے نہ لکھو

قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْهَرُوا وَلَا تَقْدُوا فِي صَدَقَتِكُمْ

مت بن بن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الشہادات

بَابُ مَا يَجَازِي الْبَيْتَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ
يَقُولُ تَقَى بَيْنَ سِدْنِ مَوَازِدَ أَيْدِيكُمْ
يَدِينُ إِلَى أَهْلِ شَمْسٍ وَتَشْهَرُوا
لَيْكُنْ بَيْنَكُمْ بَابٌ لَعْدِلٍ وَلَا
يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ
فَلْيَكْتُبْ وَيُسَمِّ السَّيِّئَ عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلَيْسَ اللَّهُ رَبُّهُ وَلَا يَبْعَثُ
مِنْهُ شَيْءٌ فَإِنْ كَانَتِ السَّيِّئَةُ عَلَى الْحَقِّ
سَفِيهًا أَوْ صَوِيهًا وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُبَيِّنَ
هُوَ قَنِينٌ وَيَسْهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهَدُوا
شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجُلَيْنِ كَمْ وَارْتِ كَمْ يَكُونُ مَا
رَجُلَيْنِ فَجَبْ وَأَمَّا تَانِ مِسْمُ
بَرَضُونَ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ تُفْلِحَ إِحْدَاهُمَا
فَتَدَلَّ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى وَلَا يَأْبَ
الشَّهَادَةُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَشْهَرُوا
أَنْ تَكْتُبُوا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى
أَهْلِهِ ذِيكَ أَقْطَعُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْفَى الْأَوْثَرُ تَابُوا إِلَّا أَنْ
تَكُونَ حِجْرَةً حَقِيرَةً تُدِيرُ وَهْمًا بَيْنَكُمْ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلَّا أَنْ تَكْتُبُوا مَا

وَأَشْهَدُ وَإِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَ كَاتِبٌ
وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ يَنْقِصُ شَهَادَةُ اللَّهِ
وَكُونُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوَالِدِينَ
الْأَقْرَبِينَ إِنَّ يَكُنْ عَنَّا آذَنٌ وَنُفِيرٌ فَاللَّهُ
أَوْفَى بِمِيعَاتِهِمْ فَذَلِكُمْ تَشْغُوهُمُ الْهُوَ أَنْ
تَقْدِرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَقْدِرُونَ فَاتَّقُوا
اللَّهَ كَمَا تَعْلَمُونَ خَبِيرًا

باب ۶۳۵ إِذَا عَدَلَ رَجُلٌ أَحَدًا
فَقَالَ لَا تَعْلَمُوا إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمرٍ الشَّيْخِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانٌ وَقَالَ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَنْقَمَةُ بْنُ دَقَّاقٍ وَ
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ فَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ
حِينَ اسْتَلْبِثَ النَّوْحِيُّ نِسَاءَ مَرْهُمًا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُهُ وَلَا تَعْلَمُوا إِلَّا خَيْرًا
وَقَالَتْ بَرْبِرَةُ إِنَّ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَعْنِيصُهُ
أَكْتُمُونَ أَنَّهَا حَارِيَّةٌ حَدِيثُ الشَّيْخِ

اور جب خرید و فروخت کرنے ہو تب بھی گواہ کر دیا کہ گواہی کا تب
اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر ایسا کر دے تو یہ تمہارے
حق میں ایک گناہ شمار ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں
سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد کہ اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے
اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے رہو، چاہے وہ تمہارے یا
(تمہارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہو۔ وہ امیر، مفلس
اللہ پر حال) دونوں سے زیادہ حق دار ہے، تو خواہشِ نفس کی
پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) بہت جاؤ اور اگر تم کمی کر دے یا پہلچتی
کر دے تو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے خوب خبردار ہے۔

۱۶۳۵۔ ایک شخص دوسرے کے اچھے عادات و اطوار بیان
کرنے کے لیے اگر صرف یہ کہے کہ تم تو اس کے متعلق اچھا ہی
جانتے ہیں یا یہ کہے کہ میں اس کے متعلق صرف اچھی ہی بات

۲۳۴۹۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نیری
نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، اور لیث نے بیان
کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں
عروہ بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث
کے متعلق خبر دی اور ان کی باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق
کرتی ہے کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں میں جہت لگائی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو اپنی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے سے
جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے بلایا، کیونکہ وحی اب تک آپ پر اس سلسلے
میں رہنمائی کے لیے نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو یہ فرمایا کہ آپ کی زوجہ
مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) میں ہم سولے خیر کے (در کچھ نہیں جانتے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کی خاندان
نے کہا کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتی جس سے ان پر عیب لگایا جاسکے، اتنی بات

لے مقدمات کے لیے گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے اور گواہ کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عادل اور اچھے عادات و اطوار کا آدمی ہو تاکہ اس کی گواہی پر استنباح کیا
جاسکے۔ اسلام نے مقدمات میں بنیادی و پروردگاروں کے عادل اور نیک چلن ہونے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ فیصلے میں بنیادی سچتے ہیں۔ گواہوں کے حالات
معلوم کرنے کے لیے دو طریقے ہیں، ایک فوری کہ حاکم کی عدالت میں کوئی قابل اہتمام اور گواہ کو جاننے والا شخص اس کی عدالت اور نیک چلنی کی گواہی دے۔ دوسرا طریقہ
یہ ہے کہ حکومت کے خفیہ آدمی گواہ کے متعلق پوری طرح معلومات حاصل کریں مصنف رح پہلے طریقے کے متعلق جانتے ہیں کہ اگر کسی گواہ کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے کوئی شخص
صرف اتنا کہے کہ میں اس کے متعلق اچھی ہی بات جانتا ہوں تو اتنی بات بھی اس پر اعتبار رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔

تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي السَّادِجَتِ
نَتَا حُفْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يُعِيدُ نَا مِنْ رَبِّهِ بَلْعَنِي
أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَا اللَّهُ مَا عَلِمْتُ
مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا ۝

بزم بیت

باب ۶۴۶ شہادۃ الغیبی - وَأَجَاذَهُ عَمْرُو
بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذَلِكَ يُفَعَّلُ بِالْكَذِبِ
الْفَاجِرُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سَبْرٍ وَ
عَطَاءُ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ
يَقُولُ لَمْ يَشْهَدُ فِي شَيْءٍ وَافِي سَمْعُهُ
كَذًا وَكَذَا ۝

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَمْعَةَ عَمِيرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ
يَقُولُ أَطْلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ
ابْنِ كَعْبٍ إِلَى نَصَارَى يَوْمَ تَابَ النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ
صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي
بِجَدْوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَلِ أَنْ كَيْسَمَعُ مِنْ ابْنِ
صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ
عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَيْظِنَةٍ لَهُ فِيهَا مَرْمَةٌ أَوْ مَرْمَةٌ فَكَرَأَتْ
أَمْرًا مِنْ صَيَّادٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّبِعِي بَجَدْوْعِ
النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاقَى
ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتُهُ بَيْنَ

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتْ أُمُّ رَافِعَةَ

مزدور ہے کہ وہ نو عمر لڑکی میں راوی زہری کی دہ سے سین اوقات بتی خاف جو
جاتی ہیں کہ آنا گندھتی ہیں اور پھر جا کے سو رہتی ہیں اور کبری اگر اسے کہتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رتہت کے جھوٹ ثابت ہونے کے بعد فرمایا ایسے شخص
کی طرف سے کون نذر خواہی کرے گا جو میری بیوی کے داس سے بی بی مجھے ذمہ بیوتا
ہے بخدا اپنے گھر میں میں نے سوائے خیر اور کچھ نہیں دیکھا اور (وہ بھی اس تہمت میں)
لوگ ایک ایسے شخص کا نام پتے ہیں جن کے متعلق بھی مجھے خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں
(حدیث) لکھ تفصیل کے ساتھ بعد میں آئے گی)۔

۶۴۶ - چھپے ہوئے آدمی کی شہادت، عمرو بن مرثد رضی
اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ جو شخص اور فریقا
کے ساتھ ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ شعبی، ابن سیرین
عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ سننا بھی شہادت کے لیے کافی
ہے اور حسن رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے اس طرح کہنا چاہیے کہ اگرچہ
ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا ہے لیکن میں نے اس اس طرح سنا ہے۔

۲۳۵۰ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے ضروری،
انھیں زید نے کہ سالم نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ
لے کر کعبہ کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا جب حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم باغ کے اندر داخل ہوئے تو آپ درختوں کی آڑ میں چھپ کر
چلنے لگے، آپ جانتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھنے نہ پائے اور اس سے پہلے
آپ اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد ایک ردی دار چادر میں زمین پر لیٹا ہوا تھا
اور کچھ لنگر لٹا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ
درخت کی آڑ سے آ رہے ہیں اور کہنے لگی اسے صاف یہ محمد آ رہے ہیں (حدیث)
میر (وہم) ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اسے
اپنے حال پر رہنے دیتی تو بات ظاہر ہو جاتی بلکہ

بزم بیت

۲۳۵۱ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رافعہ کوفی

نے ابن صیاد ایک بیوی زاد لڑکا تھا، کچھ نیم نمون صاحب و غریب قسم کی باتیں کیا کرتا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ تنہائی میں اسے خود سے باتیں کرتے ہوئے
دیکھیں کہ کیا بات ہے۔ اس کے واقعات احادیث میں کثرت میں اور آئمہ ان کی مزید تفصیلات آئیں گی۔

کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے فدا کی زوجیت میں تھی پھر انھوں نے طلاق دے دی اور طلاق قطیعت کے ساتھ دی (تم طلاق پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی، لیکن ان کے پاس تو اس کپڑے کے چھوڑ کر رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم بقاء کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن تم اس وقت تک اب ان سے شادی نہیں کر سکتیں جب تک تم ابوہریرہ بن زبیر کا مزانہ چھوڑو اور وہ تمہارا مزانہ چھوڑ لیں۔ اس وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبوی میں موجود تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر اپنے لیے (اندر آئے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے، انھوں نے کہا، ابوہریرہ! کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح باتیں زور زور سے کہہ رہی ہے؟

۶۴۷۔ جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملے میں گواہی دیں اور دوسرے گواہ یہ کہہ دیں کہ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تو فیصلہ اسی کے قول کے مطابق ہوگا جس نے گواہی دی ہوگی۔ جمید ی نے فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے بلال رضی اللہ عنہ خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں میں نماز پڑھی ہے اور نفل روزے فرمایا تھا کہ آپ سے نماز رکعبہ کے اندر نہیں پڑھی ہے۔ تو تمام لوگوں نے بلال رضی اللہ عنہ کی گواہی کو تسلیم کر لیا۔ اسی طرح اگر دو گواہوں نے اس کی گواہی دی کہ فلاں شخص کے فلاں پر ایک ہزار درہم ہیں اور دوسرے دو گواہوں نے گواہی دی کہ ڈیڑھ ہزار درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ کی گواہی دینے والوں کے قول کے مطابق ہوگا۔

۲۲۵۲۔ ہم سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زبیر، انھیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن ابی علیہ نے خبر دی اور انھیں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انھوں نے ابوہریرہ بن عزیز کی روایت کی

الْعَرَضِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتَتْ كُنُوتَ عِنْدَ رَمَاعَةَ فَطَلَّقْنِي فَأَبَتْ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ التُّوبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رَمَاعَةَ لِأَوْحَى تَذْوِقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذْوُقَ عُسَيْلَتِكَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَكَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَاصٍ بِأَبْكَابٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يُفِيَّ ذَنْ لَهُ كَتَلُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْمُرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

يَا بَكْرُ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شَاهِدُونَ بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلَيْنَا ذَلِكَ يُحْكَمُ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْمُحْمَدِيُّ هَذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُفَّةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ قَاحَةً النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ فُلَانًا عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِينَ يَقْضَى بِالْأَثَرِ يَذْوِقُ

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا جَبَانُ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُنَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ

اسے اس باب میں دو ایسے اقوال کا ذکر ہے جس میں سنفہ پر اعتماد کیا گیا ہے۔ ابن جہاد کی بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سننا چاہتے تھے کہ وہ آپ کو دیکھ کے اور اپنے خاص رنگ میں لگن تا اور بردہ راتا ہوا آپ سے سن سکیں اور اس سے اس کے متعلق کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ دوسرا واقعہ رفاہہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا ہے کہ ان کی گفتگو کو سن کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو توبہ دلائی۔ اس وقت آپ نے انھیں دیکھا اور انھوں نے آپ کو اس کے باوجود آپ کچھ گئے تھے کہ بولنے والی خاتون کون ہیں۔

۲۔ کیونکہ فعل کی ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی بنیاد اس پر تھی کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا، گویا اس سلسلے میں آپ کو چونکہ علم نہیں تھا اس لیے انکار کیا۔ اس کے برخلاف بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اس لیے سب نے آپ ہی کی بات مانی۔

سے شادی کی تھی۔ پھر ایک خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ خلیفہ کو میں نے دودھ پلایا ہے اور آپ نے مجھے پہلے اس سلسلے میں کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔ پھر انہوں نے آل ابوالباب کے یہاں آدمی بھیجے کہ ان سے اس کے متعلق پوچھے رکھا واقعی مذکورہ خاتون نے ان کی بیوی کو دودھ پلایا؟ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے دودھ پلایا ہے۔ عقیدہ مذکور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدح حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ کہا جا چکا کہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں (چنانچہ آپؐ نے دونوں میں جدائی کرا دی اور ان کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ حدیث پر نوٹ آئندہ آئے گا)۔

۶۳۸۔ عادل گواہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اپنے بیٹے

دو عادل آدمیوں کو گواہ بناؤ۔“ اور (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)

”گواموں میں سے جنہیں تم پسند کرو۔“

۶۳۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے ...

... خبر دی۔ انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف ...

... نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا اور ...

... انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؓ بیان فرماتے ...

... تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کا وحی کے ذریعہ

مواخذہ ہو جاتا تھا کہ کوئی اگر چھپ کر بھی جرم کرتا تو وحی کے ذریعہ حضور اکرمؐ ملی

اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جاتا تھا، لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہم صرف انہیں

امور میں مواخذہ کر سکتے ہیں جو تمہارے عمل سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں، اس

لیے جو کوئی ہمارے سامنے خیر کا مظاہرہ کرے گا ہم اسے امن دیں گے اور اپنے

قریب رکھیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوگا کہ اس کا محاسبہ

تو اللہ تعالیٰ کرے گا۔ اور جو کوئی ہمارے سامنے برائی کا مظاہرہ کرے گا تو ہم

بھی اسے امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تصدیق کریں گے خواہ وہ بھی کہتا

رہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

۶۳۹۔ (تعدیل کے لیے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟)

أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةُ إِدْرِيسَ ابْنِ إِهَابِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
فَاتِيهِ امْرَأَةً فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ
مُعْبِيَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ
مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي
فَارْسَلْ إِلَى أَبِي إِهَابٍ يَمْنًا لَهُمْ فَقَالُوا
مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَكَرِبَ إِلَى
الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِمَدِينَةٍ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَ
قَدْ قِيلَ فَقَارَقَهَا وَتَكَلَّمَ رُؤُوسًا غَيْرَهُ ۖ

باب ۶۳۸ الشہدایہ العدول۔ وقول

اللہ تعالیٰ والشہد واذوی عدل ومنکم

ومنکم ترضون من الشہدایہ ۖ

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ

بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

يَقُولُ إِنَّ أَنَسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَى الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُ كَمَا أَلَا

يَمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ

لَنَا خَيْرًا مِمَّا هُوَ وَقَرَّبَنَا وَلَا لَيْسَ لَيْسًا مِنْ

سِرِّيَرَتِهِ شَيْءٌ إِلَّا اللَّهُ يُعَاسِبُكَ

فِي سِرِّيَرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سَوْءَ

لَمَّا نَأْمَنُهُ وَلَمْ نَصِدْقْهُ وَرَأَى قَالَ إِنَّ

سِرِّيَرَتَهُ حَسَنَةٌ ۖ

باب ۶۳۹ تعدیل کما یجوز ۖ

یہ یعنی گواہوں کو عادل ثابت کرنے کے لیے جو کوئی ایسی عدالت میں جلی جائے گی تو اس کے لیے کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ تو کہتے ہیں کہ کم از کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مرنے والی اور ذمہ دار ہے تو ایک شہادت بھی کافی ہو سکتی ہے۔

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّارَةٌ
فَأُشْتُوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبْتُ لَهَا مَرَّةً
يَا أُخْرَى فَأُشْتُوْا عَلَيْهَا شَرًّا وَقَالَ عَنِ
ذَلِكَ فَقَالَ وَجَبْتُ فَوَيْلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قُلْتُ لَهَا أَوْ جَبْتُ وَرَبُّكَ أَوْ
وَجَبْتُ قَالَ شَهَادَةُ الْمُؤْمِنُونَ
شَهِدَ آمَنَ بِاللَّهِ فِي الْأَرْضِ ۝

بِزَيْنَبِ بْنِ

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ
الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ
يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ
فَمَرْتُ جَنَازَةً فَأُشْتُوْا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ
وَجَبْتُ لَهَا مَرَّةً يَا أُخْرَى فَأُشْتُوْا خَيْرًا
فَقَالَ وَجَبْتُ لَهَا مَرَّةً يَا لثَلَاثَةٍ فَأُشْتُوْا
شَرًّا فَقَالَ وَجَبْتُ فَقُلْتُ مَا وَجَبْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ
أَرْبَعَةٌ بَعْدَ أَنْ دَخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَ
ثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَثَنَانٍ قَالَ وَثَنَانٍ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ الْوَلَدِ ۝

۱۶۵۰۔ الشَّهَادَةُ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ
الْمُسْتَنْبِقِ وَالْمَوْتِ الْمُسْتَنْبِقِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ أَرْصَعَتَيْنِ وَأَبَا سَلَمَةَ قُورَيْبَةَ وَالنَّبِيَّةَ
۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ
الْحَكَمِ عَنْ وَرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْخَحَ

۲۳۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن
زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس
میت کی تعریف کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر
دوسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی بڑائی کی، یا اس کے سوا اور لفظ ظاہری
مفہوم کو (اداکر کے لیے) کہے (راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس پر بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! آپ نے اس جنازہ
کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی اور پہلے جنازہ پر بھی یہی فرمایا؟ اُن حضور
نے فرمایا کہ مومن قوم کی شہادت (اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے) یہ لوگ زمین
پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۳۵۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن
ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا تو یہاں وبا پھوٹی ہوئی تھی
لوگ بڑی تیزی کے ساتھ مر رہے تھے۔ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ جنازہ گذرا
لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔
پھر دوسرا گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب
ہوگئی، پھر تیسرا گذرا تو لوگوں نے اس کی بڑائی کی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بھی
فرمایا کہ واجب ہوگئی، میں نے پوچھا، امیر المؤمنین! کیا واجب ہوئی، انھوں
نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،
کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھائی کی شہادت دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں
داخل کرے گا، ہم نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اور اگر تین دیں؟
آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی! ہم نے پوچھا اور اگر دو آدمی دیں؟ فرمایا دو پر بھی!
ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا تھا۔

۱۶۵۰۔ نسب، مشہور رفاقت، اور پرانی موت کی شہادت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو شبہ
راولہب کی مادی اس نے دودھ پلایا تھا، اور اس پر اعتماد۔

۲۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی
انھیں حکم نے خبر دی، انھیں مراک بن مالک نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رپرہہ کا حکم نازل ہونے کے بعد افعح نے فجر سے (مغربی

آنے کی اجازت چاہی تو میں نے انھیں اجازت نہیں دی۔ انھوں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں، حالانکہ میں آپ کا (رضاعی) چچا ہوں میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انھوں نے بتایا کہ میرے بھائی (دائل) کی بیوی نے آپ کو میرے بھائی کی کا دودھ پلایا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ افغ نے پرچ کہا تھا، انھیں (اندر آنے کی اجازت دے دیا کرد۔

۲۳۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، اس سے ہمارے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے حلال نہیں ہو سکتی، جو چیزیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں، رضاعت کی وجہ سے بھی وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ یہ میرے رضاعی بھائی کی رزک ہیں لہذا

۲۳۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور انھیں امی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف فرماتے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک صحابی رزک کی آواز سنی جو راء المؤمنین (حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں، انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میری آپ کے گھر میں جس میں حفصہ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا خیال ہے یہ خدا کا حب حفصہ کے رضاعی چچا ہیں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر خداوند زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس آسکتے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ولادت کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۲۳۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی

قُلْتُ اَذْنُ لَهُ فَقَالَ اَتَخَذَ حَبِيبِي وَ اَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ اَرَضَعْتَنِي امْرَاةٌ اُخْتِي بِلَبَنٍ اُخْتِي فَقَالَ لَتُ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحَ اُسَدُ فِیْ لَهٗ ۝

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَبَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَخْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَخْرُمُ مِنَ النَّسَبِ حَتَّى يَبُتَّ اُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ۝

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ یَسْتَاذِنُ فِی بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا بُشَّةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَاهُ فَلَا نَا یَسْتَدِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ لَتُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ یَسْتَاذِنُ فِی بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَاهُ فَلَا نَا یَسْتَدِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ لَتُ عَائِشَةُ كَوَ كَانَ فَلَا نَا حَتَّى یَعْتَمَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَیَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتِ الرِّضَاعَةِ یُخْرِمُ مَا یُخْرِمُ مِنَ الْبُلَا ۝

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

نے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ کے بچا تھا۔ لیکن چونکہ عمر میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ اس لیے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے تھے، حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی دودھ پینے کا وہی زمانہ تھا اور دونوں حضرات نے ابو لہب کی یا نبی کریم کا دودھ پیا تھا۔ حضرت حمزہ کی صاحبزادی جن کا نام امامہ یا عامرہ بتایا جاتا ہے کے متعلق یہ حدیث اسی بنیاد پر فرمائی تھی۔

انہیں اشعث بن شعث نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مگر میں تفریق لائے تو میرے یہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: اپنے بھائیوں کے متعلق سوچ لیا کرو، کیونکہ کرامات دہی معتبر ہے جو بھوک کے ساتھ ہو، یہ اس روایت کی متابیت ابن مہدی سے سینان کے واسطے کی ہے۔

۱۶۵۱۔ کسی پر زنا کی تہمت لگانے والے یا چوری زانی کی گواہی نہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان کی شہادت کبھی نہ قبول کرو“ ایسی لوگ فاسق ہیں۔ سو ان کے جو توبہ کریں ”وہ صدق ہیں“ سے توبہ انسان کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے شبل بن معبد اور نافع کو مغیرہ رضی اللہ عنہ پر تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے اور پھر ان کی توبہ قبول کر لی تھی اور فرمایا تھا کہ جو شخص توبہ کرے گا میں اس کی گواہی قبول کر دوں گا۔ عبد اللہ بن عتبہ، عمر بن عبد العزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، محمد بن شبیبہ، عکرمہ، زہری، محاسب بن دینار، شریح اور صدیق بن قرہ رحمہم اللہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ اور ابو نناد نے فرمایا کہ ہمارے یہاں مدینہ میں یوں ہی ہوتا ہے کہ جب کسی پر تہمت لگانے والا شخص اپنے کہے ہوئے سے توبہ کرے اور اس پر اللہ رب العزت سے معفرت طلب کرے تو اس کی گواہی قبول کی جاتی ہے شعیب اور قتادہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب تہمت لگانے والے نے خود کو جھٹلایا تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے (مصدقہ) اور پھر اس کی شہادت قبول کیا جائیگا کہ اسے گواہی نہ ہوگی۔ ثوری نے فرمایا کہ غلام کو اگر چھٹی گواہی

سُئِنَ عَنْ أَسْمَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذْبِي رُجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَنْظِرُونِ مَنْ إِخْوَانُكُمْ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُئِينَ ۝

باب ۱۶۵۱ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَدْنَا عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشَبْلَ بْنَ مَعْبِدٍ وَنَافِعًا يَقْدِرُ الْغَيْرَةِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ بِهِمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَاجَازَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ شَيْبَةَ وَ عِكْرَمَةُ وَ الزُّهْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ وَ شَرِيحٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الزُّنَّارِ الْأُمَوِيُّ عِنْدَنَا بِالنَّدِيَّةِ إِذَا رَجَعَ الْفَاسِقُ عَنْ قَوْلِهِ فَإِذَا اسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ دَقْدَقُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جَلِدْهُ وَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جَلِدَ النَّبِيْدُ ثُمَّ أَفْتِيَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

۱۶۵۱۔ یعنی بچے کا اسی زمانہ میں کسی عورت کے دودھ پینے کا اعتبار ہے جب کہ بچے کی زندگی کے لیے وہ ضروری ہو۔ دودھ اس کا جزو بدن بنتا ہوا اور اس کی بھوک مال کے دودھ ہی سے جاتی ہو۔ یعنی مدتِ رضاعت جو دو سال یا نہیں مہینے کی ہے اگر اس کے اندر دودھ بچے کسی مال کا دودھ پینے میں تو اس کا اعتبار ہوگا اور دونوں میں حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔

۲۔ احاف کے نزدیک ان کی گواہی کسی وقت بھی قبول نہیں کی جاسکتی خواہ ان پر شرعی مدد جاری کر دی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی زمانے میں ایسے شخص کے حالات اچھے بھی ہو گئے پھر بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ شریعت نے ان کی جو سزا مقرر کی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی گواہی کبھی قبول نہ کی جائے لیکن امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر بعد میں کسی کے حالات اچھے ہو گئے اور اس نے توبہ بھی کر لی تو اس کی گواہی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دونوں فریق کا استدلال یہی آیت قرآنی ہے۔

وَأَنَّ السُّتْفِيَّ الْمُحَدِّدُ قَضَايَا حَائِزَةٍ
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ
النَّكَاحِ وَرَبِّ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ
بِنِكَاحٍ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ ذَيْنِ تَزْوِجٍ
بِشَهَادَةِ مُحَدِّدٍ وَدَيْنِ حَاذِرٍ
تَزْوِجٍ بِشَهَادَةِ عَيْنَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَ
أَجَاذَ شَهَادَةَ الْمُحَدِّدِ وَالْعَيْنِ
وَالْمَسْمُومَةِ لِزَوْجِيَّةِ هَذَا رَمَضَانَ
وَكَيْفَ تَعْرِفُ تَوْبَتَهُ وَقَدْ نَفَعُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُذَاقِ سَنَةً وَنَفَعُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَلَّمَ كُفْرًا نَبِيَّ
مَا لَيْسَ وَمَا حَبِيبُهُ حَقٌّ
مَعْنَى خَمْسُونَ لَيْلَةً ۝

منہ بنت

کی وجہ سے) کوٹھے گائے گئے اور پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اب اس
کی گواہی جائز ہوگی۔ اسی طرح اگر سزایافتہ کو قاضی بنا دیا گیا ہر قو
اس کے فیصلے نافذ ہوں گے لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ بھڑائی
جہمت لگانے والے کی گواہی درست نہیں ہے خواہ اس نے توبہ
کیوں نہ کر لی ہو۔ پھر انھوں نے یہ بھی کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح
جائز نہیں ہے، لیکن اس صورت میں دو جہمت لگانے کی وجہ سے
سزایافتہ افراد کی گواہی پر اگر کسی نے نکاح کیا تو جائز ہے انہیں
بعض حضرات کے کہنے کے مطابق کسی نے اگر دو دغا موں کی گواہی پر
نکاح کیا تو جائز نہیں ہوگا اور انہیں نے آگے چل کر سزایافتہ
(جہمت لگانے کی وجہ سے) غلام اور باندی (سب کی) رمضان
کے رویت ہلال کی گواہی جائز قرار دے دی۔ اور جہمت لگانے
والے کی توبہ کا علم کیسے حاصل ہوگا؛ (کہ اس کے بعد گواہی کی اسے
اجازت دی جاسکے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذاتی کو ایک
سال تک کے لیے جلا وطن کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ نے کعب
بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں سے گفتگو کرنے کی ممانعت
کر دی تھی، یہاں تک کہ پچاس دن گزر گئے۔

اے مراد امام ابو حنیفہ رحمہ سے ہے، امام بخاری نے چونکہ اس مسئلے میں امام شافعی رحمہ کا مسلک اختیار کیا ہے اس لیے اسی کے حق میں تمام دلائل انھوں نے
جمع کر دیے ہیں۔ مصنف رحمہ امام ابو حنیفہ رحمہ کے مسلک پر اعتراض کر رہے ہیں کہ اس باب میں ان کے قول میں خود تضاد اور تعارض ہے، کہیں تو
وہ کہتے ہیں کہ جہمت لگانے والے کی شہادت جائز ہے اور کہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ مثلاً انھوں نے کہا کہ جہمت لگانے والے کی گواہی کسی صورت میں بھی
قبول نہ کی جائے لیکن نکاح کے باب میں اسے تو انہیں کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ اسی طرح انھوں نے کہا کہ نکاح کے لیے دو دغا موں کو اگر گواہ بنایا تو جائز نہ ہوگا۔
لیکن رویت ہلال کے مسئلے میں تو غلام باندی اور جہمت لگانے والے سب ہی کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مصنف رحمہ کے ملنے احادیث کا مسند دافع
نہیں ہے۔ جہمت لگانے والے کی شہادت کو جو امام صاحب نے ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اصل تو یہی ہے لیکن پھر جو انھوں نے نکاح کے مسئلے میں اسے نکاح کے منفعہ ہونے
کے لیے کافی قرار دیا ہے اس کی وجہ سے کہ گواہ کا جو اصل مقصد ہے کہ اس سے کسی وجہ سے کو ثابت کیا جائے، نکاح کے انعقاد میں یہ صورت نہیں ہے، امام صاحب نے
صرف اتنا کہلے کہ نکاح منفعہ ہوتا ہے گا، اس لیے دعویٰ کے ثبوت اور کسی مسئلے کے معنی انعقاد میں جو دافع فرق ہے اس کی بنیاد پر گواہی کے جواز و عدم جواز کا
فیصلہ ہوا ہے۔ جہمت لگانے والے کی شہادت ناقابل قبول قرار دی گئی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ پیش آگیا جس نے اسے
اس قابل نہیں چھوڑا کہ اس کے قول اور شہادت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔ یہ وجہ نہیں کہ شہادت کی اس میں کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ تہذیب و ثبات
اصلاً تو ہر حال اس میں ہے۔ البتہ نکاح کے یہی شاہد اگر کسی تنازع کے موثر یا قاضی کی عدالت میں ہو کہ کوئی دین تو ان کی گواہی رد کر دی جائے گی، کیونکہ ان کی گواہی سے کوئی رخصت
ثابت نہیں کیا جاسکتا وہ تو ایک معتد تھا کہ اس میں شاہد ہونے کے لیے بنیاد شاہد کا فقط مختار رہنا ہے جو جہمت لگانے والوں کو بھی حاصل ہے۔ رمضان کی رویت ہلال کے مسئلے میں مصنف رحمہ
نے جو کچھ کہلے وہ بھی قابل غور ہے کیونکہ اس کو حلیہ شہادت کے باب میں مانے ہی نہیں، بلکہ یہ صرف اجازت ہے اسی لئے رمضان کے چاند دیکھنے والوں کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ
شہادت یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اپنا بیان دیں۔

۲۴۶۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن دہب سے حدیث بیان کی اور ان سے یونس نے اور سیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عمرہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک خاتون نے فتح مکہ کے موقع پر چوری کر لی تھی پھر انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ کے حکم سے ان کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اچھی طرح توبہ کر لی اور شا دی کر لی۔ اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتی تھی۔

۲۴۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، انا ابیہ نے ان سے بیان کیا ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جوشاویہ دی وہ انہیں اور زندا کریں۔ یہ حکم تھا کہ انھیں تنو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے۔

۲۴۶۲۔ (۱) حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے۔

۲۴۶۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ابو جابر ثقیفی نے خبر دی، انھیں شعبی سے، اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے میرے والد سے، مجھے ایک چیز بہہ دینے کے لیے کہا (پسے تو کچھ بچکی سے کیونکہ دوسری بیوی کے بھی اولاد تھی) پھر انہی کو اور مجھے وہ چیز بہہ کر دی لیکن والدہ نے کہا کہ جب تک آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ میں گواہ نہ بنائیں میں اس پر تیار نہ ہوں گی۔ چنانچہ والدیر لافہ پوکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں ابھی تو عمر تھا۔ انھوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کی ماں عمرہ بنت ردامہ مجھ سے ایک چیز اسے بہہ کر کے لیے کہہ رہی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اس کے علاوہ اور بھی تمہارے لڑکے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہیں۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، مجھے حق کے خلاف معاملہ پر گواہ نہ بناؤ۔ ابو جابر نے شعبی کے واسطے سے نقل کیا ہے "حق کے خلاف میں گواہی نہ دوں گا"۔

۲۴۶۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جبر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زبیر بن مغرب سے سنا کہ

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَهَبٌ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ أَلَيْكَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَزْوَةِ النَّفْعِ خَاتِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آمَرَ فَقَطَعَتْ يَدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَسَنَتْ تَوْبَتَهُمَا وَتَوَجَّهَتْ وَكَانَتْ خَاتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْقَعَ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَتِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فَيُسَمَّنَ رَفِيًّا وَكَمْ يُحْمَلُ بِجِلْدٍ مِائَةً وَتَقْرِبَ عَامٍ ۝

بَابُ ۱۶۵ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهِادَةِ جَوْرٍ إِذَا أَشْهَدَ ۝

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ ثَقِيفِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ بِنِي بَقْعَةَ الْمُؤَهَّبَةَ لِي مِنْ تَمَالِكٍ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَتَأْتَتْ لِي أَرْضِي حَتَّى شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا عَلَاؤُ فَخَاتِي فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بَنَتْ رَوَاحَةً سَأَلْتُ بَنِي كَيْفَ الْمُؤَهَّبَةَ لِي فَقَالَ أَلَيْكَ وَلَكِ مِوَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ فَأَرَأَيْتَ قَالَ لَا شُكَّ فِي عَمَلِ جَوْرٍ وَقَالَ حَرِيْزٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ ۝

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ مَرْثَدٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْكِبَارِ قَالَ الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ وَحَقُّوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ
تَأْتِيهِ عُنْدَ اللَّهِ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّامِدِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ

۲۴۶۶ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَدَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا النُّجَيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْتُمْ كُنْتُمْ يَا كِبَارُ الْكِبَارِ
ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ وَحَقُّوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ
حَبْسٌ وَكَانَ مُشْكِكًا فَقَالَ أَلَا وَكُلُّ
الزُّورِ قَالَ قَسَا زَالَ يَكْزُرُهَا حَتَّى
كُنَّا لَيْتَةً سَكَتَ وَقَالَ إِبْنُ سَعْدٍ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ :

بمَنْ بِيْنَ

بَابُ شَهَادَةِ الْإِسْرَافِ وَآمِرِهِ
وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَ
كَبُولِهِ فِي التَّأْذِينَ وَعَنْدِهِ وَمَا يُعْرِفُ
بِالْأَهْوَايَةِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَائِمًا وَخَلْعًا
وَأَمِنْ سَيَرَتِهِ وَالْأَهْوَى وَقَطَاعٍ وَقَالَ
الشَّعْبِيُّ كَجَوْرِ شَهَادَتِهِ إِذَا كَانَ مَا قَرَرَهُ
وَقَالَ الْعَمَدَةُ رَبُّ كُنَى وَكَبُورُهُ وَقَالَ
الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ قَسَا يَزُولُ كَوْنَهُ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا
گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی
کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی شہادت دینا سب کبیرہ گناہ ہیں، اس روایت
کی متابعت غزالی، ابو عامر، بہز اور عبد الصمد نے شعبہ کے واسطے سے
کی ہے۔

۲۴۶۶۔ ہم سے سعد بن حداد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن فضال
نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن
بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین
مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کبیرہ گناہیں، یا رسول اللہ!
آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا
آپ اس وقت تک ٹھیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب (آئے والی بات کہ میت
کو داغ کرنے کے لیے) آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، اہل اور جھوٹی شہادت
بھی، انھوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملے کو اتنی
مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے (اپنے دل میں) کاش! آپ خاموش نہ ہو جاتے۔ ہمیں
بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر بن
نے حدیث بیان کی۔

۲۵۴۱۔ نابینا کی گواہی ہے۔ (تصرف میں) اس کا حکم، اس کا
نکاح کرنا، دوسرے کسی کا نکاح کرنا، اس کی خرید و فروخت
اس کی اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز
سے سمجھ جاسکتے ہوں، اگر قبول کرنا، قائم، حسن، ابن سیرین،
زہری، اور عطاء نے بھی نابینا کی گواہی کی اجازت دی ہے طبی
نے فرمایا ہے کہ اگر وہ ذہین اور سمجھدار ہے تو اس کی گواہی مانز
ہے۔ حکم نے فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں اس کی شہادت جائز
ہو سکتی ہے۔ زہری نے فرمایا، اچھا تاہم اگر اس میں اس کی ذہنی اور

لے، صحابہؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت کا معاملہ تھا کہ آپ ایک است کو مار مار کر مارتے تھے تو انھیں یہ ظالم گوارا کہ اس سے آپ کو
صحیف ہوتی ہوگی اور کاش! آپ خاموش نہ ہو جائیں اور اپنے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالیں۔

کے متعلق فقہ سے معلوم ہے کہ نابینا کی شہادت اگر ہو گیا ہے تو اس کی گواہی مانز ہے، اگر نہ شہادت کے، اب بھی عموماً بینائی کی ضرورت ہوتی ہے، بینا ہو جانا
کا معنی روح اللہ علیہ سے ذکر کیا ہے، ان میں احاث کے یہاں بھی نابینا کی شہادت قبول کی جاسکتی ہے۔

۲۴۶۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیتے ہیں، اس لیے تم لوگ کھانی سکتے ہو درمیان میں سوئی ہو، تاکہ (فجر کے لیے دوسری) اذان دی جائے۔ یا (یہ فرمایا) تاکہ ابن کحوم رضی اللہ عنہ اذان سن کر (جو ان دنوں فجر کی اذان دیا کرتے تھے) ابن ام کحوم رضی اللہ عنہ تابینا تھے اور جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

۲۴۶۹۔ ہم سے زیاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ودان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی مرثد نے اور ان سے مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو، ممکن ہے آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی عزایت فرمائیں۔ میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہ (میرے بچے کو) ورداز سے پرکھنے ہو گئے۔ اور باتیں کرنے لگے۔ اُن حضورؐ نے ان کی آواز پہچان لی اور ہر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک قبائلی تھی، آپ اس کی خوبیاں بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے ہی لیے الگ کر رکھی صرف تمہارے ہی لیے۔

۱۶۵۵۔ عورتوں کی شہادت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کر۔

» اگر دو مرد ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گوہی میں پیش کرو)

۲۴۷۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں عیاض بن عبد اللہ نے اور انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا عورت کی گوہی مرد کی گوہی کے آدھے کے برابر جہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی تو ان کی عقل کا نقصان ہے۔

۱۶۵۶۔ باندیوں اور غلاموں کی گوہی، انس رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ غلام اگر نیک ملن ہے تو اس کی شہادت جائز ہے۔

شریعہ اور ذرا رہ بن اوفیٰ نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔

ابن سیرین نے فرمایا کہ اس کی شہادت جائز ہے اسو اس صورت کے

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلَا يُؤْذَنُ بِكَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذَنَ أَوْ قَالَ حَقِّ تَسْتَعُوْا اَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا عُمَى لَا يُؤْذَنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ آمَنَيْتَ ؟

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَاتِمِ بْنِ وَدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً فَقَالَ بِنِ ابْنِي مَخْرَمَةَ اذْطَلِقِي بِنَا اَيْنَهُ مَتَى أَنْ يَطِيعَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ ابْنِي عَلَى الْبَابِ فَتَنَكَّرَ فَقَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُؤْمِرُ بِهِ مَحَاسِنُهُ وَهُوَ يَقُولُ هَبَاتُ هَذَا لَكَ هَبَاتُ هَذَا لَكَ ؟

باب ۱۶۵۵ شہادۃ النساء۔ و قولہ تعالیٰ

فَإِنْ كُنَّ ثَلَاثًا مِّنْهُنَّ فَشَهِدْنَ وَ أَمْرُ آتَانِ

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلَىٰ. فَذَلِكَ مِنْ نِّقَمَاتِ عَلَيْهَا ؟

باب ۱۶۵۶ شہادۃ الغلام والنساء والنسب

وَقَالَ النَّبِيُّ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ

عَدْلًا وَ آجَادَةُ مُرْجِيَّةٌ وَ ذُرَارَةُ بَنِ أَوْفَى وَ

قَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَةُ جَائِزَةٌ إِنْ أُلْفِيَ

يَسْتَدِيرُ وَأَجَاذَهُ الْحَسَنَ وَرَبَّنَا هَيْدِ
فِي الشَّقَى وَالْإِسْرَافِ وَقَالَ شَرِيحٌ
كُلُّكُمْ يَنْتَوِي بِسَيِّدٍ وَرِمَا بِهِ

بہنہ بنت جندب

۲۴۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي مَيْسَكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مَعْبُودٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَيْسَكَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ
تَزَوَّجَ أُمِّ رَيْحَى بِنْتَ أَبِي إِيَّادٍ قَالَ
فَجَاءَتْ أُمِّ سَوْدَاءَ فَقَالَتْ قَدْ
أَرْضَعْتُكُمْ فَأَنْذَرْتُكَ ذَلِكَ لِلشَّيْ
مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي
قَالَ فَتَتَعَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ
وَكَيْفَ وَقَدْ رَعَيْتُ أَنْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ فَنَظَرَا
عَنْهَا

باب ۱۶۵۷ شَهَادَةُ الْمُؤْمِنَةِ

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي مَيْسَكَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ
تَزَوَّجْتُ زَمْرًا فَجَاءَتْ زَمْرًا فَقَالَتْ رَجُلٌ
قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ فَأَتَيْتُ الشَّيْءَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعَمَاءُكَ أَوْ
نَحْوُكَ

باب ۱۶۵۸ تَقْدِيرُ الْبَيِّنَاتِ بِفَعْمَتٍ

بِقَضَا

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ سُلَيْمَانُ بْنُ
دَاوُدَ وَأَفْعَمُنِي مَعْمَدًا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْكُمُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلِيٍّ بْنِ وَقَّاحٍ

جب غلام اپنے مکہ کے حق میں گواہی دے (کہ اس میں مالک کی
طرقداری کا خضر ہے) حسن اور ابراہیم نے معمولی چیزوں میں غلام
کی گواہی کی اجازت دی ہے بشرطیکہ نہ فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص غلاموں
اور باندیوں کی اولاد ہے۔

۲۴۷۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان
سے ابن ابی ملیک نے، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ح اور ہم سے
علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان
سے ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی ملیک سے سنا، کہا کہ مجھ سے عقبہ
بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی (یہ کہہا کہ) میں نے یہ حدیث ان
سنی کہ انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی ایاد رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی، انہوں
نے بیان کیا کہ پھر ایک سیاہ رنگ باندی آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تم دونوں
کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو
آپ نے میری طرف سے رخ پھیر لیا، میں نے پھر آپ کے سامنے جا کر اس کا ذکر
کیا، تو آپ نے فرمایا: اب (تکاح) کیسے باقی رہ سکتا ہے جب کہ تمہیں ان
خاتون نے تمہارا دیا ہے کہ انہوں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے
انہیں ام یحییٰ کو اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرمادیا۔

۱۶۵۷۔ وظامی مال کی شہادت

۲۴۷۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سعید نے ان سے
ابن ابی ملیک نے، ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک خاتون سے شادی
کی تھی، پھر ایک اور خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا
یہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں تجاویز
کیا (کہ ایک ہی خاتون تم دونوں کی رضاعی ماں ہے) تو پھر کیا صورت ہو سکتی ہے، اپنی
بیوی کو اب اپنے سے جدا کر دو یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔

۱۶۵۸۔ عورتن کا نام ایک دوسرے کی اچھی عادات و

الحوار کے متعلق گواہی دینا۔

۲۴۷۳۔ ہم سے ابوریح سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی اور حدیث کے
بعض (معانی و مقاصد) انہیں احمد نے سمجھائے تھے، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے زہری نے حدیث بیان کی،
ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن سبب، طلحہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ

النَّبِيِّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا كَذَبًا هَذَا
اللَّهُ مِنْهُ قَالَ الزَّهْوِيُّ وَكُلُّهُمْ مَعَهُ شَيْءٌ
عَلَّاقَةٌ مِمَّنْ حَدَّثَ بَيْنَهُمَا وَبَعْضُهُمْ أَوْحَى مِنْ بَعْضٍ
وَأُثْبِتُ لَهُ إِقْبِصًا صَادِقًا وَعَيْنٌ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنِي مِنْ عَائِشَةَ وَ
بَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُعْصِدُ فِي بَعْضٍ زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْدَمَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ
خَرَجَ سَمِعَهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْدَمَ بَيْنَنَا
فِي مَزَاةٍ عَزَاهَا وَخَرَجَ سَمِعُنِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ
بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْإِنجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ
وَأُنْزَلُ فِيهِ فَنَسِرُ نَاصِحًا إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ تِلْكَ
وَقَعْلٌ وَدَنُونًا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذِنَ كَيْلَةً
بِالرَّجُلِ فَخَسَّتْ حِينَ أَذِنُوا بِالرَّجُلِ
فَسُئِلْتُ عَنْ جَاوَزْتُ الْعَبَشِ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّجُلِ
فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ فِي
مِنْ جَنْبِ أَلْفَا رَقْدًا لَقَطَعُ مَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِي فَعَبَسَنِي إِنْ تَبَيَّنْتُ كَمَا قَبْلَ
الَّذِي يَزْجَلُونَ لِي فَاحْكُوا هَذَا جَعَلِي
فَرَحْلُوهُ عَلَى يَدَيَّ الْكُفَى لَنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْبُونَ أَفِي
بِهِ وَكَانَ الْبَيَاءُ إِذْ ذَٰلِكَ خِفَا فَاهُ يَشْفَقُنْ دَكَمُ
يَنْشَمُ الْخُصْمُ وَرَمْنَا يَأْكُلُنَ الْعَلَقَةَ مِنَ الْفَخَامِ
فَلَمَّا كُنْتُ مِنَ الْعَوْمِ حِينَ رَعَوُهُ لَيْسَ الْهُدَجُ فَاحْتَلَوْهُ
وَكُنْتُ جَارِيَةً حَذِيثَةً لَتَنِ قَبَعُوا الْجَمَلُ وَسَارُوا
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَبَشُ فَجَعَلْتُ مَرْكَبَهُمْ

بن عبیدہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ معہہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سے وہ واقعہ بیان کیا جس میں تہمت لگانے والوں نے انہیں جو کچھ کہنا تھا،
کہہ دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اس سے بری قرار دیا تھا۔ زہری نے
بیان کیا کہ (زہری سے بیان کرنے والے) جیسا کہ سنیں زہری کے ہمدرد ہے، تمام راویوں
نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا تھا۔ بعض راویوں
کو بعض دوسرے راویوں سے حدیث زیادہ ملا تھی درمیان میں وہ زیادہ بہتر
طریقہ پر کر سکتے تھے، بہر حال ان سب راویوں میں نے پوری حدیث محفوظ کر لی تھی یہ
وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کرتے تھے۔ ان راویوں میں ہر ایک
کی روایت سے دوسرے راوی کی روایت کی تصدیق ہوتی تھی ان بیانات میں
جن میں وہ مشترک رہے ہیں گے، ان کا بیان تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے
درمیان قرعہ اندازی کرتے، جن کا حصہ نکلتا، سفوس وہی آپ کے ساتھ
جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقع پر جس میں آپ بھی شرکت کر رہے تھے
آپ نے قرعہ اندازی کی اور حصہ میرا نکلا۔ اب میں آپ کے ساتھ تھی۔ یہ واقعہ پر
کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، اس لیے مجھے ہر جگہ سمیت سوار کیا
جاتا تھا اور اسی سمیت (سواری سے) اتارا جاتا تھا اور اس طرح ہم روانہ ہوتے
تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہو سکتے
اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان کر دیا۔
جب کوچ کا اعلان ہوا تھا تو میں (رقعہ حاجت کے لیے تنہا) اٹھی اور قعہ
حاجت کے بعد ایک دس کے قریب آگئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹکوا تو
میرا انفار کے جزع کا بار موجود نہیں تھا۔ اس لیے میں وہاں دوبارہ پہنچی جہاں
قعہ حاجت کے لیے گئی تھی اور میں نے بار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی
اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر میرے
اونٹ پر رکھ دیا۔ وہی سہی سمجھے کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دونوں عورتیں
ہلکی ہلکی ہوا کرتی تھیں، بھاری بھر کم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا۔
کیونکہ سب مولیٰ غذا کا تھی تھیں۔ اس لیے ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں
اس کے بوجھ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا، میں یوں بھی غور کر رہی تھی۔ چنانچہ ان
نے اونٹ کو بانگ دیا اور خود بھی اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ جب بھر
روانہ ہو چکا تو مجھے اپنا بار اٹھا اور میں پردہ کی کبڑا لے لی لیکن وہاں کوئی متنفس موجود

وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَّيْتُ مَنْزِلِي السَّنِي
كُنْتُ بِهِ فَلَقَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَقْدُ وَفِي
فَيَزُجُونَ إِلَيَّ تَبَيَّنَا أَنَا جَالِسَةً عَلَى خِي
عَيْنَايَ قُتِلَتْ وَكَانَ مَعَهَا بَنُو الْمُقَطَّلِ
الْمَكْنِي ثُمَّ الرُّكُوفُ مِنْ ذُرِّيَةِ الْجَنْشِ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي قَرَأَى سَوَادُ (نَسَاجٍ)
ثُمَّ قَاتَانَا وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْعِجَابِ
فَأَسْتَقْبَلْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَكَاخَ
رَأَيْتُهُ قَدْ طَلَعَ يَدَاهُ فَرَكِبْتُهَا فَأُطْلِقَ
يَعُودُ فِي الرَّاحِلَةِ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَنْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا
مَعْرِسَيْنِ فِي نَحْوِ الظُّلُمَةِ فَلَمَّا مَنَ هَلَاكَ
وَكَانَ النَّوَى كُنْتُ فِي الْفَلَاحِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
فَقَدَرْنَا الْمَدِينَةَ فَأَسْتَكْبَيْتُ بِهَا شَمْرًا
يَقْبِضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْفَلَاحِ وَيَرْثِي
فِي رَجْعِي إِلَى أَرْضِي مِنَ الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَلُوكُ الْأَوَّلَى كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرِي أَنَّمَا
يَدْخُلُ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبَيَّنَ لَكَ أَسْعُرُ
بِكُنْ وَمِنْ ذَلِكَ حَتَّى لَقِيتُ وَخَرَجْتُ أَنَا
وَأَمْرٌ مِنْطَحٌ قِيلَ لَنَا مَعَ مُسَبَّرَةٍ نَا
لَا نَخْرُجُ إِلَّا نَيْلًا إِلَى نَيْلٍ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ انْكَفَتْ مَرَبَاتٍ مِنْ بَيْنُونَا
وَأَمْرُنَا أَسْرًا نَدْرَبُ الْأَوَّلَى فِي السَّبْرِيَّةِ
أَوْ فِي السَّنْزَةِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأَمْرٌ مِنْطَحٌ
بَنْتُ إِبْرَاهِيمَ نَحْنُ فَعَلَرْتُ فِي مِرْطَلَهَا فَكَلْتُ
نَحْنُ مِنْطَحٌ فَعَلْتُ لَهَا بِسْمِ مَا قَلَّتْ
الْكُسَيْنِ رَجُلًا شَهِدَ بَذْرًا فَقَالَتْ يَا هَنَّتَا
أَمْ تَسْمَعِينَ مَا قَالُوا فَأَخْبَرْتَنِي
يَقُولُ أَهْلُ الْفَلَاحِ قَارُودُوتُ مَرْمَا
إِلَى مَكْرَمَتِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَى

نہ تھا، اس لیے میں اس جگہ گئی جہاں پہلے میرا قیام تھا، میرا خیال تھا کہ جب وہ
لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو میں لوٹ کر آؤں گی (اپنی جگہ پہنچ کر میں یوں ہی
بہتیں ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی، صفوان بن معصل سلی تم زکوٰۃ
یعنی اللہ عزہ لشکر کے پیچھے تھے (تاکہ لشکریوں کی گری پڑی چیزوں کو اٹھا کر انہیں
ان کے مالک تک پہنچائیں، معذور اکرم علی الشریعہ سلم کی طرف سے آپ اسی کام کے
لیے مقرر تھے) وہ میری طرف سے گزرے تو ایک سوئے انسان کا سایہ نظر پڑا
اس لیے اور قریب پہنچے، پردہ کے کمر سے پیٹے وہ مجھے دیکھ چکے تھے، ان کے
آٹا پڑھنے سے میں بیدار ہو گئی تھی، آخر انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس
کے اگلے پاؤں کو موڑ دیا تاکہ ہلاکی مدد کے میں خود سوار ہو سکوں، چنانچہ میں سوار
ہو گئی، اب وہ اونٹ پر مجھے بٹھانے ہوئے وہ خود اس کے آگے آگے چلے
گئے، اسی طرح جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو لوگ بھری دیر میں آرام کے لیے
پڑاؤ ڈال چکے تھے (اتنی ہی بات تھی جس کی بنیاد پر) جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک
ہوا، اور تہمت کے معاملے میں پیش عبد الشریعہ ابی بن سول (مناقی) تھا
پھر ہم مدینہ آگئے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی، تہمت لگانے والوں کی باتوں
کا خوب چرچا ہو رہا تھا، اپنی اس بیماری کے دوران مجھے اس سے بھی بڑا اسٹبر
ہوا تھا کہ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لطف و کرم بھی میں نہیں سمجھتی
تھی جس کا مشاہدہ اپنی پچھلی بیماریوں میں کر چکی تھی، بس آپ گوریں جب آتے
تو سلام کرتے اور معرفت اتنا دریافت فرماتے براج کیسا ہے، جو باتیں تہمت
لگانے والے پھیلا رہے تھے ان میں سے کوئی بات مجھے معلوم نہیں تھی جب
میری صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام سلمہ کے ساتھ منامع کی طرف
گئی، یہ ہماری قصائے حاجت کی جگہ تھی ہم رات یہاں ہی رہتی تھیں، یہ
اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے قریب بیت اللہ نہیں بنے
تھے۔ میدان میں جانے کے سلسلے میں (قصائے حاجت کے لیے) ہمارا منزل تقیم
عرب کی طرح تھا، میں اور ام سلمہ بنت ابی دہم چل رہے تھے کہ وہ اپنی چادر
میں اُجھ کر گر پڑیں اور ان کی زبان سے نکل گیا بیسٹ برباد ہو، میں نے کہا بھری
بات آپ نے زبان سے نکالی، ایسے شخص کو بڑا کبہ رہی ہیں آپ، جو بدر کی روانی
میں شریک تھے۔ وہ کہنے لگیں، اے جو کچھ ان سبھوں نے کہا ہے، وہ آپ سے
نہیں سنا، پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی ساری باتیں سنائیں اور ان
باتوں کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی، میں جب اپنے گھر واپس ہوئی تو رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ
 كَيْفَ يَسَلِّمُ فَقُلْتُ ائْتَنِي إِلَى أَبِي فَقَالَ وَأَنَا
 حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا
 فَأَوْفَى لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ
 أَبَوِي فَقُلْتُ لَوْ فَيَ مَا يَخْصُصُكَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ
 يَا بَنِيَّةُ هَوَفِي عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ فَوَاللَّهِ نَفْسًا
 كَانَتْ أُمْرًا أَقْطَرُ وَضِئِيَّةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
 وَلَهَا مَرَأَتٌ أُخْرَى إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 وَلَقَدْ يَخْصُصُكَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ قُبْتُ يَدَكَ
 اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَزُقَانِي دَمْعٌ وَلَا
 أَكْثِلُ يَنْوَمُ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمَاءَ
 بِنْتُ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثَ الْوَحْيُ لَيْسَتْ شَيْئُهُمَا
 فِي فِرَاقِ أَهْلِهِمَا فَمَا اسْمَاءُ فَاسْمَاءُ فَاسْمَاءُ
 بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ لِقَوْمٍ فَقَالَ
 اسْمَاءُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَسَلَهُ وَ
 اللَّهُ الرَّاحِضُ وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُفَضِّلِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
 سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلَّ الْجَارِيَةُ نَفْسَهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةٌ فَقَالَ
 مَا بَرِيْرَةٌ هَلْ رَأَيْتَ فِيهَا شَيْئًا يُرِيْبُكَ فَقَالَتْ
 بَرِيْرَةٌ لَا وَأَتَذِي بَعْدَكَ بِالْحَقِّ إِنَّ رَأَيْتُ
 مِنْهَا أُمْرًا أَهْمُصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنَّهُ
 جَارِيَةٌ خَدِيْجَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي
 الْمَدَاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَّ رَمِيَّ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ أَبِي بَنِ سَلَوُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ يَتَّبِعُنِي مِنْ رَجُلٍ يَلْفَنِي إِذْ دَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ
 مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا الْخَيْرَ أَوْ قَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا

صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیسا ہے مزاج؟
 میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے والدین کے یہاں جانے کی اجازت
 دیجئے۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر تحقیق کروں گی۔ حضور
 نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ اور میں جب گھر آئی تو میں نے
 اپنی والدہ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جو لوگوں میں سبیل ہوئی تھیں انہوں
 نے فرمایا: بیٹی! اس طرح کی باتوں کی پروا نہ کر، وہ خدا کی قسم شاید ہی
 ایسا ہو کہ تجھ جیسی حسین و خوبصورت عورت کسی مرد کے گھر میں ہو اور اس کی
 سونئیں بھی ہوں۔ پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ پھیلانی جایا کریں۔ میں نے کہا:
 سبحان اللہ! (سو کون کا کیا ذکر) وہ تو دوسرے لوگ اس طرح کی باتیں
 کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ رات میں نے وہیں گزاری، صبح تک
 یہ عالم تھا کہ آنسو نہیں تھکتے تھے اور نہ نیند آئی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو جہاد کرنے کے سلسلے میں مشورہ کرنے کے لیے علی بن
 ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، کیونکہ وہی (اس سلسلے میں) اب
 تک نہیں آئی تھی۔ (اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی اپنے اہل کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس
 لیے اہل کے مطابق مشورہ دیا اور کہا، آپ کی بیوی، یا رسول اللہ! خدا کا حکم ان کے
 متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ! اللہ
 تعالیٰ نے آپ پر کوئی تکلیف (اس سلسلے میں) نہیں کی ہے، عورتیں ان کے سوا بھی
 بہت ہیں۔ باندی سے بھی آپ دریافت فرمائیے۔ وہ بھی بات بیان کریں گی۔
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا
 خادمہ اور دریافت فرمایا، بریرہ رضی اللہ عنہا تم میں کوئی ایسی چیز دیکھی
 ہے جس سے تمہیں شبہ ہو جو۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، انہیں اس ذات کی قسم
 جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوٹ فرمایا ہے، میں نے ان میں ایسی کوئی چیز بھی
 نہیں دیکھی جس کا عیب میں ان پر لگا سکوں، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نوجوان لڑکی
 ہیں، ان کا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور پھر ران کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے
 بکری آتی ہے اور کھالیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن (منبر پر)
 کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں مدح پائی، آپ نے فرمایا کہ
 ایک ایسے شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی مجھے اذیت اور تکلیف
 دہی کا سلسلہ اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے، بعد ازاں اپنی بیوی کے
 بارے میں خیر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں (ران کی برأت تو دیکھئے کہ انہم بھی

اس معاملے میں انھوں نے ایک ایسے آدمی کا لیا ہے جس کے متعلق بھی میں غیر کے
سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گھر میں جب بھی وہ آئے ہیں زیر سے ساتھ
ہی آئے (یہ سن کر) سعد بن معاذ رحمہ اللہ ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!
واللہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص (جس کے متعلق نہایت شک ہے کہ)
آپ نے اشارہ فرمایا تھا، اوس سے ہوگا تو ہم اس کی گردن مار دیں گے (کیونکہ
سعد بن معاذ رحمہ اللہ اوس کے سردار تھے) اور اگر خروج کا آدمی ہوا تو آپ
ہمیں حکم دیں، جو بھی آپ کا حکم ہوگا، ہم تعمیل کریں گے۔ اسی کے بعد سعد
بن معاذ رحمہ اللہ ہوئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، حالانکہ اس
سے پہلے آپ بہت صلے تھے، لیکن اس وقت (سعد بن معاذ رحمہ اللہ کی بات پہ)
حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے (سعد بن معاذ رحمہ اللہ سے) خدا
کے دوام و بقا کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو، انہم اسے قتل کر سکتے ہو اور
تم تمہارے اندر اس کی طاقت بٹے پھر اسید بن حنیف رحمہ اللہ ہوئے

مَا عَمِئْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ مِنْهُ لِيُحْلِيَ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَاللَّهِ أَغْدِرُكَ مِنْكَ إِنَّكَ كَانَتْ
مِنَ الْأَوَّلِينَ مَنَرَنَا عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ إِيَّائِنَا
مِنَ الْخَزَرِجِ أَمَرْنَا نَفْعَلَنَّ فِيهِ أَمْرًا
فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ
وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَاحِبًا وَلَيْكِنْ اخْتَلَفَتْهُ
الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ
وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ أَسِيدُ
بَنِي الْحَفْصِيِّ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ
وَاللَّهِ لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ
يُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَشَارَا لِحَيَاتٍ

لے سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے مشہور قبیلہ خزرج کے سردار اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ ساری ہی زندگی اسلام کی حمایت و نصرت میں گذری لیکن
سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے مقابلہ میں جو بات آپ نے کہی اسے دوسرے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے حضرت عائشہ رحمہ اللہ پر جو جہت لگائی گئی تھی وہ بھی بہت سنگین تھی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے انتہائی مدد پہنچی تھا۔ حضور اکرم کی زندگی میں ایسے واقعات شاید ہی ملیں کہ آپ نے اپنے کسی ذاتی
معاملے میں صحابہ سے اس طرح حد چاہی ہو۔ اگرچہ غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آپ کا ذاتی نہیں رہ جاتا بلکہ خدا کے رسول اور پیغمبر ہونے کی وجہ سے یہ بھی
دین اور پوری امت کا مسئلہ تھا۔ بہر حال حضور اکرم نے جب اس معاملہ کو صحابہ رحمہ اللہ کے سامنے رکھا تو سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے اٹھ کر اپنی مدد اور قربانی کا یقین دلایا
اسی وقت کی گفتگو سے اور اس لیے بھی کہ بات پھیل چکی تھی اور معلوم تھا لوگوں کو کہ تہمت لگانے میں پیش پیش کون ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کہا
کہ روئے سخن قبیلہ اوس کی طرف ہے کیونکہ محمد اللہ بن ابی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات تھی کہ اوس و خزرج ایک دوسرے کے جانی
و دشمن تھے اور سال ہا سال کی باہم خونریز لڑائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں بغض دیکھنے کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ اسلام آیا تو یہ سب اس
طرح ایک ہو گئے تھے جیسے مٹی میں کوئی واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ لیکن بہر حال پشتہا پشت کی دشمنی تھی۔ عربوں کی دشمنی! شکوک و شبہات کا پوری طرح ختم ہونا ممکن ہی
نہ تھا جب سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مدد کا یقین دلایا تو سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اسی لیے یہ کہنا
آپ کی زبان پر آگئے۔ ہر ان کی روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے دین پر اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ اے معاذ! اس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد نہیں، بلکہ ان دشمنوں کا بدلہ لینا چاہتے ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگوں میں باہم تھیں۔ تمہارے دل اب بھی صاف نہیں ہوئے ہیں اس پر سعد بن معاذ رحمہ اللہ
نے فرمایا کہ میرے دل کی بات اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس پس منظر کے بعد اہل معاذ رحمہ اللہ کے لب و لہجہ کی تخی کی بنیاد مل جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قصد
ہے کہ اہل معاذ رحمہ اللہ سے معاملے تھے لیکن غصہ بھی نے ان کی حمیت کو جگادیا تھا ورنہ ظاہر ہے، اسلام کے معاملے میں صحابہ نے اپنے خاندان اور مال و مالک کی بھی پروا نہیں کی
یہ تو صرف قبیلہ کا معاملہ تھا لیکن جب مقابلہ کی طرف سے شکوک و شبہات ہوں اعدان کے لیے کسی نہ کسی وجہ میں بنیاد بھی ہو تو آدمی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اس
نام بحث میں جا ہی عربوں کی حمیت، ان کا نہ ختم ہونے والا کینہ، اور معمولی سی بات پر اپنی جان و مال دینے والا جذبہ جس کے نتیجے میں ذرا سی بات صدیوں باقی رہنے
والی خول ریز جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی یہ ملحوظ رہنا چاہیے۔

الرَّؤُوسِ وَالْأَعْزَاجِ حَتَّى هَمَّوْا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ فَنَزَلَ فَخَفَضَهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَا يَزَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَا أَتُحِيلُ يَوْمَئِذٍ فَأُصَلِّ عِنْدَ أَبِي وَأَبَوَاتِي وَهَذَا بَكَيْتُ لِكَيْلَتَنِي وَيَوْمَ مَا حَقِّي أَفَكْتُ أَنَّ الْبَكَاءَ قَالَتْ كَيْسَرِي قَالَتْ قَبِينَا هُمَا جَابِلَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَسْبَغِي إِذَا انْتَأَذَتِ امْرَأَةٌ مِمَّنِ الْأَنْصَارُ فَأَوْثَتْ لَهَا فُجِسَتْ ثَبَتِي مَعِي قَبِينَا عَنْ كَدَالِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلَسٍ وَلَمْ يُعْلَمِ مِنْ يَوْمٍ قِيلَ فِي مَا قِيلَ قَبْلَهُمَا وَكَذَلِكَ مَكَثَ سَهْرًا الْأَيُّمِيُّ ابْنُهُ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَقَّقَتْ ثُمَّ قَالَ مَا عَائِشَةُ فَأَرَاهُ بَلَعَتْ فِي عَيْنِ كَدَّ أَوْ كَدًا فَإِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً فَسَيَرْتُ لَكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلْمَسْتُ فَأَسْتَغْفِرُني اللَّهُ وَتُؤَيِّدُ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَةَ إِذَا امْتَرَدَتْ بِهَا نُوبُهَا ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَمَّ دُمُعِي حَتَّى مَا أَحْسَنُ مِنْهُ قَطْرَةٌ وَقُلْتُ لَوْ أَنِّي أَحْبَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَنِّي أَحْبَبْتُ عَرِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا قَالَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّيِّدِ الْأَخْرَأُ كَثِيرًا مِمَّنِ الْخُرَّاتِ فَقُلْتُ إِي وََاللَّهِ لَسَعْدُ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَبَعْتُمْ مَا يَخْدَعُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرْتُ فِيكُمْ

رسول خدا کے چچا زاد بھائی) اور کہا خدا کی قسم! ہر اسے قتل کر دیں گے را اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ تم بھی منافق ہو، کیونکہ منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو، اس پر اوس غرض دونوں قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے ہی دے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ابھی تک منبر پر تشریف رکھتے تھے منبر سے اترے اور لوگوں کو نرم کیا، اب سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی، پھر میرے پاس میرے والدین آئے ہیں دو راتوں اور ایک دن سے برابر روتی رہی تھی۔ اب معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ والدین ابھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری خاتون نے اجازت چاہی اور میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم سب اسی طرح رہیں در رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں تشریف لائے اور بیٹھ گئے جس دن سے میرے متعلق وہ باتیں کہی جا رہی تھیں جو کبھی نہیں کہی گئی تھیں اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپ ایک بیٹنے تک انتظار کرنے رہے تھے، لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے دی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے متعلق مجھے یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں اگر تم اس معاملے میں بری ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری برادرت ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گفتگو ختم کی، میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی میری آنکھوں سے نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے متعلق کہیے لیکن انھوں نے فرمایا، بخدا مجھے نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے کیا کہنا چاہیے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا اس کے متعلق میں حضور سے آپ کچھ کہیے، انھوں نے بھی یہی فرمادیا کہ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہنا چاہیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں تو عمر بھر کہی، قرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا۔ میں نے کہا، خدا اگر وہ مجھے معلوم ہر ہے کہ آپ لوگوں نے بھی لوگوں کی افواہ سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات

وَصَدَّقْتُمُوهُ بِهِ وَلَكِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيْءَةٌ
 وَاللّٰهُ يَتْلُمُ اِنِّي لَبَرِيْءَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذَلِكَ
 وَلَكِنْ اَعْتَدْتُ لَكُمْ بِاَمْرِ وَاللّٰهُ يَتْلُمُ اِنِّي
 بَرِيْءَةٌ تَصَدَّقْتُمْ وَاللّٰهُ مَا اَجِدُنِيْ وَ
 لَكُمْ مَثَلًا اِنَّ اَبَا يُوسُفَ اِذْ قَالَ فَصَبْرًا حَمِيْلًا
 وَاللّٰهُ اَلْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ لَمْ يَكُوْنَتْ
 عَلٰى فِرَاشِيْ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ تُسَبِّحُنِيْ اللّٰهُ
 وَلَكِنْ وَاللّٰهُ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُنْزِلَ فِيْ شَاقٍ
 وَحَمِيْلًا وَلَا تَاْخُفُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يُّسَبِّحَكَ
 بِالْقُرْآنِ فِيْ اَمْسِيٍّ وَاسْبَحٍ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ
 يُّرِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ
 رُكُوًّا يُسَبِّحُنِيْ اللّٰهُ مُوَالِدًا مَا رَاَهُ قَبْلِيْ
 وَلَا تَهْرِمُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اَنْزَلَ
 عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ لَا حُدُوْهُ مِنَ السُّبْحِ وَحَتّٰى
 اَنْتَ لِيْتَرَحُّدُرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْمَرْحِ
 فِيْ يَوْمٍ مَّكَاتٍ فَلَمَّا سَرَى مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَصَحَّ
 اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ
 اُحْسِنِيْ اللّٰهُ فَتَدَبَّرْتُ اِنَّ اللّٰهُ فَقَالَ لِيْ اِنِّي
 مُوْمِنٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهُ لَا اَمُوْمٌ اِلَيْهِ وَلَا اَحَدٌ
 اِذَا اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ السَّادِيْنَ جَاءُوْا بِالْاَقْلَامِ
 عُصْبَةٍ مِنْكُمْ اَلُمْتُ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا رَفِئَ
 بَرَأَتِيْ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يَلْفُوْهُ عَلَى
 مِطْجَحٍ اِنَّمَا قُوَّةٌ يَفْرَأُ بِهِنَّ مِنْهُ وَاللّٰهُ رَاَ اَنْفِقُ عَلَى
 مِطْجَحٍ كَسِيْثًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ يَا عَائِشَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
 تَعَالٰى وَلَا يَأْتِلْ اُولُوْا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
 اِلٰى قَوْلِهِ يَفْعُوْرُ رَجُلًا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى وَاللّٰهِ اِنِّي
 لَا حُبَّ اَنْ يَفْعُرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلَى مِطْجَحٍ

بیٹھ گئی ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں، اس لیے اب انہیں کہیں کہ
 میں (اس بہانے سے) بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی اس سے بری
 ہوں، تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے، لیکن اگر میں زندہ نہ
 اپنے ذمے سے لوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں
 تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کر دیں گے، بخدا میں اس وقت اپنی اور آپ
 دونوں کی کوئی مثال، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (یعنی علیہ السلام کے مومنوں باقی
 کہ انھوں نے بھی فرمایا تھا "پس مجھے میری جہل عطا ہوا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس میں
 میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے" اس کے بعد ستر پر بیٹھ گیا اور کچھ دوسری بات کر دیا،
 اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالیٰ میری براءت کر دیں گے، لیکن میرا یہ خیال کبھی نکلا کہ
 میرے متعلق وحی نازل ہوگی، میری اپنی نظریں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ
 قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ اُس مجھے اتنی امید نہ تھی کہ آپ
 کوئی خطاب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ خدا کو اس کے
 ابھی آپ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے اور نہ اس وقت تک گھر میں موجود کوئی باہر
 نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ اللہ اشہد وحی سے آپ میں طرح پسینے
 پسینے ہو جاتے تھے وہی کیفیت اب بھی تھی، پسینے کے قطرات موتروں کی طرح آپ
 کے ہم مبارک سے گر رہے تھے، حالانکہ سردی کا موسم تھا جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا
 تو آپ ہلے رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا
 آپ نے فرمایا: عائشہ رحمہ اللہ کی حمد بیان کر دو کہ اُس نے ہمیں بری قرار دیا
 میری والدہ نے کہا جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کے کہہ دو جو جلا
 میں نے کہا، نہیں، خدا کی قسم! میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر کھڑی نہیں
 ہوں گی اور سوائے اللہ کے اور کسی کی حمد بیان نہیں کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 نازل فرمائی تھی (ترجمہ) "جن لوگوں نے تہمت تراشی کی ہے، وہ تم میں سے کچھ لوگ
 ہیں" جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیت نازل فرمائی تو ابو بکرؓ نے جو مسلح
 میں انشاؤں کے اخراجات خرابی کی وجہ سے خود ہی اٹھاتے تھے۔ کہا کہ بخدا،
 اب میں مسلح پر کوئی چیز خرچ نہیں کر دوں گا کہ وہ بھی عائشہؓ پر تہمت لگانے میں
 شریک تھے (آپ خلا نہ ہی اور نادانستہ طور پر شریک ہو گئے تھے) اس پر اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت نازل فرمائی "تم میں سے صاحب فضل و صاحب مال لوگ قسم نہ کھائیں"
 اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور رحیم تک، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم میں اب
 میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے مسلح کے سامنے میں اللہ تعالیٰ

اَللّٰهُ فِيْ كَاثٍ مُّبْجَرِيْ عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ
اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَزِيْنَبُ
بِيْنَتُ جَنْحُش عَنْ اَمْرِىْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ
مَا عَلِمْتُ مَا رَأَيْتُ فَقَالَتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ
اَحْسِنْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَ اَللّٰهُ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَ هِيَ
اَلَّتِيْ كَانَتْ تُسَاسِلُنِيْ فَعَصَمَهَا
اَللّٰهُ بِالْوَرَمِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
وَعَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ اَلرُّسْبِ مِثْلَهُ قَالَ
وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ
اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ
مِثْلَهُ :

باب ۱۶۵۹ اِذَا اَذْنَى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَّاهُ وَ
قَالَ اَبُو حَبِيْلَةَ وَحَدَّثْتُ مُبُوْدًا اَقْلَمًا رَافِقًا
مُحَمَّدًا قَالَ عَسَى الْمُوَيَّرُ اَبُو مَسَا
كَانَتْ يَحْتَمِلُنِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو
رَجُلٍ صَاحِبٌ قَالَ كَذَلِكَ اَذْهَبَ

کی مرضی کے خلاف مدبر اختیار کرنے کی وجہ سے) چنانچہ صلح رضی اللہ عنہ کو جو آپ
پہلے دیا کرتے تھے، وہ پھر دینے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب
بنت جحش دام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے بھی میرے متعلق پوچھا تھا۔ آپ
نے دریافت فرمایا کہ زینبؓ، تم رعائشہؓ کے متعلق کیا جانتی ہو؟ اور
کیا دیکھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی مخالفت
کرتی ہوں اگر جو چیز میں نے نہ دیکھی ہو یا نہ سنی ہو وہ آپ سے بیان کرنے
لگوں (خدا گواہ ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ عائشہؓ
نے بیان کیا کہ یہی میری ہمہ تعبیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں تقویٰ کی وجہ سے
بچا لیا کسی خلاف واقعہ بات کہنے سے) ابوالربیع نے بیان کیا کہ ہم سے علی
نے حدیث بیان کی، ان سے منہام بن عروہ نے، ان سے عروہ نے اور ان سے
عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے زید رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کی طرح۔ ابوالربیع نے (دوسرا
سند میں) بیان کیا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن
اور یحییٰ بن سید نے اور ان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے، اسی حدیث
کی طرح ہے۔

۱۶۵۹۔ عرف ایک شخص اگر کسی کی تعدیل کر دے تو کافی ہے

اور ابوجحیل نے بیان کیا کہ میں نے ایک رکاز راستے میں پڑا ہوا پایا جب
مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا شاید غار ہاک کا باعث نہ ہو،
غالباً آپ مجھے اس معاملے میں متہم قرار دے رہے تھے لیکن میرے
قبیلہ کے سردار نے کہا کہ یہ مال آدمی میں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر

لے، یہ طویل حدیث مذکورہ حوزان کے تحت اس لیے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کا ذکر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
حضرت عائشہؓ کے متعلق دریافت فرمایا اور انھوں نے آپ کے فضائل و اخلاق پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اس حدیث میں زینب رضی اللہ عنہا
کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ حدیث آئندہ بھی آئے گی۔

نے تعدیل کا مفہوم کسی کی عدالت پر گواہی دینا۔ عدالت کے وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی شریف اور عمدہ عادات و اخلاق کا ہو اور اس میں سنجیدگی
اور مروّت ہو۔ یوں تو عربی میں عدالت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن قضا و قانون کے باب میں زیادہ شدت سے کام لیا گیا تو پھر صحیح معنوں میں گواہ کا معنی بھی ممکن
نہ رہے گا۔ اس لیے مفہوم کی تعیین میں صرف اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ واقعی اہل دینی گواہیاں بآسانی مل سکیں اور اس میں زیادہ موثر گواہی کا موقعہ باقی نہ رہے
تعدیل کا لفظ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ گذر چکا ہے لیکن ہر موقع پر ہم نے اس کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا۔ البتہ یہاں اس لفظ کو باقی رکھا ہے اور اس کی
تشریح کر دی ہے۔

کے یہ ایک خل ہے اور ایسے موقع پر پڑتے ہیں کہ بظاہر تو امن و سلامتی ہو، لیکن انجام اور حقیقت کے اعتبار سے معاملہ خطرناک ہو اور رضی اللہ عنہ نے سمجھا تھا کہ
مکس ہے یہ انھیں کا رکھا ہو اور بیت المال سے اس کا وظیفہ وصول کرنے کے لیے بچے کے متعلق خلاف واقعہ بات کہہ رہے ہوں۔

وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ ۝

بِذَنْبِ بَنِي بَنِي

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَشْفَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ الشَّرِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ دَيْلَتْ قَطَعْتَ مُنْقًى صَاحِبِ
قَطَعْتَ عَنْقَ صَاحِبِ مَوَارَاةٍ قَالَ مَنْ
كَانَ مِنْكُمْ مَادِمًا مَخَاةً لَا مَخَاةَ فَنَقِلُ
أَخْبِيبَ فَلَا تَأْ وَاللَّهِ حَبِيبُهُ وَلَا أُزِيحِي عَلَى
اللَّهِ أَحَدًا أَخْبِيبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنَّ كَاتِبَ
يَقْلَهُ ذِيكَ مِنْهُ ۝

بَابُ ۱۶۶۰ مَا يَكُونُ مِنَ الْوَهَّابِ فِي
السَّحَرِ وَنَقْلُ مَا يَقْلَهُ ۝

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ الشَّرِيفَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُسَيِّفُ عَلَى رَجُلٍ
وَيُطْلِقُ يَدَهُ فِي مَدْحَمٍ فَقَالَ أَهْلَكْتَهُ وَأَوْقَعْتَهُ
فَهَرَّ الرَّجُلُ ۝

بَابُ ۱۶۶۱ بُرُوحُ الْقُرْبَيَانَ وَشَهَادَتُهُمْ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَوْفَاتُ
مِنْكَ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُؤَيَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَاتَانَا مِنْ شَيْءٍ مَقْرُوءَةٍ سَنَةٍ وَبُرُوحُ النِّسَاءِ
فِي الْخَيْفِ يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّزْقُ يَسِيرُ
مِنْ الْمَخِينِ إِلَى تَوْلِهِمْ أَنْ يَنْصَنَحَ خَلْفَهُ
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا
جَدَّةً مَسْنَتٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
سَنَةً ۝

ایسی بات ہے تو پھر جاؤ، بچے کا نفقہ ہمارے ربیت المال کے
ذمے رہے گا۔

۲۴۷۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نے خبر دی
ان سے خالد حذاف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا، افسوس، تم نے تو اپنے ساتھی
کی گردن کاٹ ڈالی، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ آپ نے اسی
طرح فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، اگر کسی کے لیے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ناگزیر ہے
تو جیسے قیوں کہنا چاہیے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، ویسے اللہ اس کے
لیے کافی ہے اور اس کے باطن سے بھی واقف ہے (میں قطعیت اور یقین کے
ساتھ کسی کی تہلیل نہیں کر سکتا، اس کے شوق مجھے فلاں فلاں باتیں معلوم
ہیں، اگر واقعی وہ باتیں اس کے شوق اسے معلوم ہیں۔

۱۶۶۰۔ تعریف و توصیف میں مبالغہ پر نا پسندیدگی،
یعنی بات معلوم ہے اتنی ہی کہنی چاہیے۔

۲۴۷۵۔ ہم سے محمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے
ابو موسیٰ اشجری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا
کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور قیوں و توصیف میں مبالغہ سے کام
لے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک
کر دیا اور اس کی پشت توڑ دی۔

۱۶۶۱۔ بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت، اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد کہ "عجب تمہارے بچے احکام کی عمر کو پہنچ جائیں
تو پھر انھیں (گھروں میں جاتے کے لیے) اجازت دینی چاہیے،
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں احکام کی عمر کو پہنچا تو میں بارہ
سال کا تھا۔ اور روکیوں کا بلوغ جن سے معلوم ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ جو عورتیں صحیح سے
مائوس ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان یضمن علیہن
نیک حسن بن صالح نے فرمایا کہ میں نے اپنی ایک بیوی کو دیکھا کہ وہ کھانا
صال کی عورتیں دادی بن چکی تھیں

یہ عرب اور دوسرے گرم خطوں کے واقعات ہیں، جہاں لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہوجاتی ہیں۔

۲۴۷۶۔ ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اُمّہ کی روایت کے موقع پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (مخاض پر جانے کے لیے) پیش ہوئے تو انھیں اجازت نہیں ملی، اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی۔ پھر مزید خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو اجازت ملی گئی، اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ نافع نے بیان کیا کہ جب یہ عمری عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں، ان کی خلافت کے زمانے میں گیا تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہ حد ہے۔ پھر انھوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جس بچے کی عمر پندرہ سال ہو جائے (اس کا فوجی وظیفہ) بیت المال سے مقرر کر دیں۔

۲۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

۲۴۷۸۔ قسم لیجئے، پہلے، حکم کا سوال مدعی سے کیا

تمہارے پاس کوئی گواہی موجود ہے؟

۲۴۷۸۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی اور انھیں اعلش نے، انھیں شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی ایسی قسم کھائی جس میں وہ جھوٹا تھا کسی مسلمان کا مال چھیننے کے لیے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح بے لگا کہ نہ اوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس پر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا گواہ ہے، یہ حدیث میرے ہی متعلق آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میرا، ایک یہودی سے ایک زمین کا جھگڑا تھا۔ یہودی میرے حق کا انکار کرتا تھا، اس لیے میں نے جسے ایک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری مدعی تھو اگر گواہی پہلی کرنا اتاری ہی تو مدعی ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اگر احقر میرے پاس کوئی بھی نہیں، اس لیے آں حضور نے یہودی سے فرمایا کہ ہر قسم کا گواہی لے لے۔ اعلش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بول رہا تھا رسول

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ يَوْمَ الْغَدَقِ وَأَنَا بَيْنَ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَأَجَارَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى مُسَرِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةُ كُحَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثُ هَذَا لِحَدِيثِ بَيْنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَيَّ مَالِكٌ أَنَّ يَوْمَ الْغَدَقِ بَلَّغَ خَمْسَ عَشْرَةَ ۚ

۲۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَّارِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ۚ

بَابُ سُؤْلِ الرَّاكِبِ الْمُدْرِي هَلْ

لَكَ بَعِيَّةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ ۚ

۲۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَمَشِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتُلَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ هُوَ عَلَيْهِ مَقْتَلَانِ قَالَ فَقَالَ الرَّامِلُ بَيْنَ قَتْلَيْهِ فِي وَاللَّهِ كَانَتْ ذِلَّةٌ مَعَانِ سَبْعِينَ وَتَسْتِمْ رَجُلٌ تَمِ الْيَمِينُ أَرْضِي بَعْدِي فَقَالَ إِنَّ الْيَمِينُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَبَيَّنَ قَالَ لَكُنْ لَوْ قَالَ لَنَالَ لِسْمُكَ وَفِي رَجُلٍ قَالَ لَنَالَ تَا رَسُولُ اللَّهِ رَا ذَا

پھر قریہ قسم کھائے گا اور میرا مل بھیج کر جائے گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ
واقعتہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) ”جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان
سے معمولی پونہ پونہ خریدتے ہیں؟“ آخر آیت تک ۔

۱۶۶۳۔ اموال اور حدود و سب میں مدعی علیہ کے ذمے صرف
قسم ہے (اگر مدعی قانون کے مطابق گواہی نہ پیش کر سکے)۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدعی سے) فرمایا کہ تم اپنے دو گواہ پیش
کر دو ورنہ مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔ قسبیہ نے بیان
کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے (کوثر کے
قاضی) ابن شبر نے بیان کیا کہ (مدینہ کے قاضی) ابو الزناد
نے مجھ سے مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کے
رنا مذہب ہو جانے کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ”اور تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو واپس
اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، جن کو آپ
سے قسم مطمئن ہو تاکہ اگر کوئی ایک ان دو میں سے بھول جائے
تو دوسری اسے یاد دلادے“ میں نے کہا کہ اگر مدعی کی قسم کے
ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کافی ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت
تھی کہ ایک دوسری کو گواہی یاد دلادے (اگر وہ بھول گئی ہو) اس
دوسری کے ذکر کی ضرورت ہی پھر کیا تھی؟

۲۴۷۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کے لیے قسم کھانے کا فیصلہ
کیا تھا۔

۱۶۶۴۔ باب

۱۔ اسلامی قانون کے اعتبار سے گواہی صرف ایک طرف سے پیش کی جاسکتی ہے۔ بین مدعی کی طرف سے۔ اب یہ فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مدعی کے کہا
جائے تو یہ حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اور قاضی ہی بدانت میں پیش کرے اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ مدعی کے قرار دیا جائے تو اسلامی قانونی
مدعی کے لیے مزدوری قرار دیتا ہے کہ وہ گواہ پیش کرے۔ اگر وہ گواہ نہ پیش کر سکے تو مدعی علیہ سے کہا جائے گا کہ وہ قسم کھائے اور اس کی قسم
پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ صرف یہی دو صورتیں کسی معاملہ کے فیصلے کی ہیں، لیکن بعض ائمہ نے کہا ہے کہ مدعی کے پاس اگر دو گواہ نہ ہوں بلکہ صرف
ایک گواہ ہو تو اس سے قسم ہی لے لی جائے اور اس طرح ہی مقدمہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسلک کے خلاف ہیں، اس
لیے احادیث کے نقطہ نظر ہی کے حق میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔

يُحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَا لِي قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى اِنَّ الْاَشْدَّ مِنْ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيلًا اِلَى الْاَحْزَالِ ۝

۱۶۶۳۔ اَلْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ فِي
الْاَمْوَالِ وَالْاَحْزَالِ ۝ وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَمَنًا هَذَا اَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي سُرَيْمَةَ كَلِمَتِي
اَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ
الْمُدْعَى فَقُلْتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ
اسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ
فَاِنْ كُنْتُمْ لَا تَجِدُونَ رَجُلَيْنِ فَارْجُلَانِ
مِنْ نِسَاءِكُمْ يَشْهَدَانِ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِمَا
فَتُدْكَرُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى قُلْتُ اِذَا
كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَاحِدٍ
وَيَمِينِ الْمُدْعَى فَمَا تَحْتَاجُ اَنْ
تُدْكَرَ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى مَا
كَانَ يُصَلِّحُ بِهِ تَكْرِ هُنَا ۝
الْاُخْرَى ۝

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ
عُمَرَ عَنْ زَيْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اَنْ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى
الْمُدْعَى عَلَيْهِ ۝

باب

۲۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ هَمْدُ اللَّهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَوْحِقُ بِهَا مَالًا لِقَىٰ اللَّهُ وَعَلَيْهِ عِقَابَاتٌ ثُمَّ أُنْزِلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِقُرْآنِهِمْ اللَّهَ وَأَيُّهَا نَهْضَ إِلَىٰ عَذَابٍ أَلِيمٍ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَلْبٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُعَذِّبُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ كَيْفَ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَأَخْتَصَمْتُمَا إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَأْنُكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ أَنَّهُ إِذَا تَعَلَّفْتُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ الشُّبْحِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَوْحِقُ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِقَىٰ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ عِقَابَاتٌ فَأُنْزِلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْرَأَ هَذِهِ الْأَيَّةَ ۖ

بِأَيِّهَا ۖ اذْعَىٰ أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَمْلِكَنَّ النَّبِيَّةَ وَ يَنْطَلِقَ يَطْلُبُ النَّبِيَّةَ ۖ

۲۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَدٍ عَنْ كُرْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَ أُمِيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ مِنْهُ الشُّبْحِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّ نَبِيٍّ مَخْتَلَاءٍ فَقَالَ الشُّبْحِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّةَ أَوْ حَدَّثَ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُ نَا عَلَىٰ أَمْرَاتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَطْلُبُ النَّبِيَّةَ فَيَجْعَلُ يَمُوتُ النَّبِيَّةَ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ

۲۴۸۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کسی کامال حاصل کرنے کے لیے کھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ خداوند تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (اس حدیث کی) تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے خریدتے ہیں "عذاب الیم تک۔ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے طرف تشریف لائے اور پوچھنے لگے کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم سے کون سی حدیث بیان کر رہے تھے۔ ہم نے ان کی یہی حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح بیان کی، یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میرا ایک شخص سے جھگڑا تھا ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یا تم دو گواہ لاؤ، ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔ میں نے کہا کہ اگر گواہ میرے پاس نہیں ہیں لیکن اگر فیصلہ اس کی قسم پر ہوا، پھر تو یہ مزدور قسم کھائے گا۔ اور کوئی پروا دے گا، جھوٹی قسم کی (جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کہ فرمایا کہ جو شخص جی کسی کامال لینے کے لیے (جھوٹی) قسم کھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہو رہے ہوں گے۔ اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی تھی، پھر انہوں نے یہی آیت تلاوت کی۔

۱۶۶۵۔ جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا کسی پر تہمت لگائے تو اسے گواہ تلاش کرنے چاہئیں اور گواہ کی تلاش میں دوڑ دھوپ بھی کرنی چاہیے۔

۲۴۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے کرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سہام کے ساتھ طوطا ہونے کی تہمت لگائی تو ان حضور نے فرمایا کہ اس پر گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر مد لگائی جائے گی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اگر اپنی عورت پر کسی دوسرے کو دیکھے گا تو گواہ دھندلے دھندلے گا، لیکن ان حضور پر ابرویٰ فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر مد لگائی جائے گی۔ پھر عثمان کی حدیث کا

لے اس کا مطلب تاہم یہ ہے کہ دعویٰ کرنے یا کسی پر تہمت لگانے کے بعد اگر اس کے پاس فوری طور پر گواہ نہ ہوں تو اسے اس کی مہلت دی جائے گی کہ وہ گواہ تلاش کر کے عدالت میں حاضر کرے۔ فقہاء نے اس کے لیے تین دن کی مہلت دی ہے۔

كَذَلِكَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ +

باب ۱۶۶۶ اَلْيَسِينُ بَعْدَ الْقَصْرِ +

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا جِبْرِيلَ عَنْ عَبْدِ الصَّمِيدِ عَنْ اَلْأَعْمَشِ عَنْ اِبْنِ صَارِحٍ عَنْ اِبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلَّةٌ لَا يُكْتَسِبُهَا اللَّهُ وَلَا يُنْظَرُ لِيَتَّخِذَ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ لِيَتَّخِذَ مِنْهَا عَذَابٌ لِيَبْلُغَ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَا يَفْعَلُ بِعَدْوِيٍّ يَنْتَمِعُ مِنْهُ اَلْيَسِينُ اَلْيَسِينُ وَرَجُلٌ يَأْتِي رَجُلًا زُبَابِيَعُهُ مَا لَاحَظَ لِيَسْتَأْذِنَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ مَا يُرِيدُ وَفِي لَهُ وَالْاَكْبَرُ لِيَقُولَ لَهُ وَرَجُلٌ مَادَمَ رَجُلٌ يَسْلَعُ بَعْدَ الْقَصْرِ فَخَلَفَ بِاَللَّهِ تَقَرُّنَا اَعْطَى بِهِ كَدًا اَوْ كَدًا فَآخَذَ هَا +

باب ۱۶۶۷ تَحِيَّتُ الْمَدْعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا

وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَلْيَسِينُ وَلَا يُعْرَفُ مِنْ مَوْجِعِ اِفْعَالِهِ - وَقَضَى مَرْوَانُ بِاَلْيَسِينِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَلِيٍّ اَلْيَسِينُ فَقَالَ اَحْبَبْتُ لَهُ مَا فِي وَجَعَلُ زَيْدٌ يَخْلِفُ وَاقِفًا اَنْ يَخْلِفَ عَلَى اَلْيَسِينِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَا اَوْ يَسْمِيْنَا

کا ذکر کیا ہے

۱۶۶۶ - عصر کے بعد کی قسم

۲۴۸۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن جویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، ان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھے گا اور انھیں پاک کرے گا بلکہ انھیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لیے جا رہا ہے اور کسی مسافر کو جو پانی کا ضرورت مند ہے (زندے، وہ شخص جو کسی وظیفہ المسلمین) سے بیعت کرے اور صرف دنیا کے لیے بیعت کرے کہ جس سے اس نے بیعت کی اگر وہ اس کا مقصد پورا کر دے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے، ورنہ اس کے ساتھ بیعت و عہد کے خلاف کرے۔ وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاڑ کرے اور اللہ کی قسم کھالے کہ اسے اس سامان کا اتنا، اتنا ملے گا اور غریب دار اس سامان کو (اس کی قسم کی وجہ سے) لے لے۔

۱۶۶۷ - مدعی علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی فوراً ہی اس سے

قسم لی جائے گی اور اس جگہ سے کہیں دوسری جگہ اسے نہیں لے جایا جائے گا۔ مروان بن حکم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک مقدمے کا فیصلہ منبر پر بیٹھے ہوئے کیا اور (مدعی علیہ ہونے کی وجہ سے) ان سے کہا کہ قسم آپ میری جگہ اکر کھا ئیے (یعنی منبر کے قریب) لیکن زید رضی اللہ عنہ اپنی ہی جگہ سے قسم کھانے لگے اور منبر کے پاس جا کر قسم کھانے سے انکار کر دیا کہیں کہ اس سے آپ کے نزدیک قسم میں کوئی تاکید و تنفیذ نہیں پیدا ہو سکتی تھی۔ مروان کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا کہ دو گواہ لاؤ

لے گیا کہ اگر ضرورتاً شرعیہ وسلم نے ان کا عذر قبول نہیں کیا اور بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری کی جائے گی۔ یہ کہہ کر ان کا جو عذر تھا وہ سارے ہاتھ پھوٹا۔ اگر صرف کسی کے مدعی کی بنیاد پر حکم کا حکم گواہ لایا کرے تو دنیا میں فساد پھیل جائے گا۔ اس لیے معاملے کے ہر پہلو پر نظر رکھنی چاہیے اور سب کی رعایت ہونی چاہیے۔ حاکم کی حدیث آئندہ آئے گی۔

اس قسم کی تاکید و تنفیذ کی خاص مکان جیسے مسجد وغیرہ یا کسی خاص وقت جیسے عصر بعد یا جمعہ کے دن وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتی یہ اخاف کا مسلک ہے اور امام بخاری بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں عزالت ہے اور قانون شریعت کے اعتبار سے مدعی علیہ پر قسم واجب ہوتی ہے اس سے قسم اسی وقت اور دیلی جائے گی۔ قسم لینے کے لیے کسی خاص وقت کا انتظار کیا جائے اور نہ کسی مقدس جگہ اسے لے جایا جائے، اس لیے کہ مکان و زمان سے اصل قسم میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

فَلَمْ يَخْصَ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ ۝

دو نہ فریق ثانی کی قسم پر قبضہ ہوگا، آپ نے کسی خاص جگہ کی قسم کے لیے اختصاص نہیں فرمائی تھی۔

۲۴۸۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اس لیے کھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کا مال ربا جائزہ طور پر ہضم کر جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ خداوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔
۱۶۶۸۔ جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔

۲۴۸۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن خدیج، انھیں مہام نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا (ایک ایسے مقدمے کے سلسلے میں جس کے یہ لوگ مدعی علیہ تھے) قسم کے لیے سب ایک ساتھ آگے بڑھے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لیے ان میں باہم قرعہ اندازی کی جائے، کہ پہلے کون قسم کھائے۔

۱۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور

اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں“

۲۴۸۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں عوام نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابراہیم ابو اسمعیل سکسکی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک شخص نے اپنا سامان دکھا کر (بیچنے کے لیے) اللہ کی قسم کھائی کہ اسے اس سامان کا اتنا مل رہا تھا، حالانکہ اتنا اسے نہیں مل رہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ قورسی پونجی حاصل کرتے ہیں“ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گاہکوں کو بچانے کے لیے قیمت بڑھانے والا سود خوار کی طرح خائن ہے۔

۲۴۸۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالًا لِيَاقِلَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ ۝

بَابُ ۱۶۶۸ إِذَا تَرَكَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ ۝

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَهْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَمَرُوا قَامَرًا أَنْ يُسْأَلَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ ۝

بَابُ ۱۶۶۹

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ

بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۝

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا لُعْلُؤُا قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ رَجُلٌ يَلْعَنُهُ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَفْعَلُ بِهَا مَا كَمْ يُعْطِيهَا فَكَرَرْتُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاسُ جَشٌّ أَكَلِي رَجُلًا خَائِنًا ۝

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ كَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَنْ يَمِينٍ كَاذِبًا
يَقْتُلْهُ مَالُ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ
لَيْقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْكَ عَصَبَانٌ وَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْعُشْرَانِ إِنَّ
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَعْمَدُوا اللَّهَ وَآيْمَانَهُمْ
فَمَنَا حَيْلًا أَلَا يَتَذَكَّرُ فَلَئِمَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ
مَا أَحَدٌ مَكَّدَ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذًا وَكَذَا
قَالَ فِي الْأَنْزَلِ

بَابُ ۱۶۷ كَيْفَ يُسْتَحَنُّ ؟ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى يَخْلِفُونَ يَا لَكُمْ تَكْذُوبًا وَقَوْلُهُ عَزَّ
وَجَلَّ ثُمَّ جَاءَ ذَلِكَ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ
أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا يُقَالُ
بِاللَّهِ وَتَالِ اللَّهَ وَاللَّهُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَلَفَ
بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَخْلِفُ
بِغَيْرِ اللَّهِ

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ عَوَمَ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ
يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاذًا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَسْ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ
هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصِيَامَ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا
أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا

بھولی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال یا کسی کے مال کی بچہ
انہوں نے بیان کیا کہ اپنے بھائی کا مال سے سکے تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال
میں سے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں قرآن
میں یہ آیت نازل فرمائی تھی ”کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ بھولی
پر نبی حاصل کرتے ہیں“ الخ پھر مجھ سے اشعث رضی اللہ عنہ کی کلمات بھولی تو انہوں
نے پوچھا کہ محمد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آج تم لوگوں سے کیا حدیث بیان
کی تھی میں نے ان سے بیان کر دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی دل سے
کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۶۷۔ قسم کیسے لی جائے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وہ
لوگ آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں“ (اپنا عذر پیش کرتے
ہوئے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”پھر وہ لوگ آپ کے پاس آتے
ہیں اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہمارا اپنے طرز عمل سے مقصد
غیر خواہی اور موافقت کے سوا اور کچھ نہ تھا“ اور کہا جاتا ہے
باللہ، تاللہ، واللہ (اللہ کی قسم) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اور وہ شخص جو اللہ کی قسم عصر بعد بھولی کھاتا ہے
اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاتی چاہیے۔

۲۴۸۵۔ ہم سے اسحاق بن محمد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بچانے، ان سے ابو سہل نے
ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آن حضور نے فرمایا، دن اور
رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا (مجموعہ اسلام کی اور بہت سی ضروریات کے ہیں)
انہوں نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں
یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے کچھ کر لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اور رمضان کے روزے دہی اسلام میں سے ہیں، انہوں نے پوچھا،
کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ واجب ہے، آپ نے فرمایا کہ نہیں، سوا اس کے کہ
جو تم اپنے طور پر رکھو۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا، کیا (جو واجب زکوٰۃ

نے میں قسم میں پھر دل کی جاسکتی ہے۔ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ قسم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہی کی کھاتی چاہیے جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

قَالَ لَا إِذَا أَنْ تَطَوَّعَ كَاذِبًا الرَّجُلُ وَهُوَ
يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيكَ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۝

بنی بن بن

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرْنَا فِعْرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ
بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْحُبْتُ ۝

بِالْأَمَلِ مَنْ آقَا مَالِيَّةَ بَعْدَ
الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ
بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَابْرَاهِيمُ
الْبَيْتَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ
الْفَاحِرَةُ ۝

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
ذَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ
إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ
بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا
يَقُولُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِمَّنِ الشَّارِ
فَلَا يَأْخُذْهَا ۝

بِالْأَمَلِ مَنْ آمَرَ بِإِجْازِ الْوَعْدِ
فَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ رَأَى كَانَتْ صَادِقٌ
الْوَعْدِ وَتَقْبَى ابْنُ الْأَشْوَجِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ

آپ نے بتائی ہے، اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز واجب ہے (اموال میں)
اُس مضمون نے فرمایا کہ نہیں سوا اس کے جو تم خود اپنی طرف سے دو۔ اس کے بعد
وہ صاحب یہ کہتے ہوئے گئے کہ خدا گواہ ہے، میں نہ ان میں کوئی زیادتی
کردں گا اور نہ کوئی کمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انہوں نے سچ کہا
ہے تو کامیاب ہوئے۔

۲۴۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم
کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

۱۶۷۱۔ جس مدعی نے (مدعی علیہ کی) قسم کے بعد گواہ پیش
کیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ ممکن ہے کہ مدعی اور
مدعی علیہ میں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ
پیش کر سکتا ہو، طاووس، ابراہیم اور شریح رحمہم اللہ نے
فرمایا کہ عادل گواہ جھوٹی قسم کے مقابلے میں قبول کیے جانے
کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۴۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے
ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب نے اور ان
سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ میرے
یہاں اپنے مقدمات لاتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ میں سے ایک
دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، اس لیے اگر میں کسی
فریق کے لیے اس کی (اچھی) بحث کے نتیجے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ
کردوں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ میں نے دوزخ کا ایک حصہ اسے دے
دیا ہے جسے زمین ہی بہتر ہے۔

۱۶۷۲۔ جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا جن بھری دم
نے یہ کیا تھا۔ اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس
وصف سے کیا ہے کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ ابن اشوع نے

اُس جہور امت کا مسلک یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے کے لیے کسی سے کہنا یا اس کا حکم دینا، یہ لوگوں کا اپنا نجی معاملہ ہے قضا یا قانون کے تحت نہیں آتا
لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وعدہ کرنے کا حکم بھی قضا کے تحت آ سکتا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غالباً اس باب میں امام مالک
رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

پورا کرنے کے لیے فیصلہ کیا تھا (عدالت میں) اور سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسے نقل کیا تھا۔ مسور بن غزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے ایک داماد کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، اُسے پورا کیا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم کہیں نے دیکھا کہ وہ ابن اشوح کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

۲۴۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ انھیں ابرسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل سے ان سے کہا تھا، میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (تھیں) کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ تھیں ناز، صدقہ، عفت، عہد کے پورا کرنے اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور یریں کی ہفت ہے

۲۴۹۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے البرہل نے، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب کوئی بات کہی ہو کہی، امانت اسے دی گئی تو اس نے اس میں خیانت کی اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی۔

۲۴۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن حریج نے بیان کیا، انھیں عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی (بحرین کے عامل) علاء بن حضری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے مال آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کسی کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قسم ہو یا آل حضور کا کوئی وعدہ ہو تو وہ ہمارے یہاں آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ اتنا اتنا مال مجھے عاقبت فرمائیں گے۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پر طعائے اور میرے ہاتھ پر پانچ سوا درپھر پانچ سوا درپھر پانچ سو گن دیئے۔

ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ ابْنُ سُوْرٍ مِّنْ مَّخْرَمَةٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ مَهْرًا لَهُ قَالَ وَعَدَنِي قَوْفِي لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَخْتَجِرُ بِحَدِيثِ بْنِ أَشْوَحَ

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَا مُرْكُزُ فَرَأَيْتَ أَنَّكَ أَمَرَكُمُ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَّةِ وَالْوَفَا بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الرِّمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيِّ

۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمِيْعٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ شَافِعٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْثِقَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْوٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا مَا لَكُمْ مِنْ قَبْلِ الْعُلَاةِ مِنَ الْخُفُوْفِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كُنْتُ لَهُ فَبِكُلِّ عِدَةٍ فَلْيَا تِنًا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي يُعْطِينِي هَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ فَإِنَّ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَقَدَنِي يَدِي خَمْسًا ثُمَّ خَمْسًا ثُمَّ خَمْسًا ثُمَّ خَمْسًا مِائَةً

۲۴۹۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن سلمان نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کیا، ان سے سالم بن اظہر نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عیرو کے ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہر کے ادا کرنے میں، کون سی مدت پوری کی تھی زنی آٹھ سال کی یا دس سال کی، میں کا قرآن میں ذکر ہے، میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، ہاں عرب کے عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لوں (تو پوچھیں جاؤں گا) چنانچہ میں نے ابن عباس رضی سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ آپ نے بڑی مدت پوری کی (دس سال کی) جو دونوں مدتوں میں بہتر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب کسی سے وعدہ کرتے تو اسے پورا کرتے تھے۔

۱۶۷۳۔ غیر مسلموں سے شہادت دینے کا مطلب کی جائے یہ شبہی نے بیان کیا کہ دوسرے ادیان والوں کی شہادت ایک سے دوسرے کے خلاف یعنی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ”ہم نے ان میں باہم دشمنی اور بغض کو ہوا دے دی ہے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے نقل کیا کہ اہل کتاب کی (ان کی مذہبی روایات میں) نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کہہ یہ کہہ لیا کہ وہ کہہ کر اور جو کچھ اس نے نازل کیا، سب پر ہم ایمان لائے۔ الآیہ۔

۲۴۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن عبد اللہ بن جابر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے مسلمانو! اہل کتاب سے تم کو یہ حوالا کرتے

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَذْهَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ يَهُودِيًّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتَةِ آتَى الْأَحْكَامِ فَصَنَى مُوسَى قُلْتُ كَوَ أَذْرَى عَشَى أَقْدَرَ عَلَى حَنْدٍ انْقَرَبَ كَمَا سَأَلَهُ فَقَبَضْتُ فَمَسَلْتُ بَنِي عَبَّاسٍ فَقَالَ قَصْنَى الْكُرْهَاتِ وَأَطِيبْهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ قَعْلَ ۖ

باب ۱۶۷۳ لَا يُقْبَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ يَعْضُرُهُمْ عَلَى بَعْضِ يَقُولِهِ تَعَالَى فَأَعَزَّيْنَا بَيْنَهُمُ الْفِدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوا بُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْأَمَةُ ۖ

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ مسلم ہوتا ہے کہ اسلامی عدالت، غیر مسلموں کی شہادت قبول نہ کرے لیکن احفاد کے نزدیک ان کی شہادت بھی قبول کی جائے گی اور ان کی شہادتوں پر فیصلے بھی کیے جائیں گے۔ اگرچہ اس باب کے دونوں مذاہب میں تفصیل ہے لیکن بنیادی طور پر احفاد یہ کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم اگر کسی دوسرے غیر مسلم کے خلاف شہادت میں پیش کیا جائے اور گواہ کی شرائط اس پر پوری اترتی ہوں تو اس کی گواہی مقبول کی جائے گی، مسلمان بھی کسی غیر مسلم کو اپنے مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہے اور عدالت کو، اگر گواہ بننے کی اس میں شرائط موجود ہیں، اس کی گواہی قبول کرنی پڑے گی۔ ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی، جنھوں نے دنا کیا تھا۔ تو ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے چار شاہد لاؤ۔ علامہ ماردینی رحم نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کی شہادت کی اجازت دی تھی۔ علامہ ماردینی رحم نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط کے مطابق بتایا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو دلائل اس کے خلاف نقل کیے ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو واضح ہو گا کہ وہ امور قضا اور عدالت سے متعلق سرے سے نہیں ہیں اور اس باب میں ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ہو، حالانکہ تھاری وہ کتاب جو تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس میں کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا۔ اور خود ہی اس میں تیسر کر دیا اور پھر کہنے لگے کہ یہ کتاب (ان زیادتیوں اور تیزات کے ساتھ جو خود انہوں نے کئے تھے) اللہ کی طرف سے ہے، ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں۔ ہرگز نہیں۔ (تھا) ظاہر عمل اس وجہ سے اور بھی سنگین ہے کہ) مجاہد نے ان کے کسی آدمی کو بھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے کچھ پوچھتا ہو جو تم پر (تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

۱۶۷۴۔ مشکلات کے مواقع پر قرعہ اندازی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جب وہ اپنے قلم ڈالنے لگے (قرعہ اندازی کے لیے تاکہ اس کی تعین کر سکیں کہ) میری کفالت کون کرے گا؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) کہ جب سب لوگوں نے اپنے اپنے قلم ڈالے (نہر اردن میں) تو تمام قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے، لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اس بہاؤ میں اوپر اگیا اس لیے انہوں نے ہی مریم علیہا السلام کی کفالت کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاٰتٰیہم کے معنی میں ”قرعہ اندازی کی“ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ (میں من المدحضین کے معنی میں) من المسہرین (یعنی قرعہ انہیں کے نام نکلا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی مقدمہ میں مدعی علیہ ہونے کی بناء پر) چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ سب (ایک ساتھ) ہر گے بڑھے، اس لیے آپ نے ان میں باہم قرعہ ڈالنے کے لیے فرمایا کہ سب سے پہلے قسم کون کھائے۔

۲۲۹۵۔ ہم سے عمرو بن جعفر بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعیب نے حدیث بیان کی، انہوں نے عثمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے حدود کے بارے میں مدابہت برتنے والے اور اس میں مبتلا ہو جانے والے کی مثال ایک ایسی قوم کی ہے جس نے

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْتَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَكِتٰبُكُمْ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ الْاَنْهَارُ بِاللّٰهِ تَقَرُّوْهُ ثُمَّ يُشْبُّ وَ قَدْ حَدَّثَكُمْ اللّٰهُ رَثَ اَهْلَ الْكِتٰبِ بَدَلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمْ الْكِتٰبَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يَبِيْشْتُوْا بِهِ لِمَنَّا قَلِيْلًا اَكَلْنَا مِنْهَا كَمَا مَجَاءَكُمْ مِنْ اَنْبِيَآءِ عَنْ مَّسَالِكِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاْنَا مِنْهُمْ رَجْعًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِمْ

بَابُ ۱۶۷۴ اَنْقَرَصَتْ فِي الْمَشْكَلَاتِ وَقَوْلُهُ اِذْ يُلْعَوْنَ اَقْلًا مَعَهُمْ اَيْتُهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَوْا اَنْقَرَعُوا فَجَرَّتْ تَوَقُّفُ مَعَ الْجَوْرِِيَّةِ وَ عَلَّ قَلَمُ زَكْرِيَّا الْجَوْرِِيَّةَ فَكَلَفَهَا زَكْرِيَّا وَقَوْلُهُ فَاهَمَّ اَقْرَعُ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ مِنَ الْمَسْهَرِ مِنْ اَيْتِهِمْ عَرَضَ الشَّرِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ اَنْبِيَاۤءٍ فَاسْتَرْعَوْا فَاَمَرَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيْتُهُمْ يَحْلِفُ

بِسْمِ اللّٰهِ

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو بْنُ حَفْصٍ اَبُو عِيَاذٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ اَنْهُ سَمِعَ الشَّعْبَانَ بْنَ كَيْسِرٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْحِضِيْنَ خَا حَدُوْدِ اللّٰهِ وَانْوَابِعَ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اَسْتَعْوَا

سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا
وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي
فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالسَّمَاءِ عَلَى الَّذِينَ
فِي أَعْلَاهَا فَتَذَوُّوا بِهِمْ فَتَاخَذَ فِئْسًا
فَجَعَلَ يَنْقُرُ اسْفَلَ السَّفِينَةِ
فَاتَّوَهُ فَتَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ
فِي ذَلِكُمْ فَبَدَّلِي مِنَ السَّمَاءِ فَبَانِ
أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَجْحُوهُ وَتَجَّوُوا
أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ اهْلِكُوهُ وَ
أَهْلِكُوا أَنْفُسَهُمْ ۝

۲۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ
بْنُ زَيْدٍ الْفَضَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ
امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَارَ لَنَا سَهْمُهُ
فِي الْمَسْكَنِ حِينَ أَقْرَعَتِ الْفَضَارِ مَسْكَنِي
الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ
عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمُرَضَّاهُ
حَتَّى إِذَا تَوَفَّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ
عَلَيْكَ نَارِ سُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا السَّائِبَ فَتَهَادَيْتُ
عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَكَ فَقُلْتُ
لَا أَدْرِي يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ
جَاءَهُ وَاللَّهُ الْبَقِيَّةُ وَإِنِّي لَا رَجُوءَ لَهُ الْخَيْرُ وَاللَّهُ
مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِهِ قَالَتْ
قَوْلَهُ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَخْبَرَنِي ذَلِكَ

ایک کشتی (پر سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی اس کے نتیجے میں کہ لوگ نیچے کی منزل
پر سوار ہوئے اور کچھ اوپر کی منزل پر نیچے کے لوگ پانی لے کر اوپر کی منزل سے گزرتے
تھے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو
ان کے جانے آنے سے تکلیف ہوتی ہے (نیچے والے کھارڈی سے کشتی کے نیچے کا حصہ
کاٹنے لگے تاکہ یہیں سے سفر کا پانی لے لیا کریں۔ اب اوپر والے آئے اور کھنڈ
لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو رہا رہے اور جانے آنے سے تکلیف
ہو رہی تھی اور ہمارے لیے بھی پانی ضروری تھا۔ اب انھوں نے اگر نیچے والوں کا ہاتھ
کپڑ لیا اور انھیں ان کی حماقت سے روک دیا تو انھیں بھی ہمت دی اور خود بھی ہمت
پائی، لیکن اگر انھیں چھوڑ دیا (اور جو وہ کر رہے تھے انھیں کرنے دیا) تو انھیں
بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔

۲۴۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، ان سے خارجہ بن زید انصاری نے حدیث بیان کی کہ ان کی
رشتہ دار ایک خاتون ام عطاء رضی اللہ عنہا نے صفوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیعت بھی کی تھی، انھیں خبر دی کہ انصاری نے جب مہاجرین کو رحمت کے فوراً
بعد اپنے یہاں ٹھہرانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے
قیام کا انتظام ہمارے حصے میں آیا۔ ام عطاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ عثمان بن
مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں ٹھہرے (اور کچھ دنوں بعد) بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کی تیماردگی
کی لیکن ان کی وفات ہو گئی اور جب ہم انھیں کفن دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا، ابوالنبی عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت، تم پر اللہ کی رحمتیں
نازل ہوں، میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں تمہاری ضرورت و تکمیل
کی ہوگی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہو گئی کہ اللہ
تعالیٰ نے ان کی عزت و تکمیل کی ہوگی۔ میں نے عرض کیا، میرے ماں اور باپ آپ پر فدا
ہوں یا رسول اللہ! مجھے یہ بات کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوئی ہے پھر آن حضور رضی اللہ
فرمایا، عثمان کا جہاں تک معاملہ ہے، تو خدا شاہد ہے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور
میں ان کے بارے میں (خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے) خبر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن خدا کی
قسم، رسول اللہ ہونے کے باوجود خود مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا
(عثمان رضی اللہ عنہ کا تو کیا ذکر) ام عطاء کہنے لگیں خدا کی قسم، اب میں اس کے بعد کسی شخص کی باقی
کبھی نہیں بیان کروں گی (اس تیقن کے ساتھ) اس سے مجھے رنج بھی بہت ہوا کہ
آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے کس تیقن کے ساتھ ایک ایسی بات کہی جس کا مجھے علم تھا

قَالَتْ فَنَسِيتُ فَأُذِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا
تَجَرِي تَحْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

۲۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ مَعَهُمَا
خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُسَمِّي لِكُلِّ مَرْأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا
وَلَيْلَتَهَا عَزِيدَانِ سَوْدَةَ فَبِتَ زَمْعَةً وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ
لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْنِي بِذَلِكَ
بِعَنَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۹۸ - حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيْعَكُمْ النَّاسُ
مَا فِي الْمَنَةِ أَوْ الْبَيْتِ أَوْ الْبَيْتِ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا
إِلَّا أَنْ يَسْتَحْضُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَحْضُوا وَتَوَيْعَكُمْ مَا فِي
الْمَحْجَرِ لَا تَسْتَحْضُوا إِلَيْهِمْ وَتَوَيْعَكُمْ مَا فِي
الْعَمَةِ وَالْبَيْتِ لَا تَوَيْعُوا وَلَا تَحْضُوا

انہوں نے بیان کیا کہ (ایک دن) میں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں عثمان کے یہ میرے
ایک جاری چشمہ دیکھا میں رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ
سے خواب بیان کیا، آپ حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا (نیک) عمل تھا۔

۲۴۹۷ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی
انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور
ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے
تو اپنی اندراج میں قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا حصہ نکل آتا، انہیں اپنے ساتھ
لے جاتے حضور اکرم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک
رات متعین کر دی تھی (باری باری) البتہ سودہ بنت زمرہ نے (اپنی عمر کے آخر میں)
اپنی باری آپ حضور کی زوجہ عائشہ کو دے دی تھی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خوشنودی و رضا حاصل ہو (کیونکہ وہ خود بزرگی ہو چکی تھیں)۔

۲۴۹۸ - ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبکر کے مولیٰ سمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے
اور ان سے ابومریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم
ہو تا کہ اذان اور صفت اول کی کتنی برکت ہے پھر انہیں اس ثواب کے حامل کرنے
کے لیے قرعہ اندازی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی بھی کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جاتا
کہ عشاء اور صبح کی نماز کی کتنی فضیلتیں اور برکتیں ہیں تو گھٹنوں کے بل اگر آنا
پڑتا پھر بھی آتے۔

صَلَحُ كَالْمَسَائِلِ

کتاب الصلح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۶۷۵ - لوگوں میں باہم صلح کروانے سے متعلق آیات و احادیث
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان کی اکثر سرگوشیوں میں غیر نہیں ہوا
ان (سرگوشیوں کے) جو حد تک یا بھی بات کی طرف لوگوں کو ترغیب
دلائیں یا لوگوں کے درمیان باہم صلح کرائیں اور جو شخص یہ اعمال اللہ تعالیٰ
کی خوشنودی کے لیے کرے گا تو جلد ہی ہم اسے عظیم اجر دیں گے اور
اُمم کا اپنے اصحاب کے ساتھ مختلف مقامات پر لوگوں میں باہم صلح
کرانے کے لیے جانا۔

بَابُ ۱۶۷۵ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ
إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ
إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُنْزِلُ بِهِ
أَجْرًا عَظِيمًا وَخُذُوا إِلَى الْوُجُوهِ
الْمُؤَلَّفَةِ بَيْنَ النَّاسِ بِالصُّلْحِ

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ أَنَّا سَمِعْنَا بَعْضَ عَمْرٍو وَهُوَ عَوِفٌ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ وَفَجَّرَ إِلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَا سَمِعْنَا مِنْ أَهْلِهِمْ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِرَأْسٍ فَذَاتِ بِرَأْسٍ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُوَفَّرَ النَّاسُ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ يَشَاءَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَنَّنِي فِي الصَّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا وَوَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكِيدُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ فَأَمَّارَ إِلَيْهِ يَدِهِ فَأَمْرًا بِصَلَاتِهِ كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرُ يَدَهُ تَحْمِيدًا لِلَّهِ ثُمَّ رَجَعَ الْقَوْمُ قَرَأَ دُرُودَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ عَزَّ فِي صَلَاتِكُمْ أَحَدٌ لَكُمْ بِالتَّصْفِيحِ أَنْتُمُ الْمُصْفِيحِينَ لِلنَّبِيِّ مَنْ تَابَ شَيْءٌ عَزَّ فِي صَلَاتِهِمْ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا لَنَقَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ جِئْتَ أَشْرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تَصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِإِبْنِ أَبِي حَفَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِسَائِرِ مَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدًا اللَّهُ بْنُ أَبِي نَاطِلٍ

۲۴۹۹۔ ہم سے سعید بن ابی مرزوم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن عبد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قبائری) ابو عمرو بن عوف میں باہم کچھ رخصت ہو گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر ان کے یہاں ان میں باہم صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے (آپ لوگوں میں صلح صفائی میں مشغول رہے اور نماز کا وقت ہو گیا، لیکن آپ تشریف نہ لائے بیٹھا ہوا لال رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اذان دی، ابھی تک چڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تھے اس لیے وہ (اں حضور میں کی ہدایت کے مطابق) ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اں حضور وہیں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے، کیا آپ لوگوں کو نماز پر دعا دیں گے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔ اس کے بعد نماز کی اقامت ہوئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز کے درمیان میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچے (ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متنبہ کرنے کے لیے) لوگ بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے، ابو بکر نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے (لیکن جب بار بار ایسا ہوا تو) آپ متوجہ ہوئے اور محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پیچھے ہیں، حضور اکرم نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے انھیں حکم دیا کہ جس طرح وہ نماز پڑھا رہے ہیں اسے جیسا رکھیں لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان کی اور اٹھے پاؤں پیچھے آگئے اور صف میں مل گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ہدایت کی کہ لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو ہاتھ پر ہاتھ مارنا تمہاری عورتوں کے لیے ہے۔ مردوں کو جس کی نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے سجانا اللہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ لفظ جو بھی سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا اور لے لے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب میں نے اشارہ بھی کر دیا تھا تو پھر آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے؟ انھوں نے عرض کیا، ابو قتادہ کے بیٹے کے لیے یہ بات مناسب نہ تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے نماز پڑھائے (حدیث اور اس پر نوے پہلے گزر چکا ہے)۔

۲۵۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، اگر آپ عبد اللہ بن ابی رافع (کے یہاں تشریف

نے چلتے تو بہتر تھا حضور اکرم اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم پیدل آپ کے علوم میں تھے ہر صبح آپ گزرتے تھے وہ شہر زمین تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے یہاں پہنچے تو وہ کہنے لگا، اؤ! آپ دور جا رہے، آپ کے گدھے کی پوسے مجھے تکلیف ہو رہی ہے اس پر ایک انصاری صحابی بوسے کے خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی پوسے بہتر ہے۔ بعد اللہ (مناقی) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابی کی بات پر غصے ہو گیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو بڑا ابلکا پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہو گئے اور اٹھاپانی چھڑی اور جوتے تک قربت پہنچی۔ یہیں معلوم ہو لیا کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی اگر مسلمانوں کے درگزر وہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو!

۱۶۷۶۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح کرنے کی کوشش کرتا ہے

وہ جہوٹا نہیں ہے۔

۲۵۰۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انھیں خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لیے کوئی اچھا بات کی جھلی کھائے (یا راوی نے) یقول خبر لکھا۔

۱۶۷۷۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ جلد صلح کرانے

چلیں۔

۲۵۰۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ اور اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ قبا کے لوگوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور روت بہاں تک پہنچی کہ ایک نے دوسرے پر پتھر پھینکے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، جلد ہم

نے دوسری روایت میں ہے کہ آپ میٹور نالی گدھے پر سوار تھے اور گدھے نے دال پہنچ کر بیٹاب کیا تھا اس پر عبد اللہ بن ابی نے یہ جہاد یا یہ کہ ”لوگوں کو اس گدھے کی پوسے بچائیے“ کہا تھا لے احاط کے یہاں صراحت جھوٹ بولن کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ البتہ مصالح کے پیش نظر فریضی و کنا یہ صورت سے کیا جاسکتا ہے انھیں مصالح میں سے ایک مصلحت دواؤں میں میں باہم صلح کرنا بھی ہے کہ اس میں فریقین کے مصلحت اس کے خلاف کی باتیں اس طرح رکھی جائیں کہ دونوں کے دل صاف ہو جائیں اور صلح ہو جائے۔

إِلَيْهِ الشُّعْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَاطْلُقَ الْمُسْلِمُونَ يَنْشَوْنَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ مَسْنُوعَةٌ فَلَمَّا آتَاهَا مَشَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ عَمِيٌّ وَاللَّهِ لَمَّا أَذَانِي شَتَّى حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِبَيْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَشَتَّى فَغَضِبَ يَكْلَرُ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَصْحَابًا فَكَانَ بَيْنَهُمَا صَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَانْتِفَالٍ فَبَلَغْنَا أَنَّهُمَا أَنْزَلَتْ دَانٍ هَاتِفَتَانِ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا قَاتِلِي حَوَا بَيْنَهُمَا

بَابُ لَيْسَ أَكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ

بَيْنَ النَّاسِ

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلثُومَ بِنْتَ عَقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ أَكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ كَيْفَ كَانَ حَيًّا أَوْ يَمُوتُ حَيًّا

بَابُ قَوْلِ الْأَمَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا هُوَ

بَيْنَ النَّاسِ

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثِيُّ وَرِثَعِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قَبَا اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَاؤُا بِالْحِجَابَةِ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ان میں باہم صلح کرائیں گے۔

۱۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اگر دونوں فریق آپس میں صلح

کریں، اور صلح بہتر ہے“

۲۵۰۳۔ ہم سے قسیمیہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہ) ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بے توجہی اور اعراض محسوس کرے، فرمایا کہ یہ ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیزیں پائے جو اسے پسند نہ ہوں، عمر کی زیادتی وغیرہ اور اس لیے اسے اپنے سے جدا کرنا چاہتا ہو اور عورت کہے کہ مجھے جدا کر دو ورنہ نفقہ وغیرہ جس طرح تم پا ہو دیتے رہنا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۶۷۹۔ اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی، تو قبول نہیں کی جائے گی۔

۲۵۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اکیلہ اعرابی آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا کہ اس نے سچ کہا، آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ اعرابی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا، پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، قوم نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو رحم کیا جائے گا لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سوکریاں اور ایک باندی دی (تاکہ یہ لوگ اسے معاف کر دیں) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو تھوکرے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کر دوں گا۔ باندی اور کبریاں تو تمہیں کو لوٹا دی جاتی ہیں، البتہ تمہارے لڑکے کو تھوکرے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور انہیں تم پر قبضہ اسلام کے ایک مہینے تھے، اس عورت کے یہاں جاذبہ اور اسے رجم کر دو ورنہ لڑکے وہ زنا کا اقرار کرے، چنانچہ انہیں گئے اور رجم کر اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا۔ اس لیے اسے رجم کر دیا گیا۔

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَٰلِكَ فَقَالَ اَذْهَبُوا بِمَا تَصْلِحُ بَيْنَهُمْ
بَاب ۱۶۷۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى اِنْ يَصْلَحْ
بَيْنَهُمَا مَلْحًا وَاصْلَحْ خَيْرٌ

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
وَأَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا شُورًا وَأَوَّعَلَهَا
قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لَا
يُحِبُّهُ حَبْرًا أَوْ عَذِيرًا فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا
فَنَقُولُ أَمْسِكِي وَأَقْسِمِي مَا شِئْتِ قَالَتْ
فَلَا بَأْسَ إِذَا اشْرَاصِيَا

بِزَيْنَتِ بْنِ

بَاب ۱۶۷۹ إِذَا اضْطَحَّوْا عَلَى صُلْحٍ جَوْرٍ
فَاَصْلَحَ مَرْدُودٌ

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي ذَيْبٍ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ
الْأَعْرَابِ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ
مَدَقِّ رَقِصَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا
فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ
الرَّجْمُ فَقَدَّيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِنَاءَةً
مِنْ خَلْمٍ وَوَلَيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ
الْعِلْمِ فَقَالُوا ارْتَمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ
مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ ابْنِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمَا
بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْعَدَّةُ فَرَدَّ
عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتِ
يَا أُتَيْسُ لِرَجُلٍ فَأَعِدِّي امْرَأَتَهُ هَذَا كَارِجُهَا قَدْ
عَلِمَا أُتَيْسٌ مَرَجَّهَا

۲۵۰۵۔ ہم سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ کدو ہے۔ اس کی روایت عبداللہ بن جعفر قزحی اور عبدالواحد بن عون نے سعد بن ابراہیم کے واسطے سے کی۔

۸۰ ۶۱۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے، (دیکھا اس طرح) کہ یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے جب کہ اس کے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو۔

۲۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے خضر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے براہین مازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی صلح (قریش سے) کی تو دستاویز علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی انھوں نے اس میں لکھا، محمد، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ محمد کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے روکتے ہی کیوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ ٹھادیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط صلح کی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ (آٹھ سال) تین دن کے لیے کم آئیں گے اور پھر نیا م میں رکھ کر داخل ہوں گے۔ بیس گروں نے پوچھا کہ جلیان السلاح (جس کا حدیث میں ذکر ہے) کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ نیا م اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کے مجموعے کا نام جلیان ہے)۔

۲۵۰۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا اور کہہ دیا کہ وہ ہوسے لیکن کہہ کے لوگوں نے آپ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ آٹھ سو سال آپ کہیں تین دن تک قیام کریں گے جب اس کی دستاویز لکھی جائے گی تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلح ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو رکھیں گے بھی نہیں، پس آپ صرف محمد بن عبد اللہ ہیں، انھوں نے

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فهُوَ كَكِدْوَةٍ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَزَحِيُّ وَعَبْدُ الْوَحِيدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِدْرِيسٍ :

يَانِيبُ كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَلَحَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسَبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ :

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا خُذْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَسَا صَلَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْخُدْ وَهَيْتَ كَتَبَ عَرَبِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكُتِبَ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ لَا تُكْتَبُ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ كَذَلِكَ كُنْتُ رَسُولًا كَذَلِكَ تَلَكَّ فَقَالَ لِعَرَبِيٍّ أَمْنَعُ فَقَالَ عَرَبِيٌّ مَا أَنَا بِكَافِرٍ أَمْنَعُ فَمَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسِيءِهِ وَصَالِحُهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَاصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَثْوَارٍ وَلَا يَدْخُلُ هَا إِلَى يَجْلِبَتِ السَّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جَلِبَتِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْيَتَرَابُ بِسَائِفِهِ :

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالِي أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَ هُمْ عَلَى أَنْ يَتِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَثْوَارٍ فَلَسَا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَامَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُؤْمِنُ بِهَا فَلَوْ تَعْلَمُوا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ

أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ - قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْخُولُ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَامَنِي عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سَلَامًا إِلَّا فِي الْعَرَابِ وَإِنْ لَا يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَإِنْ لَا يَسْمَعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ بِهَا فَمَا دَخَلَهَا وَمَعْنَى الذَّجْلِ أَتَوَاعِيلُ فَقَالُوا قُلْ لِيَصَاحِبُكَ الْخُرُجُ عَنَّا فَقَدْ مَعْنَى الذَّجْلِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ أَهْلُهُ حَمْزَةً يَا عَمْرُؤَ يَا عَمْرُؤَ فَتَنَّا وَلَهَا عَيْنٌ فَأَخَذَتْ بِسِدِّهَا وَقَالَ رِفَاعَةُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دُونَكَ ابْنَةُ فَتَيْتَ حَمَلَتَهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَيْنٌ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ رِبِّي وَنَبِيِّ عَتَمِي وَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَتَمِي وَخَالَتُهَا فَتَيْتَ فَقَالَ زَيْدُ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا لَهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِيَكُنْ رَأْسُ مَتْنِي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ يَجْعَلُ أَشْبَهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لِرَبِّهِ أَنْتَ أَكُونَا وَمَوْلَانَا

باب ۶۸۱ الصلح مع المشركين فيه

عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَ قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنُونُ هَذِهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ نَبِيِّ الْأَنْصَارِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمُسَوِّدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي رَضِيٍّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا لِيَ الْبَرَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْرُكِينَ يَوْمَ الْعُدَّةِ يَبِيتُهُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى

فرمایا کہ میں رسول اللہ ہی ہوں، اور محمد بن عبد اللہ ہی، اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ کا لفظ مشاؤد۔ انھوں نے عرض کیا، نہیں، خدا کی قسم میں یہ عقیدہ بھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضرت نے خود دستاویز دی اور کہا کہ یہ اس کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ کوئی وہ اختیار انعام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں گے، اگر کوئی باغی ہو ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے، لیکن ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص کہیں رہنا چاہے گا تو اسے وہ درویش لے گئے۔ جب آئندہ سال آپ کو تشریف لے گئے اور انہیں قیام کی مدت پوری ہو گئی تو قریش، علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ مدت پوری ہو گئی ہے اور اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہے روانہ ہونے لگے، اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بچی چچا کرتی آئیں، علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے کر، چنانچہ انھوں نے انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیا پھر علی زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا باہم نزاع ہوا۔ علیؑ نے فرمایا کہ اس کا مستحق میں زیادہ ہوں یہ میرے چچا کی بچی ہے۔ جعفرؑ نے فرمایا کہ میرے چچا کی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہے۔ زیدؑ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بچی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہمدرد میں تم سے ہوں، جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو، زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

۱۶۸۱ - مشرکین کے ساتھ صلح، اس باب میں ابوسفیانؓ

کی بھی ایک روایت ہے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کیا (ایک حدیث کے ذیل میں) کہ پھر تھوڑی دیر میں صلح ہو جائے گی۔ اس باب میں سہیل بن حنیف، اسماء اور مسودہ رضی اللہ عنہم کی بھی روایات ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یونانی بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی صلح مشرکین کے ساتھ تین شرائط کے تحت کی تھی، یہ کہ مشرکین میں سے (دوران صلح میں) اگر کوئی فرد آنحضرت

أَنَّ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّةً إِلَيْهِمْ
وَمَنْ آتَاهُم مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَذِبٌ ذُوهُ
وَعَلَىٰ أَنْ يَدَّخُلَهَا مِنْ قَائِلٍ وَيُقِيمَ
بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحِلَّائِنِ
السَّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَجْوَاهِ
فَبَآءَ أَبُو جُنْدَلٍ يَخْجُلُ فِي قُبُورِهِ
فَرَدَّهٖ إِلَيْهِمْ قَالَ نَمِيكَ كَرُّ
مَوْثَلٍ مِّنْ سُنَيْنِ آتَا جُنْدَلٍ
وَقَالَ
إِلَّا بِحِلَّتِ السَّلَاحِ

بنت بنت

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ ابْنِ الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ
ثَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ كُفَّارُ
قُرَيْشٍ بَيْتَهُ وَبَنِينَ ابْنَتِهِ فَخَرَجَهُمْ
وَحَاتَتْ رَأْسَهُ بِالْعُدَنِيمِيَّةِ وَهَاتَمَتْ هُنُوفُ
عَلَى أَنْ يَفْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَخْجُلَ
سَلَا حَا مَلِكِيهِمْ إِلَّا سَيُوقًا وَلَا يُقِيمُ بِهَا
إِلَّا مَا أَحْبَبُوا فَأَمْسَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا
كَمَا كَانَ مَا لَعَنَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمْرُوهُ
أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
يَعْنَى مَن بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ
قَالَ أُنْتُقِلْتُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَهْلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ
يُؤَدِّيهِ إِلَى حُمَيْرٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَلَاحٌ

باب ۶۸۲ الصَّلْحُ فِي التَّوْبَةِ

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَسَا حَدَّثَهُمَا أَنَّ الرُّبَيْعَ

کے پاس (فرار ہو کر) آئے تو آپ نے واپس کر دیں گے، لیکن
اگر مسلمانوں میں سے کوئی فرد مشرکین کے یہاں پناہ لے گا تو یہ
لوگ ایسے شخص کو واپس نہیں کریں گے۔ یہ کہ آپ آئندہ سال
مکہ آسکیں گے اور صرف تین دن ٹھہریں گے۔ اور یہ کہ ہتھیار،
تلووار، تیر وغیرہ بنام اور ترکش میں ڈال کر ہی مکہ میں داخل ہوں
گے، چنانچہ ابو جندل رضی اللہ عنہ (جو مسلمان ہو گئے تھے اور
قریش نے آپ کو قید کر رکھا تھا) ہیر پیلوں کو گھسیٹتے ہوئے آئے تو
آپ نے انہیں (شرائط معاہدہ کے مطابق) مشرکوں کو واپس کر دیا،
المم بخاری رہے کہہ کہ مولیٰ نے ابوسفیان کے واسطے سے ابو جندل
کا ذکر نہیں کیا ہے اور (الابجلیان السلاح کے بجائے) الابجلب
السلاح کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

۲۵۰۸۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن نعمان نے
حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ثافع نے اودان
سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کا اہرام باندھ کر
نکلے تو کفار قریش بیت اللہ جانے سے مانع آئے۔ اس لیے آپ نے قربانی
کا جانور حدیث میں ہی ذبح کر دیا اور سر بھی وہیں منڈوا لیا اور کفار کے آپ
نے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے۔ بخواروں کے
سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں گے (اور وہ بھی بنام میں) اور قریش جتنے دنوں
چاہیں گے اس سے زیادہ آپ مکہ میں قیام نہ کر سکیں گے (یعنی تین دن) چنانچہ
حنوز اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عمرہ کیا اور شرائط کے مطابق آپ
مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر جب تین دن قیام کو گذر چکے تو قریش نے کہہ چلے
جانے کے لیے کہا اور آپ وہاں سے چلے آئے۔

۲۵۰۹۔ ہم سے سعد بن حدیث بیان کی، ان سے بشر بن حدیث بیان کی،
ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن یاسر نے اور ان سے سہل بن
ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور حمیر بن ذہب بن سہل رضی اللہ
عنہما غیر گئے۔ غیر کے یہودیوں سے مسلمانوں کی ان دونوں صلح تھی

۱۶۸۲۔ دیت پر صلح۔

۲۵۱۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصاری

ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک روکی کے دانت توڑ دیئے۔ اس پر روکی والوں نے تہاوان مانگا اور ان لوگوں نے معافی چاہی لیکن معاف کرنے سے انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیا، یعنی ان کا بھی دانت توڑ دیا جائے، انس بن نضرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ربیع کا دانت ہم کس طرح توڑ سکیں گے، انہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم ان کا دانت نہیں توڑیں گے۔ اُن صفورم نے فرمایا کہ انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو بدلہ لینے (قصاص) ہی کا ہے چنانچہ یہ لوگ رضی ہر گئے اور معاف کر دیا پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ خدا ان کی قسم پوری کرتے ہیں۔ فزاری نے (اپنی روایت میں) حمید کے واسطے سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے۔ یہ زیادتی نقل کی ہے کہ وہ لوگ رضی ہر گئے اور تہاوان لے لیا۔

۶۸۳۔ (حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو برسے گروہوں میں صلح کرانے اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ ”پس دونوں میں صلح کرو“)

۲۵۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بھری رحمہ سے سنا، وہ بھلیں کرتے تھے کہ بخدا، جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ (معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں) پہاڑوں جیسا لشکر لے کر پہنچے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کا استیصال کئے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہؓ نے اس پر کہا اور بخدا، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے، کہ اسے عمرو! اگر اس لشکر نے اس لشکر کا استیصال کر دیا یا اس نے اس کا کرو یا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دی کہ) یہ میری کفالت کون کرے گا لوگوں کی عورتوں کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا۔ لوگوں کے خیال کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا؟ آخر معاویہؓ نے حسن رضی اللہ عنہ کے خیال قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے ووادعی بھیجے۔ عبد الرحمن بن مرہ اور عبد اللہ بن عامر بن

وہی ابنتہ المنذر کسرت ثنیۃ بھاریۃ فطلبوا الارش وطلبوا القوم فابوا فاکتوا الشیء مکی اللہ علیہ وسلم فامرہم بالقباص فقال انس بن النضر اتکسر ثنیۃ الربیع کما رسول اللہ لا والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیۃہما فقال یا انس کتاب اللہ القصاص قرضی انقوم وعقوا فقال الشیء مکی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو قسم علی اللہ لا یترکا کراۃ الفزار رضی عن حمید عن انس قرضی انقوم

وَقَبِلُوا الْاَرْشَ :

باب ۶۸۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن نبی عن ابی ہذاسیدہ وعلل اللہ ان یصلح بہ بنین فیتبن عظیمتین وقولہ جل ذکرہ فاصلحو ابینہما :

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَقُوْلُ اَسْتَقْبَلَنَا اللّٰهُ اَنْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُّغَوِيَةً بِكَتَاتِبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَلْعَاصِ اِنِّيْ لَذِيْ كِتَاتِبٍ لَّا تُؤْتِيْ حَتّٰى تُقْتَلَ اَوْ تُرَاتَمَا فَقَالَ مَعَهُ مُّغَوِيَةٌ وَكَانَتْ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّجُلَيْنِ اَنِّيْ عَمْرُو دِنْ قَتَلَ هُوَ لَآؤِمٌ هُوَ لَآؤِمٌ هُوَ لَآؤِمٌ مِّنْ قِيْ بِأُمُورِنَا مِّنْ قِيْ بِنِسَاوِهِمْ مِّنْ قِيْ بَضِيْعَتِهِمْ قَبَعَتْ (لَيْلَةُ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَامِرِ بْنِ

لے یعنی دونوں طرف مسلمان ہیں، وہ مارے جائیں یا ہاری طرف کے لوگ ہر حال مسلمانوں ہی کا نقصان ہو گا اور مجھے اللہ کے حضور میں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی، اب تمہیں بتاؤ کہ کیا جب اللہ کی بارگاہ میں مجھ سے سوال ہو گا تو وہاں میرا کوئی ساتھ دے سکے گا؟

كَرِيمٍ فَقَالَ اَذْهَبَا اِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَا عَرَضَا عَلَيْهِ وَقَوْلَا لَهُ وَاَطْلُبَا اِلَيْهِ فَاَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَ لَهُ فَطْلُبَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ اصْبَنَّا مِنْ هَذَا الْكَمَالِ وَرَأَتْ هَذِهِ اَرْمَةٌ تَدَّ عَانَتْ فِي مَوَاتِيهَا قَالَا فَاِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذًا اَوْ كَذًا وَيَطْلُبُ اِلَيْكَ وَهَمَّا لَكَ قَالَ فَسَنَ قِي يَهْدَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَاَلَهُمَا شَيْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالِحُهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيْمَنَةِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلَى خَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وََعَنْهُ اُخْرَى وَيَقُولُ اِنَّ اَنْبِيَاءَ هَذَا سَيِّدًا وَلَقَدْ لَعَلَّ اللَّهُ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اِنَّمَا تَبَيَّنَتْ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ اَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

بَابُ ۶۸۱۲ هَلْ يُعَيِّرُ الْإِمَامُ بِالْصُّلْحِ

۲۵۱۲. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَدْنَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرَّحَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ تَمَرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ حُصُورٍ بِالْبَابِ عَلَيْهِ أَصْوَاتُهُمَا وَرَأَى أَحَدَهُمَا يَسْتَوْضِعُ اِلَى الْخَرَسِ فَقَالَ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الْمَتَانِي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَهْ اَتَى ذَلِكُ أَحَبُّ

کریم۔ آپ نے ان دونوں اصحاب سے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو، ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انھیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا، ہم بنو عبد المطلب سے ہیں۔ یہ (خلافت کا) مال ہم نے خرچ کیا ہے (لوگوں پر) کیونکہ (اس دور میں) اس امت میں قتل و فساد کی گرم بازاری (جسے مال خرچ کر کے ہی روکا جاسکتا ہے) ان دونوں اصحاب نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے سامنے غلام غلام صورتیں رکھی ہیں، معاملہ آپ کی مرضی پر چھوڑ دے اور آپ سے پوچھا ہے حسن نے دریا فت فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں قاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا تو انھوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور آخر آپ نے صلح کر لی۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہربان یہ فرماتے سنا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے اور ان حضرات کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن کی طرف، اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرانے کا۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث کو حسن بھری کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی سنا ثابت ہے۔

۶۸۱۲۔ کیا امام صلح کے لیے اشارہ کر سکتا ہے؟

۲۵۱۲۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اوفیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابوالرحال محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر بھنگا اسنے والوں کی آواز سنی، جن کی آواز بزدل ہو گئی تھی۔ قصہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے قرع میں کچھ کی کرنے درمقابلے میں نرمی برتتے کے لیے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں یہ نہیں کر سکتا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف گئے اور فرمایا کہ اس بات پر خدا کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے، ان صحابی نے قرع میں کیا میں ہی ہوں، یا رسول اللہ! میرا قرع جو جاتا ہے وہی کر دوں گا۔

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَتَّابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ كَتَّابٍ عَنْ مَالِكٍ
أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ أَلَا سَلْبَتِي مَالٌ
فَلَوْحِيهِ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَمَرَّ بِهِمَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا كَتَّابُ فَأَشَارَ بِبَدَنِكَ كَأَنَّهُ يَقُولُ انْصُفْ
فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا
بَابُ ۱۶۸۵ فَضِيلُ الرِّضَالِ بْنِ النَّاسِ
وَالْعَدْلُ بَيْنَهُمَا ۝

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنْ
النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ
يَقُولُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ ۝

بَابُ ۱۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالْمُصَلِّ
فَأَبَى حُكْمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَتِّ ۝

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّمَاتِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
الرُّبَيْعَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصِمٌ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
قَدْ شَهِدَ بَذَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي شِرَاحٍ تَيْنَ الْحَرَّةِ كَأَنَّهُ يَسْقِيَانِ بِهِ
كَلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلزُّبَيْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَأَنَّكَ عَمَتِكَ
فَتَلَوْتَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
اسْتِمْتَ أَهْلِي حَتَّى يَمْلَأَ الْخَيْدَ كَمَا سَتَوْنِي

۲۵۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے
ان سے اعرج نے بیان کیا کہ ہمارے عبد اللہ بن کاتب بن مالک نے حدیث بیان
کی اور ان سے کاتب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبد اللہ بن عمرو اسلمی رحمہ
اللہ عنہ ان کا قرض تھا، ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے ان کا پیچھا کیا اور آخر
تکرا رہی، اور دونوں کی آواز بلند ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر گھر سے
آپ نے فرمایا، اے کاتب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آپ کہہ رہے
ہوں کہ ادھا (قرض کم کرو) چنانچہ انھوں نے ادھا قرض چھوڑ دیا اور ادھا
لے لیا۔

۱۶۸۵۔ لوگوں میں باہم صلح کرانے اور انصاف کرنے
کی فضیلت۔

۲۵۱۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ہر جوڑ پر، ہر اس دن کا
صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ انصاف
کرنا بھی صدقہ ہے یہ

۱۶۸۶۔ امام کے اشارے پر اگر کسی فریق نے صلح سے انکار
کیا تو پھر قانونی فیصلہ کرے۔

۲۵۱۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی، کہ زبیر رضی اللہ عنہ
بیان کرتے تھے کہ ایک صحابی جو بدر کی لڑائی میں بھی شریک تھے کے خلاف وہ
کے نالے کے سلسلے میں اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انھوں
نے پیش کیا، دونوں حضرات اس نالے سے (باغ) سیراب کیا کرتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیر تم پہلے سیراب کرو، پھر اپنے پرہیزی کو سیراب
کرنے دو۔ انصاری صحابی کو غصہ آگیا اور کہا یا رسول اللہ! کیا اسی وجہ سے کہ
یہ آپ کی چھوٹی کے لڑکے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا
رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا زبیر رضی اللہ عنہ (کہ سیراب کرو اور ہائی کو) اپنے باغ
میں، اتنی دیر تک آنے دو کہ دیوار تک چڑھ جائے۔ اس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ

نے یعنی جو صدقہ واجب تھا وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے سے بھی ادا ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع
ہوتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ انصاف و عدل کیا جائے۔ لوگوں میں صلح کرنا بھی ایک طرح کا انصاف ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُمُوهُ حَقًّا لِلزُّبَيْرِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِوَأْيِ سَعْدَةَ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِ
فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَوْنِهِ الْعَلَمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ
الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ
فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَكُونُوا فِيمَا كُنْتُمْ بَيْنَهُمُ الْآيَةَ
باب ۶۸ الصَّلَاحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَأَصْحَابِ
الْمِيزَانِ وَالْمَجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رَمَى النَّبَاسُ أَنْ يَتَحَارَجَ الْمُتْرِكِي
فَيَأْخُذَ هَذَا أَدِينًا وَهَذَا آخِيًا فَإِنْ تَوَيَّرَ أَحَدُهُمَا
لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ :

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَوَفَّيْتُ أُبَيَّ وَ
عَلَيْهِ دَيْنٌ مَعْرُوضٌ عَلَى عُرْمَاءِهِمْ أَنْ يَأْخُذُوا
الشَّرِيصَةَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَكَمْ يَرَوْنَ أَنَّ فِيهِمْ وَكَأَنَّ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ إِذَا اجْدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِيزَانِ
إِذَنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَ
مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُصْرٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَنَدَا بِالْبُرْكَ
ثُمَّ قَالَ أَوْعِ عُرْمَاءَكَ فَأَوْفِيهِمْ فَمَا تَرَكْتُ
أَحَدًا لَهُ عَلَى أُبَيٍّ دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ
ثَلَاثَةَ مَشْرُوسَاتٍ سَبْعَةَ عَجُوفٍ وَسِتَّةَ
تَوَاتٍ أَوْ سِتَّةَ عَجُوفٍ وَسَبْعَةَ تَوَاتٍ
فَوَاقَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الْمُنِيرِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَتَصَدَّقَ
فَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُصْرٌ فَكَتَبَ هُمَا فَقَالَ لَقَدْ
عَلِمْنَا إِذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے زیرِ منی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا تھا، اس سے پہلے آپ نے
ایسا فیصلہ کیا تھا کہ جس میں حضرت زیر اور انصاری صحابی رہ دوں کی رعایت
مندی لیکن جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا تو آپ نے زیر
کو ان کا پورا حق عطا فرمایا، قانون کے مطابق، عروہ نے بیان کیا کہ زیر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا، سجد امیر خیال ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی آپس
ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہ ہوں گے جب
تک اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلے کو نافذ نہ مانتیں گے۔" - الایہ
۱۶۸۔ قرض خواہوں اور داروں کی صلح اور اس میں تعین
سے کام لینا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو شریک
آپس میں اس طرح صلح کر لیں کہ ایک قرض اور دوسرا نقد مال ملے
تو کوئی حرج نہیں، اب اگر ایک شریک کا مال ضائع ہو گیا تو اسے
اپنے شریک سے مطالبہ کا حق نہیں ہوگا۔

۲۵۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان
نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد حب
شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کے سامنے یہ صورت
رکھی کہ قرض کے بدلے میں وہ (اس سال کی کھجور کے) پھل لے لیں، انھوں نے اس
سے انکار کیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس سے قرض پورا نہیں ہو سکے گا، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے
فرمایا کہ جب پھل توڑ کر مرید (وہ جگہ جہاں کھجور خشک کرتے تھے) میں جمع کر دو،
تو مجھے اطلاع دینا، چنانچہ میں نے حضور اکرم کو اطلاع دی، آپ تشریف لائے
ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں آپ بیٹھے اور اس میں برکت کی دعا
کی۔ پھر فرمایا کہ اب اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو چنانچہ
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جس کا میرے والد پر قرض رہا ہو اور میں نے اسے ادا
کر دیا ہو اور تیرہ سو کھجور باقی بھی بچ گئے۔ سات سو کھجوریں سے اور چھ سو
لوں میں سے یا چھ سو کھجوریں سے اور سات سو لوں میں سے بدیں میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کے وقت جا کے ملا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو
آپ بیٹھے اور فرمایا، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما، کہ یہاں جا کر انھیں بھی بتا دو۔
چنانچہ میں نے انھیں اطلاع دی تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ

مَا مَنَعَنَا أَنْ سَيَكُونَ ذَلِكَ وَقَالَ
هَاشِمٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوَةُ الْعَصْرِ وَ
لَمْ يَذْكُرْ أَبَا حَكِيمٍ وَلَا فَحِيكَ وَقَالَ
وَتَرَكَ أَفَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ دَسَقًا دَيْنًا وَقَالَ
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوَةُ
النَّظْمِ ۝

باب ۶۸۸ الضَّحَى بِالذَّيْنِ وَالْعَيْنِ ۝

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّهُتُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالٍ
أَخْبَرَهُ تَقَاصِي بْنُ أَبِي حَذْرَجٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَمَلٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَيْعَةِ كَارِ تَقَعَتْ
أَصْوَاهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِي بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتَّى
كَشَفَتْ رِيحَتْ حُجْرَتَهُ فَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالٍ فَقَالَ
يَا كَعْبُ قَالَ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاشَارَ بِيَدِهِ أَنْ
مَنْعَ الشُّعْرَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ مَا تَقْعَبُ ۝

کتاب الشروط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۶۸۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْإِسْلَامِ

وَالْأَحْكَامِ وَالْمَبَايِعَةِ ۝

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللَّهُتُ عَنْ مُعْمَلٍ مَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمِعَ مَرُوانَ وَالْمِسُورِيَّ مَخْرُجًا يُخْبِرَانِ
عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا
كَاتِبٌ سَمِينٌ مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ مَرْثَدٌ كَانَتْ فِيمَا اشْتَرَوْا سَهْلًا
مَرُودًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ

جب آپ نے وہ کیا، جیسی ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا، ہشام کے دہب
کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عسر کے
وقت جابر رضی اللہ عنہ کی عاصری کا ذکر کیا ہے، اور انھوں نے ابو بکر رضی اللہ
عنہ کا ذکر کیا اور نہ ہنسنے کا، یہ بھی بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے
والد اپنے پر تئیں دسق کا قرض چھوڑ گئے تھے اور ابن اسحاق نے دہب کے
واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نہر کی نماز کا ذکر کیا ہے۔
۶۸۷-۱۔ قرض اور نقد کے ساتھ مسلح۔

۲۵۱۸- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے
حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے
یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد اللہ بن کعب
تے خبر دی اور انھیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے ابی
حذر رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، جو ان کا ان کے ذمہ تھا، رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر (تقاضے اور اس کے جواب میں)
دونوں کی آواز اُٹھتی بلند ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنی۔ آپ اس
وقت اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ باہر آئے اور اپنے حجرہ کا
پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، آپ نے پکارا، اے کعب!
انھوں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آل حضور نے اب (ابن ابی حذر رضی
اللہ عنہ) سے فرمایا، اٹھو اور قرض ادا کر دو۔

شرطوں کے مسائل

۶۸۹-۱۔ اسلام میں داخل ہوتے وقت اور معاملات اور غیر

فروخت کے وقت کس طرح کی شرطیں جائز ہو سکتی ہیں؟

۲۵۱۸- ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عمرہ بن زبیر نے
خبر دی، انھوں نے حذیفہ مردان اور مسود بن عمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، یہ دونوں
حضرات اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جب سہیل
بن عمرو نے (حدیبیہ میں) غار قریش کی طرف سے معاہدہ صلح لکھا تو جو شرط غنیمت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سہیل نے رکھی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی

میں شخص اگر آپ کے یہاں (فراہم کر) جائے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو، تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا پڑے گا۔ مسلمان یہ شرط پسند نہیں کرے تھے اور اس پر انھیں دھبہ ہوا تھا، لیکن سہل کا اس پر اصرار تھا اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (معاہدہ میں) کھوایا۔ اتفاق سے اسی دن ابو جندل رضی اللہ عنہ کو (جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کی اذیتوں کا شکار تھے) اور کسی طرح بیربیاں گھسیٹتے ہوئے قید سے فراہم کر مدعیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے، ان کے والد سہل بن عمرو کے حملے کر دیا گیا، معاہدہ کے تحت، اسی طرح مدت صلح میں جو مرد بھی ان حضور کی خدمت میں آکر سے فراہم ہو کر آیا، آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا، خواہ وہ مسلمان کیوں نہ رہا ہو لیکن بہت سی مومن خواتین بھی ہجرت کر کے آگئی تھیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط وہ بھی ان میں شامل تھیں جو اسی دن کہہ سے فراہم ہو کر، آپ کی خدمت میں آئی تھیں، آپ جو ان تھیں، اور جب آپ کے گھر والے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وابستگی کا مطالبہ کیا تو آپ نے انھیں ان کے حوالے نہیں کیا تھا۔ کیونکہ خواتین کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا تھا کہ (ترجمہ) جب مومن خواتین تمہارے یہاں ہجرت کر کے پہنچیں تو پہلے تم ان کا امتحان لے لو کہ واقعی ان کی ہجرت کی وجہ ایمان ہے یا کچھ اور، یوں تو ان کے ایمان کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تک کہ ”کفار و مفسدین ان کے لیے حلال نہیں ہیں، الموعودہ“ نے بیان کیا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی خواتین کا اس آیت کی وجہ سے امتحان لہا کرتے تھے۔ ”اے مسلمانو! جب تمہارے یہاں مسلمان خواتین ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو“ حضور رحیم تک۔ عودہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان خواتین میں جو اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تم سے بیعت کی، آپ صرف زبان سے بیعت میں اکتفا فرماتے تھے، بعد ازاں بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ سے کسی بھی عورت کے ہاتھ کو بھی نہیں چھوا، بلکہ آپ ان سے بیعت صرف زبان سے لیا کرتے تھے۔

مِمَّا أَحَدٌ وَارِنْ كَانَتْ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ
إِيسَى وَكَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرَهُ الْمُؤْمِنُونَ
ذَلِكَ وَاسْتَعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا
ذَلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى ذَلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ
سُهَيْلَ بْنِ عَمْرٍو وَكَذَلِكَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ
إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَتْ مُسْلِمًا
وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمَّ كَلْثُومَ
بِنْتَ عُقْبَةَ بِنْتُ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ
خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِعَهَا
إِلَيْهِمْ فَلَمْ يُرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ بِمَا أَسْأَلُوا
اللَّهُ فَبَيَّتَتْ إِذَا جَاءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ
فَأَمْرَحْنَهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمَ بِأَيْمَانِنَ
إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ كَهُنَّ قَالِ
عُرْوَةُ فَخَبَّرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ يَهْدِيهِ الْإِيَّةُ يَأْتِيهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ
فَأَمْرَحْنَهُنَّ إِلَى عُمُرٍ رَحِمَهُ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ نَمَنْ أَقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ
قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُ
كُلَّ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُكِ يَدَ امْرَأَةٍ
قَدْ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا يَأْتِيهِنَّ إِلَّا يَقُولُهُ :

۲۵۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ زِيَادِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَزْرًا يَقُولُ
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ
عَلَيَّ وَالْمُصْطَفَى لِكُلِّ مُسْلِمٍ :

۲۵۱۹ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن عروہ نے بیان کیا کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے کا عہد لیا تھا۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتِيبُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَارِ الزَّكَاةِ وَالنَّصْرِ بِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

باب ۱۶۹ اِذَا مَا نَحَلَّ قَدْ أُبْرَتْ ۝

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَحْلًا قَدْ أُبْرَتْ فَشَرَّ تَهَاوُلِيَّاتِهِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الْمُبْتَاعَ ۝

بَابُ ۱۶۹

الشُّرُوطُ فِي الْبَيْعِ ۝

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْيَاقُوتُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ سَبْرَ بَيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصْنَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا مَا كُنْتُمْ أَرْجِعُونِي إِلَى أَهْلِي فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْبَضَ عِنْدَ كِتَابَتِكَ وَيَكُونُ مِنْ وَرْدِي لِي فِي قَعْلَتٍ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ بِرَبِّدَةٍ إِلَى أَهْلِهَا كَابُوا وَقَالُوا إِنَّ شَأْنَكُمْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَقَعَلْ وَيَكُونَ كَمَا وَلَدْتُ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْسَلِي فَإِنِّي فَاعِيَتِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۝

باب ۱۶۹ اِذَا شَرَطَ الْبَائِعُ ظَهَرَ الدَّيَّةُ

۲۵۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ناز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور مہلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ اختیار کرنے پر بیعت کی تھی۔

۱۶۹۰۔ حسب کسی نے تاہر کیا ہوا کھجور کا باغ بیچا۔

۲۵۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی ایسا کھجور کا باغ بیچ جس کی تاہر ہو چکی تھی (تاہر کا مفہوم اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے) تو اس کے پھل (اس سال کے) بیچنے والے ہی کے ہوں گے، ہاں اگر خریدار (پھل کے بھی بیع میں داخل ہونے کی) شرط لگا دے (تو پھل سمیت بیع منظور ہوگی)۔

۱۶۹۱۔ بیع کی شرطیں؟

۲۵۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہؓ نے خبر دی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں اپنے مکاتبت کے معاملے میں ان سے مدد لینے کے لیے آئیں انھوں نے ابھی تک اس معاملے میں اپنے مالکوں کو کچھ دیا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے یہاں جا کر (ان سے دریافت کر دو) اگر وہ یہ صورت پسند کریں کہ تمھاری مکاتبت کی ساری قیمت میں ادا کر دوں اور دلا میرے ساتھ تمھاری قائم ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہؓ نے اس کا تذکرہ جب اپنے مالکوں کے سامنے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ وہ عائشہؓ (م) اگر چاہیں تو ایک کارِ ثواب تمھارے ساتھ کر سکتی ہیں (کہ تمھیں خرید کر آزاد کر دیں لیکن دلاؤ تو ہمارے ہی ساتھ قائم ہوگی)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، دلاؤ تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے (حدیث گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا گیا ہے)

بَابُ ۱۶۹

اگر بیچنے والے نے کسی خاص مقام تک سواری کی

إِلَى مَكَانٍ مُّسَمًّى جَاذٍ ۖ

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَ يُسِيرُ عَلَى جَبَلٍ لَهُ قَدْ أَحْيَا فَرَاثُ بْنُ أَبِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَبَهُ نَدَامَا لَهُ فَصَارَ يُسِيرُ كَيْسٍ يُسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ يَغْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قَدْتُ لَكُمْ قَالَ يَغْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبَعَثَهُ فَاسْتَنْتَيْتُ جُمْلَتَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْحَيْمَلِ وَنَقَدْتُ لِي مَنَّهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَارْسَلْتُ عَلَى أَثَرِهِ قَالَ مَا كُنْتُ لِذَهْدَةٍ جَمَلَةٍ وَخُذْ جَمَلَكَ ذِي يَدٍ كَهُوَ مَا لَكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُعَيْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ فَرَاثُ بْنَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ قَالَ الرَّسُولُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُعَيْزَةَ فَبَعَثَهُ عَلَى أَنْ يَنْفَخَ ظَهْرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ مَطَاوِرٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الرَّسُولُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِيكَ وَقَالَ مُبَيْدِلَةُ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ زُهَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَتَأْيِئَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

شرط لگانے کا جائز ہے یہ

۲۵۲۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ (ایک غزوہ کے موقع پر) اسخاوند پر سوار آرہے تھے، اونٹ تھک گیا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزیرہا تو آپ نے اونٹ کو ایک منرب لگانے اور اس کے حق میں دعا فرمائی، چنانچہ اونٹ اتنی جزی سے چلنے لگا کہ کبھی اس طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسے ایک اوقیم میں مجھے بیچ دو میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا، لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرایا، پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا اور آپ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی، لیکن جب میں واپس ہونے کا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لیے بھیجا (میں حاضر ہوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا، اچھا اونٹ لے جاؤ، یہ تمہارا ہی مال ہے (اور قیمت واپس نہیں لی) شبہ نے مغیرہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اونٹ پر مجھے سوار ہونے کی اجازت دی تھی، اسحاق نے جریر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، پس میں نے اونٹ اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس پر میں سوار ہوں گا۔ علاؤدین نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) اس پر مدینہ تک کی سواری تمہاری ہے۔ محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے مدینہ تک سواری کی شرط لگائی تھی، زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) مدینہ پہنچنے تک سوار اس پر تم ہی رہو گے۔ ابوالزہر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ مدینہ تک سواری کی اس حضور نے مجھے اجازت دی تھی۔ ایش نے سالم

لے اس مسئلہ پر نوٹ اس سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔ احاف یہ کہتے ہیں کہ بیع کے معاملہ اور عقد میں اگر شرط لگائی گئی تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خرید و فروخت سے قطع نظر تبرع کے طور پر کوئی رعایت یا معاملہ کر لیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیچے جو کچھ حدیث میں ہے اس سے قطعی طور پر اس کی تعیین نہیں ہوئی کہ معاہدہ کی واقعی نوعیت کیا تھی۔ اس کے علاوہ مختلف روایات میں الفاظ کا بھی اختلاف ہے اور دوسری طرف خود حدیث میں ایک قطعی اور کلی قاعدہ بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط کے ساتھ بیع سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے احاف کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شرط نہ لگائی جائے جس میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو اور بیع کے سلسلے میں اسلامی قواعد کے مطابق نہ ہو۔ اس باب کی پوری حدیث پڑھنے سے ایک قابل لحاظ بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارا معاملہ بیع شرع سے زیادہ حسن معاملت اور تبرع کا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی شرط کو بھی جرح پر نہ محمول کیا جائے۔

کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اپنے گھر تک تم اس پر سوار ہو کے جاؤ۔ عید اللہ اور ابن عباس نے وہب کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیہ میں خرید لیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے۔ ابن جریر نے بخاری و دیگر روایات کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں تمہارا یہ اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں۔ اس حدیث سے کہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے چار دینار کا ایک اوقیہ ہوگا۔ بغیر وہب نے شعبی کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے (ان کی روایت میں) اور اسی طرح ابن المنکدر اور ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں قیمت کا ذکر نہیں ہے۔ ائشہ نے سالم سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت کی ہے۔ ابو اسحاق نے سالم سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں دو سو درہم بیان کیے ہیں اور داؤد بن قیس نے بیان کیا، ان سے عید اللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور نے اونٹ تبوک کے راستے میں (فرزہ سے واپس ہوتے ہوئے) خرید لیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ چار اوقیہ میں (خرید لیا تھا) ابو نعمر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت میں بیان کیا کہ میں دینار میں خرید لیا تھا شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے۔ یہی طرح شرط گنا ناجی تبادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی ہے، ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔

۱۶۹۳۔ معاملات کی شرطیں۔

۲۵۲۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے بخاری، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ پیشکش کی کہ ہمارے کھجور کے باغات آپ ہم میں اور ہمارے بجائیں (مہاجرین میں) تقسیم فرمادیں (مواغات کے بعد) لیکن اسے حضور نے فرمایا کہ نہیں، اس پر انصار نے کہا (مہاجرین سے) کہ آپ لوگ ہمارے باغات کے کام کر دیا کریں اور ہمارے ساتھ بھل میں شریک ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا کہ ہم غنیمت یا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

۲۵۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُ يَارُبْعَةَ ذَاتَ نَيْدٍ وَهَذَا يَكُونُ وَرَقِيَّةً عَلَى حَسَابِ السِّيَّارِ بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ وَلَمْ يُبَيِّنِ الشَّيْخُ مِقْوَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَقِيَّةٌ ذَهَبٌ وَقَالَ أَبُو اسْحَقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتِي دَرَاهِمٍ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ أَخْبَرَهُ قَالَ يَارُبْعُ آزَابٍ وَقَالَ أَبُو مُصْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِمِائَتِي دِينَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ إِلَّا اشْتَرَا أَكْثَرُ وَاصْلُهُ عِنْدِي قَالَهُ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :

باب ۱۶۹۳ اشْرُوطُ فِي الْمَاعِيَةِ :

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْسِدَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا السَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكُونُوا لَنَا لُؤْلُؤًا وَنُفِيرُكُمْ فِي الشَّمَرَةِ قَالُوا مِمَّنَّا وَ أَطَعْنَا :

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى

علیہ وسلم نے خیر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور اسے بریں تو آدمی پیداوار انھیں دی جائے گی۔

۱۶۹۴۔ نکاح کے وقت مہر کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ حقوق کی قیامت شرائط کے پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے اور انھیں شرط کے مطابق ہی ملے گا۔ مسود نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا اور حقوق (دامادی) کی ادائیگی میں ان کی بری تعریف کی اور فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جب بھی کوئی بات کہی تو بچہ کہی اور دودھ دیا تو اس میں پررے نکلتے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْيَهُودِ أَنْ يَمْلِكُوا وَيَزُرُّوَهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ۖ

بَابُ ۱۶۹۴ الشَّرُوطُ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُمَرَ

النِّكَاحِ - وَقَالَ عُمَرَاءُ مَقَاطِعَ الْمُعْتَوِقِ

عِنْدَ الشَّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ

الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَكَرَ مِهْرًا لَهُ فَأَشْفَى عَلَيْهِ فِي مَصَاهِيرِهِ

فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَدَعَّنِي

فَوَفِّي ۖ

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشَّرُوطِ أَنْ

تُؤْكُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۖ

بَابُ ۱۶۹۵ الشَّرُوطُ فِي الْمَزَارَعَةِ ۖ

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ

خَدِيجٍ يَقُولُ لَنَا أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا

نُكْرِي الْأَرْضَ مِنْ دُرُبَتِنَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ

وَلَمْ تُخْرَجْ فِيهِ فَهَيْتَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ

تُنْهَ عَنِ الْوَرَقِ ۖ

بَابُ ۱۶۹۶ مَا لَا يُجُوزُ مِنَ الشَّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْنِي حَاصِدٌ لَنَا وَلَا نَاجِسٌ ۖ

۲۵۲۶۔ ہم سے محمد ابن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے معمر بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

۱۶۹۵۔ مزارعہ کی شرطیں

۲۵۲۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ زرقی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ہم اکثر انصار کا شتماری کرتے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے بے اکثر ایسا ہوتا کہ کسی کھیت کے ایک قطعے میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا، بکری چاندی (روپے وغیرہ) کے لگان سے منع نہیں کیا گیا۔

۱۶۹۶۔ جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

۲۵۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن الزہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نہ بیچے، کوئی شخص نجس نہ کرے

لہ یہاں مراد اس صورت سے جس میں زمیندار اور مزارع یہ طے کر لیتے تھے کہ کھیت کے فلاں قطعہ کی پیداوار ایک فریق کو ملے گی اور دوسرے کی دوسرے فریق کو، نیز کہ اس میں عموماً کسی ایک فریق کو نقصان اور خسارہ کا احتمال رہتا تھا۔

وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ
عَلَى خَطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ
أُخْتِهَا بِسِتْنَتَيْنِ إِلَّا نَوَّحَهَا ۚ

باب ۶۹ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ
فِي الْحُدُودِ ۚ

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا كَيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ قُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ هَيْدٍ اللَّهُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَذَيْنَبِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ إِيَّاهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنَ
الْأَنْصَارِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولُ اللَّهُ أَسْتَدُّكَ اللَّهُ إِنْ قَضَيْتَ بَيْنِي بَيْنَ
اللَّهِ فَقَالَ لَخَفْهُمْ الْأَنْصَارُ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ
فَأُتِيَ بَيْنَنَا بَيْنَكَ اللَّهُ وَاشْتَدَّ فِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ ابْنُ
كَاتٍ عَسَيْتُ عَلَى هَذَا اخْتَرَنِي بِأَمْرَاتِهِ وَإِنِّي
أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَمَدَنِي
مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْنَدَةٍ فَسَأَلْتُ
أَهْلَ الْبَلَدِ أَلَعَلَّيْ فَاخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى
ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبُ عَامٍ
وَأَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيْنِي لَا قُضِيْنَ بَيْنَكُمَا
بِكِتَابِ اللَّهِ الْكُؤَيْدَةُ وَاعْلَمُوا رَدُّ عَلَى ابْنِكِ
جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبُ عَامٍ أَعْدِيَا تَنِي إِلَى
امْرَأَتِهِ هَذَا أَفَانِ اعْتَرَفْتَ فَارْحَمَهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهِمَا
فَأَعْتَوَقَتْ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت میں (بدیتی کے ساتھ) کسی قسم کی زیادتی کر
نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور
کوئی عورت کسی مرد سے (اپنی) (دینی یا لہسی) بہن کے طلاق کا مطالبہ نہ کرے
(جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تاکہ اس طرح اس کے گھر کی خود مالک بن جائے۔
۶۹۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں یہ

بہن بہن بہن

۲۵۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس بن مسعود
نے اور ان سے ابوبکر بن عبد اللہ بن خالد بن جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ وہ
کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں
کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کی روشنی میں کر دیں، دوسرے فریق نے جو اس
سے زیادہ بھدا رکھے۔ کہا کہ جی ہاں، کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ فرمائیے
اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجیے جنورا کر مصلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پیش کرو۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے
یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ
(زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں
اور ایک باندی دی۔ پھر اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے
رجم کے (زنا کی سزا میں، کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا) سو کوڑے لگائے جائیں
گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی
جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ
قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا، باندی اور
بکریاں تمہیں واپس ملیں گی البتہ تمہارے بیٹے کو تلو کوڑے لگائے جائیں گے
اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا۔ اچھا، انیس رقم اس عورت کے یہاں جائز
وہ بھی اعتراف کرے (زنا کا) تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا
کہ انیس اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اس لیے رسول

لہ مرد و امرا کا حق ہے۔ بندہ اپنے غالب و قادر پروردگار کی نافرمانی کر رہا ہے اور اس کی سزائیں اس پر جاری کی جاتی ہیں۔ اس لیے وہ بندوں کی باہمی
صلح سے ملال نہیں جاسکتی۔ جب بھی جرم ثابت ہو گا حد بھی جاری کی جانی ضروری ہوگی، جیسا کہ آل جنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کے تحت حدیث میں فیصلہ فرمایا البتہ
جو سزائیں ان لوگوں کے حقوق کی وجہ سے دی جاتی ہیں ان میں صلح وغیرہ کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

وَسَلَّمَ قُرُجَّتْ ۝

باب ۱۶۹۸ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ
اِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ مَلِكٌ اَنْ
يُعْتَقَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رجم کی گئی۔

۱۶۹۸۔ مکاتب اگر اپنی بیع پر اس وجہ سے راضی ہو جائے کہ اسے آزاد کر دیا جائے گا تو اس کے ساتھ کوئی شرط طے جائز ہو سکتی ہیں؟

۲۵۳۰۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی نگیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ تم نے کہا کہ تم سے کچھ لے لیں کہ لے ام المؤمنین! مجھے آپ خریدیں، کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنے پر تیار ہیں پھر آپ مجھے آزاد کر دیجئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان (میں) ایسا کر لوں گی، لیکن برہہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے مالک مجھے اسی وقت بیچیں گے جب ولاد کی شرط اپنے لیے لگالیں، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے مزدورت نہیں ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا آپ کو معلوم ہو اور راوی کو شہد تھا، تو آپ نے فرمایا کہ برہہ کا کیا معاملہ ہے، تم انہیں خرید کر آزاد کر دو، وہ لوگ جو چاہیں شرط لگالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے برہہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا اور ان کے مالک نے ولاد کی شرط اپنے لیے منظور رکھی۔ اس حضور نے یہی فرمایا کہ ولاد اسی کے ساتھ ثابت ہوتی ہے جو آزاد کرے (دوسرے) جو چاہیں شرط لگاتے رہیں۔

۱۶۹۹۔ طلاق کی شرطیں۔ ابن سبیب، حسن اور علاء نے فرمایا کہ (جملہ) شروع طلاق سے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ نفاذ شرط کے مطابق ہی ہوگا۔

۲۵۳۱۔ ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجارتی قانون کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نیچے اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی زوجی یا کسی بہن کے طلاق کی شرط لگائے اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھائی پر بھائی لگائے (بھائی کے لیے) اسی طرح آپ نے بخش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا تھا۔ اس روایت کی متابعت معاذ اور عبد الصمد نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔ غندر اور عبد الرحمن نے بیان کیا کہ کہا کی گئی تھی (جملہ کے صفحے کے ساتھ) آدم نے بیان کیا کہ میں نے منع کیا گیا تھا، انصار اور جلال بن منہل نے بیان کیا کہ میں نے منع کیا تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا تَهْتَمُّوْنَ بِالْبُخَارِيِّ كَمَا يَارَةٌ نَا يُجَوِّرَا هُوَا

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ مَكَانَةٌ فَكَلَّمْتُهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرَيْتِ مَاتَ أَهْلِيْ يَبِيعُونِيْ فَأَتَيْتَنِيْ قَالَتْ لَعَنَهُمُ قَالَ إِنَّ أَهْلِيْ لَا يُبِيعُونِيْ حَتَّى يَشْتَرُوا وَلَا إِنِّيْ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِمْ فَسَمِعْتُ ذَلِكَ أَنْتِيْ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَّغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرَيْتِهَا فَأَعْتَقْتِهَا وَلَيْشْتَرِيْهَا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَأَشْتَرَيْتِهَا فَأَعْتَقْتِهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا دَلْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّلْعُ لَيْسَ أَعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةً شَرَطَ ۝

باب ۱۶۹۹ الطَّرَافُ فِي الطَّلَاقِ - وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَلَاءُ إِنَّ بَدَأَ الطَّلَاقَ أَوْ أَتَمَّهُ فَمَوْ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ ۝

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّلَاقِ وَأَنْ يَنْبَتَا عَالِمَهُمَا جُزْءًا عَرَفِيٍّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ السَّرَّاءُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ تَيْسَرَ الرَّجُلُ عَلَى سُورَةِ أَخِيهِ وَتَحْيَى عَنْ النَّجَشِ وَعَنْ الْمُصَرِّيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَحْيَى وَقَالَ أَدَمُ يَحْيَى وَقَالَ النَّفَرُ وَحَاجَجُ بْنُ مِهَالٍ نَهَى ۝

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱	مولانا ابوالفضل محمد قاسمی
تفسیر طبری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
تاریخ ابن القرآن	مدرسہ سید سلمان مدنی
قرآن اور تاجوت	ابو یوسف شریف میرٹھ
قرآن نامہ از ترجمہ و تفسیر	ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری
تفاسیر القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی قرین امتدادی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی
ملک الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الہی
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا محمد عبدالستار علی قاسمی
تفسیر مسلم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۶ جلد	مولانا غنیمت احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد	مولانا سراج احمد صاحب، مولانا غوثیہ عالمگیری کتب خانہ فاضل یونینہ
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد، ۷ حصے	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع علامات	۳ جلد	مولانا مہدی الرحمن کابیر، مولانا محمد عبدالغفور صاحب
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا اعلیٰ الرحمن صاحب، انی نظام الدینی
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	۱ جلد	ڈاکٹر امام حسین مدنی
مناہج فرق بدیع شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	۱ جلد	مولانا عبدالرشید مدنی، مولانا فاضل یونینہ
تقریر بخاری شریف	۳ حصے، مکمل	مولانا عبدالرشید مدنی، مولانا زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریف	۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک، مولانا سید مدنی
تفہیم اللمعات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح البیہق نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتاحی ناصر قادری

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل کتب کے انتظام کے لیے فوری کتب کی ضرورت ہے۔
 لاہور میں اسلامی دنیا کی کتب خانہ